

”جونہ بجھ سکے میں وہ چراغ ہوں“

از تانیہ سحر

مکمل ناول

اسوہ۔۔۔۔۔اسوہ۔۔۔۔۔

مریم آپنی کچن سے اسکو آوازیں دے رہی تھیں۔

لگتا ہے خود جا کر اس مہارانی کو اٹھانا پڑیگا ایک تو یہ اتنی آسانی سے اٹھتی نہیں۔ مریم آپنی اسکے کمرے کی طرف بڑبڑاتے ہوئے جارہی تھیں۔

اسوہا نہوں نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے پکارا اور دروازے کو کھولا تو۔۔۔ یہ کیا۔۔۔؟ کمرے کا  
حشر نثر بگڑا ہوا تھا ہر چیز بکھری ہوئی اور اسوہ۔۔ وہ میڈم تو بیڈ پر ارچھی ترچھی (ایک ٹانگ بیڈ پر تو دوسری نیچے  
(پڑی ہوئی تھی۔۔۔

## خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی  
شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک  
لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے  
رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت  
میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی  
صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔  
مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

**Prime Urdu Novels Publications**

**Whatsapp : 03335586927**

**Email : aatish2kx@gmail.com**

افن الا۔۔ یہ لڑکی کبھی نہیں سودھریگی۔۔ اسوہ کی بچی اٹھو۔۔۔ 9 بج رہے ہیں اٹھو مریم آپی اسے جھنجھوڑتی ہوئی  
بولی۔۔

اللہ۔۔۔ مریم آپنی کیا ہوا کہیں انڈیا نے پاکستان پر حملہ تو نہیں کر دیا جو ایسے اٹھارہ ہی ہیں سونے دیں نا۔۔۔ اسنے منمناتے ہوئے کہا۔۔

واہ واہ کیا کہنے میڈم کے ایک تورات کو 2 بجے تک جاگ کر ناول پڑھتی رہتی ہیں اور اٹھتی ہیں صبح کے 9 یا 10 بجے اوپر سے اور سونے دیں میڈم کو۔۔

چلو اٹھو اب۔۔ میں عار شبھائی کو ناشتہ دے دوں۔ میرے واپس آنے تک یہ جو گند پھیلا رکھا ہے نا (انہوں نے کمرے کی بکھری ہوئی چیزوں کی طرف اشارہ کر کے کہا) یہ بھی صاف ہونا چاہیے آپنی اسے یہ کہتی ہوئی کمرے سے چلی گئی۔

لیکن اسوہ میڈم وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔ دوبارہ چادر اوڑھ کر سو گئی جیسے اسنے کچھ سنا ہی نا ہوا اور اگر سنا بھی ہو تو جیسے کہنا چاہ رہی ہو اب تو آپ جائیں بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔

\*\*\*

یہ تھا سلیمان صاحب کا گھر انہ جہاں وہ اپنی بیگم ثریا کے ساتھ رہتے تھے انکے 6 بچے تھے 2 بیٹے اور 4 بیٹیاں۔ سب سے بڑے عارش بھائی (بھائی جان) اسکے بعد مریم آپنی دوسرا بیٹا فارس پھر اسوہ اور پھر آخر میں عبیر اور اجوا عارش بھائی جو امی کا سب سے لاڈلا اور سگھڑ بیٹا جو MSC کی ڈگری ہاتھوں میں لئے پھرتے تھے نوکری کے لئے لیکن وہ کہتے ہیں نا کچھ پانے کے لئے کچھ کھونے کو نا پڑتا ہے جہاں بھی جاتے نوکری کے لئے پہلے تو کوئی ملتی نہیں اور اگر ملتی بھی تو اسکے لئے ڈھیروں روپے رشوت مانگتے جو کے انکے پاس دینے کے لئے بالکل نا تھے بس پھر ابا کے ساتھ دکان میں لگ گے ویسے بھی ابا اکیلے دوکان سمبھال نا پاتے کچھ بڑھتی عمر بھی تھی اور کچھ بیماری نے یہ حال کیا تھا۔

مریم آپنی بہت ہی معصوم اور سادہ سی تھی بڑی بڑی گول آنکھیں دھودھیارنگ لمبے کالے بال۔۔ بہت ہی پیاری تھیں ہر کوئی انکی صفت بیان کرتا فکس FSC کرنے کے بعد انہوں نے پڑھائی کو خیر آباد کہہ دیا تھا اور پھر چھوٹی عمر سے ہی گھر کی ساری ذمہ داریاں اپنے سر لے لیں۔۔

تیسرے تھے فارس صاحب۔۔ جو کے نہایت سست تیسرے تھے فارس احمد سلیمان۔۔۔۔ جو نہایت سست۔۔۔۔ فارس اسوہ سے ایک سال بڑا تھا اس لئے دونوں کی نوک جھونک چلتی رہتی۔۔۔۔ سیکنڈ ائیر میں تھا لیکن موصوف پڑھائی میں بالکل ڈل۔۔۔۔ اور جب پیپرز قریب ہوتے تو سب کو سانپ سو نگھ جاتا۔۔ اور ایک یہ تھے بے فکر آزاد۔۔۔۔

ہر کوئی محنت کر کر کے، بکس رٹ رٹ کے پھر بھی پاسینگ مار کس لاتے۔ اور ایک یہ ہیں جو سارا دن موبائل میں گھسے رہنے کے باوجود اچھے گریڈز لاتے۔۔۔۔ انکے بقول پیپرز کرنے کے لئے عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔ PUBG کے دیوانے۔۔۔۔ رات کو 2 بجے تک جاگ کر PUBG کھیلتے اور صبح کو 11 بجے تک سوتے رہتے۔۔۔۔ موبلے میں بچوں کے ساتھ مل کے کرکٹ کھیلتے اور جب بال کسی کے گھر میں جا کر کسی کہ سر یا آنکھ پھوڑتی تو یہ وہاں سے ایسے بھاگتے کہ وہاں کوئی فارس تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔ اب اتی ہیں اسوہ نور سلیمان۔۔۔۔

بادامی آنکھیں جو براؤن کلر کی تھیں پتلی ناک، تیکھے نقوش، کمر سے نیچے تک اتے کالے سلکی بال پہلی نظر میں دیکھتے ہی نظر اس پر ٹھہر جاتی، چہرے پے بلا کی معصومیت۔۔۔۔ لیکن کون جانے اس معصومیت کے پیچھے کیا چھپا ہوا ہے۔۔۔۔ یہ بھی سیکنڈ ائیر کی طلبا تھی۔۔۔۔ بلا کی زہین پر یہ ذہن دوسرے کاموں میں زیادہ چلتا۔۔۔۔ پڑھائی کے نام تو بس لارا۔۔۔۔ انتہا کی منہ پھٹ جو منہ میں آتا بول دیتی۔۔۔۔ پھر چاہے سامنے والے کو اچھا لگتا یا برا۔۔۔۔ خیر اچھا تو بالکل بھی نہیں لگے گا اور اگر برا لگا بھی تو اسوہ کو اس سے کیا۔۔۔۔ اسکو تھوڑی نا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔



خیر اس سے ایک واقع یاد آیا ایک دن

ساتھ والی ماسی شکوراں کا پوتا گم گیا انہوں نے جو رو کر واویلا مچایا ہوا تھا چیخ چیخ کر پورے موحلے کو سر پر اٹھایا ہوا تھا

ہاے اللہ میرا بچہ کہاں ڈھونڈوں میں اسکو۔۔۔۔۔ میرا پوتا تھرپو۔۔۔۔۔ ماسی شکوراں رونے کے ساتھ ساتھ سینہ بھی پیٹ رہی تھیں۔۔۔۔۔

کچھ انکو دلا سادے رہے تھے اور کچھ جو تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ جو اندر بیٹھ کر پڑھ رہی تھی مسلسل آنے والے شور شرابے کو نظر انداز کر رہی تھی اب اسکا ضبط جواب دے گیا

وہ جلدی سے اٹھی جوتے پہنے چادر اوڑھی اور سیدھا انکے سر پر پونہچ گئی۔۔۔

کیا ہوا ہے ماسی شکوراں صوبہ سے شور مچایا ہوا ہے سر میں بھی درد ہو گیا ہے اور آپکاری ری ختم نہیں ہو رہا ذرا سا بھی احساس ہے آپکو آپکے اس شور شرابے سے باقی لوگ پریشان ہو رہے ہیں۔ وہ نان اسٹاپ بولے جارہی تھی، بول نہیں بلکہ چیخ رہی تھی

ماسی شکوراں جو دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی ایک دم چپ ہو کے اسوہ کو دیکھنے لگیں آس پاس جو موہلے کی عورتیں جمع تھیں پہلے اسکو پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگی کے بھائی یہ کیا ہوا۔۔۔؟ ایک ہمسایہ تکلیف میں ہے تو دوسرا تکلیف کم کرنے کے بجائے صلواتیں سنارہا ہے

وہ جو سانس لینے کے لئے رکی تھی سب کو خود پے گھورتا ہوا محسوس کر کے پوچھنے لگی

کیا۔۔۔؟ ایسا کیا کہ دیا مینے۔۔۔؟

ہائے۔۔ کیسی بد تمیز لڑکی ہے سو صلو اتیں سنانے کے بعد بھی پوچھ رہی ہے کہ غلط کیا کہ دیا آس پاس کی عورتیں سوچنے لگی۔۔۔

ماسی شکوراں کا ضبط بھی اب جواب دے گیا اور وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔

اے لڑکی! یہاں ہم پے کیا قیامت گزر رہی ہے اور تجھے اپنی پڑی ہے تو اپنی سناے جارہی ہے۔۔۔ ہائے میرا بچہ۔۔۔ وہ پھر سے رونے لگی۔۔۔

وہ بھی اسوہ تھی چپ رہنے والوں میں سے تھوڑی تھی۔۔۔

ہاں تو غلطی بھی تو آپکی ہے کسے کہا تھا اتنے سارے بچے پیدا کرنے کو۔۔۔ اپنی بہو کو کیا مشین سمجھ رکھا ہے حالت دیکھی ہے اسکی (اسنے کونے میں کھڑی سوں سوں کرتی عورت کی طرف اشارہ کیا جو دکھنے میں پتلی اور کم عمر کی لگتی تھی) وہ غریب تو سانس لینے کے لئے بھی مر رہی ہے وہ سانس لینے کے لئے رکی اور پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

آپکو خود کو بھی پتا ہے کہ آپکے پوتے کتنے ہیں (وہ ہاتھ کے اشارے سے بتا رہی تھی) ایک اتنا، تو دوسرا اس سے چھوٹا اور تیسرا اس سے بھی ی ی ی ی چھوٹا۔۔۔ اسنے بھی پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ ایسے پیدا کر کے پھینکتی جا رہی ہیں جیسے بچے نہیں کوئی چیز ہوئی یہ بھی نہیں سوچتے کہ مہنگائی کا زمانہ ہے۔۔۔

اچھا اگر پیدا کر بھی لئے تو کس کام کے۔۔۔؟ نا اچھا کھانا، نا اچھی تعلیم، نا اچھی تربیت۔۔۔۔۔ کسی کی ناک بہ رہی ہے تو کسی کو شلوار نہیں پہنی کسی کو کچھ تو کسی کو کچھ (اسنے منہ کے الگ الگ زاویے بنا کر کہا) فائدہ ایسے بچوں کا۔۔۔؟ ایسے ایک یا دو ہوں بند اسکی تربیت بھی اچھی کر سکتا ہے۔

سب اپنا رونا دھونا بھول کے اسکو سننے جارہے تھے۔

وہ رکی تو ماسی شکوراں کو یاد آیا کہ اسکا پوتہ گم گیا ہے وہ پھر سے سینہ پیٹ کے رو رہی تھیں۔

اسوہ جسکو اب اور غصہ آگیا اسوہ جسکو اب اور غصہ آگیا۔۔ مطلب اتنی ساری بکواس کی وہ کس کام کی  
---؟؟ لعنت ہے۔۔۔۔

وہ پھر سے چیخی بسسس س س۔۔۔۔ اور اتنا زور سے چیخی کے سب نے اپنے کان بند کر لئے  
جیسے کہ رہے ہوں لڑکی ہے یا بللا۔۔۔

اگر اتنا ہی خیال تھا پوتے کا تو اسکو چھوڑا ہی کیو۔۔۔؟ جب پتا بھی ہے کے آج کل کا زمانہ نہیں۔۔۔؟ اب نہیں ملنے والا  
پو۔۔۔۔

اب چپ کر جاں شام تک کسی نیوز چینل یا اخبار میں فوٹو چھپ جائے گی پو کی اب کی بار اسنے آرام سے کہا کے  
ناظرین ہم آپکو خبر دیتے چلے ایک پانچ سالہ بچے کی لاش ملی ہے وہ بھی کسی نالے سے۔۔۔۔  
ابھی اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے کے ماسی شکوراں صد میں کی وجہ سے دھڑام سے گر گئی  
وہ جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی خاموش ہو گئی اور لمبی سانس کھینچی اور جانے کے لئے موڑی دل ہی دل میں  
اللہ کا شکر ادا کیا کے شکر ہے تھوڑی دیر خاموشی تو ہوگی  
وہ جیسے ہی دروازے کی جانب گئی آگے سے پو آتا دکھائی دیا۔۔۔

بتا یہ چلا کے پو پچھلی گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا جب اسوہ کو پتا چلا تو وہ تیلیلا اٹھی۔۔۔ اف خام خا میں اپنا  
وقت برباد کیا۔۔۔

کچھ یاد آنے پر وہ چونکی۔۔۔ ارے وہ تو ناول پڑھ رہی تھی۔۔۔ ہائے رے میری ناول۔۔۔ وہ تیزی سے بھاگی  
۔۔۔۔۔۔۔

آس پاس تالیوں کی گونج، سیٹیوں کی آوازیں ماحول کو اور بھی لطف اندوز بنا رہی تھیں اور اس ماحول میں کبھی ہنی  
کی آواز آتی اور کبھی جیک کی۔۔۔۔

وہ جگہ جہاں ابھی ریس شروع ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ہیوی بانیکس کی چنگھارتی ہوئی آواز کان کے پردے پھاڑنے کے لئے کافی تھی۔۔۔۔۔

ایسے میں وہ بانیک کو چلا نہیں رہا تھا بلکہ اڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہاں صرف ہنی اور جیک کی بانیکس تھیں باقی سب تو پیچھے رہ گئے۔۔۔۔۔

جب ہنی کی بانیک اگے جاتی تو ایک ہنگامہ سا برپا ہوتا۔۔۔۔۔

اور جب جیک کی بانیک اگے جاتی تو ہنی کے فینز کے منہ لٹک جاتے۔۔۔۔۔

اور پھر جیک۔ جیک کی آوازیں بلند ہوتی۔۔۔۔۔

دونوں ہی اپنے کام میں مہارت رکھتے تھے۔۔۔۔۔

اب دونوں کی بانیکس آمنے سامنے تھیں۔ وقت بھی کم تھا۔۔۔۔۔

اور سامنے وائٹ انڈر وٹھا جسکے سامنے بڑا بڑا winer لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہنی نے ایک نظر جیک کو دیکھا جو اگے کی طرف فوکس کیئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

ہنی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔۔۔

اسنے جیک کے ماتھے پر ابھرتا ہوا پسینہ دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

اس بار جیک نے بھی اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اسنے جیک کو آنکھ مارتے ہوئے بانیک کی رفتار کم کر دی۔۔۔۔۔

تو آڈینس کے ہجوم میں سے اھ۔۔۔۔۔ کی آوازیں بلند ہوئی۔۔۔۔۔

کے یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔





کچھ یاد آنے پر وہ سر جھکا کے بولا۔۔۔۔۔

تو تو جائیگا۔۔۔۔۔؟؟

شہری نے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں یار جانا تو ہے۔۔۔۔۔ ماما بھی ناراض ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

کیوں تو نہیں چلیگا کیا ساتھ۔۔۔۔۔؟؟

اسنے دھمکی دینے والے لہجے میں شہری سے پوچھا۔۔۔۔۔

ایسا ہو سکتا ہے کیا جہاں تو جائے وہاں میں نا جاؤں۔۔۔۔۔

شہری مسکراتے ہوئے اس سے لپٹ گیا۔۔۔۔۔

\*\*\*

اسوہ سے چھوٹی تھی عبیرہ نور۔۔۔۔۔

جو آٹھویں کلاس میں تھی۔۔۔۔۔

کلاس میں ہمیشہ چوتھے نمبر پر آتی۔۔۔۔۔

کسی سے بات نا کرتی صرف اپنے کام سے کام رکھنا۔۔۔۔۔

دیوانی تھی تو وہ بس ٹی وی کی۔۔۔۔۔

نیا ڈرامہ کنسا آیا ہے۔۔۔؟؟

کونسی نئی فلم آئی ہے۔۔۔؟؟

کسکی شادی کب ہوئی۔۔۔؟؟

سلمان خان کا کیا بنا۔۔۔؟؟

ہر خبر اسکے علم میں ہوتی۔۔۔

کام کاتوپو چھومت۔۔۔۔۔

جب کام کا بول تو۔۔۔ میرے پیپر ز ہیں کا بہانہ بنا کر چلی جاتی۔۔۔

پھر جو جا کر دیکھو تو یہ کیا۔۔۔۔؟؟

کتاب ہاتھ میں ہے اور سامنے ٹی وی کھلی پڑی ہے۔۔۔۔۔

اور یہ موثر مہ ٹی وی دیکھنے میں مشغول ہیں۔۔۔۔

چلو بھائی گئے کام سے۔۔۔۔۔

اور یہ اسوہ کی جوتی اڑتی ہوئی اسکے سر پرے۔۔۔۔۔

[illegible]

پھر تو دونوں کی حاتم پائی۔۔ شروع۔۔۔۔۔

اور آخر والی اجوہ نور۔۔۔۔۔

جوان سب کا مکسچر تھی۔۔۔۔۔

مریم آپي سے بھی بہت تیز دماغ چلتا ہے اسکا۔۔۔۔۔

سب سے آخر میں تھی اس لئے سب کی لاڈلی تھی۔۔۔۔

لیکن عبیرہ اور اجوا کا جو رشتہ تھا۔۔۔۔۔

رشتہ کیا۔۔۔ بلکہ دشمنی کہ۔۔۔۔۔

## سانپ اور نیولے کی

دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر۔۔۔

سارا دن آپس میں لڑتے رہتے۔۔۔۔  
اجو اتھی چھوٹی۔۔۔۔۔ لیکن اسکی باتیں۔۔۔۔  
توبہ۔۔۔۔۔۔۔  
اسوہ سے تو چار قدم اگے تھی۔۔۔،





## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](http://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

\*\*\*

انکا گھرانہ مڈل کلاس گھرانے میں شامل تھا۔۔۔  
سلیمان صاحب کی اتنی آمدنی تو نا تھی۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ تازہ کما کر تازہ کھانے والوں میں سے تھے۔۔۔  
اور ہر وقت اللہ پاک کا شکر ادا کرتے۔۔۔  
اور اپنے بچوں کی خوشیوں کی دعائیں مانگتے رہتے۔۔۔۔۔

\*\*\*

زبیر صاحب کا اپنا بزنس تھا وہ شہر کے جانے ماننے بزنس مین تھے۔۔۔۔۔  
بڑے بڑے لوگوں میں انکا اٹھنا بیٹھنا تھا۔۔۔۔۔  
انکے دو ہی بچے تھے۔۔۔۔۔  
سب سے بڑی بیٹی سارا احمد۔۔۔۔۔  
اور لاڈلا بیٹا حنان احمد۔۔۔۔۔  
سارا شادی شدہ تھی اور اپنے شوہر دانیال کے ساتھ اسلام آباد میں رہتی تھی۔۔۔  
انکا ایک بیٹا 3 سالہ بیٹا تھا جسکا نام ماہادانیال تھا۔۔۔۔۔  
حنان کو اپنی بہن سے بہت پیار تھا اس لئے پڑھائی مکمل ہونے کے بعد وہ جب بھی پاکستان آتا اسلام آباد میں ہی  
رکتا اسکو اسلام آباد بہت پسند تھا۔۔۔۔۔۔۔  
لیکن اب بابا کی ڈانٹ کی وجہ سے وہ سیدھا کراچی جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

\*\*\*

مریم آپنی کچن سمیٹ رہیں تھیں جب امی کچن میں داخل ہوتے ہی کہنے لگیں۔۔۔

یہ موخرما بھی تک نہیں اٹھی۔۔۔۔؟؟

پتا نہیں امی ابھی اٹھا کر تو ای تھی پر لگتا ہے پھر سے سو گئی۔۔۔۔ آپنی نے کہا۔۔۔

غضب خدا کا۔۔۔ یہ لڑکی کبھی نہی سدھرگی دن کے دس بجنے والے ہیں اور یہ ابھی تک سو رہی ہے پتا نہیں کیا ہوگا اس لڑکی کا۔۔ دوسرے گھر جا کے ناک کٹائیگی کیا ہماری۔۔۔

دنیاں جہاں کی بیٹیاں نہیں وہ بھی تو صبح جلدی اٹھتی ہیں پورا گھر انہوں نے سمجھالا ہوا ہے اور ایک ہماری ہے جو دن چڑھے تک سوئی رہتی ہے۔۔

امی روایتی اماؤں کی طرح بولتی ہوئی اسوہ کے کمرے کی جانب بڑھ رہیں تھی کے۔۔۔۔  
سامنے سے اسوہ آتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔۔

اچھا ہوا تم اٹھ گئی ورنہ میں ابھی جوتی اٹھا کے انے والی تھی۔۔۔ امی غصے میں بولتی ہوئی واپسی کی جانب مڑی۔۔۔  
ہاں یہ جوتیاں تو صرف میرے لئے ہیں۔۔۔۔

اس نواب زادے کو کوئی کچھ نہی بولتا۔۔۔۔ وہ تو ابھی تک سو رہا ہے۔۔۔۔۔  
اسوہ کا اشارہ فارس کی طرف تھا۔۔۔۔

جلدی سے ناشتہ کر کے برتن دھو۔۔۔

امی اسکو تاکید کرتی ہوئی فارس کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

برتنوں کا تو سن کر اسوہ کو تپ چڑھ گئی۔۔۔۔۔

ابھی منہ کھولا ہی تھا کچھ بولنے کے لئے پھر کچھ سوچ کر چپ ہو گئی۔۔۔۔

خالی پیٹ کچھ بولنا بے کار ہے۔۔۔

پہلے کچھ کھالیا جائے۔۔۔۔۔

وہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ ناشتہ کر کے لاؤنج کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں آپ، عبیرہ اور اجوا بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔۔

آج سنڈے تھا تو سب گھر پر تھے سوائے ابو اور عارش بھائی کے۔۔۔۔۔

پیچھے سے امی کی آواز آئی۔۔۔۔۔ برتن دھولے۔۔۔۔۔؟؟

جو فارس کے کمرے سے باہر آرہی تھیں۔۔۔۔۔

مطلب ابھی تک موصوف سو رہے ہیں۔۔۔۔۔

میں نے کہا برتن دھولے۔۔۔۔۔؟؟

امی اسکے پاس اتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

وہ جو کب سے بھری بیٹھی تھی فورن پھٹ پڑی۔۔۔۔۔

ہاں سارے ماسیوں والے کام مجھ سے کرواؤ۔۔۔۔۔

ابھی ناشتہ ہضم نہیں ہوا کے برتن دھوؤ۔۔۔۔۔

جھاڑو لگاؤ۔۔۔۔۔

وہ جو موٹی بیٹھی رہتی ہے سارا دن (اسنے عبیرہ کی طرف اشارہ کر کے کہا جو مزے سے ٹی وی دیکھ رہی تھی) اس سے بھی کچھ کام کروالیا کریں۔۔۔۔۔ جو بیٹھ بیٹھ کے موٹی ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ بھینس کہیں کی۔۔۔۔۔ اسکو تو کوئی کام

اتا نہیں سیوائے کھانے۔۔۔۔۔ ٹی وی دیکھنے کے۔۔۔۔۔

وہ تو سگی ہے نا آپکی سوتیلی تو میں ہوں۔۔۔۔۔



اسوہ بھی اپنے نام کی ایک تھی چپ کہاں ہوتی۔۔۔ پھر پتا نہیں کونسے دکھڑے لے کر بیٹھ گئی۔۔۔۔  
ایک تو وہ صاحبزادے جو رات کو 2 بجے تک جاگتے رہتے ہیں اور دن چڑھے سونے رہتے ہیں۔۔۔ اسکو تو کچھ نہیں  
کہتیں آپ۔۔۔۔ البتہ پیار سے اٹھاتی ضرور ہیں۔۔۔۔

اور ایک میں ہوں۔۔۔ کبھی زیادہ سولوں تو جوتی اٹھا کے سر پی ٹھہرتی ہیں۔۔ اسنے روتی شکل بنا کے کہا۔۔۔۔  
امی جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسوہ کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ فورن بولیں۔۔۔۔

مہربانی تمہاری نادھوؤ برتن میں خود دھو لوں گی۔۔۔ 4 برتن دھونے کے لئے کیسا دیا تم نے تو آسمان سر پر اٹھالیا  
۔۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔۔۔ چار برتن۔۔۔۔۔؟؟ یہ چار برتن تو نہیں پورا سنک بھرا پڑا ہے۔۔۔ اسوہ نے پریشانی کے عالم  
میں کہا۔۔۔۔۔

آپی جو کب سے تماشا دیکھ رہی تھیں کھڑی ہو گئیں۔۔۔ بس کر دے میں جا رہی ہوں برتن دھونے۔۔۔  
آپی کا یہ کہنا تھا کہ اسوہ کی جوتی اڑتی ہوئی عبیرہ کے سر پر لگی۔۔۔۔  
ہائے اللہ۔۔۔۔۔ امی میں مر گئی۔۔۔ ادھر سے عبیرہ کی چیخ نکلی۔۔۔۔۔  
موٹی کہیں کی۔۔۔۔۔ اسوہ بڑبڑاتی ہوئی کچن کی طرف بھاگی برتن دھونے کے لئے۔۔۔۔۔

\* \* \*

امی آپ فکر کیوں کرتی ہیں وقت کے ساتھ ساتھ وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ مانا کے وہ بڑی ہو گئی ہے بس بچپنا ہے۔۔۔  
امی اور آپی صحن میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔۔  
مریم آخر کب تک یہ بچپنا رہیگا۔۔۔ وہ رخسانہ کی بیٹی دیکھی ہے اسوہ سے تو چھوٹی ہے پر سارا گھرا سنے سمجھالا ہوا  
ہے۔۔۔ امی موہلے والوں کی صفتیں کرنے لگیں۔۔۔۔

ارے امی۔۔ ابھی اسوہ کی عمر ہی کیا ہے کرنے دیں جو وہ کرتی ہے۔۔۔

اور میں نے کبھی آپ سے کام کی شکایت کی ہے بس میں خود بھی اسے کام کا بوجھ نہیں دینا چاہتی۔۔ فلحال مزے کرنے کی عمر ہے اسکی تو کرنے دیں۔۔۔ میں ہوں نا آپ فکر نا کریں۔۔۔۔ آپ نے امی کو سمجھانا چاہا۔۔۔

ابھی بھی تو سارا گھر تمنے سمبھالا ہوا ہے آخر کب تک ایسا چلیگا۔۔ اب تم ساری زندگی تو یہاں نہیں ہوگی نا آخرہ ک دن تمہیں بھی تو یہانا ہے۔۔۔۔۔ امی کہنے لگیں۔۔

امی جان وقت اور حالات انسان کو سب کچھ سیکھا دیتے ہیں۔۔۔ اس پر زمیداری پڑیگی تو خود با خود سیکھ جائے گی

---

اور میری پیاری امی اگر رہی بات mjhy بیہانے کی تو میں آپ لوگوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤنگی۔۔۔ آپ نے امی کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے یہ کیا سہ رہی ہو۔۔ لڑکیوں کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی۔۔ اور ویسے بھی بیٹیاں تو پرانی ہوتی ہیں

۔۔ امی نے بھی اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے ایسے کیسے بیٹیاں پرانی ہوتی ہیں۔۔۔۔؟

اسوہ جو نا جانے کب سے کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی اچانک نمودار ہوئی۔۔

لڑکی کو پیدا کرو، اسکو پالو۔۔ اسکی اتنی اچھی تربیت کرو۔۔۔ اور تین لفظ بولنے سے بیٹی پرانی ہوگئی۔۔۔؟

امی سوچنے لگیں کے واقعی بات میں دم ہے۔۔

ہائے اللہ آپ یہ میں ہوں۔۔۔؟

پتا نہیں اچانک ایسی سمجھداری کی باتیں کہاں سے اتی ہیں صدقے جاؤں میں اپنے۔۔۔ اسنے کمال کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔۔ امی اور آپ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

فارس جو صحن میں داخل ہو رہا تھا ان تینوں کو ہنستے ہوئے دیکھ کر اسکو شرت سو جھمی اور وہ انکی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

آپی اور امی نے فارس کو دیکھ لیا تھا آپی کچھ بولتی اس سے پہلے فارس نے ہاتھ کے اشارے سے ان دونوں کو چپ رہنے کا کہا۔۔

اسوہ کی فارس کی جانب پشت تھی اس لئے تو وہ دیکھ ناپائی۔۔۔۔۔

فارس کے ہاتھ میں کچھ تھا اسنے جلدی سے وہ اسوہ کی گود میں پھینک دیا۔۔

اسوہ جو اپنے خیالوں میں گم بیٹھی تھی اسکو اپنی گود میں کوئی چیز محسوس ہوئی اسنے جلدی سے دیکھا۔۔ تو یہ کیا۔۔۔۔۔؟؟

ایک دم سے وہ چیخ لگا کر بھگ کھڑی ہوئی

چھپکلی ی ی ی ی ی۔۔۔۔۔۔۔

اور اتنی زور سے چیخنی کے دڑ کے مارے درختوں پر بیٹھے پرندے پھر پھڑانے لگے۔۔ زمین پر ریختی ہوئی چیونٹیاں بھی جلدی سے بل میں چھپ گئیں۔۔۔ آسمان پر اڑتے ہوئے پرندے بھی حیرت سے دیکھنے لگے کہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔ اور اسوہ میڈم نے تو چیخ چیخ کر پورے گھر میں ڈور لگا دی۔۔۔

امی، آپی، فارس جنکا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔ ایک دم چپ ہو گئے۔۔۔

کیوں کے اسوہ کڑے تیوروں کے ساتھ ہاتھ میں جوتی لئے فارس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

فارس کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔۔۔ گئی بھینس پانی میں۔۔۔۔۔ اسنے یہ کہتے ہی دوڑ لگا دی۔۔

امی اور آپی مسکرا دیں۔۔۔۔۔

انکی خوشیوں کو کبھی کسی کی نظر نا لگے۔۔ آسمان میں اڑتے ہوئے پرندے بھی مسکرا کر دعا کرنے لگے۔۔۔

لیکن یہ قسمت بھی نا بہت عجیب شے ہے

جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا ہوتا نہیں اور جیسا ہوتا ہے ویسا ہم نے کبھی سوچا بھی نا ہو گا۔ قسمت میں تو کچھ اور ہی لکھا تھا۔۔۔ اگے جا کر قسمت ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلتی یہ تو انہوں نے تو تصور میں بھی نا سوچا ہو گا۔۔۔۔۔

\*\*\*

زوها-----زوها-----

وہ گھر میں داخل ہوتے ہی پکارنے لگی۔۔

زوها تو نامی مگر ہانیہ بھابی ضرور مل گیں۔۔۔

ارے اسوہ تم کب ای۔۔ اور اتے ہی ادھم مچا دیتی ہو۔۔ او بیٹھو۔۔ ہانیہ بھابی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے بھابی میں تو ابھی آئی۔۔۔ اور رہی بات ادھم کی تو اس گھر میں زوئی ہی ہے جو میرے کام آتی ہے۔۔۔ ورنہ

آپ تو سارا دن حاشر کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔۔۔ اسنے ہانیہ بھابی کی گود میں کھلتے حاشر کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ویسے ہے کہاں مو حترمہ۔۔۔؟؟

اپنے کمرے میں ہوگی۔۔۔۔۔ بھابی نے کہا۔۔

اور چچی جان۔۔۔؟ اسوہ نے پوچھا۔۔۔

وہ موہلے میں گئی ہوئی ہیں۔۔ اور سوہانماز پڑھ رہی ہے۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں زونی سے مل کے آتی ہوں۔۔۔۔

ایک منٹ اسکو بھی لیتی جاؤ ساتھ میں۔۔۔ میں چائے بناتی ہوں۔۔ بھابی نے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ وہ حاشر کو لئے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

\* \* \*



یہ چاچو ظفر کا گھر تھا جن کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں۔

سب سے بڑے ہارون بھائی اسکے بعد سوہا اور پھر زوہا۔

ہارون بھائی کی اسٹڈی مکمل ہوتے ہی چچا جان کا انتقال ہو گیا۔ چونکہ گھر کا بڑا بیٹا ہارون بھائی تھے تو پورے گھر کو انہوں نے سمجھالا ہوا تھا۔۔۔ چچا کے جانے کے بعد پورا گھر سونا سونا ہو گیا تھا چچی کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تھی اس لئے انہوں نے ہارون بھائی کی شادی اپنی بھانجی ہانیہ سے کر دی۔۔ ہانیہ بھابی بہت سمجھدار اور سلجھی ہوئی تھیں ہارون بھائی بھی انکو پسند کرتے تھے۔۔۔ شادی کے ایک سال بعد انکو چاند سا پیارا بیٹا ہوا جس کا نام حاشر رکھا گیا۔۔۔۔ سب بہت خوش تھے اور چچی جان تو دعائیں کر کر کے تھکتی نہیں تھیں کیوں کے انکے گھر کی خوشیاں لوٹ آئی تھیں۔۔۔۔

سوہا باجی کی بات عارش بھائی کے ساتھ طے تھی وہ انھیں بچپن سے پسند کرتے تھے کیوں کے انکی عادتیں بھی بالکل مریم آپ جیسی تھیں سادہ سی رہنے والی بہت ہی پیاری تھیں۔۔۔ اسکے بعد زوہا جو بالکل اسوہ کی کاپی تھی۔۔ دونوں بچپن سے ایک دوسرے کے ساتھ تھیں اس لئے ایک جیسی تھیں دونوں ایک ہی کلاس میں تھیں نت نئی شرارتیں ڈھونڈ کر سب کو تنگ کرنا تو ان کا روز کا کام تھا۔۔ اور دونوں ہی ناولز کی دیوانی۔۔۔۔

اسنے جیسے ہی دروازہ کھولا۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔؟؟ زوہا میڈم آرام فرما رہی ہیں۔۔۔۔

چلو حاشر میاں پھوپھو کو مزہ چکھاتے ہیں۔۔ اسنے دو سالہ حاشر کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو وہ کھکھلانے لگا۔۔۔۔۔ اسنے پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک نظر سوتی ہوئی زوہا پے ڈالی۔۔۔۔ ون۔۔۔۔ ٹو۔۔۔۔ تھری۔۔۔۔ یہ پانی زوہا کے منہ پے۔۔۔۔۔

آہ آہ۔۔۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ زونین۔۔۔۔۔ وہ ایک دم ہڑبڑا کے اٹھی۔۔۔ اسنے آنکھوں کو رگڑا  
۔۔۔ ادھر ادھر دیکھ کے جگہ پہچانی۔۔۔۔۔ اہ۔۔۔ یہ تو اسکا اپنا کمرہ تھا شکر ہے۔۔۔۔۔  
اسکی نظر حاشر پر پڑی۔۔۔ جو تالی بجا کر مسکرا کر اپو (پھوپھو) سے رہا تھا۔۔۔۔۔  
اسوہ نے کھینچ کے اسکو ایک تھپڑ ماری۔۔۔ ائی ی ی ی۔۔۔۔۔ زونئی نے بازو سہلاتے ہوئے اس سے پوچھا کیا ہے  
۔۔۔۔۔؟؟

کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے بھی کہا۔۔۔۔۔

ارے بھائی کیا مسئلہ ہے کیوں چڑیلوں کی طرح گھورے جا رہی ہو۔۔۔۔۔ اسنے منہ صاف کرتے ہوئے اسوہ سے

پوچھا۔۔۔۔۔

مسئلے کی بنی یہ تو تم مجھے بتاؤ کہ کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟ اسوہ نے پوچھا۔۔۔  
کیا۔۔۔ مینے کیا کیا۔۔۔۔۔؟

تمہارے منہ سے زونین کا نام کیسے نکلا۔۔۔؟؟ اسنے چبا چبا کے غصے سے پوچھا۔۔۔،  
زونین۔۔۔۔۔ ایسے۔۔۔۔۔ زوہانے اسے تپانے کے لئے کہا۔۔۔۔۔  
میں تمہارا منہ توڑوں گی زوئی۔۔۔۔۔ اسنے پیچ اگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار نور (زونی اسکو نور سہ کر پکارتی) بات یہ ہے کہ جب سے یہ ناول سٹارٹ کیا ہے ناتب سے عجیب عجیب خیالات اتے ہیں۔۔۔ وہم ہو رہے ہیں۔۔۔ بیٹھے بیٹھے ہو اسے پردہ ہلتا ہے ناتو ڈر کے مارے چیخ نکل جاتی ہے۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے زونین کہیں آس پاس ہو۔۔۔ قسم سے بہت ڈر لگتا ہے اور چھوڑنے کا دل بھی نہیں کرتا۔۔۔ اسنے روتی شکل بنا کر کہا۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔ میرے ساتھ تو ایسا نہیں ہوا۔۔۔۔۔ اس نے حیرت سے کہا۔۔۔۔۔

اور انے دو اس ہما قسم سے مینے اسکی چٹنی بنانی ہے۔۔۔ کتنا خوار کیا ہے اسنے میرے زولنین کو۔۔۔ اسوہ نے آخری والا جملہ دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔

ہائے نور۔۔۔۔۔ ایسا تو نہیں بولو۔۔۔ اگر وہ سچ میں آگئی تو۔۔۔۔۔ زوئی نے آنکھیں گھما کر کہا۔۔۔۔۔

پاگل ہو زوئی۔۔۔ یہ بھوت ووت ناصرف ناولز میں ہوتے ہیں حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

ہائے زوئی۔۔۔ اگر سچ میں زولنین ہوتا تا تو میں تو اسے جانے ہی نہیں دیتی۔۔۔ اسنے مزے سے کہا۔۔۔۔۔

نور۔۔۔۔۔ زوئی نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

ہم م۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔

یہ بلا ہمیں کب سے گھور رہا ہے۔۔۔ اسنے بلے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔ کدھر ہے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے گھومی۔۔۔۔۔

نور کہیں سچ میں یہ زولنین تو نہیں۔۔۔ کہیں اسنے ہماری باتیں سن لی تو۔۔۔۔۔ اب کیا ہو گا۔۔۔۔۔ زوئی نے

ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔۔۔

اب تو اسوہ کے بھی پسینے چھوٹ گئے۔۔۔۔۔ بلا تھا ہی خوفناک اسکی آنکھیں بھی نیلی تھی بلکل بھیڑیے کی طرح تھا

۔۔۔۔۔

بیشک وہ دونو بہادر تھیں لیکن بھوت سے کیسکو ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔؟

اسوہ نے ایک نظر حاشر کو دیکھا۔۔۔ جو اپنی میں مصروف تھا۔۔۔ اور پھر زوئی کو جو اسکو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ون۔۔۔ ٹو۔۔۔ تھری۔۔۔۔۔ بھاگ زوئی۔۔۔ اسنے ایک ہاتھ سے حاشر کو اٹھایا اور دوسرے سے زوئی کا ہاتھ

پکڑ کر بھاگی۔۔۔۔۔

\* \* \*

حنان اور شہری بچپن کے دوست تھے انکے والدین کی آپس میں گہری دوستی تھی۔ وہ دونو دوست کم اور بھائی زیادہ تھے اور تھے بھی ہم عمر۔۔۔

وہ انرپورٹ سے سیدھا گھر آرہے تھے تبھی شہری بولا۔۔۔۔

یار اپنا ملک اپنا ہوتا ہے۔۔۔۔ پاکستان کی فضا میں سانس لینا بھی اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔

ہم م م۔۔۔۔ اسنے صرف گردن ہلانی ضروری سمجھی۔۔۔۔۔

اسے پتا نہیں کیو گھٹن ہوتی تھی یہاں۔۔۔۔

زیادہ بھیڑ میں اسکا دم گھٹنے لگتا۔۔۔۔

یار کب سے میں بولے جارہا ہوں اور تو ہاں۔۔۔ ہم میں جواب دئے جارہا ہے۔۔۔ شہری نے اسکی نکل اتارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اسنے ایک نظر شہری کو دیکھا اور پھر موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔ جیسے کہ رہا ہو مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔ شہری نے بھی اسے دیکھا اور سمجھ گیا تھا کہ وہ اب بات نہیں کریگا۔۔۔۔۔ لہذا باقی کا سارا راستہ خاموشی میں گزرا۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی۔۔۔ ماما بابا بڑی خوشی سے اس سے ملے۔۔۔ کھانا کھایا اور آرام کرنے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔ شہری اسکو ڈراپ کرتے ہی اپنے گھر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

\* \* \*

اسوہ کچن میں کھڑی رات کا کھانا تیار کر رہی تھی وہ بھی امی کی سوسلو اتیں سننے کے بعد۔۔۔۔ کے باہر کسی کے رونے کی آواز آئی۔۔۔۔

اسنے سوچا ماسی شکوراں کا کوئی پوتا ہو گا۔۔۔۔ پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔



اب آواز آہستہ آہستہ قریب اور زیادہ آرہی تھی۔۔۔ اسنے آواز پہچانی یہ تو اجوا کی آواز ہے۔۔۔۔  
کچھ یاد آنے پر وہ چونکی مینے تو اجوا کو چورن لانے کے لئے بھیجا تھا۔۔۔  
وہ تیزی سے کچن سے نکلی۔۔۔۔ سامنے دیکھا اجوا کھڑی رو رہی تھی اور اسکے پاؤں میں ہلکی سی چوٹ آئی تھی۔۔۔  
وہ تیزی سے اسکے پاس گئی اور پوچھنے لگی۔۔۔۔  
اسنے ساری روداد سنادی۔۔۔ اصل میں بات یہ تھی کہ جب وہ گھر آرہی تھی تو راستے میں پپو (ماسی شکوراں کا پوتا) اسنے مارا۔۔۔۔

اسوہ نے جب یہ بات سنی تو اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔ اسنے چادر لپیٹی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر چل پڑی۔۔۔  
بجو کہاں۔۔۔۔؟؟ اجوانے اسوہ کی حالت دیکھ کے پوچھا۔۔۔  
پپو کے گھر۔۔۔۔ اسوہ نے مختصر اگہا۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی تو اسکی نظر ماسی شکوراں پر پڑی جو چارپائی پر بیٹھی کسی کو ملم لگا رہی تھیں۔۔۔  
وہ اندر جاتے ہی پھٹ پڑی۔۔۔ پپو۔۔۔ پپو۔۔۔ کہاں ہو نکلوا باھر۔۔۔؟؟  
اری اوچھو کری کیوں پاگلوں کی طرح چیخ رہی ہو۔۔۔؟؟ اور یہ پپو پپو کیا لگا رکھی ہے۔۔۔ انی (اندھی) ہو یہ نظر نہیں آ رہا میرے سامنے۔۔۔ ماسی شکوراں بھی غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔  
اسوہ نے غصے سے پپو کی طرف دیکھا۔۔۔ یہ کیا پپو کے سر پے چوٹ۔۔۔ پپو یہ کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسکے منہ سے اچانک نکلا۔۔۔

ماسی شکوراں کو اس دن والی اپنی بے عزتی نہیں بھولی مطلب زخم ابھی تازہ تھا۔۔۔ غصے میں بولیں۔۔۔  
اوچھو کری یہ تم مجھ سے پوچھتی ہو۔۔۔ اپنی اس دوفٹی بہن سے پوچھو۔۔۔ آفت کی پڑیا ہے بلکل۔۔۔ تم سے بھی دو قدم آگے۔۔۔ دیکھو تو کیا حالت کی ہے میرے پتر کی۔۔۔ آخر میں وہ روہانسی ہو گئیں۔۔۔

اسوہ نے ایک نظر اجوا کو دیکھا جو شرمندگی کے مارے سر جھکا گئی۔۔۔

اجوانے نظر ترچھی کر کے سامنے دیکھا جہاں ماسی شکوراں اسے خونخوار نظروں سے گھور رہی تھیں اسنے جلدی سے نظریں اسوہ کی جانب موڑیں۔۔۔ جیسے کہ رہی ہو مینے کچھ نہیں کیا۔۔۔

اسوہ سے بہن کی یہ حالت برداشت ناہوئی تو فورن بولی۔۔۔

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا ہے اس نے۔۔۔؟؟

ساری غلطی پپو کی ہے اسنے اجوا کو کیوں مارا۔۔۔؟؟

یہ پپو کے سر پے پٹی نظر نہیں آرہی۔۔۔؟ اتنا بڑا پتھر اٹھا کے مارا ہے تیری بہن نے ماسی شکوراں نے ہاتھ کے اشارے سے پتھر کا سائز بتا دیا۔۔۔ خون نکل رہا ہے میرے بچے کا۔۔۔

اللہ قسم بجو اتنا چھوٹا پتھر تھا۔۔۔ اجوا بھی کہاں پیچھے رہتی۔۔۔ فورن بولی۔۔۔

اسوہ نے پہلے اجوا کی بات سنی پھر پپو کے سر کا جائز لیا۔۔۔

یہ آپکو پپو کا خون نظر آرہا ہے میری بہن کا نہیں جسکو پپو نے دھکا دیا ہے۔۔۔ اسنے اجوا کا پاؤں آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پپو جو کب سے سب کی فریاد سن رہا تھا سو سو کرتا ہوا بولا۔۔۔

اللہ باجی قسم سے میں نے نہیں مارا اسکو یہ خود گری ہے بلکہ مجھے بھی اسنے مارا ہے۔۔۔

اللہ پپو تیرا بیڑا غرق۔۔۔ بجو یہ جھوٹا ہے۔۔۔ میں تو جا رہی تھی کے اسنے مجھے دیکھ کے سیٹی ماری۔۔۔ تو میں نے بھی

پتھر اٹھا کے اسکو مارا۔۔۔ اور اس پھینڈ کی وجہ سے گر گئی۔۔۔ گدھا کہیں کا۔۔۔ اجوانان اسٹاپ بولے جارہی

تھی۔۔۔

اسوہ اور ماسی شکوراں کی تو بولتی بند ہو گئی وہ دونو غور سے ان دونو کی لڑائی دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں نے کچھ نہی کیا باجی۔۔۔ میں نے اسکو سیٹی نہیں ماری تھی میں تو گانا گارہا تھا۔۔۔  
اب اجوا کہاں پیچھے رہنے والی تھی آخر تو اسوہ کی بہن تھی۔۔۔ فورن اگے بڑھی اور پپو کے بال اپنی مٹھی میں جکڑے  
۔۔۔ گدھا۔۔۔ الو۔۔۔ جھوٹ بولتا ہے۔۔۔ اب میں تمہیں بتاتی ہوں بندر کہیں کا۔۔۔  
پپو اماں بچاؤ بچاؤ کی رٹ لگائے ہوئے تھا۔۔۔

ہائے میرا بچہ۔۔۔ چھوڑ لڑکی جان نکالے گی کیا۔۔۔ میرے گھر میں میرے بچے کو مارتی ہے۔۔۔ چھوڑ۔۔۔  
اسوہ نے پکڑ کر اجی کو کھینچا۔۔۔ چھوڑ واجی۔۔۔  
اور تم وہ اب پپو کی جانب موڑی کے اچانک اسکو جلنے کی بو آئی۔۔۔ یا اللہ ہانڈی۔۔۔  
وہ اجو کو لے کے بھاگی۔۔۔ تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گی ساتھ ہی پپو کو سہ گئی۔۔۔

\*\*\*

وہ بھاگتی ہوئی کچن میں پوہنچی جہاں امی پہلے سے موجود تھیں اسنے ہانڈی کو دیکھا۔۔۔ شکر ہے جلی نہیں۔۔۔  
کہاں تھی میڈم اور یہ ہانڈی جل جاتی تو۔۔۔ امی نے غصے سے پوچھا۔۔۔  
انہوں نے ایک نظر اجوا کو دیکھا جو پاؤں لئے بیٹھی تھی۔۔۔ اب اسکو کیا ہوا۔۔۔؟ اور یہ پاؤں۔۔۔؟ وہ اسکے پاس  
آتے ہوئے بولیں۔۔۔  
اسوہ نے بھی کھینچ کے اجوا کو تھپڑ مارا۔۔۔

خبردار۔۔۔۔۔ جو ایک آنسو بھی بہایا تو۔۔۔۔۔ ورنہ دو اور دو گئی کان کے نیچے۔۔۔ ویسے تو گھر میں بڑی شیرنی بنی  
پھرتی ہو باہر جا کر چوہیا۔۔۔  
عقل نہیں تمہیں اگر پتھر مارا بھی تھا تو سر پے کیوں مارا۔۔۔ اینٹ اٹھا کے آنکھ پر مارتی۔۔۔ آنکھ وانکھ پھوٹی  
۔۔۔ مزہ تو آتا نا۔۔۔ گدھی۔۔۔

اجوانے پہلے بے یقینی کے ساتھ اسوہ کو دیکھا پھر مسکرا کے بولی۔۔ ابھی مار آؤں۔۔؟ قسم سے مجھے بھی مزہ نہیں آیا

----

یہ کیا بول رہی ہو۔۔ بات کیا ہے مجھے بتاؤ۔۔ امی کہنے لگیں۔۔

اجوانے آنکھیں مٹکا کے الف سے ی تک ساری روداد سنا ڈالی۔۔۔

امی نے اسے سرپے چپت لگائی تم لوگ کبھی نہیں سدھر وگے۔۔ چلو آؤ میں دو الگادوں اور تم وہ اسوہ کی جانب موڑیں اٹھو سلا دیناؤ۔۔ اجوا کو لے کے چلی گئیں۔۔۔

اچھا جی۔۔۔۔۔ اسوہ بھی چل پڑی۔۔۔۔۔

\* \* \*

سائیڈ پر پڑا اسکا فون کب سے بج رہا تھا اور وہ آرام سے سو رہا تھا۔۔۔

بار بار فون کے بجنے پے اسے اٹھنا پڑا۔۔ ٹائم دیکھا تو رات کے 8 بج رہے تھے۔۔۔ اسنے فون کان سے لگایا۔۔۔ ہیلو۔۔۔

دوسری جانب شہری تھا جو یقیناً صلو اتیں سن رہا تھا۔۔۔

بس ہو گئی تیری یا اور بھی بکنا ہے۔۔۔؟ اسنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

5 منٹ میں آرہا ہوں۔۔۔ یہ کہہ کر اسنے فون بند کر دیا اور فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

وہ فریش ہو کے نیچے آیا تو ماما کچن میں تھیں اسنے وہی سے انھیں خدا حافظ کہہ کر باہر کی جانب بڑھا۔۔۔ جہاں شہری اسکا پہلے سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اسکے جاتے ہی شہری بول پڑا۔۔ کب سے میں فون کر رہا ہوں تجھے کم از کم فون تو اٹھاتا ہے بندہ۔۔۔

اگر تیری یہی بک بک جاری رہی تو میں چلا جاؤنگا واپس۔۔۔ حنان نے اسے دھمکایا۔۔۔۔۔



اب کی بارشہری کو چپ لگ گئی۔۔۔۔

جا کہاں رہے ہیں بتا تو دے۔۔۔۔

جہنم میں۔۔۔ شہری کو اب بھی غصہ چڑھا ہوا تھا۔۔۔۔

نہیں یار وہ جگہ تجھ جیسے لوگوں کے لئے بنی ہے میرے جیسے شریف بندے کے لئے نہیں۔۔۔۔ اسنے شہری کو

تپانے کے لئے کہا تھا۔۔۔ جو تپ بھی گیا۔۔۔۔

تو اور شریف۔۔۔۔۔؟ ہم م م۔۔۔۔

کیوں نہیں لگتا کیا۔۔۔۔؟ ہنی نے کہا۔۔۔۔

یہ تو مجھ سے پوچھ رہا ہے؟؟ شہری نے کہا۔۔۔۔

اچھا چل موڈ ٹھیک کر اپنا۔۔۔۔ حنان نے بات ہی ختم کر دی۔۔۔۔

اور وہ خاموشی سے ڈرائیونگ کرتا رہا۔۔۔۔

\* \* \*

وہ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئی تو یہ کیا۔۔۔۔

عبیرہ مزے سے صوفے پر بیٹھی گانا سن رہی تھی ساتھ میں چپس بھی کھا رہی تھی۔۔۔ اور ساتھ میں اجوا کھڑی

ناچ رہی تھی۔۔۔ گانا کچھ یوں تھا۔۔۔

جو اکھ لڑ جاوے۔۔۔

ساری رات نیند نا آوے

مینو بڑا ترپاوے۔۔۔

دل چین کہیں نا پاوے۔۔۔ پاوے

اسنے جلدی سے عبیرہ کے ہاتھ سے رموٹ چھن کرٹی وی بند کی اور اجوا کو چپت لگا کے بولی۔۔۔ یہ تم کیا خسروں کی طرح ناچ رہی ہو بے شرم۔۔۔

اور تم شرم نہیں آرہی کیسے گانے سن رہی ہو تمہاری وجہ سے وہ بھی خراب ہو رہی ہو اسنے اجوا کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا۔۔

کتنا اچھا تو سونگ ہے کیسی ڈانس کر رہی تھی وہ۔۔۔ رموٹ واپس کرو ختم ہو جائے گا سونگ۔۔۔ عبیرہ نے معصو میت سے کہا۔۔۔

کتنی اچھی ڈانس کر رہی ہے وہ۔۔۔ اسنے عبیرہ کی نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔۔ تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے وہ عبایا پھن کے ناچ رہی تھی مینا۔۔۔

آنے دو ابو کو آج یہ کیبل تو کٹے گی۔۔۔ اسنے عبیرہ کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ جھپٹتے ہوئے کہا۔۔۔ عبیرہ اسکے پیچھے لپکی ہی تھی کے اسوہ نے کہا۔۔۔

خبردار اگر پیچھے آئی تو۔۔۔ ورنہ میں سچ میں ابو کو بول دوں گی۔۔۔

عبیرہ کو چپس سے زیادہ ٹی وی عزیز تھی اس لئے اسنے چپس اسوہ پر قربان کر دی۔۔۔ دیکھ لوں گی تمہیں بھی۔۔۔ یہ کہتے ہوئے دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔

\*\*\*

فارس کی نظر اسوہ پر پڑی جو مزے سے چپس کھا رہی تھی۔۔۔ شیر کی رفتار سے اسنے اسوہ کے ہاتھ سے پیکٹ جھپٹ لیا۔۔۔ اور اسوہ سے دور جا کر کھڑا ہوا۔۔۔

اسوہ اس حملے کے لئے بالکل بھی تیار نا تھی اسنے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو ابھی خالی تھا اور پھر اسکی نظر دور کھڑے فارس پر پڑی۔۔۔ جو چپس کھا رہا تھا۔۔۔

فارس کے بچے واپس کرو میری چپس۔۔۔ وہ فارس کے پیچھے بھاگی۔۔ جواب دوسری طرف کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔ میں تمہارے دانت توڑوں گی واپس کرو۔۔ وہ اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے بول رہی تھی کہ اچانک فارس کی ٹکر اندر آتے عارش سے ہوئی۔۔

ارے بھائی کیا ہو گیا کیوں ٹوم اینڈ جیری کھیل رہے ہو۔۔؟  
انہوں نے باری باری دونوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
بھائی جان اسکو بولیں میری چپس واپس کرے۔۔ اسوہ نے روتی شکل کے ساتھ کہا۔۔۔۔  
میں کیوں دوں یہ تو میری چپس ہے۔۔۔۔ فارس نے بھی کمال کا جھوٹ بولا۔۔۔۔  
ان دونوں کا شور سن کر عبیرہ اور اجوا کے ساتھ امی اور آپی بھی آگئے تھے۔۔۔۔  
یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔  
بھائی جان یہ میری چپس ہے۔۔۔۔ اسنے میرے ہاتھ سے چھینی تھی۔۔ اس بار عبیرہ بولی۔۔۔۔  
بھائی جان کے ساتھ ساتھ فارس کا منہ بھی کھل گیا تھا کہ یہ کیا۔۔۔۔؟؟  
فارس چپس عبیرہ کو واپس کرو جلدی۔۔۔۔ بھائی جان نے فارس کو حکم دیا۔۔۔۔  
پر بھائی۔۔۔۔ فارس نے احتجاج کرنا چاہا۔۔۔۔ مگر بے سود۔۔۔۔  
میں نے کہا واپس کرو۔۔۔۔

فارس نے پیکٹ عبیرہ کو واپس کیا وہ اسوہ کو منہ چڑاتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔  
فارس کے بچے تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں۔۔ وہ بھائی جان کے جاتے ہی فارس کے پیچھے بھاگی۔۔ جس نے پہلے سے دوڑ لگا دی۔۔۔۔

\* \* \*

ان دونوں نے ایک ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئے سلام کیا۔۔۔ اور صوفے میں دھنس گئے۔۔۔  
کیا ہو ابر خود ار لگتا ہے تھک گئے ہو۔۔۔؟؟ بابا نے پوچھا۔۔۔  
نہیں بابا بس یو نہیں۔۔۔۔

آپ نے کھانا کھایا۔۔؟ ہنی نے پوچھا۔۔

نہیں بیٹا تمہارا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ ماما نے کہا۔۔

اچھا انٹی میں چلتا ہوں شہری نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے بھائی کہاں کھانا کھا کر جاو۔۔۔ بابا نے کہا۔۔۔

نہیں انکل پھر کبھی۔۔۔ شہری نے کہا۔۔

ماما آپ کھانا لگوائیں میں دیکھتا ہوں یہ کیسے نہیں بیٹھتا۔۔۔۔ ہنی نے کہا۔۔

اب تو لگتا ہے بیٹھنا پڑیگا۔۔۔ شہری نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ ہوئی نابات وہ سب مسکرا نے لگے۔۔۔

کھانا کھاتے ہوئے ادھر ادھر کی باتیں بھی ہونے لگیں۔۔۔۔

پھر چائے کا دور چلا۔۔۔

اب میں چلوں گا اور تو مجھے نہیں روکے گا۔ اس بار شہری نے کہا۔۔۔ اچھا سہی ہے۔۔۔ ہنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سب سے مل کے چلا گیا۔۔۔ تو بابا ہنی کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

بیٹا پھر کیا سوچا تم نے۔۔۔۔؟؟

کس بارے میں۔۔۔۔؟؟ حنان نے پوچھا۔



دیکھو بیٹا اتنا بڑا بزنس ہے میری اب عمر تو نہیں کے میں آفیس کو دیکھتا پھروں۔۔ انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرا۔  
اور پھر بات جاری کی۔۔۔ بیٹا اگے بھی تم نے یہ سب سمجھالنا ہے تو ابھی سے جوائن کر لو۔۔۔ ویسے بھی تمہاری  
اسٹڈی مکمل ہو گئی ہے۔۔۔ انہوں نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔  
بابا پلیز جب میں یہاں رہنا ہی نہیں چاہتا تو آپ لوگ کیوں مجھے روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔ اسنے بیزاری  
سے کہا۔۔۔

پر بیٹا تم یہاں کا ماحول دیکھو ایک بار آفس جا کر تو دیکھو۔۔۔۔۔  
پلیز ماما۔۔۔ میں اس ٹوپک پر بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ گویا اسنے بات ہی ختم کر دی۔۔۔۔۔ وہ یہ کہ کر روکا نہیں  
اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔  
زبیر صاحب اسکی پشت کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔۔  
اللہ ہدایت کرے اسکو۔۔۔۔۔

\*\*\*

یار کل مس نسرین کی کلاس مس ہو گئی اب نوٹس کس سے مانگے۔۔۔۔۔ کون دے گا۔۔۔؟؟  
وہ دونوں کالج کے میدان میں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔۔۔  
یار ایک تو ہماری کسی سے بنتی نہیں جو کوئی ہماری مدد کرے۔۔۔۔۔ زوئی نے بھی پریشانی سے کہا۔۔۔  
یار اگلے مہینے ہمارے پیپرز ہیں اور میری توجان پر بنی ہے۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔  
اچھا نا کچھ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ زوئی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
اسکے سامنے سے مسکان گزر رہی تھی اسکے دماغ کی بتی جلی۔۔۔۔۔  
مسکان۔۔۔۔۔ زوئی نے اسے پکارا۔۔۔۔۔



مسکان کی شکل دیکھ کے اسے لگا کہ اب شکاری جال میں پھنس گیا ہے تو اسنے زیادہ اسے تنگ کرنا مناسب نا سمجھا اس لئے جلدی بول دی۔۔

تم فکر نا کرو انشاء اللہ اگلی بار تم ہی فرسٹ آؤ گی۔۔۔۔

ہاں یار بس تم لوگوں کی دعائیں ہیں۔۔۔ اسنے بھی انکو اپنا ہمدرد سمجھ کر بول دی۔۔ لیکن اسے کیا پتا تھا کہ انکی ہمدردی اسے مہنگی پڑنے والی تھی۔۔۔

اچھا مسکان۔۔ یار اصل میں نا اس دن ہماری فزکس کی کلاس چھوٹ گئی تو ہمیں نوٹس چاہئے تھے۔۔ اسنے تھوڑا پیار سے کہا۔۔

آ۔۔ اسوہ نے مجھے کہا تھا کہ تم مشکل دو ہم نائلہ سے لینگے۔۔ مگر میں نے اسکو مانا کر دیا کہ نہیں نائلہ کی رائٹنگ اچھی نہیں سمجھ نہیں آتی تمہاری رائٹنگ بہت اچھی ہے۔۔ اسنے مسکا لگاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ہاں یہ لو۔۔ لیکن یار اسکو خراب نہیں کرنا۔۔ میں کسی کو نہیں دیتی پر تمہیں دے رہی ہوں ہاں۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

ہائے اللہ مسکان تم سچ میں بہت اچھی ہو۔۔۔ شکریہ۔۔ اسوہ نے اسکے گال کی چٹکی بھرتے ہوئے کہا۔۔۔ ورنہ یہ وہ مسکان ہے جو اپنے نوٹس تو دور کی بات۔۔ اپنی پین بھی کسی کو نا دے۔۔

۔۔ اچھا میں چلتی ہوں۔۔ کافی ٹائم سے یہاں بیٹھی ہوں۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔ اسوہ نے زوئی کو داد دی۔۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پے ہاتھ مار کر قہقہہ لگایا۔۔۔

\* \* \*

صبح دس بجے اسکی آنکھ موبائل کے بجنے سے کھلی۔۔

ویسے تو وہ موبائل اوف کر کے سوتا تھا لیکن رات شاید بھول گیا۔۔

جیسے ہی اسنے موبائل کان سے لگایا۔۔ شہری کی آواز ابھری۔۔۔

ایک ایڈریس بھیجتا ہوں۔۔ 10 منٹ میں یہاں پونہچ۔۔

شہری نے یہ کہتے ہی کال کاٹ دی۔۔

اففف وہ کہتے ہوئے اٹھا۔۔ اور 5 منٹ میں فریش ہو کے باہر آیا۔۔ ملازم کو آواز دی۔۔

جی چھوٹے صاحب جی۔۔ ملازم نے تابعداری سے کہا۔۔

بابا کہاں ہیں۔۔۔؟؟ اسنے فون میں مصروف ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

جی وہ تو کب کا آفیس چلے گئے۔

اور ماما۔۔۔؟

وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہیں۔۔۔

آپکے لئے ناشتہ بنا دوں؟؟ ملازم نے پوچھا۔۔

امم۔۔ نہیں۔۔ ناشتہ رہنے دو میں باہر جا رہا ہوں۔۔ ماما اٹھیں تو انہیں بتا دینا۔۔۔ اوکے۔۔ اسنے نرم لہجے میں کہا

۔۔۔

جی صاحب جی۔۔۔

اسنے موبائل جیب میں ڈالا۔۔ گاڑی کی چابی اٹھائی۔ اور گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

\*\*\*

شہری نے جو ایڈریس اسے بھیجا تھا وہ کسی ریسٹورانٹ کا تھا۔۔ وہ 15 منٹ میں وہاں پونہچا۔۔۔ اندر داخل ہوتے

ہی اسکی نظر شہری پر پڑی۔۔ جو اسی کو دیکھ کے ہی ہاتھ ہلارہا تھا۔۔ وہ اسکی جانب بڑھ گیا۔۔۔

\*\*\*



وہ کالج سے واپسی پر گھر جا رہی تھیں کے راستے میں ایک کتے نے انکار راستہ کاٹا۔۔۔

کتے کو دیکھ کر دونوں ہی بوکھلا گئیں۔۔۔

نور۔۔۔ زوئی چیخ لگاتے ہوئے اسکے پیچھے چھپ گئی۔۔۔

اسوہ کے تو پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

زوئی یہ صرف کتے اور بلیاں ہی ہمارا راستہ کیوں کاٹتی ہیں۔۔۔۔۔ اسوہ کی تو ڈر کے مارے آواز ہی عجیب ہو گئی

۔۔۔

وہ دونوں واقعی بہت ڈر گئیں تھیں۔۔۔ کیوں کے وہ کتاب اور بکر از یادہ لگ رہا تھا۔۔۔

کتا کب سے اپنی زبان نکالے انکو گھور رہا تھا۔۔۔

ہششش۔۔۔۔۔ اسوہ نے لات آگے کرتے ہوئے اسے ہٹانا چاہا۔۔۔۔۔ لیکن بے سود۔۔۔۔۔

زوئی تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔۔۔ اسنے بنا دیکھے زوئی سے پوچھا۔۔۔

کوئی جواب ناپاتے ہوئے۔۔۔

زوئی۔۔۔ وہ غصے سے کہتی زوئی کی طرف پلٹی۔۔۔ مگر یہ کیا۔۔۔۔۔؟؟

زوئی غائب۔۔۔۔۔ وہ بھاگتے ہوئے کافی دور پوہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

زوئی کی بچی۔۔۔۔۔

وہ یہ کہتے ہوئے بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے کے کتا اسکی جانب آتا۔۔۔

\* \* \*

یار یہ تیرا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔۔۔ کچھ بول ہی نہیں رہا۔۔۔۔۔

وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا جب شہری نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہنی میں تجھ سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا۔۔ کسی نے کچھ بولا ہے۔۔۔؟؟ شہر یار نے ایک ساتھ بہت سارے سوال ایک ساتھ کئے۔۔۔

وہ چاہتے ہیں کہ میں یہیں رہ کر انکا بزنس سمجھا لوں۔۔۔ اسنے سامنے نظر جماتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔ یہ تو اچھی بات ہے۔۔ شہری نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
پر میں ایسا نہیں چاہتا۔۔۔ ہنی نے کہا۔۔۔

یار آخری مسئلہ کیا ہے انکل سہی تو کہہ رہے ہیں انکی عمر دیکھو کیا ہے دن بہ دن وہ کمزور ہوتے جا رہے ہیں تجھے ذرا سا بھی احساس نہیں۔۔۔؟

شہری نان اسٹاپ بولے جا رہا تھا۔۔

اترو گاڑی سے۔۔۔ ہنی نے غصے میں کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ شہری نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر تجھے یہی بکواس کرنی ہے نا تو نکل جا۔۔۔ میرا دماغ خراب نا کر۔۔۔ اسنے غصے میں کہا۔۔

پر یار۔۔۔۔۔ شہری کچھ بول رہا تھا کہ اسکی گرجدار آواز نے اسے روک دیا۔۔

...Will you shut up plz

شہری سرپیٹ کے رہ گیا کہ اب اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔

\*\*\*

اسوہ نے مڑ کر اس کتے کو دیکھنا چاہا کہیں وہ پیچھے تو نہیں آ رہا۔۔ کے سامنے سے آتی ہوئی گاڑی سے اسکی ٹکڑ ہو گئی

---

\*\*\*

ابھی وہ غصے کو کنٹرول کر رہی رہا تھا کہ سامنے سے کوئی بھاگتا ہوا آیا اور اسکی گاڑی سے ٹکرا گیا۔۔۔ یہ بھی صد شکر کے اسنے بروقت بریک لگائی۔۔۔۔

اہ شٹ۔۔۔۔۔ وہ دونوں جلدی سے باہر کی جانب لپکے۔۔۔

کیا دیکھا ایک لڑکی بڑی سی چادر میں لپیٹی اپنا پیر پکڑ کر اوایلا مچا رہی تھی۔۔۔

ہائے اللہ میرا پیر۔۔۔ میں مر گئی۔۔۔ امی جی۔۔۔۔

ایسے میں سامنے سے ایک اور لڑکی بھاگتی ہوئی آئی جو دکھنے میں اسکے ہی جیسی تھی۔۔۔ ہائے نور کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔۔۔؟ زوئی نے آتے ہی پوچھا۔۔۔۔

زوئی میرا پیر۔۔۔ یہ منحوس گاڑی پتا نہیں کہاں سے آگئی۔۔۔ وہ شور مچاتی ہوئی رو رہی تھی مگر اسکی آنکھ سے ایک آنسو بھی ناکلا۔۔۔

حنان نے شہری کو دیکھا اور شہری نے اسکو۔۔۔۔

اب کی بار وہ بھی غصے میں بولا۔۔۔

ایکسیکوزمی۔۔۔ تمہیں سوسائڈ کرنے کے لئے میری ہی گاڑی ملی تھی۔۔۔؟؟

اسنے نیچے بیٹھی اسوہ سے غصے میں کہا۔۔۔

اسوہ نے ایک نظر اس شخص پر ڈالی اور رونادھونا بھول کر ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

سوسائڈ کریں میرے دشمن۔۔۔ اور یہ اتنی بڑی گاڑی چلاتے ہوئے آنکھیں نیچ ڈالی ہیں کیا جو میں نظر نہیں آئی

۔۔۔ یہ میرا پیر اگر ٹوٹ جاتا۔۔۔ میں لنگڑی ہو جاتی تو کون کر تا مجھ سے شادی۔۔۔ ہائے اللہ میں ممر گئی درد ہو رہا

ہے۔۔۔۔۔ آخر میں وہ روتے ہوئے پیر پکڑ کر بولی۔۔۔۔

حنان نے اس لڑکی کو دیکھا جو اسکی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔ اور ایکٹنگ کی دکان۔۔۔

اب اسکا بھی ضبط جواب دے گیا تھا اور فورن بول پڑا۔۔۔

اگر مینے آنکھیں نیچ ڈالی تھی تو تمہاری تو سلامت تھیں نا۔۔۔ تم دیکھ نہیں سکتی تھی یا۔۔۔ تم بھی ادھار پے دے کے آئی ہو۔۔۔ جو اندھا دھند بھاگے جا رہی تھی۔۔۔

اور رہی بات پیر کی تو کہاں ہے چوٹ ہاں۔۔۔ نظر تو نہیں آرہی۔۔۔ ایک معمولی سی خروش ہی تو ہے اس میں اتنا شور مچانے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔ آخر میں وہ بھی بولتا گیا۔۔۔۔۔

لو بھائی۔۔۔ اسکا یہ کہنا تھا کہ اسوہ کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔ اسکی اتنی بے عزتی۔۔۔۔۔ اسکی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔ اور معمولی چوٹ ابھی بتاتی ہوں۔۔۔ اسنے آس پاس نظر دوڑائی۔۔۔ تو اسکو ایک پتھر نظر آیا۔۔۔ اسنے بنا دیر لگائے جلدی سے وہ پتھر اٹھا کر۔۔۔ گاڑی کو دے مارا۔۔۔ یہ گیا گاڑی کا شیشہ۔۔۔۔۔ سب کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔۔۔۔ کہ یہ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

پہلے تو حنان کو کچھ سمجھ نہیں آیا اور جب تک آیا تو کیا دیکھا ونڈو پے اتنا بڑا سکر تیج مکڑی کے جال جیسا۔۔۔ اف

اب حنان کا غصہ بھی ساتویں آسمان پر ہو گیا۔۔۔۔۔

غصے کی وجہ سے اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔۔۔ یہ کیا کر دیا تم نے پاگل لڑکی۔۔۔ اسنے غصے سے چلاتے ہوئے کہا

اسوہ واقعی اسکی گرجدار آواز سے دڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

ہم م۔۔۔ معمولی سی تو سکر تیج ہے کونسا بڑی بات ہے جو اتنا غصہ دکھا رہے ہو۔۔۔ اسوہ نے گھبراہٹ چھپاتے ہوئے۔۔۔ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔



نور چلو بہت ہو گیا آس پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔۔۔۔

مگر وہ بھی اسوہ تھی کہاں سنتی۔۔۔

نور چلو۔۔ اس بار زوئی اسکو گھسٹی ہوئی لے گئی۔۔۔۔

بدتمیز انسان میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں گدھے۔۔۔۔۔ وہ پھر بھی شروع تھی۔۔۔۔۔

اسنے غصے میں گاڑی کے بونٹ پے مکابر سایا۔۔۔ سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔ میری انسلٹ کر دی۔۔۔ چپ

--- چھوڑوں گا نہیں میں اسکو۔۔۔ وہ غصے میں پتا نہیں کیا کیا بولے جا رہا تھا۔۔۔

شہری جو کب سے شوکڈ میں تھا اور اسکی حالت دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ ایک دم قہقہہ لگا کے ہنس پڑا۔۔۔۔

یہاں میرا میٹر گھوما ہوا ہے اور تو گدھوں کی طرح ہنسنے جا رہا ہے۔۔۔ اسنے سارا غصہ

شہری پے نکالنا چاہا۔۔۔۔۔

گدھے۔۔۔۔۔اے۔۔۔۔۔ہاہا۔۔۔۔۔شہری ہنس ہنس کے پاگل ہوئے جارہا تھا۔۔۔۔۔

تیری تو میں۔۔۔۔۔ اسنے ایک مکہ شہری کو جھڑ دیا۔۔۔۔۔

آمی۔۔۔۔ظالم۔۔۔۔۔

شہری کی ہنسی کو بریک لگ گیا۔۔۔ اور بول دیا۔۔۔

ویسے ماننا پڑیگا اس لڑکی کو کتنی بہادری سے اسنے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔ شہری نے ہنستے ہوئے شیشے کی طرف

## اشارہ کیا۔۔۔

وہ اسکو غصے سے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

یار تو مجھے ایسے نادیکھ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔ شہری نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

بکواس بند کر تو اپنی۔۔۔۔۔ اب کی بار اسنے اسے وارنگ دی۔۔۔

وہ یہ کہتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اسکی نظر نیچے ایک کی چین پر پڑی۔۔۔۔۔

اسنے وہ اٹھائی وہ بہت خوبصورت تھی ہارٹ شیپ کی بنی ہوئی۔۔ اسکے اندر چھوٹے چھوٹے اسٹارز اور موتی تھے

۔۔ جسے ہلانے پر وہ چھم چھم کرتے۔۔۔۔۔ یہ شاید اس لڑکی کی ہے۔۔۔ اسنے سوچا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

بد تمیز سمجھتا کیا ہے خود کو گدھا۔۔ اسوہ گھر پوہنچتے ہوئے بھی بڑبڑائے جارہی تھی۔۔۔ زوہا بھی اسکے ساتھ تھی

۔۔۔۔۔

اللہ کو مانو اسوہ بس کر دو۔۔ سارا راستہ تم میرا سر کھاتی ہوئی آئی ہو۔۔۔ زوئی نے بیزار ی سے اسکے سامنے ہاتھ

جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم چپ کرو زوئی یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے نا تم بھاگتی اور نا یہ سب کچھ ہوتا۔۔۔ اسنے شہادت کی انگلی اٹھاتے

ہوئے کہا۔۔۔

اے۔۔۔ میں نے کیا کیا۔۔۔ زوئی نے چہرے پے معصومیت لاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ بولتی کے فارس کی آواز سے اسے بریک لگ گیا۔۔۔۔۔

ہیلو گرلز۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟

اس نے اسوہ کا تپا ہوا چہرہ دیکھ کر زوئی سے پوچھا۔۔۔۔۔

ایک عذاب کم تھا جواب یہ بھی نازل ہو گیا۔۔۔۔۔ وہ فارس کو دیکھ کر منہ بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔ اسکو کیا ہوا۔۔۔؟؟ وہ اب زوئی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔  
مجھے کیا پتا۔۔۔ وہ ایک ادا سے کہتی ہوئی چلی گئی رکی نہیں۔۔۔۔۔  
ہائے ظالم۔۔۔ وہ دل پے ہاتھ رکھ کے رہ گیا۔۔۔۔۔  
وہ لاؤنج میں داخل ہوئی تو سامنے چچی جان نظر آئیں۔۔۔  
ارے وہ بھائی آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں اسنے چچی کو سلام کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ارے ہاں بھائی اب تم نے جو آنا کم کر دیا ہے۔۔۔ چچی جان نے کہا۔۔۔۔۔  
اتنے میں زوہا بھی اندر داخل ہوئی۔۔۔  
ارے امی آپ بھی یہی ہیں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے آتے ہی پوچھا۔۔۔۔۔  
ہاں بیٹا تمہاری چچی نے خبر ہی ایسی سنائی کے آنا پڑا۔۔۔ انہوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ہیں۔۔۔۔۔ کیسی خوشخبری۔۔۔۔۔؟؟  
زوہا اور اسوہ نے ایک ساتھ کہا۔۔۔۔۔  
عارش کو جواب مل گئی ہے۔۔۔۔۔ امی نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
کیا۔۔۔۔۔ سچ۔۔۔۔۔؟؟ ان دونوں نے پہلے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر امی کو۔۔۔۔۔  
امی آپکو بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔ اور چچی آپ کو بھی۔۔۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔۔۔  
وہ دونوں کچن کی طرف بھاگی۔۔۔ جہاں مریم آپی پہلے سے موجود تھیں۔۔۔۔۔۔۔

\* \* \*

شام کو زبیر صاحب اور انکی بیگم لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔۔۔۔۔  
حنان کی برتھڈے آرہی ہے۔۔۔۔۔ شائلہ بیگم نے کہا۔۔۔۔۔

زبیر صاحب: ارے یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔ میں بھی یہی چاہ رہا تھا۔۔۔

شمالہ بیگم: پھر پارٹی کا کیا سوچا آپنے۔۔۔۔؟؟

زبیر صاحب: جیسا آپ کو مناسب لگے۔۔

اچانک گیٹ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں چپ ہو گئے۔۔۔

سامنے سے شہریار اور حنان آرہے تھے۔۔

اسلام و علیکم! انکل آنٹی کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟

شہری نے بیٹھتے ہوئے دونوں کو سلام کیا۔۔۔

اور پھر باتوں کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا۔۔۔

\*\*\*

وہ دونوں کچن میں کھڑی فریج فرایز بھی بنا رہی تھیں اور باتیں بھی کر رہی تھیں۔۔۔

کے فارس آدھمکا۔۔۔

نوری (وہ اکثر اسے تپانے کے لئے نوری بولتا) دو کپ چائے بنادو اور یہ فرنیچ فرائز بھی رکھ دینا ساتھ میں۔۔۔۔۔ وہ

یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ اسوہ نے ٹوک دیا۔۔۔

اوہیلو۔۔ میں نوکر نہیں ہوں تمہاری خود بناؤ۔۔ آئے بڑے حکم دینے والے۔۔ اسوہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

— — —

میں تمہیں بول بھی نہیں رہا میں نے تو زوئی کو بولا۔۔۔۔۔



زوہا تم بنا دو۔۔۔۔۔ اسنے آنکھوں میں شرارت لیے کہا۔۔۔۔۔

کس خوشی میں۔۔۔۔۔؟؟ زوہا نے ایک آئبر واپر کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ابھی بتا دوں۔۔۔۔۔؟ فارس نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زوئی کا تو حیرت کے مارے منہ کھل گیا۔۔۔۔۔

ایکسیکوزمی۔۔۔۔۔ زوئی کیوں بنائے۔۔۔۔۔؟ زوئی نہیں بنائے گی۔۔۔۔۔ اسنے جیسے بات ہی ختم کر دی۔۔۔۔۔

وہ اسوہ کی طرف مڑا۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے نابناؤ۔۔۔۔۔

وہ جو تم نے نوٹس دئے تھے نافوٹوکاپی کے لئے۔۔۔۔۔ اب اسکو بھول جاؤ۔۔۔۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے جارہا تھا کہ اسوہ نے

روک دیا۔۔۔۔۔

ارے نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ میں تو مذاک کر رہی تھی ابھی بنا دیتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولی۔۔۔۔۔ اسکو اپنے نوٹس

پیارے تھے۔۔۔۔۔

ہم م۔۔۔۔۔ گڈ گرل۔۔۔۔۔

اور تم۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے زوئی کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

چپس کھاتے ہوئے زوئی کا ہاتھ منہ تک جاتے جاتے رک گیا۔۔۔۔۔

تم سے تو میں بعد میں پوچھوں گا۔۔۔۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے رکا نہیں چلا گیا۔۔۔۔۔

یہ مجھ پے حکم کیوں چلاتا ہے۔۔۔۔۔ وہ بس سوچ کے رہ گئی۔۔۔۔۔

وہ پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔۔۔۔ کہ اچانک اجوا بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔۔۔

بجو۔۔۔۔۔ بجو۔۔۔۔۔ وہ ہانپتی ہوئی آئی۔۔۔۔۔

کیا بجو۔۔۔۔۔ آگے بھی بولو۔۔۔۔۔ اسوہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ بکھو۔۔۔ پھوپھو آئی ہیں۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟؟ ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ایک ساتھ کہا۔۔۔

کون کون آیا ہے۔۔۔ اسوہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

پھوپھو۔۔ انکی بیٹی نادیا اور بیٹا مبشر۔۔۔ اجوانے انگلیوں پے گن کے بتایا۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔ یہ آفت بھی ابھی نازل ہونی تھی۔۔۔ اسوہ نے سر پے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا صبر کرو۔۔۔ زوئی نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔۔۔۔

ہم م م۔۔۔۔۔ وہ گہری سانس بھر کے رہ گئی۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ دونوں کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے کے آپنی نے اسوہ کو آواز دی۔۔۔

لو جسکا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔ اسنے سرگوشی میں زوئی سے کہا۔۔۔

چلو پھوپھو پوچھ رہی ہیں تمہارا انسے ملتی جاؤ۔۔۔ آپنی نے کہا۔۔۔

اگلے ہفتے سے ہمارے پیپر زسٹارٹ ہے ہمیں تیاری کرنی ہے۔۔۔ آپ بول دیں انھیں کے میں پڑھ رہی ہوں

۔۔۔ اسنے بیزاری سے کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔

اسوہ یہ کیا بد تمیزی ہے چلو آؤ جلدی۔۔۔ اس بار آپنی نے غصے میں کہا۔۔۔

اللہ کیا مصیبت ہے۔۔۔۔۔ وہ زوئی کا ہاتھ اٹھاتی پیر پٹختی چلی گئی۔۔۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی دونوں نے ایک ساتھ سلام کیا۔۔۔

حال احوال کے بعد جب وہ جانے لگی تو پھوپھو نے روک دیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تو بیٹھ جاؤ۔۔۔

اصل میں پھوپھو ہمارے پیپر زسٹارٹ ہیں ناتوپڑھائی کرنی ہے۔۔۔ اسنے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسکو مسئلہ پھوپھو سے نہیں تھا پھوپھو کے بیٹے سے تھا جو مسلسل اسکو گھورے جا رہا تھا۔۔۔  
دل تو چاہ رہا تھا کہ دے حد میں رہو ورنہ یہ آنکھیں نکال کے کنچے کھیلنے ہیں میں نے۔۔۔ لیکن امی کے ڈر سے  
چپ تھی۔۔۔

ہاں بھی اب تم ہمارے ساتھ کہاں بیٹھو گی۔۔۔ ہم ٹھہرے غریب۔۔۔۔۔ نادیہ نے کہا۔۔۔۔۔  
نادیہ کا اشارہ صاف زوئی کی طرف تھا۔۔۔

اسکو زوئی پسند نا تھی کیوں کے فارس زوئی کو پسند کرتا تھا۔۔۔

کیوں ہماری کیا فیکٹریاں لگی ہیں۔۔۔ اسوہ نے لہجہ نرم اور الفاظ سخت رکھے تھے۔۔۔  
نادیہ کو تو چپ لگ گئی۔۔۔۔۔

یتیم کیا سارا دن یہی رہتی ہو۔۔۔؟؟ اسنے اسوہ کا سارا غصہ زوئی پے نکلنا چاہا اس لئے سخت الفاظ میں کہا۔۔۔۔۔  
کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔؟؟ اگر ہے بھی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اور ویسے بھی زوئی اپنے گھر کا کھاتی ہے دوسروں کے ٹکڑوں پے نہیں پلتی۔۔۔ اسوہ نے چبا چبا کے کہا۔۔۔  
اسوہ۔۔۔۔۔ امی نرغصے سے کہا۔۔۔

وہ زوئی کا ہاتھ پکڑ کر ایک گھوری مبشر پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔  
اسوہ کو ہر چیز برداشت تھی سوائے زوئی کی بے عزتی کے۔۔۔

ارے دیکھا کیا نتیجہ نکلتا ہے لڑکیوں کو اتنا زیادہ پڑھانے کا۔۔۔۔۔ یہ تو بھائی جان نے اتنی ڈھیل دی ہوئی ہے  
۔۔۔ میں تو کہتی ہوں گھر بیٹھا لو لڑکی ذات ہے اللہ نا کرے کل کو کہیں اونچے نیچے ہو جائے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھوپھو نے  
زہرا گلنا سٹارٹ کر دیا۔۔۔

آپا برامت مانے پچی ہے۔۔۔ امی نے بات کو بگڑتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

وہ غصے میں ادھر ادھر پھر رہی تھی اور بڑبڑاے جارہی تھی۔۔۔

زونی اسکو اس حالت میں دیکھ کر بولی۔۔۔ یار بس کر دو۔۔۔۔

تم چپ کرو۔۔۔ وہ جو اتنا سنارہی تھی تمہیں۔۔۔ منہ سے کچھ پھوٹ نہیں سکتی تھی۔۔۔ اسوہ نے پیچ میں بول کر اسکی بات کاٹ دی۔۔۔

ارے یار چھوڑو نا میں ایسے لوگوں کی باتوں پے دھیان نہیں دیتی۔۔۔ زونی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔۔

حلانکہ برا زونی کو بھی لگا تھا مگر وہ بولی کچھ نہیں۔۔۔ زونی بہت نرم دل کی لڑکی تھی وہ لڑائی جھگڑے سے دور بھاگتی۔۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر جاتی۔۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو؟ اسوہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں لے کے بولی۔۔۔

ہم م م۔۔۔۔ زونی نے بھی سر ہلایا۔۔۔

\*\*\*

فارس اسکو گھر چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔۔ وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔۔۔

رات کے 10 بج رہے تھے۔۔۔ اور وہ جس موحلے میں رہتے تھے وہاں تو 8 بجے کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کے ہی ہو جاتے۔۔۔

گلی سنسان تھی اور اچانک کتوں کے بھونکنے کی آواز آئی۔۔۔۔

زوہا کی تو جان پر بن گئی۔۔۔ اسنے جلدی سے فارس کا بازو دبوچ لیا۔۔۔۔

فارس ایک جھٹکے سے اسکی جانب مڑا۔۔۔

دیکھا زونی کافی ڈری ہوئی تھی اور وہ کانپ رہی تھی۔۔۔



زوئی تم ٹھیک ہو۔۔۔ اسنے زوئی کے پاس آتے ہوئے تشویش سے پوچھا۔۔۔؟؟

ہم م۔۔۔ زوئی نے سر ہلایا۔۔۔

اچانک زوئی کو سامنے سے کتوں کا جھمکنا آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔

فار۔۔۔ س۔۔۔ اسکے منہ سے اٹک اٹک کے الفاظ نکلے۔۔۔

فارس نے اسکی آنکھوں کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔ اب کی بار تو فارس کے بھی پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

اسنے ایک نظر زوئی کو دیکھا۔۔۔ پھر نا آؤ دیکھنا تاؤ۔۔۔

زوئی کا ہاتھ پکڑ کر دوڑ لگا دی۔۔۔ زوئی کی چیخ نکل گئی۔۔۔

\* \* \*

وہ تھکا ہارا بیڈ پے لیٹ گیا کے اسکو وہ کی چین نظر آیا۔۔۔

کی چین پر نظر پڑتے ہی اسکو آج والا سارا واقعہ یاد آنے لگا۔۔۔ تو اسنے اپنا سر جھٹک دیا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھا۔۔۔ کھڑکی کے پاس آ کر سگریٹ سلگائی۔۔۔ کی چین کو ہاتھ میں گھمانے لگا۔۔۔ اس لڑکی

کا چہرہ اسکی آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔۔

کتنی ہمت والی تھی وہ۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کرنے والی۔۔۔ اسکو اپنا آج کا نقصان یاد آیا۔۔۔ اگلی

بار وہ لڑکی مل جائے نا تو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ وہ سوچنے لگا۔۔۔

\* \* \*

وہ پانی پینے کے لئے کچن کی جانب بڑھ رہی تھی کے اسکو امی کی آواز آئی جو ابو سے باتیں کر رہی تھیں۔۔۔

آج آمنہ آپا (پھوپھو) آئیں تھیں اور رشتے کی بات کر رہیں تھیں۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔

رشتے۔۔۔؟ کسکے رشتے کی بات۔۔۔؟ وہ تھوڑا اور قریب سے سننے لگی۔۔۔

وہ مبشر کے لئے اسوہ کا ہاتھ مانگ رہی ہیں اور نادیہ کے لئے فارس کا۔۔۔

اسوہ کو یہ سمجھنے میں بالکل بھی دیر نا لگی۔۔۔

جب بھی پھوپھو آتی۔۔۔ اسکے تو پسے چھوٹ جاتے۔۔۔ کیوں کے کئی بار پھوپھو دبے لفظوں میں یہ بات کہ گئیں ہیں

۔۔۔

جیسا وہ چاہتی ہیں میں ویسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔ اسوہ نے بھی یہ سوچ رکھا تھا۔۔۔

بہت خوش قسمت لوگ۔۔۔ امامہ اور ہما جنکے نصیب میں سالار اور زونین جیسے بندے لکھے۔۔۔

اور ایک میں ہوں جسکی قسمت میں لکھا بھی تو۔۔۔ پھوپھو کا بیٹا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

پر میں ایسا نہیں چاہتا میرے بچے ابھی چھوٹے ہیں۔۔۔ اور ماشا اللہ پڑھے لکھے سمجھدار ہیں۔۔۔ وہ پڑھ لکھ کر کچھ بن

جائے تو اچھے رشتے خود بخود آجائیں گے۔۔۔۔

سلیمان صاحب اپنی بہن کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھے اس لئے وہ یہ بات کہنے لگے۔۔۔

امی انکے منہ سے یہ الفاظ سن کر مطمئن ہو گئیں۔۔۔

\* \* \*

رات کو دیر تک جاگنے کی وجہ سے صبح اسکی آنکھ دیر کھلی۔۔۔

وہ فریش ہو کے آئی۔۔۔ کمرہ سمیٹا۔۔۔ بالوں کو پونی میں باندھ کر باہر کی جانب بڑھی۔۔۔ اسکا رخ کچن جانب تھا۔۔۔

رات والی بات اسکو بھولی نہیں تھی وہ سب اسکے دماغ میں گھوم رہا تھا۔۔۔

وہ کچن میں داخل ہوئی جہاں آپی پہلے سے موجود تھیں۔۔۔۔

یہ تمہیں کیا ہوا ہے صبح صبح شکل کیوں بگاڑی ہوئی ہے۔۔۔؟ آپی نے اسکا اتر اہوا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میری مرضی۔۔۔۔۔ سپاٹ لہجے میں کہتی۔۔ چائے لیتی وہ کچن سے سیدھا ٹی وی لاؤنج میں آئی جہاں امی پہلے سے موجود تھیں۔۔۔

اسوہ آئندہ تم نے جلدی اٹھ کے فجر کی نماز بھی ادا کرنی ہے۔۔۔ امی نے اندر آتی اسوہ کو نصیحت کی۔۔۔  
آج بھی فجر پڑھ کر سوئی تھی میں۔۔۔ سخت لہجے میں وہ کہتی چائے پینے لگی۔۔۔

اتنے میں فارس گاتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔ اسوہ پر نظر پڑتے ہی اسکو چپ لگ گئی جو منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔  
فارس اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

یہاں نسوار ڈالی ہوئی ہے تم نے۔۔۔؟؟ فارس نے شہادت کی انگلی سے اسکے گال کی طرف اشارہ کیا۔۔۔  
اسوہ نے اسکو ایک گھوری سے نوازا۔۔۔

وہ ڈر کے تھوڑا پیچھے ہوا۔۔۔ ٹھیک ہے اگر نہیں ڈالی تو یہ منہ کیوں پھلایا ہوا ہے غبارے کی طرح۔۔۔ وہ پھر سے بولا۔۔۔۔۔

اس بار بھی کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

اتنے میں مریم آپنی چائے اٹھاتی ہوئی اندر آئیں۔۔۔۔۔

فارس نے آپنی کو اشارہ کیا۔۔۔ جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو۔۔۔ اسکو کیا ہوا۔۔۔؟

مریم آپنی نے بھی کندھے اچکائے۔۔۔ مجھے کیا پتا۔۔۔۔۔

فارس نے پھر سے گانا شروع کیا۔۔۔

بنوری بنو میری چلی سسرال کو اکھیوں میں پانی رہ گئی۔۔۔

فارس کا یہ کہنا تھا کہ اسوہ کو لگا جیسے اسکے حلق چائے کی جگہ کسی نے زہر الٹ دیا ہو۔۔۔۔۔

فارس نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا جواب پیلا ہو رہا تھا۔۔۔ اسنے مزید اسے تنگ کرنے کے لئے کہا۔۔۔

سنا ہے کل کسی کی ساس صاحبہ آئی تھیں۔۔۔ فارس نے ساس پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسوہ کے منہ سے چائے باھر آگئی۔۔۔

کیا ہو گیا خیریت تو ہے۔۔۔؟ فارس نے ہنسی دبا کر اسوہ سے پوچھا۔۔۔۔  
امی کی گھوری خود پے محسوس کرتے ہوئے فارس جلدی سے بولا۔۔  
ارے میں بھائی جان کی بات کر رہا تھا۔۔۔

اسوہ نے خود کو کمپوز کرنا چاہا۔۔۔

ویسے امی کل پھوپھو کس سلسلے میں آئی تھیں۔۔۔ فارس پھر گویا ہوا۔۔۔

مبارک باد دینے آئی تھیں۔۔۔ امی نے چائے پیتے ہوئے کہا۔۔

بس س۔۔۔۔ اور کوئی وجہ نہیں تھی۔۔ فارس پوچھ امی سے رہا تھا اور دیکھ اسوہ کو رہا تھا۔۔۔

کیا سننا چاہ رہے ہو تم۔۔۔؟؟ امی نے جیسے تصدیق چاہی۔۔۔

بس اسوہ کی برداشت کی حد یہی تک تھی۔۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور امی کی طرف دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔

امی میں آپکو بتا رہی ہوں اگر اگلی بار آمنہ بی بی نے ہمارے گھر قدم بھی رکھانا تو میں نے انکی ٹانگیں توڑ دینی ہے

۔۔ میں ایسا ہر گز نہیں ہونے دوں گی جیسا وہ چاہتی ہیں۔۔۔ آخر میں اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو،۔۔؟ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ آپ نے اسے گھر کا۔۔۔

میں اچھے سے جانتی ہوں وہ یہاں کس لئے آئی تھیں۔۔۔ اسوہ نے چبا چبا کر کہا۔۔۔

اور کیا کیا جانتی ہو تم۔۔۔؟؟ اس بار امی نے پوچھا۔۔

رات جب آپ ابو سے بات کر رہی تھیں نا تو میں نے سن لی تھیں۔۔۔

اسنے سر جھکا کر کہا۔۔۔



اور تمہارے ابو نے جو کہا تھا وہ سنا تھا۔۔۔؟؟ امی نے پوچھا۔۔۔

اسوہ نے ذہن پے زور دیا۔۔ اور گردن نامیں ہلائی۔۔۔

رات والی ساری بات امی نے اسے بتادی۔۔ جسے سن کر اسوہ تو پھولے نہیں سمائی۔۔۔

ہیں آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔؟ اسنے آنکھیں رگڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

امی نے گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔۔

تو اسوہ انکے گلے لگ گئی۔۔۔

ویسے امی میں سوچ رہی تھی ناد یہ اتنی بری بھی نہیں ہے۔۔۔ ہاں کر دیتے ہیں نافارس کے لئے۔۔۔ اسوہ نے امی کو

آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب جھٹکا لگنے کی باری فارس کی تھی جو PUBG میں مصروف تھا۔۔

ہر گز نہیں اگر ایسا کچھ بھی ہوا تو اب کی بار آمنہ بی بی کی ٹانگیں میں نے توڑ دینی ہے۔۔۔

فارس کی بات پر سب نے ایک ساتھ قہقہہ لگایا۔۔۔۔

\* \* \*

وہ نیند میں تھا جب اسکو محسوس ہوا کہ اسکے اوپر کوئی چڑھا ہوا ہے۔۔۔

اس نے آنکھیں کھول کے دیکھنا چاہا۔۔ تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔ یہ کیا۔۔۔؟

ماہا (سارہ کا بیٹا) اسکے اوپر چڑھا ہوا ہے اور اسے بلائے جا رہا ہے۔۔۔

ہنی اٹھ جاؤ۔۔۔ وہ اسکو ماموں کے بجائے ہنی کہتا تھا۔۔۔ وہ تھا تو 3 سال کا بچہ پر ذہن بڑوں والا۔۔۔

یار تم کب۔۔ اور کہاں سے آ گئے۔۔۔؟ ہنی نے اسکو اپنے ساتھ لٹاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہاہ۔۔۔۔ آپ اتنے بڑے ہو گئے آپکو نہیں پتا۔۔ ماہا نے حیرت سے کہا۔۔۔

ہنی نے نہ میں گردن ہلائی۔۔۔

میں تو 3 سال پہلے اپنی ماما کی ٹھی سے آیا۔۔۔ اسنے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔۔  
جس پر ہنی نے قہقہہ لگایا۔۔۔

یار وہ تو مجھے بھی پتا ہے میں ابھی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔۔

ہم تو کب کا آئے ہوئے ہیں آپ ہی کب سے سو رہے ہو۔۔۔۔

اسنے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو صبح کے 11 بج رہے تھے۔۔۔ اچھا تم چلو میں فریش ہو کے آتا ہوں۔۔۔ اسنے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ اور واشروم چلا گیا۔۔۔

\* \* \*

وہ فریش ہو کر باہر آیا تو سب لاؤنج میں بیٹھے تھے سوائے بابا کے۔ وہ آفس گئے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس نے آتے ہی سلام کیا اور سارہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔۔

بیٹا ناشتہ کرو گے۔۔۔؟؟ ماما نے پوچھا۔۔۔ نہیں ماما دل نہیں چاہ رہا بس سٹر انگ کافی منگادیں۔۔۔

ملازم کو کافی کاسہ کروہ باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔۔۔

\* \* \*

دن بڑے تیزی سے گزر رہے تھے۔۔۔ اسوہ اور زوئی کے پیپرز بھی ہو گئے تھے۔۔۔ پیپرز کے ساتھ ساتھ بھائی

جان کی شادی کی تیاریاں بھی شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔ سب تیاریوں میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔

\* \* \*

وہ آخری پیپر دے کے گھر کی طرف جارہیں تھیں کے اچانک سامنے دو موٹر سائیکل سوار نے انکاراستہ روک دیا

۔۔۔ وہ جس سڑک سے جارہے تھے وہ اکثر سنسان ہوتی تھی اور اب بھی وہ سنسان ہی تھی۔۔۔

وہ دونوں ڈر کے پیچھے ہوئیں۔۔۔

آؤ بے بی کہاں جانا ہے ہم چھوڑ دیں۔۔۔ ایک موٹر سائیکل سوار نے بے ہودگی سے کہا۔۔۔

زوئی کا دل چاہا انکا سر پھاڑ دے۔۔۔ اس سے پہلے کے زوئی آگے بڑھتی اسوہ بول پڑی۔۔۔

خود کے بیٹھنے کی جگہ ہے نہیں آئے بڑے ہمیں چھوڑنے والے۔۔۔

اسوہ نے موٹر سائیکل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔

اللہ نے ہمیں ٹانگیں دی ہیں ہم خود چل سکتے ہیں۔۔۔ لہذا برائے مہربانی ہمارا راستہ چھوڑیں۔۔۔

ارے ایسے کیسے جانے دیں۔۔۔ وہ دونوں موٹر سائیکل سے نیچے اترے۔۔۔

ایسے کیسے۔۔۔؟ کیا باپ کا مال سمجھا ہوا ہے۔۔۔ اسوہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

باپ کا نہیں اپنا تو سمجھا ہوا ہے نا۔۔۔ وہ دونوں کمیونٹی سے ہنس کر ایک دوسرے کے ہاتھ پے ہاتھ مارا۔۔۔

یار یہ تو بڑے کمینے اور ڈھیٹ ہیں۔۔۔ اسوہ نے سرگوشی میں زوہا سے کہا۔۔۔

انکو اپنے پاس بڑھتے ہوئے دیکھ کر اسوہ چیخی۔۔۔

خبردار۔۔۔۔۔! جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو۔۔۔۔۔ اسنے شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے انھیں وارن کیا

۔۔۔۔

نہیں تو کیا۔۔۔ ہاں۔۔۔ ایک موٹر سوار نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب تو اسوہ کے بھی پسینے چھوٹ گئے۔۔۔ وہ جلدی سے بولی۔۔۔

پپ۔۔۔ پولیس س س۔۔۔ اسوہ نے آگے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ان دونوں نے ڈر سے پیچھے کی طرف دیکھا۔۔۔ کہیں سچ میں پولیس تو نہیں۔۔۔ لیکن یہ کیا۔۔۔

یہاں پولیس کیا۔۔۔ کوئی آدمی بھی نہیں تھا۔۔۔

انہوں نے جلدی سے آگے کی طرف دیکھا جہاں زوہا اور اسوہ کھڑی تھیں۔۔۔ پر یہ کیا۔۔ اب تو وہ بھی نہیں تھیں

---

شٹ۔۔۔۔

\*\*\*

ماما ساری تیاریاں مکمل ہو گئیں۔۔۔؟؟ شائلہ بیگم اور سارہ شام کو لان میں بیٹھے حنان کی برتھڈے کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔۔۔

ہاں بیٹا سب کو انوائٹ تو کر لیا ہے۔۔۔ لیکن پھر بھی ایک نظر دیکھ لیتی ہوں لسٹ میں۔۔۔ انہوں نے ملازم کو چائے لانے کا کہا اور پھر سے سارہ کی طرف متوجہ ہو گئیں۔۔۔ بیٹا شہری کو بول دیا تھا۔۔۔ ماما زپو چھا۔۔۔

جی ماما بول دیا ہے اور سب کچھ سمجھا بھی دیا ہے آپ فکر نہ کریں۔۔۔ سارہ نے انکے گھٹنے پے ہاتھ رکھ کر تسلی دینی چاہی۔۔۔

ہاں بس میرے بچے ہمیشہ خوش رہیں۔۔۔ انہوں نے سارہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تب تک ملازم چائے لے کر آگیا اور وہ پھر سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔۔۔

\*\*\*

شہری دو گھنٹے ہو گئے ہیں تم کب سے گھمائے جا رہے ہو۔۔۔ کچھ لینا بھی ہے یا نہیں،۔۔۔؟؟ شہری پرفیوم کی دکان میں گھس رہا تھا جب ہنی نے کہا۔۔۔ وہ تھک گیا تھا۔۔۔



یار مجھے کوئی چیز پسند ہی نہیں آرہی۔۔۔ اس میں دیکھتے ہیں کیا پتا مجھے پرفیوم ہی پسند آجائے۔۔۔ شہری نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی۔۔۔

اور وہ بیزاری سے اسکے ساتھ چلنے لگا۔۔۔

\*\*\*

وہ چپ چاپ جا کر دوکان کے کونے میں پڑی ایک چیئر پر بیٹھ گیا اور موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔ اور شہری اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔

وہ موبائل میں مصروف تھا کہ اسکو کسی لڑکی کے زور زور سے بولنے کی آواز آئی۔۔۔ اس نے سراٹھا کر دیکھا تو ایک لڑکی ہاتھ میں پرفیوم لئے دوکاندار سے بحث کر رہی تھی۔۔۔ اس نے سر جھٹک دیا۔۔۔ مجھے کیا۔۔۔

اب کی بار وہ چیخ رہی تھی۔۔۔ حنان کو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اس نے غور کرنے پر دیکھا۔۔۔ تو وہ اس دن والی لڑکی تھی۔۔۔ حنان کی آنکھوں میں حیرت کی جگہ غصے نے لے لی۔۔۔ وہ چپ چاپ چیئر سے اٹھا۔۔۔ اور خاموشی سے اس لڑکی سے تھوڑا دور ہو کے کھڑا ہوا۔ تاکہ اس لڑکی کی آواز وہ با آسانی سن سکے۔۔۔

\*\*\*

کل عارش بھائی کی مایوں اور مہندی تھی۔۔۔ ان دونوں نے پیپرز کی مصروفیات کی وجہ سے شاپنگ نہیں کی تھی۔ اب جب وقت ملا تو چل پڑے دونوں شاپنگ کے لئے۔۔۔

اسوہ نے عارش بھائی کے لئے پرفیوم لینا تھا۔۔۔ وہ پرفیوم کی دکان میں گھس گئی۔۔۔  
یہ والا دیکھائیں۔۔۔ اسوہ نے ایک پرفیوم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دکاندار سے کہا۔۔۔  
اسنے چیک کیا۔۔۔ زبردست منہ میں بڑبڑائی۔۔۔  
ہم م۔۔۔ کیا قیمت ہے اسکی۔۔۔؟؟ وہ دکاندار کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔  
3000 دکان دار نے کہا۔۔۔

ہیں۔۔۔ اسوہ کو لگا اس سے سننے میں غلطی ہوئی ہے اس لئے پھر سے پوچھ بیٹھی۔۔۔  
کیا قیمت ہے۔۔۔؟؟  
3000 میڈم۔۔۔ اس بار دکاندار نرچباچبا کر کہا۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔ 3000۔۔۔ اسوہ کی تو حیرت کے مارے آنکھیں ہی کھل گئیں۔۔۔  
کیوں بھائی۔۔۔ نواز شریف کے گھر سے چرا کر لائے ہو۔۔۔؟؟ اس بار زوئی بولی۔۔۔  
میڈم یہ برانڈ ڈ ہے ہم باہر سے منگواتے ہیں۔۔۔ دکاندار نے آرام سے کہا۔۔۔  
اسوہ نے پرفیوم کو الٹ پلٹ کر دیکھا جہاں لکھا ہوا تھا۔۔۔  
...Made in china

اسوہ نے ایک گھوری سے اسکو نوازا اور غصے سے بولی۔۔۔  
ایک تو آپ لوگ چائنا کا مال دیتے ہیں اور وہ بھی اتنا مہنگا۔۔۔  
دور کھڑا حنان جو کب سے اسکی اور دکاندار کی باتیں سن رہا تھا اسکو اس بات پر ایک دم ہنسی آگئی جو وہ چھپا گیا۔۔۔  
اتنا مہنگا تو یہ چائنا میں بھی نہیں ملتا جتنا آپ لوگ یہاں بیچتے ہیں۔۔۔  
اسوہ غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔

میڈم آپ یہ دیکھیں۔۔۔ دکاندار نے ایک پرفیوم اسکو دکھایا۔۔۔ یہ سستے والا ہے صرف 1500 آپکو یہ سوٹ کرے گا۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔ اسوہ اتنی بے عزتی۔۔۔

ایکسیوزمی۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ اسوہ نے می کو کھینچتے ہوئے بولنا شروع کیا۔۔۔

آپکو کیا لگتا ہے میں یہ لے نہیں سکتی۔۔۔ اور آپ ہوتے کون ہیں یہ کہنے والے۔۔۔ آپ اپنے گاہک کو اس طرح ٹریٹ کرتے ہیں۔۔۔ آپ جانتے نہیں مجھے۔۔۔ اسوہ نام ہے میرا۔۔۔ ابھی شکایت کرتی ہوں میں تمہاری۔۔۔ پھر پتا چلیگا۔۔۔ وہ یہ کہتی جانے لگی تھی کے دکاندار نے راستہ روک دیا۔۔۔

میڈم پلینز میری جاب چلی جائے گی۔۔۔

....I am sorry

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ پھر اسکی قیمت بتاؤ۔۔۔ اسنے وہ پرفیوم ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

یار کیا لڑکی ہے عجیب۔۔۔ اتنی تیز۔۔۔۔۔ حنان نے اسکو دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

میڈم آپ 2500 دے دیں۔۔۔ دکاندار نے کہا۔۔۔

ارے ایسے کیسے۔۔۔ 2500 دے دوں۔۔۔؟ اسوہ نے بھی سہ دیا۔۔۔

دکاندار نے سر پیٹ لیا کے کس بلا سے پالا پڑ گیا۔۔۔

اب حنان کی باری آئی۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا اسے کیا کرنا اس لئے آگے بڑھ گیا۔۔۔

ایکسیوزمی۔۔۔۔۔ یہ آپ انکا بل یہاں سے کاٹ لیجئے۔۔۔ اسنے والٹ سے 5000 ہزار کا ایک نوٹ نکال کر

دکاندار کے سامنے رکھ دیا۔۔۔

اسوہ نے پہلے 5000 کو دیکھا اور پھر حنان کی طرف نظر دوڑائی۔۔۔

اس نے حنان کو پہچاننے میں ذرا بھی دیر نہیں لگائی۔۔۔۔

تم۔۔۔۔؟ جلدی سے اسکے منہ سے نکلا۔۔۔۔

اور یہ کس خوشی میں احسان کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ اسنے 5000 پر نظر دوڑاتے ہوئے طنز آگیا۔۔۔

لے لو۔۔۔۔ حنان نے بھی مزے سے کہا۔۔۔

کیوں پھوپھو کے بیٹے لگتے ہو۔۔۔؟؟ اسوہ نے بھی تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

دار اصل بات یہ ہے کہ میں یار چیریٹی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسنے 5000 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تمہیں 500 کی خاطر لڑتے دیکھا تو۔۔۔ سوچا تمہیں اسکی زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ اسنے آخری والا جملہ کندھے

اچکاتے ہوئے دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔۔

جو اسوہ کو اور تپا گئی۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔

وہ غصے میں اس پر چڑھ دوڑی۔۔۔

کے اچانک اسکی نظر ایک خاتون پر پڑی جو گودی میں بچہ لئے ایک ایک سے کھانے کے لئے پیسے مانگ رہی تھی

۔۔۔۔

چیریٹی۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ تمہیں تو میں ابھی دکھاتی ہوں۔۔۔

اس نے جلدی سے حنان کے ہاتھ سے والٹ چھینا۔۔۔ اس میں جتنے بھی 5000 کے نوٹ تھے وہ سارے نکال کر

اس خاتون کو دے آئی۔۔۔

ایک پل کو تو خاتون بھی ہکا بکارہ گئی مگر اسے کیا۔۔۔ اسے تو پیسے مل گئے تھے۔۔۔ وہ اسوہ کو ڈھیروں دعائیں دے کے

چلی گئی۔۔۔



حنان کے اور شہری کے ساتھ ساتھ زوئی کا منہ بھی کھل گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

آس پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے تھے۔۔

اگر چیرٹی کا اتنا ہی شوق ہے نا۔۔۔ تو جا کر کسی غریب کو کھانا کھلاؤ۔۔ کم از کم وہ دعائیں تو دیں گے۔۔۔ اسوہ اسکے

پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم جیسے امیر زادوں کی وجہ سے یہ ملک پیچھے ہے۔۔۔ جو پیسے کو اپنا غرور سمجھتے ہیں۔۔ مگر شاید تم نہیں جانتے کہ

غرور کرنے والے اللہ کو سخت ناپسند ہیں۔۔۔۔

اب حنان کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔

تم کیا چاہتے ہو پیسے سے کچھ بھی کر لو گے۔۔۔؟؟

نہیں مسٹر۔۔۔ پیسہ تو ہاتھ کی میل ہے۔۔۔ جو کبھی آ بھی سکتا ہے اور جا بھی سکتا ہے۔۔۔

لیکن اخلاق اور تمیز بھی کوئی چیز ہوتی ہے جو تم میں بالکل بھی نہیں۔۔۔

وہ والٹ اسکے منہ پر مارتی چلی گئی۔۔۔

حنان نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اسکے پیچھے جاتا۔۔ شہری نے روک دیا۔۔

بس کرو ہنی۔۔۔ لوگ دیکھ رہے ہیں اور تماشا نا بن جائے۔۔۔۔

حنان غصے میں شہری کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔

پارکنگ کی طرف آتے ہوئے اس نے زور سے گاڑی پے لات ماری۔۔۔

....Damn it

اسکی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ سمجھتی کیا ہے اپنے آپکو۔۔۔ ہاں۔۔۔ اس نے غصے سے ایک ہاتھ سے بال جکڑے اور دوسرا کمر پر رکھ کر زور سے ٹائر پر لات ماری۔۔۔

حنان پاگل ہے۔۔۔ لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔ شہری نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اسنے شہری کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔ سمجھتی کیا ہے خود کو وہ۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہر بار میرا نقصان کر جاتی ہے۔۔۔ اگلی بار میں اسکو چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ اسنے منہ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔ شہری نے ہاتھ سے پکڑ کر اسے پسینہ سیٹ پے بٹھایا اور خود گاڑی ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔ حنان منہ پر ہاتھ رکھے اسوہ کو برباد کرنے کا سوچ رہا تھا۔۔۔ اور اسوہ کو پتا نہیں تھا کہ حنان کا یہ نقصان اس پر کتنا بھاری پڑنے والا ہے۔۔۔۔۔

\*\*\*

اسوہ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ کیا ضرورت تھی اتنا تماشا کرنے کی۔۔۔؟؟ اگر وہ کوئی الٹی سیدھی حرکت کرتا تو۔۔۔؟؟ وہ لوگ گھر پوہنچ چکے تھے اور زوئی کب سے اسے سنائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ شکل دیکھی ہے اسنے اپنی۔۔۔ وہ تو میں نے اسکا لحاظ کر لیا۔۔۔ ورنہ کان کے نیچے دور رکھ کے دیتی گدھا۔۔۔ اسنے ہاتھ ک اشارے سے کہا۔۔۔

ہے۔۔۔ ہے۔۔۔ قد دیکھا ہے۔۔۔ اپنا اور اسکا۔۔۔۔۔ زوئی نے اسکا مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ تمہارا تو سر بھی اسکے کندھے تک مشکل پوہنچے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ آئی بڑی تھپڑ مارنے والی۔۔۔ ادھر آؤ تمہیں تو میں پہلے لگا کر دکھاؤں ذرا۔۔۔ اسوہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ پوہنچتی۔۔۔ زوئی بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ جو نہی لاؤنج میں داخل ہوا پورا لاؤنج میں گھپ تھا۔۔۔ جیسے ہی اسنے قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ پورا لاؤنج روشن ہو گیا رنگ برنگی لائٹوں سے۔۔۔ ساتھ میں برتھڈے سوئنگ بھی چل رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکے چہرے پے غصے کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی۔۔۔

ماما بابا نے ساتھ میں اسے وش کیا اور ڈھیر ساری دعائیں دی۔۔۔۔

آخر میں وہ سارہ سے مل کر اپنے روم میں گیا فریش ہونے۔۔۔ کیوں کہ باہر لان میں سارے مہمان موجود تھے اور سب اسی کاویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

لان گھر کی پچھلی سائیڈ پے تھا۔ جسکو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

سینٹر میں مہمانوں کے لئے ٹیبلز اور چیئرز لگائے گئے تھے۔۔۔ سامنے ایک بڑا ٹیبل ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔ ٹیبل کے وسط میں ایک بڑا اور خوبصورت کیک رکھا تھا جس کے اوپر پیپی برتھ ڈے ہنی لکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ بلیک ڈنر سوٹ میں بالوں کو جیل کے ساتھ سیٹ کئے۔۔۔ ہلکی سی شیو۔۔۔ وہ کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ مسکرانے سے اسکے دونوں ڈیمپل واضح ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

سب کی نظریں اس پر ٹھہر گئیں تھیں۔۔۔۔۔

کیک کاٹنے کے بعد کھانے کا دور چلا۔۔۔

وہ شہری کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا کہ پیچھے سے اسکو زبیر صاحب نے پکارا۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔ وہ انکی طرف مڑا۔۔۔۔۔

بیٹا ان سے ملو۔۔۔ یہ ہیں مسٹر اسد درانی۔۔۔ شہر کے مشہور بزنس مین۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ ہنی نے انکے ساتھ مصافحہ کیا۔۔۔۔۔

اور یہ ہیں ان کی بیٹی۔۔۔ عریشہ۔۔

وہ اس سے بھی بڑی خوش اسلوبی سے ملا۔۔۔

وہ جس سوسائٹی میں tehte تھے وہاں لڑکیوں کا لڑکوں سے ہاتھ ملانا یا گھل مل جانا کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی

۔۔

وہ تو پھر بھی نامور بزنس مین کی اولادیں تھیں۔۔۔

عریشہ 10 سال کی تھی جب اسکی ماما کی ڈیوٹی ہو گئی۔۔۔ تبھی سے اسکو اسد صاحب نے پالا۔۔۔ عریشہ کی ایک خالہ تھی جو UK میں رہتی تھیں زیادہ تر عریشہ انکے پاس بھی رہی تھی اگر کبھی وہ بیمار پڑ جاتی۔۔ یا اسد صاحب کو بزنس کے سلسلے میں کہیں باہر جانا ہوتا تو وہ اپنی خالہ کے پاس رہتی۔۔۔

سفید گرتے کے ساتھ بلیو جینز، گولڈن باب کٹ بال اسکی شخصیت کو اور بھی نکھار رہے تھے۔۔۔ عریشہ بھی uai کالونی میں رہتی تھیں۔۔ وہ جس ایریا میں رہتے تھے وہاں سب بزنس مین رہتے تھے۔۔۔ رات دو بجے تک جا کر کہیں پارٹی ختم ہوئی۔۔ اور سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔۔۔۔

\* \* \*

آج عارش بھائی اور سوہا باجی کی مایوں اور مہندی کا فنکشن دونوں ساتھ میں چچی کے گھر رکھ لئے تھے۔۔۔ اسکی وجہ یہ بھی تھی کہ انکا گھر کافی بڑا تھا۔۔۔۔۔

صبح سے سب اپنے اپنے کاموں میں لگے ہوئے تھے۔۔ کوئی ادھر بھاگتا تو کوئی ادھر۔۔۔

\* \* \*

حنان اور سارہ لان میں واک کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔

کیا کر رہے ہو آج کل۔۔۔؟؟ سارہ نے پوچھا۔۔۔



کچھ نہیں۔۔۔ سادہ سا جواب۔۔۔

بابا کے ساتھ آفس کیوں نہیں جاتے؟؟ سارہ نے پوچھا۔۔۔

حنان نے سارہ کو ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو۔۔۔ اب آپ شروع مت ہو جائے گا۔۔۔

حنان پلنر پہلے تھل سے میری بات سن لو۔۔۔ سارہ نے حنان کا انداز محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پیر کے ساتھ گھاس سے کھیل رہا تھا۔۔۔

دیکھو حنان بابا اکیلے بزنس سمجھال نہیں پار ہے اور تمہارے علاوہ انکا کوئی بیٹا نہیں ہے جو بزنس سمجھال سکے۔۔۔

وہ رکی اور اسکا چہرہ دیکھنے لگی اسکی طرف سے کوئی جواب ناپا کر وہ پھر گویا ہوئیں۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تمہیں نہیں جانا آفس تو نا جاؤ۔۔۔ پر ایک بڑ جا کر تو دیکھو اگر تمہیں اچھانا لگے۔۔۔ تو تم چھوڑ دینا

۔۔۔ ہم میں سے کوئی بھی تمہیں فورس نہیں کریگا۔۔۔ لیکن جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرنا۔۔۔ ورنہ ایسا ناھو کے

کل تمہیں اپنے کیے ہوئے فیصلے پر افسوس کرنا پڑے۔۔۔ سارہ اسے یہ کہہ کر رکی نہیں چلی گئی۔۔۔

اور وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گیا۔۔۔

\*\*\*

اسوہ جلدی کر ولیٹ ہو رہا ہے۔۔۔ آپنی اسے کب سے بلا رہی تھیں۔۔۔ مگر میڈم کی تیاری ختم ہو تو نا۔۔۔

بس آپنی ابھی آئی۔۔۔ اس نے خود کو آئینے میں آخری بار دیکھا۔۔۔

سبز رنگ کی لمبی قمیض جس پر زری کا خو بصورت کام کیا ہوا تھا۔۔۔ پیلے رنگ کا شرارہ۔۔۔ بالوں کی اس نے فش ٹیل

بنا کر آگے کور کھی ہوئی تھی۔۔۔ کانوں میں کٹوری والے جھمکے۔۔۔ ہاتھوں میں چوڑیاں۔۔۔ اسکی خو بصورتی کو اور

بھی نکھار رہی تھیں۔۔۔

اسنے آخری بار خود کو آئینے میں دیکھا اور سرہائے بنا رہا ناسکی۔۔۔ ہائے اللہ میں صدقے جاؤں اپنے۔۔۔

وہ اپنی بلائیں لیتی شیفون کا دوپٹہ سمجھالیتی باہر کی جانب بھاگی جہاں سب اسکا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔۔  
سارا گھر برقی قتموں سے سجایا گیا تھا۔۔ ہر طرف لگی رنگ برنگی لائٹیں۔۔۔۔۔ فضا میں موسیقی کی آواز ماحول کو اور  
بھی لطفانہ و زبنار ہی تھی۔۔

ایسے میں اس نے چاروں اطراف نظر دوڑائی مگر اسکو زوئی نہیں دکھی۔۔

وہ سیدھا اس کے کمرے کی طرف بڑھی وہ وہیں ہوگی۔۔۔

وہ کمرے میں پوہنچی تو واقعی زوئی وہیں تھی اور اپنا دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

ان دونوں نے ایک جیسی ڈریس، ایک جیسا سٹائل اور ایک جیسا میک اپ کیا ہوا تھا یہ اسوہ کا آئیڈیا تھا کہ وہ دونوں  
ایک جیسی ہی لگیں اور وہ لگ بھی رہی تھیں۔۔۔

وہ بھی آج کس پر بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے؟؟

وہ زوئی کے پاس آکر شوخ لہجے میں بولی۔۔۔

میری چھوڑو تم اپنا بتاؤ۔۔۔

پھوپھو کو سہ کر لگے ہاتھ تمہاری مایوں بھی کروا لیتے ہیں۔۔۔

زوئی نے الٹا اور اسوہ پے کار دیا۔۔

خبردار!۔۔۔ جو ایسی بات اگر منہ سے نکالی بھی تو۔۔۔ اسوہ نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اب چلو جلدی سب ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی ایک ساتھ نیچے آئیں سب کی نظریں بے اختیار ان پر اٹھی۔۔ وہ دونوں لگ بھی تو پٹاخہ رہی  
تھیں۔۔۔۔

کسی کے منہ سے ماشاء اللہ نکلا تو کسی کے جلنے کی وجہ سے منہ بن گئے۔۔۔

پیلا گرتا، وائٹ شلوار اور گرین مفکر گلے میں ڈالے وہ بھی غضب لگ رہا تھا۔  
وہ کسی کام سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اسکی نظر بے اختیار اس پر ٹھہر گئی۔۔ وہ کسی بات پے مسکرا رہی تھی

---

اسوہ اور زوہاد دوسری لڑکیوں کے ساتھ ہال میں کھڑی باتیں کر رہی تھیں کے اچانک اسوہ کی نظر فارس پر پڑی جو  
اسکو دیکھ رہا تھا۔۔۔ نہیں وہ اسکو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

اسوہ نے اسکی نظر کا زاویہ لیا تو وہ زوئی کو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔  
اسکے ہونٹوں پے مسکراہٹ رینگئی۔۔۔ اسے شرارت سو جھی۔۔۔  
زوئی میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ وہ زوئی کے کان میں کہتی چلی گئی۔۔۔

فارس جہاں کھڑا تھا وہ جگہ پلر کے نزدیک تھی۔۔۔  
عاطف اسلم کی آواز تو دل کو اور بھار ہی تھی۔۔۔

میں نے چھانی عشق کی گلی

بس تیری آہٹیں ملی

میں نے چاہا چاہوں نا تجھے

بس میری ایک نا چلی

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی کیوں کر رہا دل تیری ہی خواہشیں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں۔۔۔۔۔

دل میری ناسنے

دل کا میں کیا کروں۔۔۔۔۔

وہ اس گانے میں بلکل کھویا ہوا تھا وہ اسوہ آرام سے چلتی ہوئی اسکے پاس آگئی۔۔

وہ اس ڈائریکشن میں کھڑی تھی کہ فارس اسکو نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اچھی لگتی ہے۔۔۔؟؟ اسوہ نے اسکے کان میں کہا۔۔

فارس کی گردن بے اختیار ہاں میں ہلی۔۔۔

کب سے۔۔۔؟؟

بچپن سے۔۔۔ وہ جیسی ٹرانس میں بولے جا رہا تھا۔۔۔

اسوہ کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

تو جا کر بول دو۔۔۔ کہ ڈالو اپنے دل کی بات۔۔۔ کہیں دیر نا ہو جائے۔۔۔ فارس کو لگایہ آواز اسکے دل سے آئی ہے

۔۔۔

فارس نے اپن دل پے ہاتھ رکھا۔۔۔ ہاں بول دو نگا۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے پر اسوہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

جو فارس کو بھی حال میں لے آئی۔۔۔۔

فارس نے ہنسی کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ جہاں اسوہ ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

میں۔۔۔ میں ابھی جا کر امی کو بتاتی ہوں۔۔۔ اسوہ نے ہنسی کے بیچ میں کہاں۔۔۔

اسوہ نہیں۔۔۔ فارس نے شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔



فارس ہاں۔۔۔۔ اسوہ نے بھی ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔  
اسوہ کی بچی۔۔۔ فارس اسکے پیچھے لپکا۔۔۔  
مگر تب تک اسوہ بھاگ چکی تھی۔۔۔

\* \* \*

وہ یک ٹک اسکی تصویر کو دیکھے مسکرائے جارہی تھی۔۔۔  
کل رات پارٹی سے واپس آنے کے بعد وہ ابھی ٹک اس کیفیت میں مبتلا تھی۔۔۔  
جب اس سے ہاتھ ملایا تو ایک عجیب سا احساس ہوا۔۔۔  
جب اس سے بات کی تو بہت اچھا لگا ایسے جیسے دل سے آواز آئی ہو۔۔۔ یہی ہے وہ۔۔۔ ہاں یہی ہے۔۔۔  
وہ یہ سوچ کر مسکرا رہی تھی کہ پاپا کی آواز آئی۔۔۔ وہ جلدی سے فون لاک کر کے سیدھی ہو کے بیٹھ گئی۔۔۔  
واہ بھئی۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟ کل رات سے دیکھ رہا ہوں آپکی مسکراہٹ تو ختم ہی نہیں ہو رہی۔۔۔ پاپا نے  
اسکے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ایسی کوئی بات نہیں پاپا۔۔۔ اسنے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہم م۔۔۔ میری بیٹی اب اتنی بڑی ہو گئی کہ مجھ سے باتیں چھپانے لگی ہے۔۔۔ وہ جو چھوٹی سی چھوٹی بات بھی اپنے  
پاپا کو بتاتی تھی۔۔۔؟؟  
پاپا۔۔۔ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں چاہے جتنی بھی بڑی ہو جاؤں۔۔۔ لیکن آپ سے کچھ نہیں چھپاؤنگی بس  
وقت آنے پر بتا دوں گی۔۔۔  
اس نے پاپا کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔  
لیکن بیٹا بتانے میں دیر نہیں کرنا۔۔۔ کہیں واقعہ میں دیر نا ہو جائے۔۔۔

انہوں نے بھی اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
وہ بس مسکرا کے رہ گئی۔۔۔

اسد صاحب نے کل رات سے اپنی بیٹی میں تبدیلی محسوس کر لی تھی۔۔ اسکا بات بات پے مسکرا نا۔۔۔  
وہ حنان میں انٹر سٹڈ تھی۔۔۔ اور وہ بھی بیٹی کی خوشی میں خوش تھے۔۔۔

\* \* \*

زوئی۔۔۔ اوزوئی۔۔۔ وہ زوئی کو ہلاتے ہوئے بولی۔۔۔  
جواباتوں میں مصروف تھی۔۔۔  
ہاں بولو۔۔۔ میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔ زوئی نے جواب دیا۔۔۔  
یہ کمبخت کب سے مجھے گھورے جا رہا ہے۔۔۔ اسوہ نے مبشر (پھوپھو کا بیٹا) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زوئی سے کہا۔۔۔

میں جا کر اسکی آنکھیں نکالتی ہوں۔۔۔ زوئی کہتی ہوئی آگے بڑھی تھی کہ اسوہ نے اسے روک دیا۔۔۔  
ایک منٹ میرے پاس ایک بہترین حل ہے اسکو مزہ چکھانے کا۔۔۔ چلو۔۔۔  
وہ زوئی کا ہاتھ پکڑ کر چل پڑی۔۔۔  
اسنے کچن میں آتے ہی کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھایا۔۔۔  
کیا کرنے والی ہو تم۔۔۔؟

زوئی نے اسکو یہ کارروائی کرتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔  
تم بس دیکھتی جاؤ کیسا مزہ چکھتی ہوں میں اس pk کو۔۔۔ (اسکے کان تھوڑے سے لمبے تھے اس لئے اسوہ اسکو Pk بلاتی)۔۔۔

زوئی یار مصالحو والی مرچیں پکڑانا ذرا۔۔۔

زوئی نے اسکو ایک ڈبہ پکڑا دیا۔۔۔

ایسا مزہ چکھاؤنگی۔۔۔ کے پھوپھو کی سات پشتیں یاد کرینگی۔۔۔ اسوہ نے ڈبہ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

زوئی کو یہ سمجھنے میں دیر نا لگی کے اسوہ کرنے کیا والی ہے۔۔۔

یار دو کافی ہیں۔ اس میں بہت مرچیں ہیں۔۔۔ زوئی نے اسکو تیسرا چچ ڈالتے دیکھ کر فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

نہیں کمبخت کے لئے تین تو ہونے چاہئیں۔۔۔ اسنے چچ ہلاتے ہر مزے سے کہا۔۔۔۔

اسوہ نے گلاس اٹھایا۔۔ اور باہر جاتے ہوئے بولی۔۔

وہاں مارو نگی جہاں پانی بھی نہیں ملتا۔۔۔ اسنے ایک آنکھ دباتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔۔۔

کہ زوئی کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔۔۔

وہ کچن سے باہر نکلی تو اسکو سامنے سے مبشر آتا ہوا دکھائی دیا۔۔ جو شاید اسکو ہی ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

چلو یہ یہی مل گیا۔۔ ورنہ ہجوم میں کہاں دیتی پھرتی۔۔۔ اسوہ نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

اسوہ۔۔۔۔ مبشر نے اسوہ کو پکارا۔۔۔

جی۔۔۔۔ اسنے بھی تمام جہاں کی معصومیت چہرے پے لاتے ہوئے کہا۔۔۔

مبشر: وہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔۔

اسوہ: جی جی بولیں۔۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔ یہ۔۔۔ کہنا۔۔۔ چاہ رہا تھا۔۔۔ کہ۔۔۔

کو لڈ ڈرنک۔۔۔۔؟؟ اس سے پہلے کہ وہ جملہ مکمل کرتا اسوہ بول پڑی۔۔۔

مبشر نے اسکو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

کولڈ ڈرنک پینینگے۔۔۔؟؟ اسوہ نے گلاس آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کولڈ ڈرنک۔۔۔۔۔ اسنے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔۔

ہاں بہت مزے کا ہے۔۔۔۔۔ اسوہ نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

دور کھڑی زوئی اسکی یہ کاروائی دیکھ کر مسکرائے جارہی تھی۔۔۔۔۔

اب اسوہ نے کہا تو مبشر کیسے منا کرتا۔۔۔ ایک منٹ بھی نا لگایا گلاس منہ سے لگا لیا اور ایک سانس میں گٹکا گیا۔۔۔۔۔

اسوہ حیران پریشان سوچنے لگی کے ہائے کمبخت مرچوں کی بو بھی نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔

اسکی سرخ آنکھیں بتا رہی تھیں کے اسکو بہت مرچی لگی ہے۔۔۔۔۔ آنکھوں سے پانی رواں دواں تھا۔۔۔۔۔

اسنے خالی گلاس اسوہ کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

جسکو اسوہ نے حیرانگی چھپاتے ہوئے تھام لیا۔۔۔۔۔ اور یک ٹک اسکا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ ضبط سے اسکی آنکھیں لال ہو گئیں۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔۔ آتا۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ بھاگ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

پیچھے سے اسوہ کا تہقہ نکل گیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ مہندی کا تھال لئے پریشان سی اسوہ کے پاس آئی۔۔۔۔۔

نور۔۔۔۔۔ اسنے اسوہ کو پکارا۔۔۔۔۔

ہاں کیا بات ہی۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے بھی نا کولڈ ڈرنک کا گلاس چاہئے۔۔۔۔۔

کسکے لئے،۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے ایک آنبر واٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔



زونی میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ اس نے زونی کو آنکھ سے اشارہ کیا کہ اب تمہاری باری۔۔۔  
زونی کے تو سینے چھوٹ گئے۔۔۔

فارس اسکے چہرے کو فوکس کیے ہوئے تھا۔۔۔ جواب زردھور ہاتھا۔۔۔

یہ تمہارے پسینے کیوں چھوٹ رہے ہیں۔۔؟ موسم تو اچھا ہے۔۔۔۔۔ فارس نے زوئی کے پس آتے ہوئے کہا۔۔۔  
وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔ ن۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔۔ زوئی نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔

کولڈ ڈرنک۔۔۔ کولڈ ڈرنک۔۔۔ پیو گے۔۔۔؟

اسنے فارس کو اپنے پس آتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے بولی۔۔۔

فارس نے پہلے زوئی کو دیکھ۔۔۔ پھر گلاس تھام کے اسکا جائزہ لینے لگا۔۔۔

ام م م۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔ مجھ سے زیادہ تو تمہیں اسکی ضرورت ہے۔۔۔۔۔ لو یہ تم پیو۔۔۔۔۔ فارس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

اب تو زوئی کے چھکے چھوٹ گئے۔۔۔۔۔ حلق تک خشک ہونے لگا۔۔۔

ن ن نہیں۔۔۔۔۔ میں کیسے پی سکتی ہوں۔۔۔ یہ تو تمہارے لئے ہے۔۔۔۔۔ اسنے ڈر کے مارے بامشکل یہ جملہ ادا کیا۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔۔۔ اب میں کہتا ہوں پیو۔۔۔۔۔ اس نے اسکی آنکھیں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زوئی نے شرم کے مارے پلکے جھکا دیں۔۔۔

وہ دو قدم آگے بڑھا۔۔۔

وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

میں نے کہا پیو۔۔۔۔۔ اب کی بار آواز غصے والی تھی۔۔۔۔۔

زوئی ڈر کے مارے کانپ اٹھی۔۔۔۔۔ اور جلدی سے گلاس پکڑکار منہ کو لگاتی۔۔۔ اس سے پہلے فارس نے اسکا ہاتھ

روک دیا۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔؟ فارس نے آنکھوں میں شرارت لئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ میرا مطلب ہے۔۔۔۔۔ جلدی میں اس سے کوئی جواب نہیں بن پایا۔۔۔۔۔

فارس نے ہنسی ضبط کی اور دو قدم آگے بڑھا۔۔۔

وہ ہاتھ مروڑتے ہوئے دوپچھے سنیک سے جا لگی۔۔۔۔۔

زوہا تمہیں پتا ہے تمہاری آنکھیں۔۔۔۔۔ وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اسنے زور سے آنکھیں بھینچ لی۔۔۔

وہ اور قریب ہوتا اس سے پہلے زوئی اسے پیچھے دھکیل کے بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

ارے میں تو یہ کہہ رہا تھا۔ کے تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں۔۔۔ اسنے پیچھے سے آواز لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

جوزوئی نے باخوبی سن لی تھی۔۔۔

\*\*\*

ابھی بامشکل پانچ منٹ ہی گزرے ہونگے کہ کچن سے کسی کے چیخنے کی آواز آئی۔۔۔۔

دیکھنے یے پتا چلا۔۔۔ پھوپھو چیختے ہوئے کچن سے باہر آرہی تھیں۔۔

ہائے۔۔ میں مر گئی۔۔۔ میرا منہ۔۔۔۔۔

ہائے منہ جل گیا۔۔۔۔۔ مرچی۔۔۔۔۔ بچاؤ۔۔۔

پانی۔۔۔پانی۔۔۔

پتایہ چلا کے انہوں نے مرچوں والی کولڈ ڈرنک پی لی تھی۔۔۔

سب حیران ہو گئے کہ یہ کولڈ ڈرنک میں مرچیں کس نے ڈالی۔۔۔۔ پر کس کو کیا پتا کہ یہ کارنامہ کس نے کیا

\_\_\_\_\_

زونی اور اسوہ تو ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئیں۔۔۔۔۔ ہائے زونی۔۔ پھوپھو کو مریجی لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔

---

اسوہ پیٹ پے ہاتھ رکھے بولے جارہی تھی۔۔۔۔۔

۱

\* \* \*

وہ دونوں سڑکیں چھاپ کر تھک گئے تھے۔۔

اس نے شہری کو گھر ڈراپ کر کے اپنے گھر کی طرف گاڑی موڑ دی۔۔۔۔

وہ گاڑی ڈرائیو کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل سوچ بھی رہا تھا۔۔۔

وہ کی چین ابھی تک اسکے ہاتھ میں تھی۔۔۔۔

ایک ایک جگہ اس نے دیکھ لی پر وہ اسکو کہیں نہیں ملی۔۔

اس نے پہلے دن والا واقع یاد کیا۔۔۔

تم ایک دفع مل جاؤ مجھے۔۔۔۔۔ اسنے غصے سے مٹھی بنا کر منہ پے رکھی۔۔۔

نور۔۔۔۔۔ اور زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔۔

اچانک اسکی نظر سامنے سڑک پر پڑی جہاں کوئی ہاتھ کے اشارے سے گاڑی روکنے کا سہ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے گاڑی کو ایک سائیڈ پے کھڑا کر دیا۔۔۔۔

ایکسیوز می۔۔۔۔۔ اس نے کھڑکی کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔۔۔ معید۔۔۔۔۔ اسکے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا

۔۔۔۔

اس شخص نے بھی اسے پہچان لیا۔۔۔۔۔ حنان۔۔۔۔۔

کہاں غائب تھے یا تم۔۔۔۔۔؟؟ حنان نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ اور معید کے گلے لگ گیا۔۔۔



یہی تھا۔۔۔ اسی شہر میں۔۔۔ معید نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا تو یہاں تھا۔۔۔؟ اور۔۔۔ اور۔۔۔ اس وقت یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔ حنان نے آنکھوں میں چمک لئے پوچھا۔۔۔

وہ گاڑی خراب ہو گئی تھی میری۔۔۔ معید نے گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چل میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔ حنان نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پر میری گاڑی۔۔۔؟؟ معید نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ میں ڈرائیور کو بول دیتا ہوں وہ لے جائیگا۔۔۔ اسنے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا

۔۔۔۔

ڈرائیور کو فون کرنے کے بعد وہ اسکی طرف لپکا۔۔۔

اب تو مجھے یہ بتا کے تو اتنے عرصے غائب کہاں تھا۔۔۔ حنان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

\*\*\*

یہ تھا معید اسرار احمد۔۔۔

معید کے گھر میں اسکا بڑا بھائی معیز اور اسکی ماں تھے۔۔۔۔۔۔۔

معید کو ٹراولنگ کا بہت شوق تھا۔۔۔ اور اس وقت بھی وہ اسلام آباد گیا تھا گھومنے۔۔۔ حنان کی بھی ویکیشنز چل

رہی تھیں تو وہ بھی اسلام آباد گیا تھا سارہ کے پاس۔۔۔ جہاں اسکی ملاقات معید سے ہوئی۔۔۔

شہری کے بابا کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ سیدھا کراچی چلا گیا تھا۔۔۔

حنان کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے سڑک پار کر رہا تھا۔۔۔ جب کوئی گاڑی تیزی سے آتے ہوئے اسکو ٹھوکتی۔۔۔

اس سے پہلے کسی نے زور سے اسکا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

وہاں لوگوں کا شور ہونے کی وجہ سے اسے کچھ سنائی نہ دیا۔۔۔

اسکو بچانے والا معید ہی تھا جس کو بازو پے چوٹ لگی تھی۔۔۔

اہ۔۔ تمہیں تو چوٹ لگی ہے۔۔۔ چلو ہو سپیٹل پاس میں ہی ہے۔۔۔ حنان نے اسکی چوٹ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

ارے نہیں کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ معید نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

حنان نے سر سے پیر تک اسکا جائزہ لیا۔۔۔۔۔

وہ گرے کلر کی شرٹ پر بلیک لیڈر کا کوٹ پہنے۔۔۔ بلیو جینز پہنے۔۔۔ بلاشبہ وہ ایک حسین بندہ تھا۔۔۔

یار ایسے ٹوکر ٹوکر کر کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟ معید نے اسکی نظر خود پر پڑتے محسوس کی تو بول دیا۔۔۔۔۔

تھنکس۔۔۔ حنان کو وہ اچھا لگا اس لئے مسکراتے ہوئے بول دیا۔۔۔۔۔

کس لئے۔۔۔؟؟ معید نے بازو سہلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ارے میری جان بچانے کے لئے۔۔۔۔۔ حنان نے نا سمجھی سے بتا دیا۔۔۔۔۔

ارے یار کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔۔ معید نے حنان کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ پھر گویا ہوا۔۔۔۔۔

جان دینے اور لینے والی تو اسکی ذات ہے۔۔۔ معید نے آسمان کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مجھے تو ایک ذریعہ بنا کر بھیجا۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی یار۔۔۔۔۔ انسانیت میں اتنا تو بنتا ہے۔۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔۔۔؟؟ اس نے جیسے تصدیق کرنا چاہی۔۔۔۔۔

حنان خاموشی سے سر ہلاتا رہا اسے معید کی باتیں اچھی لگ رہی تھیں۔۔۔۔۔

یار باتیں تو ہو گئیں اب تعارف بھی ہو جائے۔۔۔۔۔ معید نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں ہوں معید اسرار احمد۔۔۔ معید نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔۔

حنان احمد جسکو حنان نر خوشی سے تھام لیا۔۔۔۔۔

بس یہاں سے انکی دوستی شروع ہوئی۔۔۔۔۔

پھر اچانک معید غائب ہو گیا۔۔۔ اسکا فون نمبر بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔  
اور پھر آج یوں اچانک معید کا سامنے آ جانا۔۔۔ حنان کو اچھا لگا۔۔۔۔۔  
آگے کی کہانی معید نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بتانا شروع کی۔۔۔  
۔۔۔ معید چھوٹا ہونے کی وجہ سے گھر میں سب کو پیارا تھا خاص کر بابا کا۔۔۔  
وہ بچپن سے بابا کا ہر کام خود کرتا تھا۔۔۔ اور بابا بھی اسکی ہر ضد پوری کرتے۔۔۔ ان سے دور وہ رہ نہیں سکتا تھا۔۔۔  
پھر آہستہ آہستہ بڑا ہوتا گیا۔۔۔ اور کچھ زیادہ ہی ضد کرنے لگا۔۔۔ دو۔۔۔ تین بار بابا نے ڈانٹ بھی دیا۔۔۔  
بابا چاہتے تھے کہ وہ معیز کے ساتھ مل کر انکی فیکٹری سمجھالے۔۔۔ لیکن وہ کہاں کسی کی سنتا۔۔۔ کر بیٹھا اپنی من  
مانی۔۔۔  
اس کے سر پر تو گھومنے کا بھوت سوار تھا وہ چاہتا تھا پہلے وہ سارا پاکستان گھومے گا پھر دیکھنا ہے کام کا کیا کرنا ہے  
۔۔۔ جس بات پر بابا اس سے ناراض ہو گئے۔۔۔  
اور بابا کی بات نامان کر اسلام آباد چلا گیا۔۔۔۔۔  
حنان سے ملنے ک بعد وہ ریسٹورانٹ میں بیٹھا چائے پی رہا تھا کب اسکو گھر سے کال آئی۔۔۔  
جو خبر اسے دی گئی۔۔۔ اسکے پیروں سے تو زمین نکل گئی۔۔۔  
جانے کتنی دیر وہ خاموش بت بنا وہیں چیئر پر بیٹھا رہا۔۔۔  
جب ہوش سمجھالا تو فورن ایئر پورٹ کی طرف بھاگا۔۔۔  
جو پہلی فلائٹ ملی اس میں بیٹھ گیا۔۔۔ گھر سے معیز کی کال آئی تھی کہ بابا کا بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے انتقال  
ہو گیا۔۔۔۔۔  
معید بولتے بولتے رک گیا۔۔۔ آنسوؤں کا پھندا گلے میں اٹک گیا۔۔۔۔۔

حنان نے اسکا ہاتھ تھپتھپایا مانوسلی دینا چاہی۔۔۔۔

گھر پوہنچا تو گھر میں کافی لوگ جمع تھے۔۔ اس نے پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

امی کارور و کر بر حال تھا۔۔ وہ بالکل چپ بیٹھی تھیں موہلے کی خواتین نے انھیں سمجھالا ہوا تھا۔۔۔۔

جیسے ہی انکی نظر معید پر پڑی وہ بھاگ کر اسکے گلے لگیں۔۔ اور زار و قطار رونے لگیں۔۔۔۔

اور معید۔۔ اسکو تو اپنی بھی خبر نہ تھی۔۔۔۔

اسلام آباد سے کراچی تک کا سفر اسنے کیسے طے کیا۔۔ یہ تو اسے بھی پتانا تھا۔۔۔۔

معیز بھائی نے امی کو اس سے الگ کیا۔۔۔۔

وہ آرام سے بابا کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

لرزتے ہاتھوں سے بابا کے منہ سے کپڑا ہٹایا۔۔ بابا کے چہرے پی سکون تھا۔۔ بہت سکون۔۔۔

بس یہی وہ لمحہ تھا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ اسنے پکارا۔۔۔۔

بابا اٹھیں دیکھیں میں آگیا۔۔۔۔ بابا۔۔ وہ روتے ہوئے زور سے چیخا۔۔ اور نیچے بیٹھ گیا۔۔۔۔

بابا۔۔ بابا دیکھیں میں۔۔ میں آگیا۔۔ میں آپکو چھوڑ کر اب کہیں نہیں جاؤنگا بابا۔۔ آپ۔۔ آپ۔ جو کہے گے

میں سب کرونگا۔۔۔۔

پر پر آپ ایک بار اپنی آنکھیں تو کھولیں۔۔ مجھے بات کریں۔۔ ماریں مجھے۔۔ وہ دیوانہ وار بولے جارہا تھا

۔۔ کسی چھوٹے بچھے کی طرح۔۔۔۔

بابا۔۔ اسنے بابا کو جھنجھوڑا۔۔۔۔

معیز نے اسکو پیچھے سے پکڑا۔۔۔۔



معید نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے۔۔۔

بابا۔۔۔ معیز یہ۔۔۔ یہ اٹھ کیوں نہیں رہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ ان سے بولونا کہ یہ اٹھیں۔۔۔ م۔۔۔ مجھ سے بات کریں۔۔۔ مجھے ڈنٹیں۔۔۔

اسنے روتے ہوئے کسی چھوٹے بچے کی طرح معیز سے فریاد کی۔۔۔ جو اپنے آنسو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔۔

بابا میں وعدہ کرتا ہوں۔۔۔ میں آپکو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤنگا۔۔۔ بس آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ اٹھیں۔۔۔ جیسے بھی کر کے۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ اب بھی ضد لگائے بیٹھا تھا۔۔۔ اس بار معیز نے سختی سے اسے پکڑے رکھا۔۔۔ اور آس پاس کھڑے لوگوں کو اشارہ کیا کہ وہ بابا کو اٹھائے۔۔۔ ان کو دفنانے کا وقت آگیا تھا۔۔۔

بابا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کہاں لے جا رہے ہو میرے بابا کو۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ میں نہیں جانے دوںگا۔۔۔ ابھی تو میں نے ان سے بہت ساری باتیں کرنی ہے۔۔۔ معیز دیکھو وہ۔۔۔ لے جا رہے ہیں بابا کو رو کو انھیں میں کیسے جیونگا ان کے بغیر۔۔۔ وہ معصوم بچے کی طرح بولے جا رہا تھا۔۔۔

معیز سے اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ اسے معید کی حالت پر شبہ ہوا کہ کہیں یہ پاگل نا ہو جائے۔۔۔ اس لئے خود کو قابو کرتے ہوئے۔۔۔ معید کے منہ پے زور سے چاٹا مارا۔۔۔

پاگل ہو گئے ہو۔۔۔ سمجھا لو خود کو۔۔۔ اب تم بچے نہیں رہے۔۔۔ بڑے ہو گئے ہو۔۔۔ معیز نے غصے میں آکر اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ خاموش۔۔۔ بالکل چپ۔۔۔

مگر بابا۔۔۔ وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح۔۔۔ معیز کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رویا۔۔۔

میرے ساتھ قبرستان چلو گے بابا کو چھوڑنے۔۔۔ معیز نے بھی بچے کی طرح اسے ٹریٹ کیا۔۔۔  
اسنے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔  
بابا کے جانے کے بعد وہ اپنر کمرے میں بند ہو کر رہ گیا۔۔۔ نہ کچھ بولنا۔۔۔ نہ کسی سے بات کرنا۔۔۔  
بابا جانی کے جانے کے بعد معیز بھائی پر بہت بڑی ذمہ داری آگئی تھی۔۔۔ فیکٹری کو سمبھالنا۔۔۔ گھر کو سمبھالنا  
۔۔۔ اور امی کی طبیعت بھی خراب رہتی تھی۔۔۔۔۔  
معیز بھائی کے بہت سمجھانے کے بعد بلاخروہ آہستہ آہستہ فیکٹری جانا شروع ہوا۔۔۔۔  
لیکن زخم ابھی تک تازہ تھا۔۔۔ جو کبھی نا کبھی جاگ اٹھتا تھا۔۔۔۔۔  
اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بات ختم کر دی۔۔۔  
باتوں باتوں میں کب گھر پونہچ گیا پتا ہی نا چلا۔۔۔۔  
حنان کے بھی آنسو نکل آئے۔۔۔ 2 منٹ تک دونوں کے درمیان خاموشی رہی۔۔۔  
آخر اس خاموشی کو معید نے ہی توڑا۔۔۔  
چل میں چلتا ہوں۔۔۔ اور یہ میرا کارڈ ہے اس میں فون نمبر لکھا ہے۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے کارڈ حنان کو پکڑا دیا  
۔۔۔  
حنان بغور اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا کہ یار اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی مسکرا رہا ہے۔۔۔۔  
معید گاڑی سے اتر کر گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا کہ حنان نے اسکو آواز لگائی۔۔۔  
معید۔۔۔۔۔  
وہ رک گیا۔۔۔ جی۔۔۔۔  
حنان نے زور سے معید کو گلے لگایا۔۔۔

اللہ تمہیں صبر عطا فرمائے۔۔

حنان نے اس سے الگ ہوتے ہوئے کہا

آمین۔۔۔ معید بھی زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

\* \* \*

خیر سے فنکشن ختم ہوا۔۔ وہ سینڈل اتارنے کے ساتھ ساتھ مسلسل فارس کو سوچے بھی جا رہی تھی۔۔۔

کس قدر کمینہ ہے۔۔۔ منہ پے ہی بول دیا۔۔۔ اگر کوئی سن لیتا تو۔۔۔۔۔

بدنامی تو میری ہونی تھی نا۔۔۔ بد تمیز

اگر بولنا تھا تو سیدھا سیدھا نہیں بول سکتا۔۔۔ الو۔۔۔

اسوہ کمرے میں داخل ہوئی تو زوئی کو خود سے باتیں کرتے ہوئے پایا۔۔۔ یہ زوئی کی بچپن کی عادت تھی خود سے باتیں کرنا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اسکے پاس بیٹھی تاکہ کچھ سن سکے۔۔۔ مگر آخری لفظ الو۔۔۔ ہی سمجھ میں آیا۔۔۔

اس نے منہ بناتے ہوئے نیچے دیکھا تو یہ کیا۔۔۔؟؟ اس نے زور زور سے ہنسنے شروع کیا۔۔۔

زوئی نے جلدی سے اسکو دیکھا۔۔ اور سوچنے لگی کہ اسکو کیا ہوا۔۔۔؟؟

یہ تم کیا گدھوں کی طرح ہنسنے جا رہی ہو۔۔۔؟؟ بلاخر زوئی پوچھ بیٹھی۔۔۔

اسکے بگڑتے تیور دیکھ کر اسوہ کی ہنسی کو بریک لگا۔۔۔

سریو سلی زوئی۔۔ تم سچ سچ بتاؤ کہ تم کیا سوچ رہی تھی۔۔ اسوہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

میں۔۔۔ زوئی گھبرائی۔۔۔ لیکن جلدی سے گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولی۔۔۔

تمہیں کیسے پتا چلا کہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔؟؟

نیچے اپنے پیروں میں ذرا دیکھو۔۔۔ اسوہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

اے۔۔۔ یہ کیا۔۔۔؟؟ سیدھے پیر کا سینڈل الٹے پیر میں۔ تو الٹے پیر کا سینڈل سیدھے پیر میں۔۔۔

یہ کیا۔۔۔ زوئی نے شرمندگی سے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔

اسوہ تو ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

تم گدھوں کی طرح ہنسنا بند کرو۔۔۔ زوئی نے شہادت کی انگلی اٹھا کر اسوہ کو وارن کیا۔۔۔

لیکن وہ اور بھی ہنسنے لگی۔۔۔ زوئی بیوقوف۔۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔

ایک تو تم گدھی۔۔۔ اور اوپر سے تمہارا بھائی گدھا۔۔۔ زوئی اس کے ہنسنے سے تنگ آ گئی تھی۔۔۔ اس لئے بول دیا

۔۔۔

اسوہ کی ہنسی کو بریک لگ گئے۔۔۔ کیا۔۔۔؟؟

گدھا۔۔۔؟؟ زوئی تم نے فارس جو گدھا بولا۔۔۔ اسوہ کی تیوری چڑھ گئی۔۔۔

زوئی میں کچھ بھی برداشت کرونگی لیکن فارس کو گدھا بولا۔۔۔ وہ برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ کیا کمال اکیٹنگ کرتے

ہوئے اسوہ نے کہا۔۔۔

نور میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔ زوئی کی شکل رونے والی ہو گئی۔۔۔

بس زوئی۔۔۔ بس س۔۔۔ اسوہ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش کرادیا۔۔۔

زوئی کے تو آنسوؤں چھلکنے کو تیار تھے۔۔۔

زوئی تمہیں فارس کو گدھا نہیں بولنا چاہئے تھا۔۔۔ اسوہ نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

نور میں۔۔۔ بلکہ گدھا پلس الو پلس کتا پلس بلا۔۔۔ اور وغیرہ وغیرہ۔۔۔ اسوہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ زوئی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسوہ کے بدلتے روپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔



ہاں تو تم کیا سمجھی۔۔۔ اسوہ نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔  
نور کی بچی۔۔۔ زوئی تکیہ لے کے اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔

\* \* \*

صبح اسکی آنکھ الارم کے بجنے سے کھلی۔۔ اسنے ٹائم دیکھا صبح کے 8 بج رہے تھے۔۔۔  
یار یہ 8 بجے کس نے الارم لگایا۔۔۔ وہ منمناتے ہوئے پھر سے لیٹ گیا۔۔۔  
5 منٹ کے بعد پھر سر الارم بجا۔۔ اس بڑا سنے پوری آنکھیں کھولی۔۔۔ الارم بند کر کے لیٹنے ہی لگا تھا کہ اسکے  
دماغ میں گھنٹی بجی۔۔۔۔

ارے یار۔۔۔ آج تو بابا کے ساتھ آفس جانا تھا۔۔۔  
وہ جلدی سے اٹھا۔۔۔ کپڑے اٹھا کر واشروم میں گھس گیا۔۔۔  
وہ 10 منٹ کے اندر فریش ہو کر نیچے آیا۔۔۔ کہیں بابا چلے تو نہیں گئے۔۔ وہ سوچتے ہوئے آرہا تھا۔۔۔  
کے سامنے ناشتے کے ٹیبل پر اسکی نظر پڑی جہاں سب موجود تھے سوائے اسکے۔۔ اس نے دل میں شکر ادا کیا  
۔۔۔

اسنے آتے ہی سب کو سلام کیا اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔  
بیٹا جلدی اٹھ گئے آج کہیں جارہے ہو۔۔۔۔؟؟ ماما نے اسے نک سک تیار دیکھا تو پوچھ لیا۔۔۔  
جی ماما۔۔۔

کہاں۔۔۔؟؟ اب کی بار سارہ نے پوچھا۔۔۔  
بابا کے ساتھ آفس۔۔۔؟؟ اسنے بریڈ پے جیم لگاتے ہوئے کہا۔۔۔  
کیا۔۔۔؟؟ سارہ کے منہ سے اچانک نکلا۔۔۔

بابا کا چائے والا ہاتھ منہ تک جاتے جاتے رک گیا۔۔۔  
ماما پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔  
تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ سارہ نے پوچھا۔۔۔  
جی بلکل اسنے بھی اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔  
یہ تو تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا بیٹا۔۔۔ اب زیر صاحب خوشی سے بولے۔۔۔  
ماں باپ دونوں کو خوش دیکھ کر سارہ نے مسکراتے ہوئے آنکھوں سے حنان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔  
جسکا جواب حنان نے مسکراتے ہوئے دیا۔۔۔

\* \* \*

آج عارش بھائی کی شادی تھی۔۔۔۔۔  
رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے آج سبکی آنکھ بھی دیر ہی کھلی۔۔  
ہر طرف ہنگامہ سا مچا ہوا تھا۔۔۔ سب نے جلدی جلدی مچادی۔۔۔  
بیٹا آج عارش کے دفتر کے باس اور دوست بھی آئیں گے۔۔ تو کوئی بد مزگی نہیں ہونی چاہئے۔۔ تم دھیان رکھنا۔۔  
امی فارس کی سمجھا رہی تھیں۔۔  
اور وہ ہاں میں سر ہلا رہا تھا۔۔

سامنے سے اسوہ آتی ہوئی دکھائی دی جس کے ہاتھ میں دوپٹہ تھا۔۔ اور بالوں میں رولر لگے ہوئے تھے۔۔  
اسوہ کو دیکھتے ہی فارس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور اسکے منہ سے نکلا۔۔  
یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ تمہارے سر پر کس نے بم پھوڑ دیا۔۔۔؟؟  
ویسے جسنے بھی یہ کیا ہے میں اسکو 21 توپوں کی سلامی پیش کرتا ہوں۔۔۔

تم زیادہ فضول نہیں بولو اچھا۔۔۔ اور یہ لودوپٹہ اسکو پیکو کرنی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر میں۔ مجھے مل جانا چاہئے۔۔۔ وہ حکمرانا لہجے میں کہتی جا رہی تھی کے فارس کی غصے بھری آواز نے روکا۔۔۔ یہ کوئی ٹائم ہے پیکو کرانے کا۔۔۔ ایک دوں ناکان کے نیچے۔۔۔ اور یہ حکم کس پر چلا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ ایکسیوزمی۔۔۔۔۔ اگر تم نے یہ پیکو نہیں کرائی ناچو۔۔۔۔۔ تو پھر اپنی خیر منانا۔۔۔ اسوہ نے بھی شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔۔ امی دیکھ رہی ہیں آپ اسے۔۔۔ اس بار فارس نے امی سے کہا۔۔۔ کیا ہے اسوہ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ گھر میں سو کام پڑے ہیں۔۔۔ اور تمہیں اب یاد آیا ہے۔۔۔ پہلے کیا سو ہوئی تھی۔۔۔ امی نے بھی ڈانٹ پلا دی۔۔۔ وہ کچھ بولتی اس سے پہلے اجواری ری کرتی ہوئی آئی۔۔۔ جسکے ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی سینڈل تھی۔۔۔ کیا ہوا ایسے کیوں رور رہی ہو۔۔۔ امی نے تشویش سے پوچھا۔۔۔ یہ میری سینڈل ٹوٹ گئی اور میں نے آج ہی پہننی ہے۔۔۔ اسنے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے بتایا۔۔۔ بھائی اسکو سلائی کرادیں۔۔۔ وہ فارس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ یہ ایک تو سب کو شادی والے دن ہی ہر کام کیوں یاد آتے ہیں۔۔۔ فارس نے غصے اور بیزاری کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔۔ اب آپ کیوں کچھ نہیں بول رہیں۔۔۔ ہر کسی کو میرے ٹائم پے تو جلدی غصہ آجاتا ہے۔۔۔ یہ تو آپ کی لاڈلی بیٹی ہے نا۔۔۔ اب اسوہ شروع ہو گئی تھی۔۔۔ میں بتا رہی ہوں اگر مجھے تھوڑی دیر میں پیکو کیا ہوا دوپٹہ نالانا۔۔۔ تو میں قسم کھاتی ہوں۔۔۔ میں گھر کے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤں گی۔۔۔ وہ یہ کہتی پیر پختی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

امی نے سرپے ہاتھ مارا۔۔۔ جاؤ بیٹا لے جاؤ پیکو کر لاؤ۔۔ اور اسکی جوتی بھی لے جاؤ۔۔۔  
افس کیا مصیبت ہے۔۔ وہ بھی پیر پٹختا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

\* \* \*

وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھے بیٹھا تھا۔۔ آج اسکا آفس کا پہلا دن تھا اور بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔  
جتنا وہ اس شہر کو ناپسند کرتا تھا۔۔ وہاں کے لوگوں کے بارے میں اسکے منفی خیالات تھے وہ سب غلط ثابت ہو  
رہے تھے۔۔۔ وہ آفس کے لوگوں سے ملا۔۔ وہاں کے ورکرز اسے بہت اچھے لگے۔۔۔  
وہ انھیں سوچوں میں گم تھا کہ اسکے موبائل کی ٹون بجی۔۔۔ شہری کا میسج تھا۔۔  
کہاں ہو۔۔۔۔؟؟

آفس میں۔۔۔ اسنے بھی ٹائپ کیا۔۔۔  
اب شہریار کی کال آرہی تھی جو اس نے مسکراتے ہوئے ریسیو کر لی۔۔۔  
موبائل کان سے لگاتے ہی شہری کی آواز گونجی۔۔۔  
کہاں ہے تو۔۔۔؟؟ جیسے اس نے تصدیق کرنا چاہی۔۔۔۔  
کہا تو ہے آفس میں ہوں۔۔۔ اس بار اس نے تھوڑا رعب دار لہجے میں کہا۔۔۔  
تو مذاک کر رہا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔  
یقین نہیں آرہا تو آکر دیکھ لے۔۔۔ حنان نے کہا۔۔  
سچ میں مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔  
میں دو منٹ میں پوچھتا ہوں۔۔۔ یہ کہتے ہی اسنے کال بند کر دی۔۔۔  
حنان نے پھر سے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا دیا۔۔۔



معید تم امی کو لے کر چلے جانا۔۔ اسنے بڑے پیار سے انوائٹ کیا تھا اگر نہیں گئے تو برا لگے گا۔۔۔

معیز نے لیپ ٹاپ نظریں جماتے ہوئے کہا۔۔۔

عارش۔۔ معیز کی فیکٹری میں کام کرتا تھا اور بہت محنتی تھا۔۔

اسنے اپنی شادی پر معیز کو بھی فیملی کے ساتھ انوائٹ کیا تھا۔۔۔

ارے بھائی کیسی بات کر رہے ہیں۔۔ انوائٹ اسنے آپ کو کیا ہے۔۔ تو میں کیوں جاؤں۔۔۔؟؟ معید نے بھی ٹالنا چاہا۔۔۔

ارے میرا بچہ۔۔ تم میں اور مجھ میں کیا فرق ہے۔۔۔؟ بابا کے جانے کے بعد بھائی اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔

اور ویسے بھی۔۔ آج بہت امپورٹنٹ میٹنگ ہے اگر یہ ڈیل ہاتھ سے گئی نا تو بس پھر۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی پھر سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

ارے میرے پیارے سے بھولے پنچھی۔۔۔ اس نے آپکو اتنے پیار سے انوائٹ کیا ہے اگر آپ نہیں جائیگے تو وہ کیا سمجھے گے کہ اسکے پاس کتنے مغرور ہیں۔۔ اس نے معیز کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اگر آپ چلے گئے تو اسکے دل میں آپکے لئے عزت اور بڑھ جائے گی۔۔۔ اور ویسے بھی آپ ٹھہرے سینئر پارٹی اور۔۔ میں ٹھہرا بچہ۔۔۔ میں تو بور ہو جاؤنگا۔۔ اسنے معیز کو آنکھ لگاتے ہوئے منہ کے الگ الگ زاویے بنائے۔۔۔

جس پر معیز کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ مطلب تم نہیں مانو گے۔۔۔؟ معیز نے جیسے ہتھیار ڈال دئے۔۔۔

بلکل بھی نہیں۔۔۔ معید نے بھی نہ میں سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر یہ لو فائل اور میٹنگ کی تیاری کرو۔۔ اور یہ ڈیل ہاتھ سے جانی نہیں چاہئے۔۔۔۔۔ معیز اسکو نصیحت کرتا ہوا باہر کی جانب لپکا۔۔۔۔۔  
معید کے دوبارہ تباہ روشن ہی گئے۔۔۔  
پر بھائی،۔۔۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

\* \* \*

اس نے کہا 2۔ منٹ کا تھا اور پوہنچا 15 منٹ میں۔۔۔  
یار امیزنگ تو نے تو کمال کر دیا سچ میں۔۔۔،،  
تو جب سے میرے آفس میں آیا ہنسی تقریبین 10 بار یہ بات کہہ چکا ہے۔۔۔۔۔ حنان نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اب تو کہاں جا رہا ہے۔۔۔؟ شہری نے پوچھا۔۔۔  
میں اکیلا نہیں تو بھی ساتھ چل رہا ہے۔۔۔۔۔ اسنے فون میں مصروف ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
پر کہاں۔۔۔۔۔؟؟ شہری بھی اس کے ساتھ ساتھ چل دیا۔۔۔۔۔  
ارے بتاتا ہوں نا۔۔۔۔۔ اسنے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
پہلے تو مجھے ایک بات تو بتا۔۔۔۔۔

حنان نے اسے دبوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
تو سارا دن کرتا کیا ہے ہاں۔۔۔۔۔  
یار رات کو دیر تک جاگنا۔۔۔۔۔ صبح کو لٹ اٹھنا۔۔۔۔۔ ناشتہ کرنا۔۔۔۔۔ پھر مٹر گشتی کرنا۔۔۔۔۔ پھر تھک کر گھر آنا۔۔۔۔۔ یہ کیا کم ہے۔۔۔۔۔ شہری نے بھی انگلیوں پر گن کر ڈھیٹائی سے کہا۔۔۔۔۔

سالے پڑا تو۔۔ تو میرے پیچھے ہے خود کیا کرتا ہے۔۔۔ صرف ہڈ حرامی ہاں۔۔ حنان نے زور لگا کر اسکی گردن دبوچی۔۔۔۔

ارے سانڈھ چھوڑ دے۔۔۔ مارے گا کیا۔۔۔ ابھی میں نے اس دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔۔۔۔؟؟ میں نے تو اپنے پوتوں کے پوتے بھی دیکھنے ہے۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ وہ زور سے چیخا۔۔۔  
مجبوراً ہنی کو چھوڑنا پڑا۔۔۔۔

اور وہ لمبی لمبی سانس لینے لگا۔۔۔  
ہڈ حرامی نہیں کرتا میں تیری طرح۔۔۔ بابا کا سارا آفس ہی میں نے سمجھا لایا ہے۔۔۔ ابھی بھی آفس سے ہی آ رہا ہوں۔۔۔ اسکی سانس تھوڑی سمجھلی تو وہ بولنے لگا۔۔۔۔

تو یار پہلے بتانا تھا نا۔۔۔ خام خا میں اتنی محنت کروائی۔۔۔ حنان نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
تو کسی کی سنتا ہے۔۔۔ بس شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ اس لڑکی نے سچ میں ٹھیک کہا تھا تجھے گدھا۔۔۔  
حنان کے قدم اچانک رک گئے۔۔۔ اور وہ اسکی جانب پلٹا۔۔۔

کونسی لڑکی۔۔۔؟؟ وہ اسکو کیسے بھول سکتا تھا وہ جان تو گیا تھا مگر پھر بھی پوچھ بیٹھا۔۔۔۔  
وہیں۔۔۔ شاپ والی۔۔۔ یہ کہتے ہی شہری دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔ کیوں کے حنان کے بدلتے تیور وہ دیکھ چکا تھا۔۔۔۔  
تیری تو میں۔۔۔۔ حنان اسکی جانب لپکا۔۔۔  
اور وہ چیخ لگا کر بھاگ کھڑا ہوا۔۔۔

\* \* \*

وہ میٹنگ سے فارغ ہو کر نکلا تو اسکے موبائل کی گھنٹی بجی۔۔۔  
اسنے چیک کیا حنان کے دو میسجز تھے۔۔۔

اسنے کسی ریسٹورانٹ کا ایڈریس بھیجا تھا اور ساتھ میں لکھا تھا کہ 5 منٹ میں یہاں پوہنچو۔۔۔۔۔  
اسنے پڑھ کر موبائل جیب میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔  
اسکی عادت تھی وہ کم ہی کسی کو مسیج کا جواب دیتا تھا۔۔۔

\* \* \*

سارے مہمان آچکے تھے۔۔ اور امی کب سے اسے آوازیں دے رہی تھیں۔۔۔ پر اسکی تیاری ختم ہی نہیں ہوتی  
۔۔۔۔

آج اسنے بلیک اور گولڈن کلر کا لھنگا پہنا تھا۔۔۔ بال کھلے چھوڑے تھے اور نیچے سے تھوڑے کرل کیے ہوئے  
۔۔۔ ماتھے پے گول ٹیکا۔۔۔ وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔  
اسنے ایک نظر خود کو آسنے میں دیکھا اور نیچے آگئی۔۔۔  
یا وحشت۔۔۔۔ فارس کی نظر اسوہ پر پڑتے ہی اسکے منہ سے اچانک نکلا۔۔۔  
پہلے تم کیا کم چڑیل تھی جواب بھوتنی بن کر آئی ہو۔۔۔؟  
ہم م۔۔۔۔ لوگ تو جل کر راکھ ہو رہے ہیں۔۔۔ اسوہ نے بالوں کو پیچھے کی طرف جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے کہا  
۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ جلوں گا۔۔۔ اور وہ بھی میں۔۔۔۔۔ ہا ہا۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ فارس نے منہ کھول کر ہنسنا شروع کیا۔۔۔  
ویسے سچی سچی بتاؤ۔۔۔۔۔ کتنے کلو آٹا منہ پے تھوپا ہے۔۔۔۔۔ فارس نے اپنی انگلی سے اسکے چہرے کی طرف اشارہ  
کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ہم م۔۔۔۔۔ ایک بات بتاؤں۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے دو قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔



جب آپ خوبصورت لگیں اور سامنے والا بندہ آپکی خوبصورتی پے چوٹ کرے تو اسکا مطلب آپ واقعی میں پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری باتوں سے چڑجاؤں یا غصہ کروں۔ تاکہ میرا میک اپ خراب ہو جائے۔۔۔۔۔ تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔ اسوہ نے ایک ادا سے کہا۔۔۔

اور فارس منہ کھولے اسکو دیکھے جارہا تھا کہ یہ لڑکی پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔۔

اور ویسے بھی میرا موڈ آج بہت اچھا ہے۔۔۔ تو میں تمہاری کسی بھی بات پر دھیان بھی نہیں دینا چاہتی۔۔۔ وہ فارس کے کالر کو ٹھیک کرتی۔ ہاتھ جھاڑتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

اور فارس اسکی پشت کو گھور جی رہ گیا۔۔۔۔۔

\*\*\*

وہ اپنا لہنگا سمبھالتی مسلسل ادھر ادھر دیکھے جارہی تھی۔۔۔۔۔ شاید کسی کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔۔ مجھے ڈھونڈ رہی ہو؟؟ اسکی آنکھیں اب بھی کسی کو تلاش کر رہی تھیں کہ اچانک اسکی پشت سے کسی کی آواز آئی۔۔۔۔۔

وہ ڈر کے مارے اچھل پڑی۔۔۔۔۔ اور جلدی سے مڑی۔۔۔۔۔ وہ اتنی اجلت میں مڑی کہ اسکا سر پیچھے کھڑے فارس کے سر سے جا لگا۔۔۔۔۔

آؤج۔۔۔۔۔ وہ اپنا سر سہلانے لگی۔۔۔۔۔

میرے بارے میں زیادہ سوچو گی تو ایسا ہی ہو گا نا۔۔۔ فارس آنکھوں میں شرارت لئے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ زوئی جلدی سے سمبھلی۔۔۔۔۔ میں کیوں تمہارے بارے میں کیوں سوچوں گی۔۔۔ میری مت ماری گئی ہے۔۔۔۔۔ زوئی نے کڑے تیور لئے کہا۔۔۔۔۔

فارس نے آس پاس نظر دوڑائی کسی کو ناپا کر۔۔۔ پھرتی سے زوئی کا بازو پکڑ کر پیچھے کی طرف کیا۔۔۔  
جس سے زوئی کی چیخ نکل گئی۔۔۔

تم میرے علاوہ کسی کو سوچ بھی نہیں سکتی اور نا ہی سوچو گی۔۔۔ سمجھی۔۔۔؟؟  
اے۔۔۔ فارس۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ مجھے۔۔۔ زوئی منمنائی۔۔۔

نہیں پہلے وعدہ کرو کے مجھے ہی سوچو گی۔۔۔؟ فارس نے حکمرانہ لہجے سے کہا۔۔۔  
نہیں۔۔۔۔۔ زوئی کا بھی ٹھوک سے جواب آیا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ فارس نے تھوڑا اور اسکے بازو کو دبو چا۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں میں سوچو گی۔۔۔ تمہیں سوچوں گی۔۔۔ پلے بازو چھوڑ دو۔۔۔ اب کی بار زوئی نے منت  
بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

فارس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑ دیا۔۔۔

بد تمیز۔۔۔۔۔ زوئی اپنا بازو سہلاتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

ہاں۔۔۔ کیا کہا۔۔۔۔۔ جسکو فارس نے بخوبی سن لیا تھا۔۔۔۔

ام۔۔۔م۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ یہ کہتے ہی زوئی فارس کے ڈر سے وہاں سے بھاگی۔۔۔۔

اور پیچھے سے فارس کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

\* \* \*

ریسٹورانٹ میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر حنان پر پڑی جو اسی کو دیکھ کر ہاتھ ہلا رہا تھا۔۔۔

وہ سلام کرتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا تب تک شہری بھی آگیا جو کال ریسیو کرنے باہر گیا تھا۔۔۔

اسکی نظر معید پر پڑی جو حنان کی طرف متوجہ تھا۔ معید کی شہری کی طرف پشت تھی لہذا اس نے شہری کو نادیکھا  
--- وہ حیران ہو گیا۔

مسٹر معید۔۔۔ اسنے معید کی طرف آتے ہوئے کہا۔۔۔

معید نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

او۔۔۔ شہریار۔۔۔ وہ بھی اٹھتے ہوئے۔۔۔ شہریار کے گلے لگ گیا۔۔۔

ہنی بھی حیران ہوتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ کے یہ کیا ماجرا ہے۔۔۔۔۔

یار تو یہاں اچانک کیسے۔۔۔؟؟ شہری نے الگ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔ ہنی نے ان دونوں کے بیچ میں آتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے تم دونوں مجھے یہ بتاؤ کہ تم دونوں ایک دوسرے کو کیسے جانتے ہو۔۔۔؟؟

شہری اور معید نے ایک دوسرے کو دیکھ کر قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی میں کچھ پوچھ رہا ہوں اور تم دونوں گدھوں کی طرح ہنس رہے ہو۔۔۔۔۔ ہنی نے تیش کے عالم

میں کہا۔۔۔۔۔

ان دونوں کی ہنسی کو بروقت بریک لگ گیا۔۔۔۔۔

ارے کیا ہو گیا یار۔۔۔ اتنا ہنس رہا ہوں۔۔۔؟ تو بیٹھ میں بتاتا ہوں۔۔۔ شہری نے اسکو بیٹھاتے ہوئے کہا

اور خود بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

دراصل بات یہ ہے کہ۔۔۔ شہری نے ذرا رک کر ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ابے سالے یہ کیا بد تمیزی ہے ہاں ٹھیک سے بتانے میں تکلیف ہو رہی ہے؟؟۔۔۔۔۔ ہنی نے شہری بازو پے مکا

رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آئی۔۔۔ تو بتا تو رہا ہوں تو تحمل سے کچھ سنے تو نا۔ اس نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا۔۔ جذباتی ہو جاتا ہے گدھے  
شہری نے بھی گدھے پے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

تو یہ تمہید کیوں باندھ رہا ہے ہاں۔۔ اور یہ گدھا کسکو بولا ہاں۔۔۔ اس سے پہلے کے ہنی کا دوسرا مکا شہری پر برستا  
۔۔۔ معید بول پڑا۔۔

ارے یار کیوں لڑ رہے ہو۔۔۔؟؟ میں بتاتا ہوں۔۔۔۔  
اسنے بتانا شروع کیا۔۔۔۔

\* \* \*

معید اور شہریار کی ملاقات بزنس میٹنگ میں ہوئی تھی ان دونوں کا پروجیکٹ ڈیل تھا۔۔۔۔  
تو اس میں قہقہہ لگانے والی کیا بات تھی۔۔۔ ہنی نے بیچ میں ہی کہا۔۔۔۔  
وہ تو ہم تجھے طیش دلارہے تھے۔۔۔ شہری نے ہنستے ہوئے معید کو آنکھ لگائی۔۔۔۔  
تیری تو میں۔۔۔۔ ہنی نے اسکی گردن دبوجلی۔۔۔۔  
اویئے۔۔۔۔ چھوڑ بے۔۔۔۔ شہری کو گھٹی گھٹی آواز آئی۔۔۔۔  
اور معید قہقہہ لگا کے ہنس پڑا۔۔۔۔

\* \* \*

وہ دونوں سوہا کے پاس بیٹھی اسے ننگ کر رہی تھیں۔۔۔۔  
اسوہ نے سوہا کا ہاتھ پکڑا تو ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔۔ بھا بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ اسنے مزید ننگ کرنا  
چاہا۔۔۔۔

ایک وہ بیچاری پہلے سے ڈری ہوئی تھی اور وہ اسے مزید ڈرانے پر تلی تھی۔۔۔۔



سوہانے بھی اسوہ کو اپنا ہمدرد سمجھ کر ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔۔

ارے یہ کیا کر رہی ہیں۔۔۔ منہ سے پھوٹیں نا۔۔۔ اسوہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے کیوں میری پیاری نند کو ڈرا کر رہے ہو؟؟ ہانیہ بھابھی نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے بھابھی ڈرے ہوئے کو کیا ڈرانا۔۔۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے اٹھو تم دونوں چلو جاؤ باہر۔۔۔ مہمانوں کو سمجھا لو۔۔۔ بھابی نے کہا۔۔۔

اچھا جی۔۔۔ وہ دونوں کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔۔

\* \* \*

ارے تو یہاں کیوں بیٹھا ہے زنانیوں میں۔۔۔ چل اٹھ اپنے ماموں کے ساتھ ہاتھ بٹا۔۔۔ پھوپھو نے اسکو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے تھوڑا بہت کام کرائے گا تو ہی تو نظروں میں آئے گا نا۔۔۔ چل اٹھ۔۔۔۔

ہائے جارہا ہوں۔۔۔ ابا تو ہیں انکے پاس۔۔۔ مبشر کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

ہاں وہ تیرا ابا۔۔۔ وہ کام کریگا۔۔۔ ایک پانی کا گلاس تو اٹھایا نہیں جاتا اس سے۔۔۔ تیرا ابا کام کرتا نا تو آج یہ دن نا دیکھنے پڑتے۔۔۔ پھوپھو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

وہ بھی منہ بناتے ہوئے چلا گیا۔۔۔

دل تو کرتا ہے میں اس زوئی کو جان سے مار دوں یا پھر فارس کو۔۔۔ وہ بڑبڑاتی ہوئی اپنا لہنگا سمجھالتی پھوپھو کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

ارے کیا ہو گیا۔۔۔ کیوں منہ اس طرح بنایا ہے۔۔۔؟؟ پھوپھو نے نادیہ سے پوچھا۔۔۔۔

وہ آپکا لاڈلا بھتیجا۔۔ اسکو اس زوئی کے علاوہ کوئی نظر آتا ہے کیا اب بھی وہ کیسے اسکو گھورے جارہا ہے۔۔۔ وہ غصے میں نان اسٹاپ بولے جارہی تھی۔۔۔

میں اگر جاؤں بات کرنے تو کہتا ہے۔۔۔ مجھے ضروری کام ہے۔۔۔ آخری والا جملہ اسنے نقل اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے بس کر تو اپنا خون کیوں جلاتی ہے۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ پھوپھو نے اسے تسلی دینا چاہی۔۔۔ ہاں آپ بس دلا سا ہی دینا۔۔۔ وہ چڑیا جب اسے اڑا کر لے جائے گی ناتب بھی ایسے ہی کہے گا۔۔۔ تو ہلکان نا کر خود کو میں بات کرتی ہوں بھائی صاحب سے۔۔۔۔

\* \* \*

ابو کی خواہش پر نکاح جلدی ہی ہو گیا تھا اب رخصتی کا شور مچا ہوا تھا۔۔۔ رخصتی پر تو فارس نے سمجھو حد ہی کر دی۔۔۔ ایک تو سب کا رو کر برا حال تھا اور دوسرا فارس نے ایسے گانے چلائے کے توبہ۔۔۔۔

میں تیری باہوں کے جھولے میں پلے بابل۔۔۔

جارہی ہوں چھوڑ کے تیری گلی بابل۔۔۔

اس پر تو سب بھاں۔۔ بھاں کر کے رونے لگے۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے زوئی یہ دو گلی چھوڑ کر ہی تو گھر ہے کونسا سات سمندر پار جانا ہے جو ایسے رورہی ہو۔۔۔؟ اسوہ کب سے زوئی کو سمجھالے ہوئے تھی۔۔۔

مگر وہ چپ ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے زوئی چپ ہو جاؤ۔۔ اگر اب تم چپ نا ہوئی نا تو میں۔۔ اس نے آدھا جملہ چھوڑ دیا۔۔۔

زوئی اسکو دیکھنے لگی کے کیا کرو گی۔۔

میں فارس کو بلاتی ہوں ابھی وہ تمہیں اپنے طریقے سے سمجھائے گا۔۔ اسوہ یہ کہتے ہی فارس کو آواز دیتی اس سے

پہلے زوئی نے اسے روک دیا۔۔

دیکھو چپ ہو گئی میں۔۔۔

یہ ہوئی نابات۔۔۔۔

\* \* \*

گھر پہنچتے ہی بھابی کو کمرے میں بٹھایا گیا۔۔

اسوہ نے تو بھائی جان کے کمرے پے دھاوا بول دیا۔۔۔

جب تک پیسے نہیں دیں گے اندر نہیں جانے دوں گی۔۔۔

چلو نہیں دیتے پیسے کیا کرو گی۔۔۔ فارس نے آگے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اؤ۔۔۔۔ میں تم سے بت نہیں کر رہی۔۔ اسوہ نے شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

بھائی جان آپ دے رہے ہیں یا نہیں۔۔۔ اسنے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ ڈالے۔۔۔۔

گڑیا میری جیب تو بالکل خالی ہے دیکھ لو اگر جتنے پیسے نکلے وہ تمہارے۔۔۔ بھائی جان نے جیبیں ٹٹولتے ہوئے کہا

۔۔۔

وہ بھی دلچسپی سے دیکھنے لگی۔۔۔

لو بھائی۔۔۔ نکل گئے۔۔۔ بھائی جان نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔ پر یہ کیا پانچ روپے کا سکا۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔ یہ لو تمہاری حیثیت کے مطابق پیسے نکلے۔۔۔ فارس نے اسکا مذاک اڑانا چاہا۔۔۔۔

اور وہ اتنا سامنے لے کے رہ گئی۔۔۔

تم سے تو میں بعد میں پوچھوں گی۔۔۔ اسوہ نے فارس کو کہا۔۔۔۔۔  
اور بھائی جان آپ۔۔۔ ایسا کوئی کرتا ہے کیا۔۔۔۔۔  
گڑیا اب جو تمہارا نصیب۔۔۔ اس میں۔۔۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ بھائی نے بھی صاف کہہ دیا۔۔۔  
اچھا تم ادا اس ناہو میرے کھاتے میں لکھ دو میں ادا کر دوں گا۔۔۔ بھائی نے سمجھانا چاہا۔۔۔  
کیا ہے اسوہ جانے دو ناجب بھائی کہ رہے ہیں کے ہاتھ تنگ ہے بعد میں دے دیں گے ابھی تھکے ہوئے ہیں وہ۔۔۔  
آپی نے کہا۔۔۔۔۔

ہاں اور یہ بعد قیامت کی آخری تاریخ کو  
آئے گا۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ ناراض ہوتی جانے لگی۔۔۔  
جاؤ فارس اسکو سمجھاؤ۔۔۔ آپی نے کہا۔۔۔  
اور فارس اسکے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔  
چہ۔۔۔ چہ۔۔۔ ہاتھ خالی۔۔۔ کچھ ناملا۔۔۔ فارس نے اسکو تپانا چاہا۔۔۔  
اسوہ نے اسکو ایک گھوری سے نوازا۔۔۔  
ہائے اللہ۔۔۔ تمہارا نصیب تو کھوٹا نکلا۔۔۔ فارس نے پانچ روپے دیکھتے ہوئے اسے اور تپانا چاہا۔۔۔  
کر کو مزے۔۔۔ جتنا چڑانا ہے چڑالو بچو۔۔۔ تمہاری باری بھی جلد ہی آئے گی۔۔۔  
اسوہ نے اسکو آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہائے قسم سے میں تو بہت انتظار کر رہا ہوں اس دن کا۔۔۔ اس نے بھی نے مزے سے کہا۔۔۔  
اچھا ابھی تمہارے سارے کر توت بتاتی ہوں میں ابو کو۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔۔۔؟ فارس نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔۔۔



ہم م۔۔ اچھی طرح سے جانتی ہوں میں۔۔۔ تمہارا چکر۔۔۔ اسوہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔  
کیسا چکر۔۔۔؟؟ فارس نے بھی اسی کے انداز سے کہا۔۔  
زونی والا۔۔۔۔۔ اسوہ نے الفاظ کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔  
ا۔۔۔ اچھا۔۔۔ وہ۔۔۔ فارس نے وہ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں جی۔۔۔۔۔

وہ تو میں خود ابو سے بات کرونگا۔۔  
اچھا چلو جاؤ کرو۔۔۔ اسوہ بے کمرپے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔۔ فارس نے جان چھڑانا چاہی۔۔۔  
ارے ایسے کیسے اب تو مجھے ہی کچھ کرنا پڑیگا۔۔۔ اسوہ نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔  
کیا کرو گی تم۔۔۔؟ فارس کی خطرے کی گھنٹی بجی۔۔  
ابھی بتاتی ہوں۔۔۔ یہ کہتے ہی اسوہ ابو کے کمرے جی طرف بڑھی۔۔۔ ابو۔۔۔  
ہیں۔۔۔ اسوہ۔۔۔۔۔ رکو۔۔۔۔۔ اور وہ اسے روکنے کے لئے اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔  
\* \* \*

وہ ریسٹورانٹ سے سیدھا گھر آیا۔۔  
لاؤنج میں داخل ہوا تو سب جاگ رہے تھے۔۔۔ وہ بھی سلام کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔۔۔  
ماہا بھاگتا ہوا اسکی گود میں چڑھ گیا۔۔۔  
ارے چیمپ۔۔۔۔۔ تم ابھی تک جاگ رہے ہو۔۔۔؟ اسنے ماہا کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ہنی۔۔۔ مجھے بہت دن ہوئے ہیں یہاں آئے ہوئے۔۔۔ اور تم مجھے کہیں گھمانے بھی نہیں لے گئے صرف اپنے کاموں میں مصروف ہو۔۔۔ ماہانے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔۔۔  
جس پر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔  
ارے ہنی کی جان کل پکا میں آپکو گھمانے لے جاؤنگا۔۔۔ حنان نے اسکے پھولے ہوئے گالوں کی چٹکی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

پنکی پر امس۔۔۔ ماہانے اپنی سب سے چھوٹی والی انگلی آگے کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
پنکی پر امس۔۔۔ ہنی نے بھی اسکی ننھی سے انگلی میں اپنی انگلی جوڑ دی۔۔۔  
اور وہ خوش ہو گیا۔۔۔

ارے یہ کون لایا۔۔۔ اسکی نظر ٹیبل پر پڑے شاہ پر پڑی۔۔۔  
آپ لوگ آج شاہنگ پر گئیں تھیں۔۔۔ اسنے ماما اور سارہ سے پوچھا۔۔۔  
ارے نہیں بیٹا یہ تو آج عریشہ آئی تھی ناتی وہ لائی ہے۔۔۔  
بڑی ہی پیاری بچی ہے ماشا اللہ۔۔۔ ماما بہت متاثر تھیں اس سے۔۔۔  
اچھا۔۔۔ وہ یہ کہہ کر پھر ماہا کے ساتھ مصروف ہو گیا۔۔۔

\* \* \*

ابو وہ بھاگتی ہوئی ابو کے کمرے میں آئی۔۔۔ لیکن ابو امی دونوں وہاں نہیں تھے۔۔۔  
ہیں کدھر گئے۔۔۔ وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔  
شاید لاؤنج میں ہوں۔۔۔ یہ سوچتی ہوئی وہ آگے بڑھی۔۔۔  
وہ ٹی وی لاؤنج میں داخل ہوئی تو واقعی امی ابو وہیں تھے۔۔۔ اور۔۔۔

اور یہ کیا ساتھ میں ابو کے فارس بھی بیٹھا ہے۔۔۔

فارس کی نظر اسوہ پر پڑی تو اسنے اسوہ کو آنکھ مارتے ہوئے۔۔۔ ابو کو پکارا۔۔۔

ابو آپ کو نہیں لگتا کے اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔۔؟؟

ہیں۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ یہ تو مجھے پتا ہے۔۔۔ ابو نے بھی سیدھا جواب دیا۔۔۔

تو آپ کو نہیں لگتا کے اب مجھے بھی زمindari سوپنی جائے۔۔۔ فارس نے آنکھوں میں چمک لئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ ابو نے نا سمجھی سے کہتے ہوئے سیدھے ہو کر فارس کی بات سننے لگے۔۔۔

اس سے پہلے کے فارس کچھ بولتا اسوہ بچ میں کو دپڑی۔۔۔

ارے ابو یہ کہہ رہا ہے کے یہ بڑا ہو گیا ہے اور اب یہ آپ کے ساتھ دکان سمبھالے گا۔۔۔

ہے نا۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے فارس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں بول رہا میں۔۔۔ فارس نے جلدی سے کہا۔۔۔

ابو اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔۔۔

امی بھی نا سمجھی سے انکی باتیں سن رہیں تھیں۔۔۔

میں تو یہ کہہ رہا تھا کے اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔۔۔ اب آپ کو نہیں لگتا کے میرے بھی ہاتھ پیلے کر دئے جائیں۔۔۔؟ آخر والا جملہ اسنے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

امی اور ابو نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔

اچھا جی۔۔۔ پہلے تم خود کو تو سمبھالو۔۔۔ کوئی کام کرو۔۔۔ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ۔۔۔

ارے تو کیا اب میں دوسروں کے پیروں پر چلتا ہوں۔۔۔۔۔ اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم م۔۔۔ ٹھیک سے کھڑا ہوا جاتا نہیں آئے بڑے شادی کرنے والے۔۔۔ اسوہ نے منہ بنا کے کہا۔۔۔

ہاں جلتی ہونا تم تو۔۔۔ فارس نے اسکو زبان چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
اسوہ کچھ بولتی اس سے پہلے مریم آپنی چائے لے کر آئیں۔۔۔۔۔  
اچھا بھائی تو کیسی لڑکی پسند ہے تمہیں۔۔۔۔۔؟؟  
آپنی جو کب سے کچن میں کھڑی باتیں سن رہی تھیں اب گفتگو میں حصہ کے رہیں تھیں۔۔۔۔۔  
اچھی ہونی چاہئے۔۔۔ جو میرا خیال رکھے۔۔۔ جو میرے ساتھ ساتھ میرے گھر والوں کی عزت کرے۔۔۔۔۔ اور  
خوبصورت بھی ہونی چاہئے۔۔۔ وہ اب صفتیں گنارہا تھا۔۔۔۔۔  
ارے بھائی اب ایسی کہاں ملے گی۔۔۔؟؟ ابو نے کہا۔۔۔۔۔  
ارے ملے گی نا۔۔۔ آپ لوگ اپنے آس پاس چیک تو کریں۔۔۔۔۔  
ہاں مل گئی۔۔۔۔۔ اسوہ نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
کون۔۔۔۔۔؟ سب نے ایک ساتھ پوچھا۔۔۔۔۔  
ارے اپنی پھوپھو کی بیٹی نادیہ۔۔۔۔۔ اسنے فارس کو آنکھ مارتے ہوئے خوشی سے کہا۔۔۔۔۔  
قسم سے میں جان نکال دوں گا تمہاری۔۔۔۔۔ فارس نے بگڑتے تیور لئے کہا۔۔۔۔۔  
ارے کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ پاگل ہو۔۔۔۔۔ ابو نے ڈانٹتے ہوئے فارس کو چپ کرادیا۔۔۔۔۔ اور تم ایسے کوئی کسی کی بیٹی  
کے بارے میں بولتا ہے کیا۔۔۔۔۔؟؟ اب ابو اسوہ کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔  
جس پر اسوہ کا منہ بن گیا۔۔۔۔۔  
وہ پھر سے چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔  
امی کو کچھ یاد آنے پر بولیں۔۔۔۔۔



عارش کے باس کی ماں۔۔۔ کیا نام تھا انکا۔۔۔ ہاں شگفتہ۔۔۔ وہ تو بہت خوش اخلاق تھیں۔۔۔ اتنا بڑی فیکٹری کی مالکن ہونے کے باوجود۔۔۔ غرور تو بالکل بھی نہ تھا۔۔۔

ہاں ماشاء اللہ وہ خود بھی اچھا بچہ ہے۔۔۔ بات کرنے کا انداز۔۔۔ ابو نے بھی امی کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

اتنے میں اجوا کی آواز آئی۔۔۔ جو آنکھیں رگڑتے ہوئے آرہی تھی۔۔۔ جیسے ابھی نیند سے اٹھی ہو۔۔۔ وہ آتے ہی ابو کی گود میں بیٹھ گئی۔۔۔

ارے پاگل ہو اتنا بڑا قد کیا ہے اور ابو کی گود میں بیٹھ رہی ہو۔۔۔ اسوہ نے اسے ٹوکا۔۔۔

کیا ہو گیا۔۔۔ بیٹھنے دو۔۔۔ میری بیٹی کو کچھ نا بولو۔۔۔ یہ تو ابھی بچی ہے میری گڑیا۔۔۔ ابو نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اجوانے اسکو زبان چڑائی۔۔۔

مان لیں کے آپ سب سے زیادہ اس سے پیار کرتے ہیں۔۔۔ اسوہ نے روتی شکل کے ساتھ کہا۔۔۔

جس پر سب ہنس پڑے۔۔۔

\*\*\*

وہ اس کے حواسوں پر اتنا چھا گئی تھی۔۔۔ کے وہ بیٹھے بیٹھے اسکو سوچنے لگا تھا وہ سب سے الگ۔۔۔

مان لو معیز کے یہی پیار ہے۔۔۔ اسنے جھٹکنا چاہا اور نامیں گردن ہلائی۔۔۔

معیز۔۔۔ سلیمان صاحب سے باتوں میں مصروف تھا کے اچانک اسکی نظر اس پر پڑی۔۔۔ وہ سہمی سہمی سی دروازے سے چپک کر کھڑی تھی۔۔۔

سر پر سلیکے سے لیا ہوا دوپٹہ۔۔۔ جو تھوڑا سے اسنے منہ پر بھی رکھا ہوا تھا۔۔۔ دودھیارنگ۔۔۔ گول گول آنکھیں جو کسی کو تلاش کر رہیں تھیں۔۔۔ لمبے سلکی بال جو دوپٹے سے بھی باہر نکلے تھے۔۔۔ چہرے پر



ارے امی میں تو کہتا ہوں بھائی کی بھی اب شادی کر دی جائے۔۔۔۔۔ دن بہ دن بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں

-----

ہاں میں بھی وہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ بلکہ میں نے تو لڑکی بھی دیکھ لی ہے۔۔۔۔۔ اگر اچھی لگے تو بات آگے  
بڑھائینگے۔۔۔۔۔

معیز کا چائے پیتا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔۔

کون ہے لڑکی امی۔۔۔۔۔ معید نے وہ سوال کر ڈالا۔۔۔۔۔ جو معیز کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

عارش کی بہن مریم۔۔۔۔۔ ماشا اللہ بہت ہی پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔ خاندانی بھی ہے۔۔۔۔۔ وہ اچھی لگے گی اپنے معیز کے  
ساتھ۔۔۔۔۔

معیز کی چائے منہ سے باہر آگئی۔۔۔۔۔

وہ کیسے اسکا نام بھول سکتا تھارات بھی تو امی اسکی صفتیں ہی بیان کرتی ہوئی آئیں تھیں،۔۔۔۔۔ امی نے تو اسکی دل کی  
بات کہہ دی تھی۔۔۔۔۔

ارے کیا ہوا بیٹا آرام سے۔۔۔۔۔ امی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

معید بغور اسکے چہرے کو فوکس کیے ہوئے تھا،۔۔۔۔۔ اسکو ذرا سی بھی دیر نا لگی سمجھنے میں کے بات کیا ہے۔۔۔۔۔  
اس لئے فورن بولا۔۔۔۔۔

ارے امی آپ بھی کہاں دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔۔ ارے وہ کہاں اور ہم کہاں۔۔۔۔۔ وہ بھائی کو بالکل بھی پسند نہیں آئے گی  
میں گارنٹی سے کہتا ہوں۔۔۔۔۔ اس نے امی کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بھائی کے لئے لڑکی تو میں ڈھونڈونگا۔۔۔۔۔ بالکل پرفیکٹ۔۔۔۔۔ جو بھائی کے قابل ہو۔۔۔۔۔ اسنے معیز کا اتر اہوا چہرہ دیکھ کر  
کہا۔۔۔۔۔

ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔ وہ تو بہت سیمپل سی تھی۔۔ ہمارے معیز کے مقابلے میں تو وہ کچھ بھی نہیں  
۔۔۔۔

امی بھی معید کا اشارہ سمجھتے ہوئے کمال کی اداکاری کی۔۔۔

ارے میں نے ایسا کب کہا۔۔۔ معیز بازی ہاتھ سے جاتے ہوئے دیکھ کر جلدی سے گویا ہوا۔۔۔۔  
امی اور معید حیرت سے اسے تکتے لگے۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔ امی؟ امی نے پوچھا۔۔

مطلب لڑکی پسند ہے۔۔۔۔ اب کی بر معید نے پوچھا۔۔۔۔

وہ شرمندگی کے مارے نظرے جھکا گیا۔۔۔۔ میں نے تو یہ بھی نہیں کہا۔۔۔۔

ارے پھر تم نے کیا کہا۔۔۔۔؟ تم نے تو اب تک کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔۔

ارے میرے پیارے بھائی۔۔۔۔ جب لڑکی پسند ہے تو اقرار کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ معید نے آنکھوں  
میں شرارت لئے کہا۔۔۔۔

تم نامار کھاؤ گے مجھ سے۔۔۔۔ وہ اسے وارن کرتے ہوئے چلا گیا۔۔۔۔ رکا نہیں۔۔۔۔ کہیں چوری پکڑی نہ جائے۔۔۔۔  
پر چوری تو پکڑی گئی تھی۔۔۔۔

ارے یہ تو بتاتے جاؤ کب جانا ہے رشتہ مانگنے۔۔۔۔ پیچھے سے معید کی آواز آئی۔۔۔۔ جسکو اس نے ان سنا کر دیا  
۔۔۔۔۔۔

ارے کیوں تنگ کر رہے ہو۔۔۔۔ امی نے ہلکی سی چپت معید کو رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور وہ مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔

\*\*\*



آج شام کو ولیمہ تھا۔۔۔ اور ولیمہ میرج حال میں تھا اس لئے وہ سب مزے سے سو رہے تھے۔۔۔۔

\*\*\*

جب سے حنان آفس جا رہا تھا۔۔۔ زبیر صاحب نے آفس جانا کم کر دیا تھا۔۔۔ آج بھی وہ آفس جانے کے بجائے  
۔۔۔ ماہا کے ساتھ کھیل رہے تھے۔۔۔ جب سارہ اور ماما چائے لے کے نمودار ہوئی۔۔۔۔  
ارے بس کر دو ماہا۔۔۔ بابا تھک جائیں گے۔۔۔ سارہ نے چائے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
ماما میں جب سے یہاں آیا ہوں۔۔۔ بور ہو گیا ہوں۔۔۔۔ ہنی تو اتنا مصروف ہے۔۔۔ مجھے باہر بھی نہیں لے جاتا  
۔۔۔ اور اب آپ بھی منا کر رہی ہیں۔۔۔ ماہا نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
اسکے اس طرح کہنے پر سب ہنسنے لگے۔۔۔۔  
ارے میرے بچے۔۔۔ فکر کیوں کرتے ہو۔۔۔ آنے دو اسے۔۔۔ آج میں نے اسکے کان ناکھینچے تو بولنا۔۔۔۔ زبیر  
صاحب نے اسے خوش کرنے کے لئے کہا۔۔۔۔  
ہیں۔۔۔ سچی۔۔۔؟؟ خوشی سے اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔۔  
مچی۔۔۔۔ بابا نے بھی اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
ماشا اللہ بابا ہنی اب محنت کرنے لگا ہے۔۔۔ صبح کو بھی جلدی جاتا ہے۔۔۔ اور رات کو آتا بھی دیر ہے۔۔۔۔ سارہ  
نے حنان کی کارکردگی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں بیٹا۔۔۔ میں نے کہا تھا نا کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔ ذمہ داری اگر کندھوں پر پڑ گئی نا تو وہ  
سمبھال لے گا اور اسکو مزہ بھی آئے گا۔۔۔  
اب تو میں کہتی ہوں شادی کر دیں اسکی۔۔۔۔ عمر بھی تو نکلی جا رہی ہے ماما نے بھی گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا

---

ارے ہاں میں تو بتانا بھول گیا۔۔۔ دیکھو ناب عمر کے ساتھ ساتھ یادداشت بھی جارہی ہے۔۔۔ کچھ یاد آنے پر  
زبیر صاحب گویا ہوئے۔۔۔

کیا ہوا بات کیا ہے۔۔۔ بابا۔۔۔

کل اسد صاحب سے میری بات ہوئی تھی۔۔۔ انہوں نے بغور۔۔۔ سارہ اور شائلہ کا چہرہ دیکھا جو زبیر صاحب کو  
ہی سن رہیں تھیں۔۔۔

پھر گویا ہوئے۔۔۔ انکی بیٹی ہے ناعریشہ۔۔۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ حنان کی دلہن بنے۔۔۔ بیٹی کے باپ ہیں

۔۔۔ پہلے تو وہ یہ کہتے ہوئے ہچکچا رہے تھے۔۔۔ اور شرمندہ بھی تھے۔۔۔

تو آپ نے کیا جواب دیا بابا۔۔۔ سارہ نے پوچھا۔۔۔

میں نے کیا جواب دینا ہے۔۔۔ بیٹا زندگی حنان نے گزارنی ہے۔۔۔ میں نے نہیں۔۔۔ اب آخری فیصلہ اسی کا ہی

ہو گا۔۔۔ ویسے بھی ہماری وہ سنتا کہاں ہے۔۔۔ اپنی منمائی کرتا ہے۔۔۔

ویسے مجھے تو کوئی برائی نظر نہیں آتی۔۔۔ لڑکی بھی اچھی ہے۔۔۔ خوبصورت بھی ہے ماما نے بھی اپنی رائے دینا

چاہی۔۔۔

اچھانا آپ پریشان تو ناہوں میں بات کرونگی حنان سے بس اللہ کرے وہ ماں جائے۔۔۔ سارہ نے باپ کو تسلی دینا

چاہی۔۔۔

\* \* \*

وہ گھر میں داخل ہوتے ہی بڑبڑائے جارہی تھی۔۔۔

کیا ضرورت تھی ایسے لوگوں کو بلانے کی۔۔۔ نادیدے۔۔۔ کنجوس۔۔۔

بالوں کا ڈھیلا سا جھوڑا بناتے ہوئے وہ صوفے پر چوڑی لگا کے بیٹھ گئی۔۔۔

ولیمہ تو خیر سے ختم ہو گیا تھا۔۔۔ مگر اسوہ کی رٹ رٹ۔۔۔ وہ کہاں ختم ہونی تھی۔۔۔

اور کیا ضرورت تھی ماسی شکوراں کو بلانے کا وہ بھی میرج حال میں۔۔۔ کبھی انہوں نے آنکھوں سے میرج حال دیکھا بھی ہے۔۔۔ کیسے نادیدوں کی طرح ایک ایک چیز کو گھورے جارہی تھیں۔۔۔ اور کھانا۔۔۔ توبہ۔۔۔ توبہ۔۔۔ (اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔) ایسے کھا رہی تھیں جیسے آنکھوں سے پہلی بار دیکھا ہو۔۔۔

اور اوپر سے اپنے پوتوں کی فوج لے کر آئیں تھیں۔۔۔ جنہیں نہ تو بیٹھنے آتا ہے اور نہ ہی چلنا۔۔۔ ہنگامہ مچا کے سارا مزہ ہی خراب کر دیا۔۔۔ ناک کٹا دی ہماری تو۔۔۔

وہ غصے میں نہ جانے کیا کیا بولے جارہی تھی۔۔۔۔۔

بھائی بھابی اور ابو تو بہت تھک گئے تھے اس لئے آتے ہی آرام کرنے چلے گئے۔۔۔

باقی رہ گئے امی۔ آپ۔ عبیرہ اور اجوا۔۔۔ جو کب سے کانوں میں انگلیاں ڈالے اسے دیکھے جارہی تھیں۔۔۔

وہ پھر امی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

اور وہ آپ کی نند صاحبہ (پھوپھو آمنہ)۔۔۔ انکو تو پتا نہیں کیا سوچ کر ماں باپ نے۔ پیدا کیا تھا۔۔۔ یہ نہیں کرو۔۔۔ وہ نہیں کرو۔۔۔۔۔ ارے بیٹا لڑکیوں کا زیادہ ہنسنا اچھی بات نہیں۔۔۔ زیادہ کسی سے فری نہیں ہونا چاہئے۔۔۔

وہ پھوپھو کی نقل کرتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔

اور اپنی بیٹی کو دیکھا تھا۔۔۔ ایک ایک کے ساتھ فری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

خود کی بیٹی کو تو تمیز ہے نہیں آئی بڑی دوسروں کو کہنے والی۔۔۔۔۔

اتنے میں فارس اندر آتے ہوئے دکھائی دیا۔۔۔

آپ نے اسکو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسکو اشارہ کیا کے خدا کے واسطے اسکو چپ کر واؤ۔۔۔۔۔

اسوہ کی نظر فارس پر پڑی۔۔۔ آؤ۔۔۔ آؤ۔۔۔ تم بھی آؤ۔۔۔ سن لو اپنی پیاری پھوپھو اور اسکی بیٹی کے کارنامے  
۔۔۔ جن سے ہنس ہنس کے باتیں کی جا رہی تھیں۔۔۔۔

فارس اسکو نظر انداز کرتا ہوا اجوا کی جانب متوجہ ہوا جو کانوں میں انگلیاں ٹھوسے۔۔۔ امی کی گود میں سر رکھے اسوہ  
کی باتیں سن کر بیزار ہو گئی تھی۔۔۔۔

آؤ اجو۔۔۔ آؤ سکریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔۔۔

آؤ سکریم۔۔۔ حیرت کے مارے اسوہ اور عبیرہ کے منہ سے نکلا۔۔۔۔

چلو چلو۔۔۔ جلدی۔۔۔ ورنہ لیٹ ہو جائے گی۔۔۔ اسوہ نے جلدی سے دوپٹہ اوڑھا اور جوتے پہنتے ہوئے کہنے لگی  
۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔؟؟ فارس نے ایک آئبر واپر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

آؤ سکریم کھانے۔۔۔۔ اسوہ نے تلملا کر کہا۔۔۔۔

پر میں نے تو تمہیں نہیں کہا۔۔۔۔۔ فارس تو مکر ہی گیا۔۔۔۔۔

امی دیکھیں نہ۔۔۔ اسوہ نے زچ ہو کر ماں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

امی نے فارس کو اشارہ کیا جیسے کہنا چاہ رہی ہوں۔۔۔ کہ بیٹا لے جاؤ تھوڑی دیر تو سکون ملے گا۔۔۔۔

ارے کپڑے تو تبدیل کر لو۔۔۔۔

اسوہ کو پیچھے سے آپنی نے آواز دی۔۔۔۔

ارے کپڑوں کے چکر میں میری آؤ سکریم چلی جائے گی۔۔۔۔

اسنے بھی وہی سے بلند آواز میں جواب دیا۔۔۔۔

امی سر پی ہاتھ مار کے رہ گئیں۔۔۔۔ پتا نہیں کب سدھرے گی یہ لڑکی۔۔۔۔۔



بھائی جاں کے آفس والوں نے ملکر انکے نکاح پر انھیں گاڑی گفٹ کی تھی۔۔۔

اور اب وہ آئس کریم کھانے اسی گاڑی میں جا رہے تھے۔۔۔۔

اسوہ عبیرہ اور اجواسے لڑ لڑ کر فارس کے ساتھ آگے بیٹھی تھی۔۔۔ اور عبیرہ اور اجوا پیچھے۔۔۔۔

فارس زوئی کے گھر کی طرف گاڑی موڑو۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔؟؟ فارس نے جان بوجھ کر یو چھا۔۔۔۔

ارے بھئی اسکو بھی لے کر جائیگے نا۔۔۔ چلو تم۔۔۔ اسوہ نے زچ ہو کر کہا۔۔۔

ایک تم چڑیل کم ہو جو اسے بھی بلارہی ہو۔۔۔ فارس نے اسے مزید تنگ کرنا چاہا۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ چڑیل۔۔۔ دیکھو بچو اب میں کیا کرتی ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔

تمہارے ایک ایک کارنامے بتاؤنگی میں اسکو اتنے مریج مصالحوں لگا کر بتاؤں گی میں اسکو۔۔۔ پھر پتا چلنا ہے تمہیں

--- اسوہ نے بھی موقع ہاتھ سے جانے نادیا۔---

اچھانا بہنا غصہ کیوں کر رہی ہو۔۔۔ ابھی چلتے ہیں۔۔۔ فارس نے بھی بازی ہاتھ سے جاتے ہوئے دیکھ کر فوراً

بول پڑا۔۔۔

اب آئے نالائعیں پر۔۔۔۔۔

فارس منہ بنا کے رہ گیا۔۔۔ چڑیل۔۔۔

ام۔۔ ہم۔۔ م۔۔ میں سن رہی ہوں۔۔۔

اسوہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

\*\*\*

وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو سب وہیں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

واہ بھی۔۔۔ آج تو محفل لگی ہے،۔۔۔ صوفے پر بیٹھتے ہوئے وہ گویا ہوا۔۔۔  
سب خوش تھے سوائے ماہاکے۔۔۔

ارے اسے تو آج باہر لے جانا تھا۔۔۔ حنان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔  
ارے یہ منہ کیوں پھلایا ہوا ہے۔۔۔ اسنے ماہاکو گود میں لیتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
ہنی مجھ سے بات مت کرو۔۔۔ گھوری سے نوازا گیا۔۔۔  
اچھا چلو آؤں کریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔

ہیں۔۔۔ سچی۔۔۔ ماہانے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسنے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ارے اس وقت کہاں لے جاؤ گے۔۔۔ بس چھوڑ دو۔۔۔ تم خود بھی تو تھکے ہوئے ہو۔۔۔ سارہ نے کہا۔۔۔  
کوئی مسئلہ نہیں میں تو کہتا ہوں تم بھی چلو۔۔۔ ہنی نے اسے ہاتھ سے اٹھاتے کہا۔۔۔  
ارے نہیں مجھے کہاں لئے پھر و گے۔۔۔ تم جاؤ۔۔۔ میں ماما۔۔۔ پاپا کے ساتھ ہوں۔۔۔  
ارے نہیں بیٹا میں تم چلی جاؤ۔۔۔ تھوڑا مجھے اور میری بیگم کو اکیلے میں وقت گزارنے دو۔۔۔ بابا نے سارہ کو آنکھ  
لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے بابا آپ لوگ بھی چلیں نا۔۔۔ اچھا ہے آؤ ٹنگ ہو جائے گی۔۔۔ سارہ نے بابا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا  
۔۔۔

بابا چلیں نا۔۔۔ ماہانے بھی ضد کی۔۔۔

چلیں ناما ماما بابا۔۔۔ اب کی بار حنان نے کہا۔۔۔

چلو بھی۔۔۔ تم لوگ ایسے تھوڑی نا چھوڑنے والے ہو۔۔۔ بابا بھی مسکراتے ہے کھڑے ہو گئے۔۔۔

چلیں بیگم۔۔۔۔۔ انہوں نے شمالہ بیگم سے کہا۔۔۔۔۔  
یاہو۔۔۔۔۔ و۔۔۔۔۔ ماہانے زور سے چیخ لگاتے ہوئے ہنی کے گال پی بوسہ دیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

فارس نے گانے گا گا کر سب کا دماغ خراب کر دیا تھا۔۔  
اجوا اور عبیرہ تو باقاعدہ سو گئیں تھیں۔۔۔۔۔  
اجوا کا سر زوئی کی گود میں تھا جسکو وہ ہولے ہولے سے تھپکار رہی تھی۔۔۔۔۔  
فارس اور اسوہ کی آن بھن پر کبھی مسکراتی تو کبھی کھڑکی سے باہر دیکھتی۔۔۔۔۔  
فارس خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔۔ چپ ہو جاؤ اب تو مجھے بھی نیند آنا شروع ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ اسوہ نے جمائی روکتے ہوئے کہا  
۔۔۔۔۔

مگر فارس ڈھیٹ۔۔۔۔۔ وہ کہاں چپ ہوتا۔۔۔۔۔ وہ تو اور وہ کام کریگا۔۔۔۔۔ جس سے اسوہ اسے منا کر لگی۔۔۔۔۔  
ملا ملا دل ماہیا۔۔۔۔۔  
تو ہے میری جند ماہیا۔۔۔۔۔  
سارے منڈے تیرے بھائی بھائی ہاں۔۔۔۔۔  
میں اک تیرا پیار۔۔۔۔۔  
فارس بیک مرر میں زوئی کو ہی فوکس کیے ہوئے تھا جو اسی کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔  
ہم۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ آیا بڑا۔۔۔۔۔ ویسے پے دیکھا تھا کیسے ہنس ہنس کے باتیں ہو رہیں تھیں نادیہ کے ساتھ۔۔۔۔۔ اب یاد آیا  
ہے پیار۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔ زوئی نے نظریں پھیر لیں۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔۔۔ فارس دل پے ہاتھ رکھ کے بولا۔۔۔

چٹا چولہ لی کناری۔۔۔۔۔

کچی نکلی ڈھولے دی یاری۔۔۔

زونی نے حیرت سے اسکو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ فارس نے اسکو آنکھ لگائی۔۔۔

ہا۔۔ زوئی ج منہ کھل گیا۔۔ اور وہ جلدی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

اوتے۔۔۔ بے حیا۔۔۔ اسوہ نے اسکے بازو پے چپت لگائی۔۔۔ اسنے سب دیکھ لیا تھا۔۔۔۔۔

ہیر کے رانجھے۔۔۔

لیلا کے مجنوں۔۔۔۔۔

آگے دیکھ کر گاڑی چلاؤ۔۔۔ بھری جوانی میں میرے شوہر کو رنڈوا کرنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔؟؟۔ اسوہ نے اسے

آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیسی بے شرم ہو۔۔۔۔۔ بھائی کے سامنے ایسی باتیں۔۔۔۔۔ چ۔۔۔۔۔ چ۔۔۔۔۔ چ۔۔۔۔۔ فارس نے افسوس سے کہا

ہاں بھائی تو دیکھو۔۔۔ جیسے آنکھ مارنے سے پہلے تعوز اور تسمیہ پڑھتا ہے۔۔۔ پینا۔۔۔۔۔

زونی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔ جسکو اسنے جلدی سے چھپا لیا۔۔۔

اور فارس کو تو چولگ گئی۔۔۔

اسنے گاڑی روک دی۔۔۔ کیوں کے آنسکر یم پالر آگیا تھا۔۔۔

عبیرہ۔۔۔ اجوا اٹھ جاؤ۔۔۔ زوئی انکو اٹھانے لگی۔۔۔۔۔

فارس بھائی نے گانا کیوں بند کر دیا۔۔۔ کتنی اچھی نیند آرہی تھی۔۔۔۔



اجوانے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر زوئی کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔  
ہم کہاں ہیں۔۔۔۔۔ عبیرہ ابھی تک شاید نیند میں تھی۔۔۔۔  
چلو ہم لندن پوہنچ گئے۔۔۔ اسوہ نے بھی بیچ میں ٹانگ اڑائی۔۔۔۔  
ہیں۔۔۔۔۔ عبیرہ نا سمجھی سے بولی۔۔۔۔  
ارے نہیں آنسکریم پارلر آگیا ہے۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔۔ زوئی نے اسکو اطمینان، دلایا۔۔۔۔  
موبائل۔۔۔۔۔ شٹ۔۔۔۔  
موبائل تو گاڑی میں رہ گیا۔۔۔  
آپ لوگ بیٹھیں میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔  
حنان انکو آنسکریم پارلر میں بیٹھا کے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔  
اچھا جلدی آنا۔۔۔۔۔ سارہ نے اسکو پیچھے سے آواز دی۔۔۔۔  
اور وہاں میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

فارس انکو آنسکریم دلا کے گاڑی سے باہر نکلنے کی تاکید کر کے خود پتا نہیں کہاں چلا گیا تھا۔۔۔۔  
کیوں کے باہر کافی رش تھا۔۔۔  
اسوہ یہ فارس کہاں چلا گیا۔۔۔۔۔ زوئی نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے پریشانی میں مبتلا ہو کر پوچھا۔۔۔۔  
آئے۔۔۔۔۔ ہائے۔۔۔۔۔ ابھی سے پریشانی۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔۔  
وہ جو مزے سے بیٹھی corneto کھانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ مزے سے بولی۔۔۔۔

زیادہ فضول نہیں بولو اچھا۔۔۔ میں تو اس لئے پوچھ رہی تھی کہ باہر کافی رش ہے۔۔۔۔۔ زوئی بھی جلدی سے سمجھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

ہم م م۔۔۔ سمجھ گئی میں۔۔۔ اسنے ہم پے زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اتنے میں اجوانے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے منہ کھولا۔۔۔

آہ۔۔۔ ہ۔۔۔ بجو۔۔۔ بجو۔۔۔ وہ دیکھو۔۔۔۔۔ اسنے اسوہ کا بازو جھنجھوڑا۔۔۔۔۔

آئے۔۔۔ ہائے۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ اجی۔۔۔ سکون سے آئیسی کریم تو ختم کرنے دو۔۔۔۔۔

اسنے بھی کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

لیکن یہ کیا۔۔۔۔۔ یا اللہ۔۔۔۔۔ اسکے منہ سے اچانک نکلا۔۔۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے پر سب کھڑکی سے باہر دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

ایک چھوٹا سا پیارا بچہ روتے ہوئے سڑک کے کنارے کھڑا رو رہا تھا۔۔۔۔۔

لگتا ہے راستہ بھول گیا ہے۔۔۔۔۔ عجبیرہ نے اندازہ لگایا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ بیچارہ۔۔۔۔۔ ماں باپ سے پچھڑ گیا ہے۔۔۔۔۔ اجوانے اندازہ لگایا۔۔۔۔۔

یا اللہ یہ کہیں گاڑی کے زد میں نا آجائے۔۔۔۔۔ زوئی نے سڑک پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

زوئی کا یہ کہنا تھا کہ اسوہ تیر کی تیزی سے گاڑی سے اتری۔۔۔۔۔

آئیسی کریم اسکے ہاتھ میں تھی جو تقریباً اسنے ختم کر لی تھی۔۔۔۔۔

ارے تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ زوئی نے اسکو آواز لگائی۔۔۔۔۔

کسی کی جان بچانے۔۔۔۔۔

ارے بچو آنسکریم تو رکھ۔۔۔ ت۔ی۔۔۔ جائیں۔۔۔۔۔ اجوا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ کیوں کے وہ جاچکی تھی  
۔۔۔

\* \* \*

ماہا۔۔۔۔۔ بابا ماہا کہاں گیا۔۔۔۔۔ سارہ نے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔  
بیٹا ابھی تو یہی تھا۔۔۔۔۔  
یا اللہ۔۔۔۔۔ پتا نہیں کہاں چلا گیا رش بھی تو بہت ہے۔۔۔۔۔ سارہ روہانسی ہو گئی۔۔۔۔۔  
سب ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔ شاید حنان کے ساتھ گیا ہو ماما نے اسکو تسلی دی۔۔۔۔۔  
ایک منٹ میں حنان کو فون کر کے پوچھتا ہوں۔۔۔۔۔ بابا نے کہا۔۔۔۔۔  
یا اللہ میرے بچے کی حفاظت کرنا۔۔۔۔۔ وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگتی ساتھ میں ورد کرتی رہی۔۔۔۔۔  
فون نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔۔ بابا نے دوبارہ نمبر ڈائل کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
اب تو اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔۔۔  
وہ چیئر کو پیچھے گھسیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔  
اب تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔؟ ماما بھی پریشان ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔  
ماہا کو ڈھونڈنے۔۔۔۔۔ اسنے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
رکو ہم بھی چلتے ہیں۔۔۔۔۔ بابا بھی کھڑے ہی گئے۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ بھاگتی ہوئی جا رہی تھی کہ اسکا کسی شخص سے زبردست تصادم ہوا۔۔۔۔۔  
آہ۔۔۔۔۔ اسوہ کے ہاتھ میں جو آنسکریم تھی وہ ساری اس شخص کی شرٹ خراب کر گئی۔۔۔۔۔

تخ۔۔۔ اسوہ کے ہاتھ بھی گندے ہو گئے۔۔۔ وہ آنسکریم اسنے پھینک دی۔۔۔ اجلت میں وہ بنا دیکھے اسکو سوری  
بولتی بھاگی جارہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ بھاگتی حنان کی اس پر نظر پڑی۔۔۔۔  
ہاں وہ حنان تھا۔۔۔۔

غصے سے اسکی آنکھیں اور چہرہ دونوں سرخ ہو گئے۔۔۔۔

اسنے جلدی سے اسوہ کلائی پکڑ لی۔۔۔ اسے روکنا چاہا۔۔۔۔

آہ۔۔۔ وہ چیخ لگاتی اسکی جانب بڑھتی چلی گئی۔۔۔۔

اسوہ۔ حنان سے چند قدم کے فاصلے پر تھی۔۔۔۔

حنان سرخ آنکھیں لئے اسکو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

بھاگنے سے اسوہ کی سانس پھول گئی تھی۔۔۔ سرخ چہرہ۔۔۔ دوپٹہ جو بھاگنے کی وجہ سے اب کندھوں پر آگیا تھا

۔۔۔ جھوڑے سے نکلی ہوئی لٹیں۔۔۔ وہ اور بھی اسے پرکشش بنا رہی تھیں۔۔۔۔

ایک منٹ کے لئے تو حنان بھی گڑبڑا گیا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔؟

حواس سمجھالتے ہی اسوہ کے منہ سے نکلا۔۔۔۔ اور وہ چند قدم اور پیچھے ہوئی۔۔۔۔

تم میری زندگی میں عذاب بن کر آئی ہو۔۔۔ اسنے اونچی آواز میں کہتے ہی گرفت اور بھی مضبوط کر لی۔۔۔۔

جس سے اسوہ کی چوڑیاں ٹوٹ گئیں اور درد ہونے لگا۔۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔ اسوہ اپنا ہاتھ چھڑانے میں لگ گئی۔۔۔۔ اور بار بار پیچھے مڑ کے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔



تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی۔۔ جب تک یہ صاف نا کر لو۔۔ اسنے اپنی شرٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

فلحال اسوہ کے پاس وقت نا تھا۔۔ ورنہ اچھے سے اسکا منہ توڑتی۔۔۔  
اس لئے اب اسکو جانا تھا۔۔۔

اپنی ساری ہمت جمع کر کے وہ اپنا دایاں ہاتھ حنان کے سینے پر رکھتی زور سے اسکو پیچھے دھکیلتی بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

حنان کا بیلنس بگڑ گیا اور وہ دو قدم پیچھے ہوا۔  
ہے رکو۔۔۔۔

حنان اسکو آوازیں دیتا رہ گیا۔۔۔۔۔  
پہلے فون لے لوں اپنا پھر دیکھتا ہوں تمہیں بھی۔۔۔۔ وہ بڑبڑاتا ہوا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ اسوہ کی بچی مروائے گی۔۔ فارس نے سختی سے منا کیا تھا کہ گاڑی سے باہر مت نکلنا۔۔۔۔۔  
زوئی کب سے بیٹھی فارس کے ڈر سے اسوہ کو صلواتیں سنارہی تھی۔۔۔۔۔  
فارس۔۔۔۔۔ یا اللہ فارس اگیا۔۔۔۔۔

جل تو جلال تو آئی مصیبت ٹال تو۔۔، فارس پر نظر پڑتے ہی وہ دل ہی دل میں ورد کرنے لگی۔۔۔۔۔  
اچھا سنو تم دونوں میں سے کوئی بھی فارس کو نہی بتائے گا کہ اسوہ کہاں ہے۔۔۔۔۔  
زوہانے سختی سے عبیرہ اور اجوا کو تاکید کی۔۔۔۔۔  
وہ دونوں ہاں میں سر ہلاتی بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔ فارس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔  
ہیں۔۔۔۔۔ چوتھی کہاں گئی۔۔۔ اسکی نظر اسوہ کی خالی سیٹ پر پڑی۔۔۔۔۔  
ان تینوں کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔۔۔  
کچھ پوچھ رہا ہوں میں۔۔۔۔۔ کوئی جواب نہ پا کر وہ غصے سے چیخ پڑا۔۔۔۔۔  
اجو اور عبیرہ نے زوئی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ مطلب زوئی بتائے گی۔۔۔۔۔  
اب فارس زوئی کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔  
وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ باہر گئی ہے۔۔۔۔۔  
باہر۔۔۔۔۔ وہ چونکا۔۔۔۔۔  
کیوں میں نے منا کیا تھا نا۔۔۔۔۔ اب کی بار لہجہ نرم اور آواز سخت تھی۔۔۔۔۔  
کیوں کے زوئی بھی روہانسی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔  
اسنے ڈر کے مارے ساری کہانی بتادی۔۔۔۔۔  
وہ مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا۔۔۔۔۔  
اب تم کہاں جا رہے ہو؟۔۔۔۔۔ اسکو باہر جاتے دیکھ کر زوئی پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔  
جہنم۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ یہ کہتا وہ دروازہ زور سے بند کرتا چلا گیا۔۔۔۔۔  
اب میں نے کیا کیا۔۔۔۔۔ جو مجھے اتنا سنا گیا ہے۔۔۔۔۔ زوئی کو بھی غصہ آ گیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ اسوہ نے اسکو اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔  
وہ گولو مولو سا بچہ اس وقت ہچککیوں میں تھا۔۔۔۔۔ اور ماما۔۔۔۔۔ ماما کئے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کہاں ہے آپ کی ماما۔۔۔؟؟

ماہانے انگلی سے آئیسکریم پارلر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

اچھا آپ چپ کر جاؤ ہم ابھی ماما کے پاس چلتے ہیں۔۔۔۔۔ چپ ہو جاؤ۔۔۔ اسوہ اسکو پیار سے سمجھانے لگی۔۔۔۔۔

\*\*\*

ماما بابا اور سارہ کو باہر کی طرف آتا دیکھ کر وہ انکی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کیا ہوا سب خیریت ہے۔۔۔؟؟

حنان نے سب کا اتر اہوا چہرہ دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

ماہا تمہارے ساتھ نہیں گیا۔۔؟ سارہ نے فوراً پوچھا۔۔۔

ماہا۔۔ نہیں تو میرے ساتھ تو نہی آیا۔۔

سارہ پھر سے رونے لگی۔۔۔۔۔ ہنی میرا بیٹا لا دو مجھے وہ پتا نہیں کہاں ہے۔۔۔ کس حال میں ہے۔۔۔۔۔ وہ حنان کا

بازو جھنجھوڑنے لگی۔۔۔

اچھا تم سمجھا لو خود کو میں ڈھونڈتا ہوں یہی کہیں ہو گا۔۔۔

وہ اسکو تختہ پانے لگا۔۔۔۔۔

اب تو حنان کے بھی پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

\*\*\*

ارے آپ تو بہت پیارے ہو... کیا نام ہے آپکا اسوا! سکونا جانے کب سے بہلا رہی تھی پروہ بہلا تو نہیں مگر چپ

ضرور ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

میں آپکو کیوں بتاؤں اپنا نام۔۔۔؟ ماہانے بھنوں کو اچکاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

بڑا چالاک بچا ہے۔۔۔ اسوہ نے سوچا۔۔۔

کیوں نہیں بتاؤ گے اپنا نام۔۔۔؟؟

کیوں کے آپ میرے لئے اجنبی ہو اور میں اجنبی لوگوں کو اپنا نام نہیں بتاتا۔۔۔ ٹھوک سے جواب آیا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ اسوہ نے زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آپ کے لئے اجنبی ہوں تو آپ میرے ساتھ آکیوں رہے ہو۔۔۔؟؟

...Because you are a good girl

آپ نے میری ہیلپ کی نا۔۔۔

سوچ کر جواب دیا گیا۔۔۔

اسوہ کچھ بولتی اس سے پہلے۔۔۔ ماہانے زور سی چیخ لگائی۔۔۔

کے اسوہ بھی کانپ اٹھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ اسوہ نے جلدی سے پوچھا۔۔۔

ہنی۔۔۔ ہنی۔۔۔ ماہانے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔۔۔

ہنی۔۔۔؟؟ وہ بھی بڑبڑاتے ہوئے دیکھنے لگی۔۔۔

ہنی جو ماہا کو ڈھونڈنے نکلا تھا۔۔۔ ایک دم اسکو لگا کے کوئی اسکو پکار رہا ہے۔۔۔ اسنے چاروں جانب نظر دوڑائی۔

۔۔

اسکو ماہا نظر آگیا۔۔۔ لیکن۔۔۔ اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔۔۔ دور سے تو نظر نہیں آیا۔۔۔ اور رش بھی تھا

۔۔۔

وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھ گیا۔۔۔



اسوہ آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہی تھی کہ یہ ہنی ہے کون۔۔۔۔؟

کے اسکو حنان نظر آیا۔۔۔۔ وہ انکی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ شخص۔۔۔۔۔ میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔ چل بھاگ اسوہ۔۔۔۔۔ وہ اٹے پیر وہاں سے بھاگی

۔۔۔۔۔

ارے کہاں لے جا رہی ہو مجھے۔۔۔۔۔ چھوڑو۔۔۔۔۔ مجھے ہنی کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔

...Leav me

ماہا پیچھے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

بچے دیکھو میں تمہارے ہنی کو فون کر کے بلا لوں گی۔۔۔۔۔ فلحال مجھے اس گدھے سے پیچھا چھوڑانا ہے۔۔۔۔۔ اسوہ

ہانپتی ہوئی بولے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

آئے۔۔۔۔۔ بہت بڑی غلط فہمی۔۔۔۔۔

حنان انکی جانب بڑھتے ہوئے اس لڑکی کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جو ماہا کو اٹھائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

قریب جانے پر پتا چلا وہ اسوہ ہے۔۔۔۔۔

یہ لڑکی۔۔۔۔۔ حیرت سے اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔۔۔

اور ماہا اسکے پاس کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔؟؟

وہ تیزی سے انکی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔ مگر یہ کیا اسوہ اسکو دیکھ کر اٹے پیر بھاگنے لگی۔۔۔۔۔ اور ماہا اسکو جھنجھلاتے ہوئے

پیچھے رہا تھا۔۔۔۔۔

تیزی سے اسکے دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔۔۔۔۔ کڈنیپ۔۔۔۔۔ اسنے زیر لب دھرایا۔۔۔۔۔ اور تیزی سے بھاگا

۔۔۔۔۔

ہے رک جاؤ۔۔۔

گدھا۔۔۔??

??...You mean donkey

ماہانے سوال کیا۔۔۔

اب میں اسکو کیسے سمجھاؤں۔۔۔ اسوہ نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔

ہاں ہاں۔۔۔۔donkey...

ہنی مجھے ہنی کے پاس جانا ہے۔۔۔۔

لے جاؤنگی۔۔۔۔

حنان انکے قریب پوہنچ گیا تھا۔۔۔ وہ تیزی سے اسوہ کے آگے آیا۔۔۔

اب وہ جس جگہ پر آگئے تھے وہاں رش کم تھا۔۔۔۔

اسوہ اسکو اپنے سامنے دیکھ کر ڈر کے مارے فر فر بولنے لگی۔۔۔

مجھے کچھ مت کرنا۔۔

میرنے کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ تو غلطی سے۔۔۔

ابھی اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ حنان کا تھپڑ۔۔۔ اسوہ کے گال پر۔۔۔۔۔

.....You bluddy

تم جیسوں کی وجہ سے یہ ملک خراب ہے۔۔۔ شرم نہیں آتی لڑکی ہو کر یہ کام کرتی ہو۔۔۔ کسی کو اغوا کرنے کا جرم

جانتی ہو۔۔۔۔

وہ بول نہیں چلا رہا تھا۔۔۔۔

ہنی۔۔۔ ماہا اسکو کچھ بول رہا تھا۔۔۔ مگر وہ سن کہاں رہا تھا۔۔۔ وہ تو اپنی سنارہا تھا۔۔۔  
اسوہ دم باخود اسکو گھورے جارہی تھی۔۔۔  
تھپڑ۔۔۔۔۔ مجھے تھپڑ مارا۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔  
جسنے کبھی اپنے ماں باپ کی جھڑپ ناسہی۔۔۔۔۔ بھائیوں کا غصہ ناسہا۔۔۔۔۔ اسکو تھپڑ۔۔۔۔۔  
ماہا۔۔۔۔۔ اتنے میں۔۔۔۔۔ سارہ اور ماما بابا وہاں پوہنچ گئے۔۔۔۔۔  
ماہامیری جان۔۔۔۔۔۔۔ سارہ اسکو پیار کیے جارہی تھی۔۔۔۔۔  
کہاں تھے تم۔۔۔۔۔  
مما میں ہنی کے پیچھے جارہا تھا۔۔۔۔۔ مگر میں راستہ بھول گیا۔۔۔۔۔  
تمہیں تو میں پولیس کے حوالے کرونگا۔۔۔۔۔  
حنان نے فون نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ہنی۔۔۔۔۔ رکو۔۔۔۔۔ یہ کڈ نیپر نہیں ہے۔۔۔۔۔ اسنے میری جان بچائی۔۔۔۔۔  
ماہانے ساری کہانی سنادی۔۔۔۔۔  
حنان کا فون کرتا ہاتھ رک گیا۔۔۔۔۔ اور وہ اسوہ کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جو خاموش کھڑی اسکو گھورے جارہی تھی  
۔۔۔۔۔ آنکھ سے آنسو ٹپکا۔۔۔۔۔

\* \* \*

فارس اسوہ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں پوہنچا تھا۔۔۔۔۔  
اسکی نظر دور کھڑی اسوہ پر گئی۔۔۔۔۔ وہ اکیلی نہیں تھی۔۔۔۔۔ اور بھی کوئی تھا اسکے ساتھ۔۔۔۔۔  
یہ پاگل لڑکی۔۔۔۔۔ آج تو نہیں چھوڑوں گا تمہیں۔۔۔۔۔ وہ انکی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

اسوہ۔۔۔۔۔ فارس نے اسکے قریب جاتے ہوئے اسے بازو سے پکڑا۔۔۔۔۔

اسوہ نے جلدی سے آنکھ کا کنارہ صاف کیا۔۔۔۔۔

کہاں تھی تم۔۔۔۔۔ پاگل ہو۔۔۔۔۔ ایسے بنا بتائے کوئی جاتا ہے۔۔۔۔۔

فارس اس پر برس پڑا۔۔۔۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ آپ کا شکریہ ادا کیسے کروں۔۔۔۔۔ آپ نے میرے بچے کی

جان بچائی۔۔۔۔۔ سارہ نے کہا۔۔۔۔۔

حنان کے تو میں کان کھینچوں گی۔۔۔۔۔ بیٹا اسکی طرف سے میں معافی مانگتی ہوں یہ تھوڑا جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ سوری  
بیٹا ماما نے کہا۔۔۔۔۔

اور حنان شرمندہ کھڑا اسکا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔ حنان کی نظر اسکی زخمی کلائی پر پڑی۔۔۔۔۔ جو اسکی وجہ سے ہی زخمی  
ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر بول نہ سکا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ وہ بس اتنا کہہ سکی۔۔۔۔۔

فارس کو یہ سمجھنے میں بالکل بھی دکت نہ ہوئی کہ یہاں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اب وہ نرم پڑا تھا۔۔۔۔۔

چلو اسوہ۔۔۔۔۔ فارس نے اسکی زخمی کلائی پکڑی۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔ اسوہ کراہ اٹھی۔۔۔۔۔

حنان کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟ فارس نے کلائی کی طرف دیکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔۔۔

چوٹ لگ گئی۔۔۔۔۔ اسنے بس اتنا کہا۔۔۔۔۔



درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔۔ فارس نے پیار سے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔  
اسکو اور رونا آگیا۔۔۔۔۔ اسنے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔۔۔۔۔  
درد تو کسی اور بات کا تھا۔۔۔۔۔  
فارس نے جلدی سے اپنی جیب سے رومال نکال کر اسکی کلائی پر باندھا شروع کیا۔۔۔۔۔  
اور ساتھ ساتھ ڈانٹ بھی رہا تھا۔۔۔۔۔  
کہا بھی تھا بچو والی حرکت مت کرو۔۔۔۔۔ بڑی ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔۔  
اسوہ نے ایک نظر حنان کو دیکھا۔۔۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ دیکھو۔۔۔۔۔ یہ ہے میرا بھائی جو میری ایک آہ پر تڑپ  
اٹھتا ہے۔۔۔۔۔ وہ نظرے جھکا گیا۔۔۔۔۔  
میں ٹھیک ہوں گھر چلو۔۔۔۔۔ اسوہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
پکا۔۔۔۔۔؟ فارس نے پوچھا۔  
ہم۔۔۔۔۔ اسنے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔۔  
وہ گاڑی کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔  
وہ اسکو دور تک جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔  
حنان۔۔۔۔۔ حنان۔۔۔۔۔  
ہم۔۔۔۔۔ م۔۔۔۔۔  
چلیں۔۔۔۔۔ وہ چلی گئی۔۔۔۔۔ سارہ نے اسکا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ہاں چلیں۔۔۔۔۔  
رکو۔۔۔۔۔ سارہ نے اسکو آواز دی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ اسنے بھی جوابن پوچھا۔۔۔

تمہارے ہاتھ میں بھی خون ہے۔۔۔۔

سارہ نے تشویش سے پوچھا۔۔۔۔

حنان نے اپنا ہاتھ دیکھا جہاں خون اب کافی سوکھ چکا تھا۔۔۔۔

سارہ کا دماغ پھرتی سے چلا۔۔۔۔

حنان۔۔۔۔ یہ تمنے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔

اس بے چاری نے تو ہماری مدد کی ہے۔۔۔۔ اور تھی بھی کتنی پیاری۔۔۔۔

گھر چلو۔۔۔۔ زیادہ دماغ نہ چلاؤ۔۔۔۔ حنان یہ کہتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

تم کبھی نہیں سدھرو گے۔۔۔۔ وہ بھی چل پڑی۔۔۔۔

\*\*\*

اجوا اور عبیرہ سیٹ پر آڑی تیر چھی سو گئیں تھیں اور زوئی انکے انتظار میں چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔

ہینڈ زاپ۔۔۔۔ خبردار اگر آواز نکالی تو۔۔۔۔ فارس نے ہاتھ سے بندوق بنا کر زوئی کے سر پر رکھی۔۔۔۔ اور آواز

بد لکر گویا ہوا۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔ م مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔ زوئی کی توجان اور بن آئی۔۔۔۔

کیوں تنگ کر رہے ہو۔۔۔۔؟ اسوہ جو کب سے چپ کھڑی تھی آگے آتے ہوئے بولی۔۔۔۔

اسوہ۔۔۔۔ زوئی کرنٹ کھا کر پیچھے مڑی۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔ فارس کا قبضہ چھوٹ گیا۔۔۔۔۔

چلو گھر دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ اسوہ اجوا اور عبیرہ کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ہا۔۔۔ اسوہ یہ میری جگہ ہے۔۔۔ زوئی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اب میری ہے۔۔۔ پلیز تم آگے بیٹھ جاؤ۔۔۔ اسوہ نے منت کی۔۔۔۔

اسنے فارس کو گھوری سے نوازا۔۔۔۔ جو کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔۔

ناچار زوئی کو آگے بیٹھنا پڑا۔۔۔

تم کیا سمجھتے ہو مسٹر گدھے۔۔۔

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کے اچھا نہیں کیا۔۔۔۔ تم نہیں جانتے کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے۔۔۔

وہ گاڑی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھے اپنی ہی سوچو میں اس سے مخاطب تھی۔۔۔۔

میں نے تمہارے تھپڑ کا جواب نہیں دیا تو اس کا مطلب یہ تھوڑائی ہے کہ میں ڈر گئی۔۔۔۔

شاید تم نے فزکس میں نیوٹن کا 3rd law نہیں پڑھا۔۔۔۔ ہر action کا reaction ہوتا ہے تو بس تم میرے

رد عمل کا انتظار کرو۔۔۔

میں نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے نادیا تو میں بھی اسوہ نہیں۔۔۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچو میں گم تھی کہ فارس کی آواز نے اسے بیدار کیا۔۔۔۔

ہاں ہو گئی غلطی مجھ سے میں جانتا ہوں

پر اب بھی تجھے میں اپنی جان مانتا ہوں

وہ زوئی کی طرف دیکھ کر گنگنائے جا رہا تھا۔۔۔ جو دروازے سے چپک کر منہ موڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔

اللہ کا واسطہ ہے فارس چپ ہو جاؤ کیوں دماغ خراب کیا ہوا ہے۔۔۔۔ اب تو قسم سے الٹی آنے لگی ہے۔۔۔۔

اسوہ نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم چپ کرو ایک تو تمہاری وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔۔۔۔ فارس نے بھی آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میری وجہ سے۔۔۔۔۔ اسوہ نے بھنوووں کو جنبش دیتے ہوئے شہادت کی انگلی اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ہم م۔۔۔ غلطی خود کی اور قصور وار کوئی اور۔۔۔۔۔ مینا۔۔۔۔۔ زوئی نے دل میں سوچتے ہوئے کانوں میں انگلیاں  
ٹھونس لی۔۔۔۔۔

کیوں کے اسوہ اور فارس کی ٹوٹو میں میں۔۔۔ پھر سے شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔۔  
تم دونوں چپ نہیں کر سکتے تھوڑی دیر۔۔۔۔۔ تنگ آ کر زوئی پھٹ پڑی۔۔۔۔۔  
فارس نے گاڑی روک دی۔۔۔ اور وہ ایک گھوری دونوں کو نوازتی گاڑی سے اتر گھر کی جانب چل دی۔۔۔۔۔  
ہیں۔۔۔ اسکو کیا ہوا۔۔۔؟ فارس نے جاتے ہوئے اسکا تعاقب کیا۔۔۔۔۔  
اسوہ بھی حیران ہوئی۔۔۔۔۔  
یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔۔ تمنے اسکو ناراض کر دیا۔۔۔۔۔ اب میں اسکو کیسے مناؤں گی۔۔۔۔۔  
اسوہ نے روتی شکل بنا کر فارس کے کندھے پر تھپڑ رسید کی۔۔۔۔۔  
تمہیں تو میں گھر جا کر بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ اسنے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اسکی آنکھیں دکھائی۔۔۔۔۔  
ہم م م۔۔۔۔۔ اسنے بھی منہ موڑ لیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سیگریٹ سلگایا اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا جولان میں کھلتی تھی۔۔۔۔۔

سیگریٹ پینا اسکی عادت میں شامل نا تھا۔۔۔۔۔ جب وہ پریشان ہو تا یا اداس تب ہی کہیں ایک دو پیتا۔۔۔۔۔ اب بھی وہ  
یہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دل نے کہا۔۔۔۔۔ حنان تم نے ٹھیک نہیں کیا اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔



نہیں حنان تم نے بہت اچھا کیا۔۔۔ کیا تم بھول گئے کہ اس لڑکی نے تمہاری بے عزتی کی تھی۔۔۔ وہ بھی ایک بار نہیں بار بار۔۔۔ دماغ نے کہا۔۔۔۔۔

لیکن تم غلط تھے تم نے بھی تو پیسے اسے تمہارے اسکی بے عزتی کی تھی۔۔۔ ہر انسان کی عزت نفس ہوتی ہے۔۔۔ اور وہ تو پھر بھی ایک لڑکی تھی۔۔۔ اور ویسے بھی اسنے تو تمہاری مدد کی تھی ماہا کی جان بچا کر اور تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ چھی۔۔۔۔۔ دل نے ملامت کی۔۔۔۔۔

ہاں تو اس میں کوئی بڑی بات ہے ایک انسان کی جان بچانا دوسرے انسان کا فرض بنتا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی جان بوجھ کر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا یہ تو ایک غلط فہمی تھی اور غلطیاں تو انسانوں سی ہی ہوتی ہیں۔۔۔ دماغ نے اور بڑھا دیا۔۔۔۔۔

اف۔۔۔ کہاں پھنس گیا میں۔۔۔ اسنے جھنجھلاتے ہوئے سیگریٹ پھینک دی۔۔۔۔۔  
یہ لڑکی مصیبت بن کر میرے پیچھے پڑ گئی ہے۔۔۔ کیا کرو میں۔۔۔۔۔  
اب وہ دل کی سنے یا دماغ کی۔۔۔۔۔

اچھا ہوا اسکے ساتھ۔۔۔ آخر اسکو بھی پتا چلے۔۔۔ کے میں کمزور نہیں ہوں۔۔۔ ہر بار وہ میری بے عزتی کر جاتی ہے۔۔۔ اب تھوڑا وہ بھی سہ لے بہت ہلکا لیا تھا نا اسنے مجھے۔۔۔ اب بھگتے۔۔۔۔۔  
مطلب دماغ کی بات سنی گئی۔۔۔ بعض اوقات دماغ سے کیے گئے فیصلے درست نہیں ہوتے۔۔۔  
اکثر دماغ سے کیے گئے فیصلے بھاری ہی پڑتے ہیں۔۔۔۔۔

تم غلط کر رہے ہو۔۔۔۔۔ دل نے افسوس کیا۔۔۔  
وہ انگور کر تا شاہور لینے چلا گیا۔۔۔ پُر سکون ہونے کے لئے۔۔۔۔۔

\*\*\*

پاپا نے ٹھیک تو کیا ناز بیر انکل سے بات کر کے۔۔۔  
اگر نہیں تو انکا جواب ابھی تک کیوں نہیں آیا۔۔۔  
وہ کمرے میں چکر کاٹی مسلسل سوچے جارہی تھی۔۔۔۔  
حنان میر اپرو پوزل قبول تو کرے گا نا۔۔۔۔ وہ پریشان سی سوچ رہی تھی۔۔۔  
اگر اسنے ریجیکٹ کر دیا تو۔۔۔۔۔؟؟  
نہیں اللہ میاں۔۔۔ ایسا نہیں کریں میرے ساتھ۔۔۔ میں مر جاؤنگی اسکے بنا۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی۔۔۔  
پلزا سے میرا بنا دیں۔۔۔ پلزا پلزا۔۔۔ میں اور کچھ نہیں مانگوں گی۔۔۔ پرومیں۔۔۔  
عریشہ۔۔۔ بیٹا سو جاؤ۔۔۔ رات ہو گئی ہے صبح تمہاری آنی (خالہ) آرہی ہیں جلدی اٹھنا ہے۔۔۔  
اسکی کمرے کی لائٹ جلتے دیکھ کر پاپا نے آواز دی۔۔۔  
جی پاپا سو رہی ہوں بس۔۔۔  
وہ یہ کہتے ہی بستر میں گھس گئی۔۔۔

\* \* \*

اسوہ جلدی فارس کو اٹھاؤ 10 بج رہے ہیں۔۔۔ ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ دوکان پر جائے انکا ہاتھ بٹائے

-----

وہ جولاؤنج کی صفائی کر رہی تھی۔۔۔ آپنی نے اسکو آواز دی۔۔۔  
کیا مصیبت ہے۔۔۔ ہر کام میرے حصے میں آتے ہیں۔۔۔ اب اس نواب کو اٹھاؤں بھی میں۔۔۔ وہ پیر پٹختی فارس  
کے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔

واہ واہ نواب زادے کے کمرے کا حشر تو دیکھو۔۔۔ اور امی ڈانٹتی صرف مجھے ہیں۔۔ اسے کچھ نہیں کہتی۔۔ ایک جوتا اسکا۔۔۔ بیڈ کے نیچے تھا۔۔ اور دوسرا تو نظر ہی نہیں آرہا۔۔۔ اور وہ نواب آڑا تر چھا۔۔ گدھے گھوڑے بیچے سو رہا تھا۔۔۔۔۔ فارس اٹھ جاؤ۔۔ اسنے سامان سمیٹتے ہوئے وہیں سی آواز دی۔۔۔۔۔ وہ اسکے قریب جا رہی تھی۔۔ کے اسکی نظر فارس کے موبائل پر پڑی۔۔۔۔۔ ام۔۔ ہم۔۔ آج ہاتھ لگ ہی گیا۔۔ میں بھی دیکھوں آخر اس میں ایسا ہے ہی کیا جو یہ ہر وقت گھسار ہتا ہے۔۔۔۔۔

ارے اس میں تو پاسوورڈ ہے۔۔۔ شکر ہے تھمب پاسوورڈ ہے۔۔۔ اسنے آرام سی فارس کا ہاتھ اٹھا کر اسکا انگھوٹھا موبائل پر رکھ دیا۔۔۔۔۔ ہائے کھل گیا۔۔۔ اسنے خوشی سی نعر اگایا۔۔۔۔۔ پھر جلدی سی چپ ہو گئی۔۔۔۔۔ خاموش اسوہ۔۔ آرام سے۔۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔ اسنے فارس کی طرف دیکھتے ہوئے خود سے ہی مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔ جو مزے سے سو رہا تھا اسکو تو خبر ہی نا تھی کے ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔۔ ہائے۔۔ اس میں تو ایسا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ اسنے ساری گیلری چھانی۔۔۔۔۔ اسکو گہرا صدمہ ہوا۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔۔ نوٹیفکیشن۔۔۔۔۔ کس چیز کا نوٹیفکیشن ہے۔۔۔۔۔ اسنے کھولا۔۔۔۔۔ اسکا دماغ گھوم گیا۔۔۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔۔۔ اسنے جلدی جلدی سب کو کینسل کر دیا۔۔۔۔۔

اسوہ۔۔۔۔۔آپی کی آواز آئی۔۔۔۔۔

ابھی آئی۔۔۔۔۔اسنے جلدی سے موبائل بند کر کے رکھ دیا۔۔۔۔۔اور باہر کی جانب چل پڑی۔۔۔۔۔

\* \* \*

حنان کہاں ہے نظر نہیں آرہا۔۔۔۔۔زبیر صاحب نے سب کو وہاں پا کر سوائے حنان کے تو پوچھ لیا۔۔۔۔۔  
آج آفس سے اوف ہے نا تو مزے سے نیند پوری کر رہا ہے۔۔۔۔۔ماما نے جواب دیا۔۔۔۔۔  
ہاں تو ماشا اللہ پورا کام بھی تو اسنے ہی سمجھالا ہوا ہے نا۔۔۔۔۔بابا نے اخبار کھولتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
آپ نے بھی ایک دم سے میرے بچے پر اتنی ذمہ داری عائد کر دی ہے۔۔۔۔۔بیچارہ تھک جاتا ہے۔۔۔۔۔ماما نے حنان  
کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ارے کہاں۔۔۔۔۔اتنی تو ذمہ داری نہیں۔۔۔۔۔اب آگے بھی تو اسے ہی سمجھانا تھا۔۔۔۔۔تو ابھی سے ہی سمجھالے

۔۔۔۔۔

ارے صبح صبح کس بات پر الجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔سارہ نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ارے کچھ نہیں بیٹا یہ تو روز کا معمول ہے۔۔۔۔۔تم بتاؤ۔۔۔۔۔ماہا نہیں اٹھا۔۔۔۔۔  
نہیں مامرات لیٹ تک جاگنے کی وجہ سے وہ نواب بھی سو رہا ہے۔۔۔۔۔  
اچھا سونے دو ویسے بھی کھیل کھیل کے تھک جاتا ہے۔۔۔۔۔بابا نے اخبار ہٹاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔  
جی۔۔۔۔۔

بیٹا تم نے حنان سے بات کی۔۔۔۔۔عیشہ کے متعلق۔۔۔۔۔بابا کو کچھ یاد آنے پر پوچھ بیٹھے۔۔۔۔۔  
آہ۔۔۔۔۔ارے نہیں بابا۔۔۔۔۔وقت ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔اسنے معذرت کے ساتھ کہا۔۔۔۔۔



اچھا۔۔۔ اسد صاحب نے بتایا تھا کہ عریشہ کی آنی یہاں آئی ہوئی ہیں۔۔۔۔ تو میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نارات کے کھانے پر انکو مدعو کر لیں۔۔۔۔۔ بابا نے اپنی رائے دی۔۔۔۔۔  
یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔۔۔ اسی بہانے انکی فیملی سے بھی ملاقات ہو جائے گی اور رہی سہی بات بھی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ ماما نے بھی اپنی رائے دی۔۔۔۔۔  
جیسا آپ لوگوں کو مناسب لگے۔۔۔۔۔ سارہ نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔۔۔

\* \* \*

میں کیا سوچ رہی تھی آج چلی ناجاؤں شریا بیگم کی طرف۔۔۔۔۔ امی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
معیز کی تو چھٹی والے دن بھی چھٹی ناہوتی اب بھی وہ کام سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔۔۔  
ارے امی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔۔ پہلے بھائی سے تو پوچھ لیتیں۔۔۔۔۔  
ارے اسنے کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔ مجھ سے اب صبر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔  
امی جان جہاں اتنا صبر کر لیا ہے وہاں تھوڑا اور سہی۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی انکے گھر میں شادی چل رہی تھی کل ہی تو ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ابھی دو تین دن تو رہنے دیں۔۔۔۔۔ معید نے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
یہ تو ٹھیک ہے پر لڑکی ہاتھ سے ناچلی جائے۔۔۔۔۔ ایک نئی فکر۔۔۔۔۔  
امی اگر اسکو بھائی کی قسمت میں لکھا گیا ہو گا نا تو وہ مل جائیں گی۔۔۔۔۔ چاہے کوئی کتنا ہی نارو کے۔۔۔۔۔ اب آپ فکرنا کریں۔۔۔۔۔ معید نے ماں کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
مجھے کیا ہے بیٹا میں تو ہر وقت تم دونوں کی خوشیوں کی ہی دعا کرتی رہتی ہوں اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔۔۔۔ انہوں نے بھی اسے پیار کیا۔۔۔۔۔  
آمین۔۔۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔۔۔

یہ تم ادھر ادھر کیا دیکھ رہی ہو ٹھیک سے ہوم ورک کرونا۔۔۔۔۔ اسوہ نے اجوا کو ایک ہلکی سی چپت رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آرام سے بھی تو بتایا جاسکتا ہے مار کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔  
امی جو سبزی کاٹ رہی تھیں اسوہ کو دیکھتے بولیں۔۔۔۔۔

اسوہ یہ تھوڑا بتاؤ۔۔۔ اس جملے کا مطلب۔۔۔۔۔ وہ کچھ بولتی اس سے پہلے عبیرہ نے سوال کر ڈالا۔۔۔۔۔  
دکھاؤ۔۔۔۔۔

اسوہ نے اسکے ہاتھ سے کتاب لے لی۔۔۔۔۔

ام۔۔۔۔۔ ہاں بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اسنے ایک نظر کتاب پر ڈال کر دوبارہ کتاب عبیرہ کو پکڑادی۔۔۔۔۔  
کیا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟ آپنے تو پڑھا بھی نہی۔۔۔۔۔ مجھے اسکا مطلب بتائے۔۔۔۔۔

اصل میں جملہ انگلش کا تھا جو اسوہ کے پلے بھی نا پڑا۔۔۔۔۔  
کہانا بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اسنے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ارے اگر ٹیچر مجھسے اسکا مطلب پوچھے تو میں اسکو یہ کہ کر ٹال دوں کہ بس ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عبیرہ بھی غصے میں آگئی۔۔۔۔۔

یہ تم آنکھیں کس کو دیکھا رہی ہو۔۔۔ اگر اتنی ہی پڑھا کو ہو تو ٹیچر کو بولنا تھا نا کہ مطلب سمجھائے۔۔۔۔۔ تنخواہ کیا مفت میں کھاتی ہیں کیا۔۔۔۔۔

اسوہ بھی پھٹ پڑی۔۔۔۔۔

معاف کر دیں مجھے جو آپ سے پوچھا۔۔۔ باقی میری ٹیچر کو کچھ نا بولیں۔۔۔ یہ کہیں کے آپ کو آتا نہیں۔۔۔۔۔

عسیرہ نے بھی اسکو تپتا دیکھ کر آگ لگائی۔۔۔۔۔

دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔ اسوہ امی کی طرف مڑی اس سے پہلے فارس کی آواز آئی۔۔۔۔۔

امی امی۔۔۔۔۔ وہ زور سے چلاتے ہوئے باہر آ رہا تھا بال بکھرے ہوئے آنکھیں غصے کی وجہ سے سرخ ہاتھ میں موبائل پکڑے۔۔۔۔۔

کیا ہوا کیا آفت آگئی صبح صبح جو چلائے جارہے ہو۔۔۔۔۔ امی نے بھی پوچھ لیا۔۔۔۔۔

میرے کمرے میں کون آیا تھا۔۔۔۔۔ لہجہ سخت۔۔۔۔۔

اسوہ جان بوجھ کر اپنے کام میں مصروف رہی۔۔۔۔۔ جیسے وہاں کوئی اسوہ ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

ارے کون آئے گا تمہارے کمرے میں۔۔۔۔۔ کسی میں اتنی جرات ہے۔۔۔۔۔

کوئی میرے کمرے میں آیا تھا اور میرے موبائل سے چھیڑ خانی کی گئی ہے۔۔۔۔۔ اب کی بار آواز بلند تھی۔۔۔۔۔

سب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی۔۔۔۔۔

اسوہ کو تو ٹھنڈے پسینے آ گئے۔۔۔۔۔ دل میں ورد کرتی رہی۔۔۔۔۔ پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جو میں اسکے

کمرے میں گئی تھی۔۔۔۔۔

میں نے بجو کو آپکے کمرے میں جاتے دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اجوا فورن بول پڑی۔۔۔۔۔

بچے کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔۔۔۔۔ کیوں کے بچے من کے سچے۔۔۔۔۔

اسوہ نے اجوا کو چٹکی کاٹی۔۔۔۔۔ تم کیوں میری دشمن بنی بیٹھی ہو۔۔۔۔۔ وہ آرام سے غر آئی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟؟ سب نے نا سمجھی سے اسوہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو بھیگی بلی بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اسنے فارس کی جانب دیکھا جو اسکو شعلہ بار آنکھوں سے گھورے جارہا تھا۔۔۔۔۔

میں۔۔۔ تو۔۔۔ تمہیں۔۔۔ اٹھانے۔۔۔ گئی۔۔۔ تھی۔۔۔ آواز اٹک گئی۔۔۔  
آج تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ چڑیل۔۔۔ وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔۔  
وہ چیخ لگا کر بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

امی بچاؤ۔۔۔۔۔ وہ بھاگے جا رہی تھی ساتھ چلا بھی رہی تھی۔۔۔  
چڑیل تم نے میرا اتنا بڑا نقصان کر دیا۔۔۔ فارس نے بھاگتے ہوئے اسکو چیل دے ماری۔۔۔  
آہ۔۔۔ وہ چیخ لگا کر نیچے جھک گئی۔۔۔

ہاں بچ گئی میں۔۔۔۔۔ اسنے آس پاس دیکھتے ہوئے خوشی سے کہا۔۔۔۔  
اب کیسے بچو گی۔۔۔۔

اب فارس نے ہاتھ میں لوٹا اٹھا لیا تھا۔۔۔

نہیں یہ مت مارنا۔۔۔ اسنے پھولتی سانس سے کہا۔۔۔

تم نے میرا جو نقصان کیا ہے نا اسکے سامنے یہ تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ فارس نے پھر اسکے پیچھے دوڑ لگا دی۔۔۔۔  
یہ کیا نام اینڈ جیری لگا رکھا ہے۔۔۔ بس کر دو۔۔۔۔۔ آپنی نے چلاتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر وہاں کوئی سنتا تو نا۔۔۔  
فارس نے لوٹا دے مارا اسوہ کو۔۔۔

آہ۔۔۔ ہائے اللہ میں مر گئی۔۔۔۔۔ بم پھوڑ دیا میرے سر پر خون۔۔۔۔۔ ہائیے خون تو نہیں نکل رہا۔۔۔۔۔ ایسے  
میں اندر آتی ماسی شکوراں کے سر پر لوٹا جا لگا۔۔۔۔۔ اور وہ چلانے لگی۔۔۔

سب ہکا بکارہ گئے کے یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ اسوہ کے ساتھ ساتھ سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

ہائے اللہ کتنی اچھی ہیں آپ۔۔۔ میری جان بچانے کا بہت شکریہ۔۔۔۔۔ اسوہ نے خوشی سے اسکا بازو جھنجھوڑا

۔۔۔۔



وہ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی گئیں۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔ امی ایک گھوری اسکو نوازتی ماسی شکوراں کو دیکھنے لگی۔۔۔ کیا ہوا آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ عبیرہ جلدی سے پانی لاؤ۔۔۔۔

امی نے عبیرہ سے کہا۔۔۔

اسوہ جلدی سے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔

میں کہتا ہوں نکلو باھر۔۔۔۔۔ فارس اسکا دروازہ بجاتا رہا۔۔۔۔۔ کیا مسئلہ ہے تم دونوں کا شرم تو آتی نہیں۔۔۔۔۔ بڑے ہو گئے لیکن حرکتیں ابھی بھی بچو والی۔۔۔۔۔ حال دیکھو گھر کا کیا بنا دیا۔۔۔۔۔ بس مسئلہ بیان نہیں کرنا۔۔۔۔۔ چوہے بلی کی طرح دوڑ لگانی ہے ایک دوسرے کے پیچھے۔۔۔۔۔ امی بھی تیش میں آگئی۔۔۔۔۔

یہ آپ مجھے کیا بتا رہی ہیں۔۔۔۔۔ اس سے پوچھے نا۔۔۔۔۔ کیا کیا ہے اس نے میرے موبائل کے ساتھ۔۔۔۔۔ فارس بھی پھٹ پڑا۔۔۔۔۔

اسوہ نکلو باھر۔۔۔۔۔ امی نے اسوہ کو آواز دی۔۔۔۔۔

نہیں میں نہیں آؤنگی۔۔۔۔۔ اسنے ڈرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

نکلو باھر تو میں تمہاری ٹانگیں توڑں نا۔۔۔

فارس کو اب اور غصہ آگیا۔۔۔۔۔

امی نے اسکو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

اسوہ نکلو باھر۔۔۔۔۔ امی نے دوبارہ آواز لگائی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ فارس مارے گا۔۔۔۔۔

نہیں مارے گا۔۔۔ تم باہر آؤ۔۔۔

وہ بنا آواز کئے آرام سے دروازہ کھول کر جھانکنے لگی۔۔،

میں یہی سے بات کروں گی آپ بتائیں۔۔۔ اسنے وہیں سے جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔

امی نے فارس کی جانب دیکھا کے پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔۔

اس سے پوچھے اس نے میرا موبائل کیوں اٹھایا تھا؟؟۔۔۔

بتاؤ اسوہ۔۔۔ امی نے اسوہ کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ میں تو ایسے ہی چیک کر رہی تھی۔۔ باقی میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ اسنے جلدی سے صفائی پیش کی۔۔۔

کچھ نہیں کیا۔۔ سارا سسٹم ہی خراب کر دیا ہے۔۔ گیم ڈیلیٹ کر دی میری۔۔ وہ چیخا تھا۔۔۔

آرام سے۔۔۔ ایک گیم ہی تو تھی اس میں چلانے والی کیا بات ہے۔۔

امی نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

گیم۔۔۔ گیم نہیں تھی وہ۔۔۔ PUBG تھی وہ۔۔۔

وہ جان تھی میری۔۔۔

یہاں۔۔۔ یہاں درد ہو رہا ہے۔۔۔ فارس نے اپنی شہادت کی انگلی اپنے سینے کی طرف موڑی۔۔۔

امی وراسوہ اسکو ہکا بکا دیکھتی رہ گئیں۔۔۔

فارس کی حالت دیکھ کر اسوہ کا قہقہہ چھوٹ گیا۔۔۔

امی نے بھی بامشکل اپنی ہنسی پر قابو پایا۔۔۔

ہنس لیں جتنا ہنسنا ہے۔۔۔ اب اسکو سمجھا دیں کے یہ مجھ سے بچ کر رہے۔۔۔ میں اسکو زندہ نہیں چھوڑوں گا

۔۔۔ وہ اسوہ کو وارن کرتے ہوئے کمرے میں بند ہو گیا۔۔۔

ماسی شکوراں جس کام سے آئیں تھیں وہ تو انھیں بھول گیا۔۔۔ سو صلواتیں سناتے ہوئے وہ لٹے پیر وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔۔

اتنے میں اجوا بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔۔۔

امی فارس بھائی کے دوست آئیں ہیں کہتے ہیں فارس کو بلاؤ۔۔۔۔

انسے کہو فارس رنڈوا ہو گیا ہے عدت میں ہے نہیں آسکتا۔۔۔۔ اسوہ نے جان بوجھ کر فارس کے دروازے کی طرف منہ کر کے بلند آواز میں کہا۔۔۔۔۔

یہ کیا اول فول بک رہی ہو۔۔۔۔ کبھی منہ سے اچھے الفاظ ناکالنا۔۔۔۔ امی نے ڈانٹ پلا دی۔۔۔۔۔  
وہ منہ بناتی پیر پٹختی وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔۔۔۔۔

\* \* \*

فارس لاؤنچ میں بیٹھا موبائل کے ساتھ ساتھ اپنے آگے پھیلائے پیپروں میں بھی مصروف تھا۔۔۔۔  
جب اسوہ پوچھا اٹھائے لاؤنچ میں داخل ہوئی۔۔۔۔ جو گند انہوں نے دھماچو کڑی مچا کے پھیلا یا تھا اسے صاف کرنے کے لئے وہ بھی امی کی ڈانٹ سن کے۔۔۔۔۔

فارس نے ایک نظر اس پے ڈالنا بھی مناسب نا سمجھا۔۔۔۔۔  
اسوہ کی نظر فارس پر پڑی جو پیپر اپنے آگے پھیلائے بیٹھا تھا۔۔۔۔  
اسکی وجہ سے اتنی ڈانٹ پڑی نا۔۔۔۔۔

ابھی بتاتی ہو۔۔۔۔۔

اسنے پنکھا چلا دیا۔۔۔۔ جس سے کاغذاڑ کر ارد گرد پھیلنے لگے۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔ بیوقوف لڑکی۔۔۔۔ بند کرو پنکھا۔۔۔۔ فارس پیپر سمبھالتے ہوئے چیخ بھی رہا تھا۔۔۔۔۔

تجھے مریگی لگی تو میں کیا کروں۔۔۔

سداھر جاؤ ورنہ حشر بگاڑ دوں گا۔۔۔

فارس مڑتے ہوئے اسے وارن کر گیا۔۔۔۔۔

اب تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔۔ گبر سنگھ۔۔۔۔۔

کیوں کے اب بسنتی کے پاس بھی ہتھیار ہے۔۔۔ ہتھیار ہے۔۔۔

اسنے ایکشن لگاتے ہوئے۔۔۔ سٹک کو اوپر کرتے ہوئے ایک ادا سے کہا،۔۔۔۔

فارس اسکو زبان چڑاتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

\*\*\*

یار تو بڑا بے حس ہے۔۔۔ جب سے آفس جانا شروع کیا ہے اپنے دوستوں کو تو بھول ہی گیا ہے۔۔۔

وہ تینوں ایک ساتھ کیفے میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبھی شہری بولا۔۔۔۔۔

لیکن حنان اپنے ہی خیالوں میں گم کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مگن تھا جہاں سورج غروب ہونے والا تھا اور رات اپنی

چاندنی پھیلا نے کو تیار تھی۔۔۔۔۔

شہری نے معید کو ٹھونکا مار کر حنان کی طرف متوجہ کیا کے یار یہ کس کے خیالوں میں گم ہے۔۔۔۔



اوہیلو بھائی۔۔۔ میں تجھ سے بات کر رہا ہوں۔۔۔ شہری نے اسکے سامنے چوٹکی بجاتے ہوئے اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔۔

وہ چند سیکنڈ تو شہری کو دیکھ کر سمجھنے کی کوشش کرتا رہا کہ وہ ہے کہاں۔۔۔۔

ہاں تو کیا بول رہے تھے تم۔۔۔؟؟ وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔

جب میں بول رہا تھا تب تم نے کیوں ناسنا۔۔۔ تب کس کے خیالوں میں گم تھے ہاں۔۔۔؟؟ شہری بھی دکھ کے مارے پھٹ پڑا۔۔۔

کچھ نہیں یار بس وہ لڑ۔۔۔ کی۔۔۔ ابھی وہ بولنے ہی لگا تھا کہ خود ہی چپ ہو گیا۔۔۔۔ یہ کیا بول رہا ہوں میں۔۔۔۔ اسنے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔۔

لڑکی۔۔۔۔ ان دونوں نے حیران ہوتے پوچھا۔۔۔۔

کون لڑکی۔۔۔؟ کہاں کی لڑکی۔۔۔؟ کیسی لڑکی۔۔۔؟ کہاں ملی۔۔۔؟ کب ملی۔۔۔؟ شہری ایک ہی سانس میں بولتا گیا۔۔۔۔ اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

ہاں۔ یار معاملہ کیا ہے؟۔۔۔ آخر ہمیں بھی تو پتا چلے۔۔۔۔ اب کی بار معید گویا ہوا۔۔۔۔۔ حنان اب بول کے کچھتارہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں یار وہ تو بس ایسے ہی۔۔۔۔۔ تم بتاؤ تمہارا بزنس کیسا جا رہا ہے۔۔۔۔ وہ شہری کی طرف متوجہ ہوا

۔۔۔۔ جو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے۔۔۔ ٹھوڑی پے ہاتھ رکھے۔۔۔ کبھی ٹیڑھا ہو کر حنان کا جائزہ لیتا تو کبھی سیدھا ہو کر

۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ یہ جو تو بات بدلنے کی کوشش کر رہا ہے نا تو، تو سوچنا بھی مت کیوں کے میں دودھ پیتا بچہ

نہیں ہوں۔۔۔۔ شہری نے بھی اسی کے انداز سے جواب دیا۔۔۔۔

کونسی بات۔۔ کیسی بات۔۔۔؟؟ جب کچھ ہے نہیں تو بتاؤں کیا۔۔۔۔ وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مطلب۔۔۔ کچھ ہے۔۔۔۔؟؟ معید نے پوچھا

دفع ہو کمینوں۔۔۔۔ چین سے بیٹھنے نہیں دو گے مرو تم لوگ یہی۔۔۔۔ جارہا ہوں میں۔۔۔۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا

۔۔۔

ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ کہاں۔۔۔ ہم تو مذاک کر رہے تھے۔۔۔ بیٹھ جا۔۔۔ معید نے اسکے ہاتھ سے پکڑ کر بیٹھاتے

ہوئے بولا۔۔۔

اب اگر تم دونوں میں سے کسی نے بھی کو فضول سوال پوچھنا تو پھر خیر نہیں۔۔۔۔ حنان نے وارن کرتے ہوئے

کہا۔۔۔

کچھ دیر بعد۔۔۔

ویسے بتانا یہ لڑکی کون ہے؟۔۔۔ اسنے ٹھوڑی پے ہاتھ رکھتے ہوئے کسی معصوم بچے کی طرح پوچھا۔۔۔

جس سے معید کی ہنسی چھوٹ گئی جو اسنے منہ موڑتے ہوئے چھپالی۔۔۔

حنان کی بھی ہنسی چھوٹ گئی جو بڑ وقت اسنے چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھ تو پھر سے شروع ہو رہا ہے۔۔۔۔ وہ تو میرے منہ سے نکل گیا تھا کتنی بار بتاؤں۔۔۔۔؟؟

سہی ہے نابتا۔۔۔۔ شہری نے ہتھیار ڈال دئے۔۔۔۔ مگر دل میں یہ ارادہ کر لیا کہ چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔

\*\*\*

وہ سب بیٹھے ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے۔۔۔

ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے آج وہ جلدی دوکان بند کر کے گھر پر ہی بیٹھے تھے۔۔۔۔

آپ سمبھال لیجئے گا سب۔۔۔۔ کے سامنے سے بھائی جان اور فارس باتیں کرتے ہوئے آرہے تھے۔۔۔

تم فکر نہیں کرو میں بات کرتا ہوا ہوں۔۔۔۔۔

ان دونوں نے آتے ہی سلام کیا۔۔۔۔۔ اور باتھ گئے۔۔۔۔۔

اسوہ جاؤ پانی لے آؤ۔۔۔ بھائی باہر سے آئے ہیں نا۔۔۔۔۔

اسوہ جو بھائی کو تنگ کرنے میں مصروف تھی امی کی آواز پر چونک گئی۔۔۔۔۔

امی کی اتنی بات پے اسکا منہ بن گیا۔۔۔۔۔ ہاں جیسے کے جنگ فتح کر کے آرہے ہیں نا۔۔۔۔۔ وہ فارس پر ایک نظر ڈالتی

۔۔۔۔۔ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔ بھائی جان نے ابو کو مخاطب کیا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ آپ کی توجہ لازمی ہے۔۔۔۔۔

ارے بیٹا بولو کیا بات ہے۔۔۔۔۔ یہ تمہید کیوں باندھ رہے ہو۔۔۔۔۔

ابو وہ دراصل۔۔۔۔۔ پچھلے مہینے۔۔۔۔۔ فارس نے فارم جمع کروائے تھے۔۔۔۔۔ آرمی میں جانے کے لئے۔۔۔۔۔

وہ سب توجہ سے سن رہے تھے۔۔۔۔۔

اور اب اسکی سلیکشن ہو گئی۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی بھائی جان نے ابو کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔ جو حیران بھی تھے اور۔۔۔۔۔ خوش

بھی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔؟ تم ایسا کیسے کر سکتے ہو بیٹا۔۔۔۔۔ ہم سے بنا اجازت لئے۔۔۔۔۔

اب تم اتنے بڑے ہو گئے کے اپنے فیصلے خود لینے لگے ہو۔۔۔۔۔

امی اداس ہو گئیں تھی۔۔۔۔۔

امی سمجھیں نابات کو۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہے کے میں خود مختار ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔

میں تو آپ سو کو سر پر انز دینا چاہتا تھا۔۔۔ اور ویسے بھی ابو کی خواہش تھی نا کہ انکا بیٹا آرمی میں جاتا۔۔۔ فارس امی کے گھٹنے تلے بیٹھ گیا۔۔۔۔

اسوہ جو پانی لے کے آرہی تھی وہ بھی وہی سن ہو گئی تھی۔۔۔۔

سر پر انز۔۔۔ اسے کہتے ہیں۔۔۔۔ فارس تم اچھی طرح سے جانتے ہو آج کل حالات کیسے ہیں۔۔۔ اور میرے کونسا۔۔۔ 5 بیٹے ہیں۔۔۔۔ تم دونوں ہی تو ہو میری آنکھ کے تارے۔۔۔۔ اور میں تم دونوں کو اپنے سے دور نہیں ہونے دوں گی۔۔۔۔ اب کی بار امی رونے لگیں۔۔۔۔

ماں تھی وہ۔۔۔ اور ماں اور اولاد کا رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔ اولاد کی تھوڑی سی آہ پر بھی ماں تڑپ اٹھتی ہے۔۔۔۔ اور وہ تو اسکے جگر کا ٹکڑا تھا۔۔۔۔ اس گھر کی رونق۔۔۔۔ شاید اس لئے اللہ عزوجل نے ماں کے پیروں تلے جنت رکھی۔۔۔۔

امی آپ ایسا تو مت کہیں۔۔۔۔ اگر آپ کی دعائیں اسکے ساتھ ہوں گی تو یہ اللہ کی امان میں رہے گا۔۔۔۔ اس بار بھائی جان نے امی کو سمجھانا چاہا۔۔۔۔

اور امی جان۔۔۔ ہم تو آپکے دو بیٹے ہیں نا۔۔۔ کہ آپ فارس کے جانے سے شکوہ کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ آپ ان ماؤں کا سوچے۔۔۔ جنکے اکلوتے بیٹے۔۔۔ اپنے خاندان سے دور۔۔۔ گرمی ہو یا سردی۔۔۔ دھوپ ہو یا چھاؤں۔۔۔۔ اپنے ماں باپ۔۔۔ بہنوں سے دور وہ بھی تو آرمی میں ہیں نا۔۔۔۔ کوئی کیپٹن ہے۔۔۔ تو کوئی میجر۔۔۔۔ کیا انکو اپنا گھر یاد نہیں آتا ہو گا۔۔۔ کیا انکی مائیں بہنیں انھیں یاد نہیں کرتی ہوں گی۔۔۔۔ نہیں امی بلکہ وہ تو ہر وقت انکی سلامتی کی دعائیں مانگتی ہوں گی۔۔۔۔

اور ان میں سے کئی ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے کو سینے پے گولی کھاتے دیکھا۔۔۔ جو منو مٹی تلے سو گئے۔۔۔ تو آپ کیوں ڈر رہی ہیں۔۔۔۔ بھائی جان یہ کہہ کر چپ ہو گئے۔۔۔۔



اسوہ نے پانی امی کو پکڑا دیا۔۔۔ جس سے انہوں نے دو گھونٹ ہی بھرے۔۔۔

لیکن میرا دل نہیں مانتا۔۔۔ امی پھر سے گویا ہوئی۔۔۔

امی یہ آپکے دل کا وہم ہے۔۔۔ اسے دل سے نکال دیں۔۔۔ اور خوشی خوشی رخصت کریں اپنے بیٹے کو۔۔۔

یہ کہتے ہی بھائی جان نے ابو کی طرف دیکھا۔۔۔ جو کسی سوچ میں گم۔۔۔ اسکی باتیں سن رہے تھے۔۔۔

ابو آپ کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ میں نے کیا کہنا ہے۔۔۔ انہوں نے جلدی سے خود کو سمجھال لیا۔۔۔۔۔

جانا کب ہے۔۔۔ ابو سیدھا مدعے پر آئے۔۔۔۔۔

بس کچھ ہی گھنٹے ہیں۔۔۔۔۔ آج رات کی فلائٹ ہے۔۔۔۔۔ کل سے انشاء اللہ ٹریننگ شروع ہے۔۔۔۔۔ بھائی جان نے

گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کیا فلائٹ بھی آج رات کی ہی ہے۔۔۔۔۔ امی کو اور گہرا صدمہ ہوا۔۔۔۔۔

امی جانا تو ویسے بھی ہے۔۔۔۔۔ آج جاؤں یا کل۔۔۔۔۔ کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔ فارس نے امی کو پیار کرتے ہوئے کہا

۔۔۔۔۔

ارے امی جانے دیں نا۔۔۔۔۔ گھر میں کچھ دن خاموشی تو رہے گی۔۔۔۔۔ سکون آجائے گا قسم سے۔۔۔۔۔ اسوہ نے

انگڑائی لیتے ہوئے مزے سے کہا۔۔۔۔۔

ہائے تمہارے منہ میں جلتے کوئلے۔۔۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔ اب عبیرہ میدان میں آگئی تھی بھائی کی حمایت

میں۔۔۔۔۔ کیوں کے فارس ہمیشہ عبیرہ اور اجوا کو ہی سپورٹ کرتا تھا۔۔۔۔۔ وہ اسکے بہترین کارندے تھے۔۔۔۔۔

تم نا مجھ سے بات ہی مت کرو چھوٹی ہونا چھوٹی بن کر رہو۔۔۔۔۔ اسوہ نے ایک چپت اسے رسید کر دی۔۔۔۔۔

دراصل سارا ماحول اداس سا ہو گیا تھا اس لئے اسوہ نے ذرا شغل پھیلانا چاہا۔۔۔۔۔

ہاں چھوٹی تو تم بھی ہو مجھ سے پھر تم کیوں مجھ سے بد تمیزی کرتی ہو۔۔۔؟؟ اب جاؤ زیادہ فضول نابولو میرا سامان پیک کرو۔۔۔ فارس نے اسے حکم دیا۔۔۔

اسوہ کا تو صدمے کے مارے منہ ہی کھل گیا۔۔۔۔

میں تمہاری نوکر لگی ہوں۔۔۔۔ جو حکم صادر کر رہے ہو۔۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا گیا۔۔۔۔

دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔۔ فارس امی کی طرف مڑا۔۔۔۔ اس لئے آپ کو کہتا ہوں میری بھی شادی کر دیں۔۔۔۔

ارے بڑی جلدی ہے خود کو قید کرنے کی۔۔۔۔ ایسے نہیں ہوتی شادی بڑی ذمہ دار یا لینی پڑتی ہیں۔۔۔۔۔ بھائی

جان نے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

شکر کریں گھر پر بھابی نہیں ہیں ورنہ لگ پتا جانا تھا۔۔۔۔ اسوہ نے بھی مزے سے کہا۔۔۔۔

ارے شادی کا لڈو جو کھائے بھی پچھتائے۔۔۔۔ نا کھائے بھی پچھتائے۔۔۔۔ تو پھر کھا کے ہی پچھتا نا۔۔۔۔۔ فارس

نے دل پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جس پر سب مسکرا دیے۔۔۔۔۔

\*\*\*

کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔۔ اسنے کمرے سے باہر آتے ہی لان میں بیٹھے اسد صاحب اور آنی کی طرف رخ

کرتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا جو اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔۔

ہلکا گلابی رنگ کا فراک جو گھٹنوں تک آتا تھا۔۔۔۔ اسی رنگ کا پاجامہ۔۔۔۔ گلے میں دوپٹہ۔۔۔۔ بالوں کو کھلا چھوڑے

۔۔۔۔ وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

ماشائے اللہ۔۔۔۔۔

اسکو دیکھتے ہی پاپا اور آنی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری بچی۔۔۔ پاپا نے اسکو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
بلکل۔۔۔ لگتا ہے وہ ہماری عریشہ کو دیکھتے ہی آج ہی انگھوٹی پہنا دیں گے۔۔۔۔۔ آنی نے شوخ ہوتے ہوئے عریشہ کو  
ہلکا سا ٹھونکا مارا۔۔۔ جس سے وہ شرماتی ہوئی انکے گلے لگ گئی۔۔۔۔  
ارے بھئی۔۔۔ اب جلدی کریں وہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔ پاپا نے کہا۔۔۔۔۔  
جی چلیں۔۔۔۔۔ وہ دونوں انکے پیچھے چل پڑیں۔۔۔۔۔

\* \* \*

یہ حنان کہاں رہ گیا۔۔۔ جاتے ہوئے اس لڑکے کو کہا بھی تھا کہ وقت پر آ جانا۔۔۔ دیر نا کرنا۔۔۔ مگر مجال ہے جو یہ  
لڑکا میری بات سن لے۔۔۔۔۔ ماما بچن میں سارے انتظامات دیکھتے ہوئے بڑبڑ آئے جارہی تھیں۔۔۔۔۔  
امی رہنے دیں نا۔۔۔ مسکین کو آج چھٹی کا ہی تو دن ملا تھا باہر جانے کے لئے۔۔۔ ابھی گیا ہے تو کھل کے گھومنے دیں  
۔۔۔ سارا نے حنان کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں تو میں نے کب منا کیا ہے گھومنے سے۔۔۔ بندہ گھومتا ہے وقت دیکھ کے۔۔۔ اور جاتے ہوئے میں نے اور  
تمہارے بابا نے اسے سختی سے تاکید کی تھی کہ بیٹا جلدی آنا مہمان آرہے ہیں۔۔۔۔  
اور اب دیکھو کیا وقت ہو رہا ہے۔۔۔ مہمان آتے ہی ہوں گے۔۔۔۔  
کیا سوچیں گے وہ۔۔۔ کہ جسکی خاطر آرہے ہیں وہ گھر پر ہی موجود نہیں۔۔۔  
مطلب۔۔۔ آپ نے سوچ لیا ہے کہ آج رشتہ کر کے ہی رہیں گے۔۔۔؟؟ سارہ نے پوچھا۔۔۔  
ہاں تمہارے بابا کے تو یہی ارادے ہیں۔۔۔ اب آگے دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔  
اتنے میں گاڑی گیٹ کے اندر داخل ہوتے نظر آئی۔۔۔۔  
لو بھلا وہ لوگ آ بھی گئے۔۔۔

اب تمہارے بابا کہاں رہ گئے۔۔۔ امی نے باہر جاتے ہوئے کہا۔۔۔  
شاید اپنے کمرے میں ہوں۔۔۔ سارہ بھی انکے پیچھے پیچھے آگئی۔۔۔  
لیں آگئے بابا۔۔۔ بابا جو اپنے کمرے سے سیدھا انکی جانب آرہے تھے۔۔۔ سارہ نے بابا کو دیکھتے کہا۔۔۔  
جاؤ بیٹا حنان کو بلاؤ۔۔۔ بابا نے آتے ہی سارہ سے کہا۔۔۔  
بابا۔۔۔ وہ۔۔۔ تو۔۔۔ گھر پر نہیں ہے۔۔۔۔۔ سارہ نے رک رک کر جواب دیا۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔؟؟ کہاں ہے وہ۔۔۔؟؟  
وہ تو شام سے باہر ہے۔۔۔  
کیا۔۔۔؟؟ وہ ابھی تک باہر ہے۔۔۔ گھر نہیں آیا۔۔۔؟؟ اور مہمان بھی آگئے۔۔۔  
جلدی اسے فون کر کے یہاں بلاؤ۔۔۔ میں کوئی بد مزگی نہیں چاہتا۔۔۔ بابا درشتگی سے یہ کہتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔  
مہمانوں کا استقبال کرنے کے لئے۔۔۔

\*\*\*

فارس کے جانے کی خبر سنتے ہی چچی جان بھا بھی اور ہانیہ بھا بھی کو ساتھ لئے یہاں پوہنچ گئیں تھی۔۔۔۔  
ارے زوئی کو نہیں لیکر آئے آپ لوگ۔۔۔؟؟ انکے آتے ہی اسوہ نے پوچھا۔۔۔  
اسے بہت کہا آنے کا مگر اسنے منکر دیا۔۔۔ ہانیہ بھا بھی نے جواب دیا۔۔۔  
تو آپ۔۔۔ لوگ اسے اکیلا چھوڑ کر آگئے۔۔۔؟؟ اسوہ کو گہرا صدمہ پوہنچا۔۔۔  
نہیں حاشا اسکے پاس ہے اور ابھی ہارون بھی آتے ہی ہوں گے دفتر سے۔۔۔۔  
مطلب وہ اکیلی ہے۔۔۔؟؟ میں خود جاؤنگی اسے لینے۔۔۔ وہ یہ کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔



تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟ اسکو گیٹ کی طرف جاتے دیکھ کر فارس نے پوچھا۔۔۔  
زونی کو لینے۔۔۔؟؟ وہ یہ کہتی چلتی بنی۔۔۔۔  
ارے او۔۔۔ رکو تو۔۔۔ فارس بھی اسکے پیچھے لپکا۔۔۔۔

\* \* \*

وہ حاشر کو لئے اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔ جب دروازہ بجا۔۔۔۔  
اس وقت کون ہے۔۔۔۔؟؟ امی والے تو ابھی گئے ہیں۔۔۔۔  
کہ پھر سے دروازہ بجا۔۔۔۔  
دروازہ کیسے کھولوں۔۔۔ اگر کوئی چور دور ہوا تو۔۔۔۔؟؟  
دروازہ پھر بجا۔۔۔۔  
ہارون بھائی۔۔۔ ہارون بھائی ہوئے تو۔۔۔؟؟ نہیں انکے آنے میں ابھی وقت ہے۔۔۔۔  
اب کی بار دروازہ زور سے بجا۔۔۔۔  
یا اللہ۔۔۔۔ تو مدد فرما۔۔۔۔  
ابھی کیا کروں۔۔۔۔  
ہاں۔۔۔ یہ سہی ہے۔۔۔ چلو حاشر۔۔۔ آج لڑکر مقابلہ کرتے ہیں۔۔۔۔  
اسنے بیٹ اٹھایا اور آگے بڑھ گئی۔  
وہ گاڑی سے اترتے ہی ادھر ادھر کسی کو تلاش کرنے لگی۔۔۔  
مگر جسکو وہ تلاش کرنا چاہ رہی تھی وہ صاحب تو گھر پر موجود ہی نہیں تھے۔۔۔  
سب کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اسنے ذرا نظروں کو قابو کیا۔۔۔۔

سب انسے خوش دلی سے ملے۔۔۔ اور اندر آنے کا کہا۔۔۔

وہ سب چل پڑے۔۔۔۔

ارے بھائی زبیر۔۔ حنان نظر نہیں آرہا۔۔

آخر پاپا نے وہ سوال پوچھ ہی لیا۔۔ جو پوچھنے کے لئے وہ بے چین تھی۔۔۔

وہ دراصل آج آفس سے اوف تھا۔۔ نکل گیا ہے باہر دوستوں کے ساتھ۔۔ ابھی آتا ہی ہو گا۔۔ آپ

تشریف رکھیں۔۔۔

آنی پورے گھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔۔

نفاست کے ساتھ سیٹ کیا گیا۔۔ بہت ہی خوبصورت بڑا بنگلہ تھا۔۔۔

ماشا اللہ گھر تو بہت ہی خوبصورت ہے۔۔

آنی داد دیے بنانہ رہ سکیں۔۔۔

فون کیا حنان کو۔۔ کیا کہا اسنے۔۔؟؟ بابا نے سارہ کے پاس آتے ہوئے پوچھا بابا فون اوف جا رہا ہے اسکا۔۔۔

کیا مصیبت ہے۔۔ یہ لڑکانا ک کٹائے گ ہماری۔۔۔ بابا غصے میں کہتے ہوئے چلے گئے۔۔۔

اور وہ دوبارہ فون میں مصروف ہو گئی۔۔۔

\*\*\*

اسوہ کب سے زوئی کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔۔ مگر زوئی جانے کہاں مری پڑی تھی۔۔۔

اب کی بار اس نے دروازے کو لاتے لگانا شروع کر دی۔۔۔

زوئی جو بیٹ ہاتھ میں لے کے چھپ کے کھڑی تھی۔۔۔ اتنی زور سے دروازہ کھٹکھٹانے پر وہ لرز گئی۔۔۔

اور ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

ک کون ہے۔۔۔؟؟

تمہارا شوہر۔۔۔ گدھی۔۔۔ دروازہ کھولو۔۔۔ اسوہ بھی غصے میں بول دی۔۔۔

اسوہ۔۔۔ اور اس وقت۔۔۔ زوئی نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔۔۔

تمہیں عقل نہیں ہے۔۔۔ کب سے دروازہ بجائے جا رہی ہوں۔۔۔ بہری ہوسنائی نہیں دیتا۔۔۔ وہ پھولتی سانس کے ساتھ پھٹ پڑی۔۔۔

مجھے کیا پتا تھا کہ تم ہو اور یہ مجھ پر چلانا بند کرو۔۔۔ مجھے کیا الہام ہوا تھا۔۔۔ کہ زوہا دروازہ کھول دو اسوہ میڈم آرہی ہے۔۔۔ اسنے نقل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ویسے بھی۔۔۔ اگر اللہ نے دروازہ بجانے کے لئے ہاتھ دئے تھے تو پھوٹنے کے لئے منہ بھی دیا تھا۔۔۔ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔

الٹا زوئی اسوہ پر پھٹ پڑی۔۔۔

اسوہ بیچاری کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔

اسوہ کچھ بولتی اس سے پہلے۔۔۔ کوئی زور سے دروازہ کھولتا ہوا اندر آیا۔۔۔

وہ فارس تھا۔۔۔ جو لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔۔۔

تم کہاں سے نازل ہو گئے۔۔۔؟ اسوہ نے پوچھا۔۔۔

وہیں سے جہاں سے تم ہوئی ہو۔۔۔ کتنی بار پکارا کے رک جاؤ۔۔۔ میں ساتھ چلتا ہوں مگر نہیں تم تو رضیہ گنڈی بنی

ہوئی تھی۔۔۔ اکیلے ہی بھاگ آئی۔۔۔

سچ کہتے ہیں۔۔۔ عورت کے پاس عقل کی بہت زیادہ کمی ہے۔۔۔ جب عقل بانٹی جا رہی تھی تو۔۔۔ تم عورتیں تو گئی

ہوئی تھی بازار گھومنے۔۔۔ فارس نے اسوہ اور زوہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چوٹ کی۔۔۔

زونی تو ویسے بھی پتی ہوئی تھی اب تو اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔  
ہاں اگر ہم گئے ہوئے تھے۔۔۔ بازار تو تم مرد گئے ہوئے تھے سر کس دیکھنے جو تم لوگوں کے پاس عقل کی کمی ہے  
۔۔۔

فارس کچھ بولتا۔۔۔ کہ اسوہ نے زونی کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔

اچھا نہ تم بھی کس کے منہ لگ رہی ہو۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔  
اسوہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔۔

ارے پر گھر اکیلا ہے اور ہارون بھائی بھی آنے والے ہیں میں کیسے آؤں۔۔۔  
کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ تم تالا لگا کر چلو ہم ہارون بھائی کو بھی فون کر کے وہیں بلا لینگے۔۔۔  
ہاں ہاں۔۔۔ جاؤ۔۔۔ جاؤ۔۔۔ باہر کتوں کی فوج کھڑی ہے تم لوگوں کے استقبال کے لئے۔۔۔ فارس نے کمر پر ہاتھ  
رکھتے ہوئے انھیں ڈرانا چاہا۔۔۔

تم ہماری نہیں اپنی فکر کرو۔۔۔ کیوں کے حاشر کو تم نے ہی اٹھانا ہے۔۔۔  
دھک تیرے کی۔۔۔

اسوہ مزے سے کہتی باہر کی جانب چل پڑی۔۔۔

ارے۔۔۔ پر۔۔۔ میری۔۔۔ بات۔۔۔

اسکی بات آدھے میں ہی رہ گئی۔۔۔ کیوں کے وہ دونوں چلی گئی تھی۔۔۔

چلو بھائی حاشر میاں۔۔۔ اب دوڑ لگانی ہے۔۔۔

اسنے پہلے آستین فولڈ کی پھر حاشر کو اٹھا کے چل دیا۔۔۔



اور وہ خوشی سے جھوم اٹھا۔۔ حاشر کو بھی فارس کے ساتھ مزہ آتا۔۔۔ وہ تھا ہی ایسا۔۔۔ ہر کسی کو اپنی طرف مائل کرنا اسکو اچھے سے آتا۔۔۔۔

\* \* \*

سارہ لگا فون۔۔۔؟؟

سارہ کچن میں تھی جب پیچھے سے ماما چلی آئیں۔۔۔

ماما اسکا نمبر بند جا رہا ہے۔۔۔

اچھا۔۔ تم ایسا کرو شہری کو فون کرو۔۔۔ وہ پکا اسکے ساتھ ہو گا۔۔۔

جی ماما۔۔۔

تمہارے بابا کب سے انتظار کرتے ہیں۔۔۔ جلدی کرو بیٹا۔۔۔ وہ یہ کہتی باہر کی جانب چلی گئیں۔۔۔

اور سارہ فون ملانے لگی۔۔۔

\* \* \*

یار تم لوگوں کو نہیں لگتا کہ اب عمر ہو گئی ہے شادی کی۔۔۔

شہری نے پاس والی ٹیبل پر بیٹھی لڑکیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جو انھیں دیکھ کر آپس میں کھوس پھوس کرنے لگتیں۔۔۔

ہاں تو تجھے کس نے روکا ہے۔۔۔ کر لو شادی۔۔۔ حنان نے تسلی بخش جواب دیا۔۔۔

ابے میں اپنی بات تھوڑی کر رہا ہوں۔۔۔ میں یو تیری بات کر رہا ہوں۔۔۔ دیکھ وہ لڑکیاں کیسے تجھے دیکھ کے سائل

کر رہی ہیں۔۔۔۔ بیچاریوں کا دل ٹوٹ جاگا۔۔۔ اسنے میسنی شکل بنا کر کہا۔۔۔

یہ بیچاریوں سے کیا مراد۔۔۔؟؟

اگر اتنا ہی بیچار یوں کا خیال ہے تو تو کر لے۔۔۔۔  
ہائے اتنی ساریوں سے۔۔۔۔؟؟ شہری کا منہ کھل گیا۔۔۔۔  
آہہ۔۔۔ اپنی ایسی قسمت کہاں۔۔۔۔  
چل اب نخرے مت کر کھانا آگیا۔۔۔ معید نے اسکی اداکاری دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
اتنے میں شہری کا موبائل بجا۔۔۔۔  
ٹک۔۔۔ ٹک۔۔۔ ٹک۔۔۔ ڈان۔۔۔ ڈان۔۔۔ ڈان۔۔۔  
معید کے ہاتھ سے موبائل گر گیا۔۔۔ اور حنان تو اٹھ کر بھاگنے لگا تھا۔۔۔۔  
ریلیکس برو۔۔۔ موبائل ہے۔۔۔ شہری نے دانت نکالتے ہوئے موبائل دکھایا۔۔۔  
اتنی خوفناک رینگ ٹون سالے۔۔۔۔  
حنان نے کھینچ کے اسکو ایک مارا۔۔۔۔  
ابے فون تو سننے دے اب۔۔۔ شہری گڑبڑا گیا۔۔۔ اور فون کان سے لگایا۔۔۔  
میری توجان نکلی تھی۔۔۔ حنان نے پانی پیتے ہوئے کہا۔۔۔  
لے تیری کال ہے۔۔۔ شہری نے موبائل حنان کے آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
میری کال تیرے موبائل پر۔۔۔؟؟  
ہاں بات تو کر۔۔۔ پھر پتا چلیگا۔۔۔  
اسنے فون کان سے لگایا۔۔۔۔  
ابھی آتا ہوں۔۔۔  
کہانہ بھول گیا تھا۔۔۔ آرہا ہوں۔۔۔ اور فون بند کر دیا۔۔۔

چل میں چلتا ہوں اب تم اکیلے ہی مزے کرو۔۔۔ حنان نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ارے یہ اتنا کھانا منگایا۔۔۔ اسکا کیا۔۔۔؟؟ شہری کو تو صدمہ لگ گیا۔۔۔  
یہ تو ڈھور ہے نے اکیلا کھانے کے لئے۔۔۔ حنان اسکو بولتا باہر چلا گیا۔۔۔  
ارے معید سن نہ۔۔۔ اب وہ معید کی طرف مڑا۔۔۔  
جو اپنے موبائل ہاتھ میں لئے غریب صدمے میں تھا۔۔۔  
معید نے اسکو گھوری سے نوازا کہ مجھ سے اب مت بول ورنہ منہ توڑ دوں گا۔۔۔  
وہ چپ ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

\* \* \*

زوبا اور اسوہ جلدی جلدی قدم اٹھاتی چل رہی تھیں۔۔۔  
اور فارس ان سے چند قدم کی دوری پر تھا۔۔۔ جو چل تو آگے رہا تھا۔۔۔ مگر دیکھ پیچھے رہا تھا۔۔۔ کتوں لے وہم سے  
۔۔۔  
وہ انکے ہم قدم ہوا۔۔۔ زوئی نے ایک نظر اس پر ڈالی جو اسی کو ہی دیکھ رہا تھا۔  
زوئی نے منہ بناتے ہوئے آنکھیں پھر لیں۔۔۔  
یہ میڈم تو ابھی تک ناراض ہیں۔۔۔  
حاشر میاں اب تم ہی بتاؤ کیسے منائے تمہاری پھوپھو کو۔۔۔؟؟  
اور وہ بیچارہ مسکرا دیا۔۔۔  
فارس نے اچانک گانا شروع کیا۔۔۔  
کھلت سہی۔۔۔

او مہنجو ہاں ٹھہرے۔۔۔

چھاتے ناراض ہاں۔۔

چھاتے ناراض ہاں۔۔۔

زوہا اور اسوہ ایک ساتھ اسکو دیکھنے لگیں کے اسکو اچانک کیا ہوا۔۔۔؟؟

اور پھر ایک ساتھ دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

اور فارس بھی ہنس دیا۔۔۔۔۔

ان تینوں کی ہنسی کو بریک لگے کیوں کہ اب کتوں کا بھونکنا شروع ہو گیا تھا بھاگو۔۔۔ فارس کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔

\*\*\*

تمہیں شرم نہیں آتی ایک تو فوجی بنے جا رہے ہو۔۔۔ اور کتوں سے ڈرتے ہو۔۔۔ چہ۔۔۔ چہ۔۔۔ چہ۔۔۔ اسوہ

نے اس پر چوٹ کی۔۔۔

ہاں تو ادھر پیچھے کتے تھوڑی نہ بھگتاتے ہیں۔۔۔

اگر بھگائے تو۔۔۔؟؟

تو تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔

فارس تمہاری فلائٹ کا وقت نکلا جا رہا ہے اور تم ہو کہ کو دتے پھر رہے ہو۔۔۔؟؟

بھائی جان نے فارس کو آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔۔

ارے بھائی جان دو تین گھنٹے ہی تو ہیں کرنے دیں مزے۔۔۔ اسنے چہرے پے معصومیت لاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اب بہانے نہ بناؤ۔۔۔ جلدی کرو تیار ہو جاؤ۔، بھائی جان نے حکم دیا۔۔۔

او کے پاس۔۔۔۔ وہ یہ کہتا چل دیا۔۔۔



ڈنر کے بعد چائے پینے سب لان کی طرف آگئے تھے۔۔۔ ٹھنڈی ہوا بھلی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔  
وہ اداس تھی۔۔۔ سب تھے وہاں لیکن اسکی کمی تھی۔۔۔ اس لئے وہ اٹھ کر پھولوں کی جانب آگئی۔۔۔ انکی تازہ  
دم خوشبو اپنے اندر اتاری۔۔۔۔۔  
آنی نے بھی اسکی یہ خاموشی اور اداسی محسوس کر لی تھی۔۔۔۔۔  
حنان تم کیوں نہیں سمجھتے۔۔۔ میری محبت کو میرے جنون کو۔۔۔ وہ اپنے آپ سے باتیں کرنے میں مصروف  
تھی۔۔۔ کے اچانک ہارن کی آواز آئی۔۔۔۔۔  
لگتا ہے حنان آگیا۔۔۔ بابا نے کہا۔۔۔۔۔  
سامنے نظر پڑی تو واقعی حنان تھا۔۔۔ بلیو جینز پر بلیک شرٹ جسکی آستین تھوڑی سی مڑی ہوئی تھی۔۔۔ بالوں  
میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہ انکی جانب ہی آرہا تھا۔۔۔۔۔  
عریشہ تو پلکیں جھپکنا بھول گئی۔۔۔ کتنا عرصہ ہوا ان آنکھوں نے تمہارا دیدار نہیں کیا۔۔۔۔۔  
وہ مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔  
اسکی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک آگئی حنان کو دیکھتے ہی۔۔۔۔۔  
اسکایوں مسکرا نا۔۔۔۔۔ آنی کے ساتھ ساتھ پاپا نے بھی محسوس کی تھی۔۔۔۔۔  
حنان کو دیکھتے ہی بابا کی جان میں جان آئی۔۔۔ ورنہ وہ کیا جواب دیتے اسد صاحب کو۔۔۔۔۔  
حنان اسد صاحب سے ملنے کے بعد آنی سے ملا۔۔۔ اور پھر عریشہ سے جو اسی کو ہی دیکھے جارہی تھی۔۔۔۔۔  
ہم پہلے مل چکے ہیں۔۔۔۔۔ ہے نا۔۔۔۔۔ حنان نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
وہ گڑبڑا گئی۔۔۔ اور مسکراتے ہوئے ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد فارس کی روانگی تھی۔۔۔ بھائی جان گاڑی میں سامان رکھنے میں مصروف تھے اور وہ سب سے ملنے میں۔۔۔۔

امی کے ساتھ ساتھ وہاں سب کی آنکھیں نم تھیں۔۔۔

سب نے اسکو دعائوں میں رخصت کیا۔۔۔ آخری بار وہ سب پر ایک نظر ڈالتا۔۔۔ اسکی نظر رک گئی زوئی پر جو اسوہ کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ فارس کا زوئی کو یوں دیکھنا اور اسوہ کا فارس کو اس طرح سے دیکھتے ہوئے دیکھنا۔۔۔ مطلب پکڑے گئے۔۔۔ اسوہ جلدی سے زوئی کے آگے آگئی۔۔۔ زوئی پوری طرح اسوہ کے پیچھے چھپ گئی۔۔۔۔

فارس نے ایک گھوری سے اسکو نوازا۔۔۔ اور اسوہ نے اسکو بتیسی دکھائی۔۔۔۔

اور یوں وہ مسکراتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو گیا۔۔۔

اک روایت ہے الوداع کہنا

جانے والے جدا نہیں ہوتے

باتیں تو بہت ہو گئی۔۔۔ اب ہمیں چلنا چاہئے۔۔۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ اسد صاحب گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے گویا ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

بہت مزہ آیا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔ آنی بھی ماما سے کہنے لگیں۔۔۔

چلیں بیٹا۔۔۔ آنی نے عریشہ کا بازو جھنجھوڑا۔۔۔ جو حنان کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

حنان اسد صاحب اور بابا کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا جس سے اسکے ڈیمپل واضح ہو گئے۔۔۔

ہائے انہی ڈیمپل کی تود یوانی تھی وہ۔۔۔۔

اچھا بھئی زبیر صاحب میں آپکے جواب کا منتظر رہوں گا۔۔۔۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے  
۔۔۔۔ اسد صاحب نے ملتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جی میری پوری کوشش رہے گی۔۔۔۔ زبیر صاحب بس اتنا ہی کہہ سکے۔۔۔۔ اور وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔

\* \* \*

آپ دھیان کیوں نہیں رکھتی اپنا۔۔۔۔ معیز انکے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔ ٹیوب لگانے کے ساتھ ساتھ سمجھا بھی رہا تھا۔۔۔۔

ناشتہ بناتے وقت امی کا ہاتھ جل گیا۔۔۔۔

ملازمہ رکھ کے دی تھی آپکو وہ بھی راس نہیں آئی۔۔۔۔ شکر ہے ہم گھر پر تھے اگر ناہوتے تو کیا ہوتا۔۔۔۔

اور امی اسکو دیکھ کے خوش بھی تھیں اور اداس بھی کہ میرا بچہ کتنی فکر کرتا ہے۔۔۔۔

ہاں تو تم شادی بھی تو نہیں کر رہے۔۔۔۔ کم از کم بہو گھر آئے گی۔۔۔۔ گھر بھی سمجھالے گی۔۔۔۔ اور مجھے بھی۔۔۔۔

اور ویسے بھی کوئی زیادہ چوٹ نہیں ہے۔۔۔۔ امی نے ناراضی سے منہ موڑ لیا۔۔۔۔

اچھا اٹھیں ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔۔۔

بس یہ ٹیوب لگالی ہے نا تو ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔۔۔

اب ضد تو چھوڑیں نا۔۔۔۔ معیز نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور معید مزے سے بیٹھ ماں بیٹے کی بحث سننے میں مصروف تھا۔۔۔۔

اچھا تم جاؤ آفس تمہیں دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ اگر مجھے جانا ہوتا میں معید کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔۔

پکا۔۔۔۔ معیز نے تصدیق چاہی۔۔۔۔

ہم م۔۔۔۔ پکا۔۔۔۔ انہوں نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

وہ معید کو ضروری ہدایت کرتا ہوا باہر کی جانب چل دیا۔۔۔۔

چلیں ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔ معید نے امی سے کہا۔۔۔۔

ارے تم تو چپ کر جاؤ۔۔ کوئی اتنی گہری چوٹ نہیں آئی۔۔۔۔

امی فون کی پر نمبر پر ریس کرتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔۔

اب کیا کرنے جا رہی ہیں۔۔۔۔؟؟ معید نے پوچھا۔۔۔۔

سنوہم آج چلینگے معیز کا رشتہ لینے۔۔۔ اور میں انکے گھر فون کر کے انھیں انفارم کر رہی ہوں۔۔۔۔ اب تم بیچ میں

مت بولنا۔۔۔۔

اور معید سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

\*\*\*

یار زوئی زندگی نا بہت بور ہو گئی ہے۔۔۔۔

کالج سے واپسی پر اسوہ زوئی کو اپنے ساتھ لے کر آئی تھی۔۔۔۔ فارس کے جانے سے گھر میں ذرا اداسی پھیلی تھی۔۔۔۔

سب کچن میں مصروف تھے تیار یوں میں۔۔۔۔

اور وہ دونوں پیڑ پے لگے جھولے پر مزے سے جھول رہی تھیں۔۔۔۔

تم کیا چاہتی ہو۔۔۔ کیا کرنے سے زندگی میں مزہ آئیگا ہاں؟؟۔۔۔۔ زوئی نے بھی جوابن پوچھا۔۔۔۔

مطلب تمہیں نہیں لگتا کوئی ایڈونچر سا ہو۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔؟؟

مطلب پھوپھو اور ماسی شکوراں کی آپس میں لڑائی کروادیں۔۔۔۔



ہائے اللہ۔۔۔ کتنی اچھی لگے گی نادونوں ایک دوسرے کے بال نوچتی ہوئی۔۔۔ میں تو تصور کر رہی ہوں۔۔۔ وہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں گراتے ہوئے بولی۔۔۔

تم نا سچ میں پاگل ہو۔۔۔ زوئی نے اسکو ایک چپت رسید کر دی۔۔۔۔۔  
اتنے میں سامنے سے اجوا اور عبیرہ آتی دکھائی دی۔۔۔۔۔  
وہ سیدھا انکے سامنے کھڑی ہو گئیں۔۔۔۔۔

ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے۔۔۔ ہونٹوں پر شاطرانہ مسکراہٹ۔۔۔ آنکھوں میں شرارت۔۔۔۔۔  
کیا ہے۔۔۔؟ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے پوچھا۔۔۔۔۔  
اور یہ تم دونوں کے ہاتھ کیوں پیچھے ہیں۔۔۔ کیا چھپایا ہے دکھاؤ۔۔۔؟؟ زوہانے بھنوں کو جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ارے ٹھہر تو جائیں۔۔۔ بتاتے ہیں۔۔۔۔۔ بتاتے ہیں۔۔۔ اجوانے چالاکی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ارے میری بھولی بہنوں۔۔۔۔۔ فارس بھائی جب جارہے تھے تو انہوں نے خاص طور پر ہمیں تاکید کی تھی کہ انکے جانے کے بعد۔۔۔ انکی ذمہ داری ہم سمجھالیں گے۔۔۔۔۔ عبیرہ یہ کہتے ہی چپ ہو گئی۔۔۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔؟ کیسی ذمہ داری۔۔۔۔۔؟؟ وہ دونوں سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔۔  
مطلب آپ دونوں کو سکون سے رہنے نہیں دینا۔۔۔۔۔ عبیرہ نے یہ کہتے ہی اپنا ہاتھ آگے کر لیا۔۔۔۔۔  
جسکو دیکھتے ہی۔۔۔ وہ دونوں چیخ لگاتی جھولے سے گر پڑی۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ دونوں جھولے سے گرتی پڑتی بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔  
انکو کیا ہوا۔۔۔؟؟

بھابی نے آپی سے پوچھا۔۔۔ جو کچن میں کھڑی تیار یوں میں مصروف تھیں۔۔۔

بس دیکھتی جاؤ انکے ڈرامے۔۔۔ نقلی سانپ سے ڈرتی ہیں۔۔۔

سانپ۔۔۔۔ بھابی نے جھر جھری لے کے دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔

وہ دونوں سب کو ڈرانے والیں آج خود سانپ سے ڈر کر بھاگ رہیں تھیں۔۔۔ اور ویسے بھی سانپ تو سانپ ہوتا ہے

پھر چاہے اصلی ہو یا نقلی۔۔۔۔

زونی اور اسوہ آگے آگے۔۔۔

اجوا اور عبیرہ ہاتھ میں سانپ لے انکے پیچھے پیچھے۔۔۔

زونی کی بچی رکو۔۔۔ مجھے۔۔۔ بھی ساتھ لے چلو۔۔۔

زواہ اسوہ سے تھوڑا آگے ہوئی تو اسوہ کانپتی ہوئی بول پڑی۔۔۔

اسوہ اب تم کیا چاہتی ہو کہ میں تم گود میں اٹھا کے بھاگوں۔۔۔؟ آجاؤ نا خود۔۔۔ ضبط سے زونی کے آنسو نکل آئے

۔۔۔

اچھا۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں بھاگو۔۔۔ مرو تم اکیلی۔۔۔ اسوہ بڑبڑاتی ہوئی برآمدے سے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔

ہا۔۔۔، بچ گئی۔۔۔ اسنے لمبی سانس لی۔۔۔

بجو دروازہ کھولو۔۔۔ اجوا اور عبیرہ باہر سے چلانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

رکو۔۔۔ نیچے سے پھینکو۔۔۔ عبیرہ نے اجوا کو ہدایت دی۔۔۔

اب میں کہاں جاؤں۔۔۔۔ اب زونی روہانسی ہو گئی۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ اسکو چھپنے کے لئے جگہ مل گئی۔۔۔ اور وہ چل دی۔۔۔

\* \* \*

بیٹا جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔۔۔

امی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے معید سے کہا۔۔۔

یہ لیں آگیا۔۔۔ اسنے بھی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اچھا وہ مٹھائی کاٹو کر اتور کھ دیا تھا نایا د سے۔۔۔؟؟

امی نے تصدیق چاہی۔۔۔

آپ دس مرتبہ یہ پوچھ چکی ہیں۔۔۔ اور میں اب دسویں بار بتا رہا ہوں کہ رکھ لیا ہے۔۔۔

ہاں نابیٹا۔۔۔ خالی ہاتھ جانا اچھا تو نہیں لگتا۔۔۔

جی ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔ اب چلیں۔۔۔؟؟

ہاں چلو۔۔۔

\*\*\*

بھائی صاحب خاندان بھی اچھا ہے۔۔۔ اور لڑکا بھی۔۔۔ لیکن۔۔۔

لیکن۔۔۔ کیا لیکن۔۔۔؟؟

لیکن مجھے لگتا ہے وہ یہ رشتہ کرنا نہیں چاہتے۔۔۔ ورنہ کچھ تو جواب دیتے۔۔۔

ارے نگین ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ دراصل۔۔۔ انہوں نے ابھی تک لڑکے سے اسکی رائے نہیں لی۔۔۔ اس لئے

جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

لیکن بھائی۔۔۔

بس نگین اتنی جلدی کسی کے بارے میں غلط اندازے نہیں لگاتے۔۔۔ اور ویسے بھی ابھی تو ایک تو ملاقات ہوئی ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتا یہ باتیں عریشہ کو پتا چلیں۔۔۔ ورنہ وہ مایوس ہو جائے گی۔۔۔ اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہتا۔۔۔ اسد صاحب نے گویا بات ہی ختم کر دی۔۔۔۔۔  
ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں۔۔۔۔۔

\* \* \*

ارے بیٹا جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ۔۔۔ وہ لوگ بس آتے ہی ہونگے۔۔۔ امی نے کچن میں آتے ہی کہا۔۔۔۔۔  
ارے سوہا بیٹا تم تو چلو یہاں سے تمہیں رات کو عارش کے ساتھ کھانے پر جانا ہے چلو تیار ہو جا کے۔۔۔۔۔ امی نے حکم صادر کیا۔۔۔۔۔  
جی چچی جان بس تھوڑا سا کام ہے۔۔۔۔۔  
ارے تم چھوڑو نا اسوہ کر دیگی۔۔۔۔۔ آپی نا کہا۔۔۔۔۔  
ہاں کہاں گئی یہ لڑکی۔۔۔۔۔ ایک تو کسی کام کو ہاتھ تک نہیں لگاتی۔۔۔۔۔ اسوہ۔۔۔۔۔ امی اپنا سر پیٹتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔۔  
امی پکا یہی گھر ہے نا۔۔۔۔۔؟؟ معید نے گاڑی کو بریک لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔  
ہاں ہونا تو یہی چاہئے۔۔۔۔۔ چلو آؤ۔۔۔۔۔ امی نے گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
اچھا جی۔۔۔۔۔ وہ بھی دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔  
بیٹا جلدی کرو دھوپ تیز ہے۔۔۔۔۔ امی سے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔  
اچھا میں چلتی ہوں تم آ جاؤ۔۔۔۔۔ یہ کہتی وہ اندر کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔۔۔  
یہ لیس آ گیا۔۔۔۔۔ وہ گاڑی سے ٹوکر اٹھاتے ہوئے پیچھے کی جانب مڑا۔۔۔۔۔



مگر۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ امی کہاں گئی۔۔۔  
اب میں اندر کیسے جاؤں۔۔۔ وہ ٹوکرا لئے کھڑا تھا۔۔۔  
چلو بھائی معید۔۔۔ do or die..  
یہ کہتے ہی وہ اندر کی جانب بڑھا۔۔۔  
مگر اسکو راستہ سمجھ نہیں آیا۔۔۔  
اب کدھر جاؤں۔۔۔؟؟  
ایسے ناکسی اور کے گھر میں گھس کے جوتے کھانے پڑیں۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ انشاء اللہ یہی گھر ہو گا۔۔۔۔۔ وہ خود  
کو خود ہی جواب دینے لگا۔۔۔  
وہ تھوڑا اور آگے کی جانب بڑھا۔۔۔  
اسکو ایک ہیولا نظر آیا۔۔۔ جو درخت کی آڑ میں چھپا ہوا تھا۔۔۔  
یہ کیا ہے۔۔۔؟؟ اسنے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے قریب سے دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔ اور آگے بڑھ گیا۔۔۔  
قریب جانے پر پتا چلا۔۔۔ وہ ایک لڑکی تھی۔۔۔  
زوہا جو عبیرہ اور اجوا کے ڈر سے چھپ کے کھڑی تھی۔۔۔ اسکو اپنے پیچھے کسی کے پیروں کی آواز آئی۔۔۔  
یا اللہ۔۔۔ بچانا مجھے ضبط سے اسنے آنکھیں میچ لی۔۔۔  
معید اب اس سوچ میں پڑ گیا کہ اسکو پکاروں کیسے۔۔۔  
آخر کار ہمت جمع کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔  
ایکسیکوزمی۔۔۔۔۔  
زونی چیخ لگاتی پلٹی۔۔۔ پلٹنے سے اسکے پونی میں بندھے بال اڑھے۔۔۔

معید کی تو اس پر نظر ٹھہری گئی۔۔۔

صاف چہرہ جواب سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

موٹی سرخ آنکھیں۔۔۔ بھیگی پلکیں۔۔۔ ناک میں گولڈن چمکتی ہوئی نتھلی۔۔۔

زوئی ڈر کے مڑی تھی۔۔۔ اپنے سامنے کسی شخص کو دیکھ کر اچھل پڑی۔۔۔ جو اسکو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھورے

جارہا تھا۔۔۔ اسنے اپنی ساری ہمت جمع کر کے چلانا شروع کیا۔۔۔

چور،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معید تو یہ سن کر اچھل پڑا۔۔۔۔۔

اوہیلو۔۔۔ میں کوئی چور نہیں ہوں۔۔۔

سنو۔۔۔ وہ کب سے اسکو سمجھائے جارہا تھا۔۔۔

مگر زوئی بھی چلانے میں مصروف تھی۔۔۔

اللہ یہ پاگل لڑکی۔۔۔ اسنے سر پر ہاتھ مارتے ہر کہا۔۔۔

چور۔۔۔؟؟ اسوہ کے کانوں میں یہ آواز پڑتے ہی وہ دروازہ ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتی باہر نکلی۔۔۔

اسکے اس طرح باہر نکلنے سے اجوا اور عبیرہ ڈر کے پیچھے ہوئیں۔۔۔

اسوہ کا جوش عروج پر تھا وہ بلا اٹھاتی باہر کی جانب لپکی۔۔۔ سب زوئی کی آواز سنتے ہی سب اسوہ کے پیچھے پیچھے

چلے آئے۔۔۔

زوئی کہاں ہے چور۔۔۔ آج تو نہیں چھوڑوں گی ہمت کیسے ہوئی گھر میں گھسنے کی ہاں۔۔۔

وہ زوئی کی پاس آتے ہوئے بلا اوپر کرتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ یہاں۔۔۔ زوئی نے اپنے پیچھے اشارہ کیا۔۔۔

کیا۔۔۔ کدھر ہے۔۔۔؟؟ اسوہ نے زوئی کے پیچھے دیکھا جہاں مٹھائی کے ٹوکڑے کے علاوہ کچھ ناکتھا۔۔۔

کیا۔۔ ابھی تو یہیں تھا۔۔ زوئی نے آس پاس دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔

کیا ہوا کون تھا بیٹا۔۔۔ امی نے پوچھ لیا۔۔۔

زونی کچھ بولتی۔۔ کہ اس سے پہلے شگفتہ آنٹی گویا ہوئیں۔۔۔۔

یہ مٹھائی یہاں۔۔۔ اور معید کہاں گیا۔۔۔؟

معید۔۔۔ زوئی زیر لب بڑ بڑائی۔۔۔۔۔

معید جوڈر کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا تھا ماں کی آواز سنتے ہی بول پڑا۔۔۔

امی میں یہاں ہوں۔۔۔۔۔

ہیں یہ آواز کہاں سے آئی۔۔۔؟ سب ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔

ارے یہاں اوپر درخت پر۔۔۔ اسنے دوبارہ آواز لگائی۔۔۔

ہا۔۔۔ زوئی نے حیرت کے مارے منہ پے ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔۔

ارے بیٹا اوپر کیا کر رہے ہو۔۔۔؟ امی نے پوچھا۔۔۔

امی اس پر پھل تو لگے نہیں جو میں وہ توڑنے جاتا۔۔۔ اسنے درخت سے نیچے آتے ہوئے کہا۔۔۔

ظاہر سی بات ہے اپنی جان بچانے کے لئے چڑھتا تھا۔۔۔ زوئی کی طرف دیکھ کر۔ طنز سے کہا گیا۔۔۔

زویٰ نے منہ بناتے ہوئے آنکھیں پھیر لیں۔۔۔

ذرا تمیز سے بیٹا۔۔۔ امی نے چٹکی کاٹتے ہوئے آواز کو دبا کر کہا۔۔۔

یہ میرا دوسرا بیٹا ہے معید۔۔۔۔۔ امی نے مسکرا کر تعارف کرایا۔۔۔

جی۔۔۔ اور ان محترمہ کو لگا کے میں چور ہوں۔۔۔ معید نے طنزاً زوہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

معاف کرنا بیٹا۔۔۔ وہ دراصل یہ تھوڑی لالہ بالی ہے بات نہیں سنتی۔۔۔ اور جب تک بات سن لے تو سمجھتی نہیں  
۔۔۔ آپلوگ چلیں نا اندر۔۔۔۔۔ امی نے مسکرا کر ٹالنا چاہا۔۔۔۔  
جی۔۔ لگتا بھی ایسا ہی ہے۔۔۔ آخری والا جملہ اسنے دل میں خود سے کہا۔۔۔۔  
زونی منہ بناتی پیر پٹختی اندر کی جانب چل پڑی۔۔۔۔۔

\* \* \*

انکے جانے کے بعد امی تو سر پے ہاتھ رکھے پریشان سی بیٹھی تھیں۔۔۔۔  
اب آپ کو کیا ہوا۔۔۔؟؟ کیوں پریشان ہیں۔۔۔؟؟ اسوہ نے امی کی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
مجھے تو سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ اتنے بڑے خاندان کا رشتہ کیسے آسکتا ہے۔۔۔؟؟  
لیں اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔۔ وہ اچھے خاندان سے ہیں تو ہم کیا برے سے۔۔۔ جو اس طرح سوچ رہی ہیں

۔۔۔۔  
پاگل لڑکی تم سمجھ نہیں رہی۔۔۔ بعد میں بہت مسائل پیدا ہوتے ہیں۔۔۔ امی نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
تو کیا خاندان اچھا نہیں۔۔۔؟؟ لڑکا خراب ہے۔۔۔ یا اسکی امی۔۔۔؟؟ اسوہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا  
۔۔۔۔

خاندان تو اچھا ہے۔۔۔ اور وہ خاتون بھی اچھی ہیں۔۔۔ تہذیب۔۔۔ سلیقہ شعار۔۔۔۔  
ارے تو پھر مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟

آپ امیوں کا مسئلہ تو مجھے سمجھ میں ہی نہیں آتا۔۔۔ پہلے خود کہتی ہیں کہ کسی اچھے خاندان سے رشتہ آجائے  
۔۔۔ اور اگر اچھے خاندان سے رشتہ آ بھی گیا تو نخرے کرنے لگتی ہیں۔۔۔ آخر ہو تو کیا ہو۔۔۔۔ اسوہ نے بھی  
ماتھے پے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔



اب آپ ایسا کریں پریشان ناہوں۔۔۔ ویسے بھی ہمارے ہونے والے جیجی بھائی جان کے باس ہیں۔۔۔ وہ سب پتا کروالیں گے۔۔۔ اب آپ سوچ سوچ کر خود کو ہلکان نا کریں۔۔۔۔۔  
ویسے شادی پے میں نے ہلکی سی جھلک دیکھی تھی اپنے ہونے والے جیجی کی۔۔۔ کافی ہینڈ سم ہیں۔۔۔۔۔  
اسوہ نے آپ کو دیکھتے ہی تنگ کرنا شروع ہوئی۔۔۔۔۔  
اور وہ سر جھکاتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔۔۔  
اسوہ کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

کیا اول فول بک رہی ہو۔۔۔ ایسا نہیں بولتے۔۔۔ اگر کسی اور نے سن لیا تو کیا سوچے گا۔۔۔ امی نے ڈانٹ پلا دی۔۔۔۔۔

اور۔۔۔ یہ ہر وقت کیا گدھوں کی طرح ہنستی رہتی ہو۔۔۔ کتنی بار سمجھایا ہے۔۔۔ انسان بن جاؤ۔۔۔ تم لڑکی ہو۔۔۔ اور لڑکیوں کا ہر وقت اس طرح قہقہے لگانا اچھی بات تھوڑی ہے۔۔۔ زیادہ ہنسنا بھی مردہ دل کی نشانی ہے۔۔۔۔۔  
امی تو اب پتا نہیں کیا لے کر بیٹھ گئیں تھیں۔۔۔۔۔  
اور اسوہ اس گھڑی کو سوچ رہی تھی جس وقت اسے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔  
ہم۔۔۔ ڈانٹ لیں جتنا چاہے ڈانٹ لیں۔۔۔ ایک دن ہو گا میرے قہقہے سننے کے لئے آپ لوگوں کے کان ترس جائیں گے۔۔۔ یہ گھر کی دیواریں میری ہنسی سننے کے لئے ترسیں گی۔۔۔ پھر کوئی اسوہ نہیں آئے گی۔۔۔ بس شروع اسوہ کے ڈرامے۔۔۔۔۔  
اور امی سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔۔۔ پتا نہیں اس لڑکی کا کیا ہو گا۔۔۔ بولو کچھ تو سنتی کچھ ہے۔۔۔۔۔

\* \* \*

بھئی میں تو آج بہت خوش ہوں۔۔۔ اور اس گھڑی کا انتظار کر رہی ہوں جب انکی طرف سے تسلی بخش اطلاع  
موصول ہوگی۔۔۔

اب آپ آرام کریں۔۔۔ اور یہ سوچیں کے بھائی کو کس طرح بتانا ہے۔۔۔۔ معید نے امی کی خوشی دیکھتے ہوئے کہا  
۔۔۔۔

ارے بتانا کیا ہے۔۔۔ اسکو کیا اعتراض ہو گا۔۔۔

ہم م۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔۔۔ اسنے یہ کہتے ہی کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔ خود کو پر  
سکون کرنے کے لئے۔۔۔

ویسے لڑکی بہت اچھی تھی ہے نا۔۔۔۔ امی نے تصدیق چاہی۔۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے ایک چہرہ گردش کرنے لگا۔۔۔۔ معصوم۔۔۔۔ پریشان۔۔۔۔

ہم م۔۔۔ بہت اچھی۔۔۔۔ اچانک اسکے منہ سے نکلا۔۔۔۔

امی اس سے باتوں میں مصروف تھیں پروہ تو کہیں اور کھوچکا تھا۔۔۔۔

اس چہرے کی معصومیت میں اتنا اثر تھا خرید لی اسنے ایک ملاقات میں زندگی میری

\* \* \*

آج تمہارے ابو نے دیر کر دی ہے۔۔۔ 8 بج رہے ہیں ابھی تک نہیں آئے۔۔۔ اور آج تو انکی طبیعت بھی ٹھیک  
نہیں تھی۔۔۔

امی فکرنا کریں آتے ہی ہونگے۔۔۔۔۔ راستے میں ٹریفک ہو گا نا۔۔۔۔ آپنی نے سمجھایا۔۔۔

ہم م۔۔۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔۔

\* \* \*

آج اسکی طبیعت میں کچھ مزہ نہ تھا۔۔۔ اس لئے وہ جلدی آفس سے اوف کر کے گھر جا رہا تھا۔۔۔ کہ راستے میں اسکو ایک آدمی نظر آیا۔۔۔ جو سڑک پر سر تھامے گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے گاڑی سے باہر نکل کر اس آدمی کے نزدیک آیا۔۔۔ جو دکھنے میں 49 یا 50 کا لگتا۔۔۔ ایکسیوزمی۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟

مگر اس شخص کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ ہوش و حواس سے بیگانہ سر پر گرتا اس سے پہلے حنان نے اسے پکڑ لیا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ آنکھیں کھولیں۔۔۔ حنان اسکو تھپتھپاتا رہا مگر بے سود۔۔۔۔۔

ہیلپ۔۔۔ کوئی مدد کریں۔۔۔۔

آس پاس لوگ جمع ہو گئے۔۔۔

کچھ لوگوں کی مدد سے اسنے اس شخص کو گاڑی میں لٹایا اور ہسپتال لے گیا۔۔۔

\* \* \*

اسوہ فون لگاؤ اپنے ابو کو پوچھو کہاں ہیں۔۔۔؟؟

امی نے پریشانی کے عالم میں اسوہ سے کہا۔۔۔۔

اچھا امی کرتی ہوں۔۔۔ وہ فون کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

نمبر بند جا رہا ہے۔ امی۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ دوبارہ ملاؤ۔۔۔

ام۔۔۔ ہم م۔۔۔ بند۔۔۔۔۔ دوبارہ نامیں سر ہلا۔۔۔

یا اللہ۔۔۔ میرا تودل بھی گھبرا رہا ہے۔۔۔ امی کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔۔۔

امی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟ عیسیرہ پانی لے آؤ۔۔۔ آپ نے کہا۔۔۔  
تم عارش کو فون کرو۔۔۔ آپ نے امی کی بگڑتی حالت کو دیکھ کر اسوہ سے کہا۔۔۔  
اسوہ نے آپ کے حکم کی پاسداری کی۔۔۔  
کیا ہوا۔۔۔؟؟ کو جواب نا ملنے پر آپ نے پوچھا۔۔۔  
بیل جا رہی ہے۔۔۔ پراٹھا نہیں رہے۔۔۔  
شاید موبائل سائلنٹ پر ہو۔۔۔  
یا اللہ تو خیر کرنا۔۔۔ اب تو امی باقاعدہ رونے لگیں۔۔۔  
تم کوشش کرتی رہو۔۔۔ آپ خود بھی پریشان ہو گئیں تھیں۔۔۔

\*\*\*

یہ مریض آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔؟؟ ڈاکٹر نے حنان سے پوچھا۔۔۔  
جی۔۔۔ لیکن انہیں ہوا کیا تھا۔۔۔؟؟  
کچھ نہیں بس بخار کی وجہ سے انکا پی پی لو ہو گیا تھا جسکی وجہ سے یہ بیہوش ہو گئے۔۔۔ میں نے دوائی لکھ دی ہے  
۔۔۔ اب آپ انہیں گھر کے جاسکتے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے دیگر چند ہدایت دے کر حنان کو روانہ کیا۔۔۔  
بیٹا آپکا بہت شکریہ۔۔۔ آپ کو میری واجہ سے زحمت اٹھانی پڑی اس کے لئے معافی چاہتا ہوں۔۔۔ سلیمان  
صاحب نے حنان سے معذرت کی۔۔۔  
ارے نہیں انکل اسکی ضرورت نہیں۔۔۔ ایک انسان ہونے کے ناطے یہ تو میرا فرض ہے۔۔۔ وہ ہاتھ کے  
سہارے سے انہیں اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔  
بیٹا آج کل ایسے بھلے لوگ کہاں ملتے ہیں۔۔۔ ویسے آپ کا نام کیا ہے۔۔۔؟ لگتے تو اچھے خاندان سے ہیں۔۔۔؟؟



حنان احمد۔۔ اسنے مسکراتے جواب دیا۔۔

ارے نہیں بیٹا اسکی ضرورت نہیں میں اب ٹھیک ہوں۔ چلا جاؤنگا۔۔ آپکو خام خاز حمت اٹھانی پڑے گی

۔۔۔ حنان انکو اپنی گاڑی کی طرف لے جاتا۔۔۔ اس سے پہلے وہ گویا ہوئے۔۔۔

نہیں انکل۔۔۔ اب تو آپ میری ذمہ داری ہیں۔۔۔ جب تک آپ کو گھر نہیں پوھنچاؤں گا۔۔۔ تب تک خود بھی

گھر نہیں جاؤں گا۔۔۔ حنان کو انسے باتیں کرنا اچھا لگا۔۔۔ اس لئے اسنے بھی کہہ دیا۔۔۔

اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا۔۔۔ انہوں نے اسے دعا دی۔۔۔

ویسے آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔۔۔

حنان نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اور انہوں نے بتانا شروع کیا۔۔۔

\*\*\*

امی بھائی جان کو فون تو کر دیا ہے۔۔۔ انہوں نے کہا تو ہے کہ وہ آرہے ہیں۔۔۔ اب تو چپ ہو جائیں۔۔۔ اسوہ نے

بھی زچ ہو کر امی سے کہا۔۔۔

اتنے میں باہر گاڑی کے رکنے کی آواز آئی۔۔۔

لگتا ہے بھائی جان آگئے۔۔۔ میں دروازہ کھولتی ہوں۔۔۔ اسوہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بس بیٹا یہیں روک دو۔۔۔ آپکا بہت شکریہ۔۔۔ سلیمان صاحب نے حنان سے کہا۔۔۔

انکل آپ بار بار شکریہ کہہ کر مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔۔۔۔ حنان نے سلیمان صاحب کو سہارا دے کر گاڑی

سے اتارا۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔ یہ تو تمہارا بڑا پن ہے۔۔۔

وہ دروازہ کھٹکھٹاتا۔۔ اس اے پہلے دروازہ کھل گیا۔۔۔

اور جو چہرہ نمودار ہوا۔۔ حنان نے سوچا بھی ناتھا کہ پھر اسکی اس سے ملاقات بھی ہوگی۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔ اسوہ کی نظر ابو پر پڑتے ہی اسکے منہ سے نکلا۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔ حنان نے بھی حیرت کے مارے زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔

ساتھ کھڑے شخص پر تو اسکی نظر ہی نہیں پڑی۔۔۔۔

آپ۔۔ کہاں تھے۔۔ اتنی دیر کر دی۔۔۔ سب پریشان تھے۔۔ کم از کم فون تو۔۔۔ اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

۔۔۔۔ کیوں کے اسے ذرا سی بھی دیر نا لگی تھی حنان کو پہچاننے میں۔۔۔۔

وہ کیسے بھول سکتی تھی وہ تھپڑ۔۔۔۔ اپنی توہین۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔ ضرور اسنے ہی کچھ کیا ہوگا۔۔۔۔ وہ غصے میں آگ بگولہ ہو گئی۔۔۔۔

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔ وہ آگے بڑھتی۔۔ اس سے پہلے ابو نے روک دیا۔۔۔ اسوہ۔۔۔ پاگل ہو گیا

۔۔۔۔ دیکھ نہیں رہی۔۔ وہ ہمارے مہمان ہیں۔۔۔ اور کچھ نہیں کیا انہوں نے بلکہ میری جان بچائی ہے۔۔ مجھے

گھر تک پوہنچایا ہے۔۔۔

یہ شخص۔۔ کسی کی مدد۔۔۔ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ وہ دل میں خود سے مخاطب تھی۔۔ مگر نظریں تو حنان پر تھیں

۔۔۔۔ جو اسکی اس حالت سے لطف اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

اگر انہوں نے آج میری مدد نا کی ہوتی تو آج میں زندہ سلامت یہاں نا کھڑا ہوتا۔۔۔ ابو کا یہ کہنا تھا کہ اسوہ تو تڑپ

اٹھی۔۔۔

ابو۔۔۔۔ ایسا کیوں بول رہے ہیں۔۔ میری زندگی بھی آپ پر قربان۔۔۔ اسکی آنکھیں بھر آئیں اور وہ ابو سے

لیٹ گئی۔۔ اللہ نا کرے آپ کو کچھ ہو۔۔ آپ کے علاوہ ہمارا ہے ہی کون۔۔۔۔۔۔۔

ہائے یہ لڑکی اموشنل بھی ہوتی ہے۔۔۔۔ وہ سوچنے لگا۔۔۔

چندہ۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا مجھے اب تم چلو ان اے معافی مانگو۔۔۔ ابو نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

معافی۔۔۔۔ اسوہ کی توجیرت کے مارے آنکھیں پھیل گئیں۔۔۔

حنان ہاتھ باندھ کر سیدھا ہو کر اسوہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔ کہ مانگو معافی۔۔۔۔ جلدی کرو۔۔۔ ابو نے کہا۔۔۔۔

ارے رہنے دیں انکل۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ حنان نے اپنے نمبر بڑھانے کے لئے ایسے ہی بول دیا۔۔۔۔ ارے بیٹا غلطی کی ہے تو معافی تو مانگنی پڑے گی نا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ کتنا۔۔۔ گھنا اور مینسا ہے یہ۔۔۔۔ میں تو اسکو گدھا سمجھتی تھی۔۔۔۔ اسوہ کا تو منہ کھل گیا حنان کی چالاکی پر۔۔۔۔

معافی تو وہ کبھی ناما نکلتی۔۔۔ مگر ابو کے ڈر سے اسنے سوری بول دیا۔۔۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔۔ اسنے بھی جلتی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔۔

اچھا انکل میں چلتا ہوں۔۔۔ وہ سلیمان انکل سے ملتا۔۔۔ ایک نظر اسوہ پڑ ڈالتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ وہ بھی آنکھیں دکھاتی چل پڑی۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ واپس پہنتا ہوا بالکل تیار آئینے کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

تم نے مجھے بہت رلایا نا۔۔۔ اب تم روؤ گی مس اسوہ نور۔۔۔۔ وہ دل میں یہ کہتا مسکراتا ہوا چل دیا۔۔۔

ناجانے اسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔۔۔۔

تو میں شگفتہ جی کو فون کر دوں؟؟۔۔۔ ناشتے کرتے وقت امی نے ابو اور عارش سے پوچھا۔۔۔  
بات تو وہ رات ہی کر چکی تھیں ابو اور بھائی جان سے۔۔۔ بھائی جان کو کوئی اعتراض نہ تھا کیوں کہ معیزانکے دفتر کے مالک تھے اور بہت خوش مزاج اور رحم دل تھے۔۔۔

لیکن امی کو جو بات کھائے جارہی تھی۔۔۔ ابو بھی اسی بات کو لے کر پریشان تھے کہ وہ بڑے خاندان کے ہیں اور پیسے والے ہیں۔۔۔ تھا بھی تو بیٹی کا معاملہ۔۔۔۔۔

لیکن بھائی جان نے ابو کو بھی سمجھا دیا کہ وہ ایسے نہیں ہیں۔۔۔ تو وہ بھی رضامند ہو گئے۔۔۔۔۔  
اور رہی بات مریم آپ کی تو انہوں نے بہت رونادھونا مچایا تھا کہ میں اس گھر کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔  
پگلی بیٹیاں تو پرانی ہوتی ہیں۔۔۔ ایک نا ایک دن تو انھیں اپنے گھر جانا ہوتا ہے۔۔۔ اور شگفتہ جی بہت ہی اچھے مزاج کی خاتون ہیں وہ تمہیں اپنوں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیں گی۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی تم کون سا دور جا رہی ہو۔۔۔ اسی شہر میں ہی تو ہو گی۔۔۔ جب یاد آئے گی چلی آنا۔۔۔ امی نے سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

ویسے امی لڑکی کو ہی گھر کیوں چھوڑ کر جانا ہوتا ہے۔۔۔ اپنا گھر بار، ماں باپ، بہن بھائی۔۔۔ یہ قربانی لڑکی ہی کیوں دے۔۔۔؟؟

ارے لڑکے کا بھی کچھ حق ہونا چاہئے۔۔۔ یہ قربانی لڑکا بھی تو دے سکتا ہے۔۔۔ اسوہ بیچ میں نابولے۔۔۔ یہ ہو سکتا ہے کیا۔۔۔؟؟

ہم م۔۔۔ ویسے بات سوچنے والی ہے۔۔۔ امی نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔  
یہ ریت تو برسوں سے چلی آرہی ہے۔۔۔ شاید اس لئے عورت کو "دکھ بھری" کے لقب سے نوازا گیا۔۔۔۔۔



ام۔۔م۔۔ مجھے تو لگتا ہے کہ مرد بہت انا پرست ہوتا ہے۔۔ اسکی عزت گوارہ نہیں کرتی سسرال جا کر رہنے میں۔۔۔۔ اسوہ نے بیچ میں ٹوکا۔۔۔

لیکن آپ فکرنا کریں۔۔ میں آپ کے لئے ایسا داماد ڈھونڈوں گی جو گھر جمائی بنے اور میری انگلیوں پر ناچے۔۔۔۔ اسوہ نے مزے سے کہا۔۔۔۔

چلو تمہاری فضول باتیں۔۔ یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔ آپی بھی سمجھتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔  
تو میں شگفتہ جی کو فون کر دوں۔۔۔؟؟

اس وقت۔۔۔؟؟ آپ جلدی نہیں کر رہیں۔۔۔ ابو نے بیچ میں ہی امی کو ٹوک دیا۔۔۔

ارے میں کیا جلدی کر رہی ہوں۔۔ صبح سے دو مرتبہ انکا فون آچکا ہے۔۔ مجھ سے زیادہ جلدی تو انکو ہے۔۔۔۔  
اتنی جلدی وہ کیوں کر رہی ہیں۔۔؟ آپ نے پوچھا نہیں۔۔۔؟؟

عارش کے ابا۔۔۔ ابھی وہ کچھ بولتیں کہ اس سے پہلے اجوا بول پڑی۔۔۔

امی اجوا کے ابا بولیں۔۔ عارش کے نہیں۔۔۔ اب وہ شادی شدہ ہو چکے ہیں۔۔۔

ارے کیوں ابو صرف تمہارے اور بھائی جان کے ہیں۔۔۔ ہم کونسے نمبر پر آتے ہیں۔۔۔۔ عبیرہ بگڑتے تیور لئے گویا ہوئی۔۔۔۔

اووووووو۔۔۔ میڈم تم دونوں سے پہلے میں آتی ہوں۔۔ اس لئے یہ میرے ابا ہیں۔۔۔ اسوہ نے عبیرہ اور اجوا کو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ارے چپ تو ہو جاؤ تم لوگ ہر وقت بس لڑنا۔۔ دیکھ نہیں رہے ضروری بات چل رہی ہے۔۔۔۔ امی نے تینوں کو چپ کرادیا۔۔۔۔

ہاں تو میں کہہ رہی تھی۔۔۔ امی پھر ابو کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔۔

وہ کہہ رہیں تھیں کہ انکے گھر میں بیٹی کی کمی بہت محسوس ہوتی ہے۔۔ وہ اکیلی ہوتیں ہیں گھر میں۔۔۔ اس لئے وہ جلدی مچا رہی ہیں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے پھر جیسا آپکو مناسب لگے۔۔۔ ابو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

\* \* \*

حنان کہاں ہے۔۔۔؟؟ بابا نے ناشتہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بابا وہ تو آفس چلا گیا۔۔۔

اتنی جلدی۔۔۔؟؟ اور ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔۔

کافی پی کر گیا ہے۔۔۔ کہہ رہا تھا پہلے ایک ضروری کام نبٹانا ہے۔۔۔ پھر آفس جانا ہے۔۔۔ ماما نے جواب دیا۔۔۔ اچھا۔۔۔

سارہ تم نے حنان سے بات کی۔۔۔؟؟ بابا سارہ کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

ام م۔۔۔ نہیں بابا۔۔۔ وقت ہی کہاں ہے اسکے پاس۔۔۔ رات کو بہت لیٹ سے آتا ہے اور صبح کو وہ آفس جانے کی جلدی مچاتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں خود اس سے بات کروں گا۔۔۔ اپنے طریقے سے۔۔۔ بابا نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

حنان نے راستے میں پھول لئے۔۔۔ اور اب پھول لئے وہ سلیمان صاحب کے دروازے پر کھڑا تھا۔۔۔

لمبی سانس کھینچتے ہوئے بیل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

عجبیرہ دروازے پر دیکھو کون ہے۔۔۔ ابھی ابھی تو بھائی جان گئے تھے۔۔۔ اسوہ اپنی کتابیں سمیٹتے ہوئے بولی

۔۔۔۔

آئی۔۔۔ اچی تم جاؤنا۔۔۔ میں یونیفارم تبدیل کر آؤں۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔ عبیرہ یہ کہتے ہی چل پڑی۔۔۔  
کیا مصیبت ہے ہر کام میں کروں۔۔۔ مجھے بھی تو دیر ہو رہی ہے اسکول کے لئے۔۔۔ اجوانے بھی اچھی بھلی  
شکل کو بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

جاؤنا۔۔۔ دوسری بار بیل بجنے پر امی نے اسکو کہا۔۔۔  
اور وہ پیر پختی چل پڑی۔۔۔۔۔

جی فرمائیں۔۔۔۔۔؟؟ اجوانے سامنے کھڑے شخص سے کہا۔۔۔ جو ہاتھ میں پھول لئے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا  
۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے سیدھا ہوتا ہوا اجوا کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ اور غور سے اسکا جائزہ لینے لگا۔۔۔  
اسکول کی یونیفارم میں کھڑی، دو چوٹیاں بنا کر آگے کور کھی ہوئیں۔۔۔ وہ بالکل اسوہ کی کاپی لگ رہی تھی۔۔۔  
تو بے ہے آج کل تو لوگ بچوں کو بھی نہیں چھوڑتے۔۔۔ اگر آپ نے میرا دیدار کر ہی لیا ہے تو۔۔۔ فرمائیں۔۔۔ کس  
سے ملنا ہے آپ کو۔۔۔ کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا گیا۔۔۔  
واہ کیا سٹائل ہے۔۔۔ بات کرنے کا انداز بھی اسوہ جیسا۔۔۔

وہ مجھے سلیمان صاحب سے ملنا ہے۔۔۔ حنان نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔  
اچھا تو آپ ابو کے مہمان ہیں۔۔۔ اسکا اتنا کہنا تھا کہ سلیمان صاحب خود ہی تشریف لے آئے۔۔۔  
کون ہے بیٹا۔۔۔ اسنے اجوا کو دروازے سے ہٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
ارے بیٹا آپ۔۔۔ سلیمان صاحب کی نظر حنان پر پڑی تو وہ گویا ہوئے۔۔۔۔۔  
اسلام و علیکم۔۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔۔؟؟ حنان نے مصافح کرتے ہوئے ان سے پوچھا۔۔۔  
الحمد للہ بیٹا اب بہتر ہوں۔۔۔

یہ آپ کے لئے۔۔۔ حنان نے پھول آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسکی کیا ضرورت تھی۔۔۔ سلیمان صاحب فورن بولے۔۔۔  
ابھی خالی ہاتھ آنا اچھا تو نہیں لگتا۔۔۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔  
آپ آئیں نا اندر۔۔۔ سلیمان صاحب اسکو لئے اندر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔  
وہ گھر میں داخل ہوتے ہی گھر کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔  
آپ بیٹھے میں ابھی آیا۔۔۔ سلیمان صاحب اسے مہمان خانے میں بٹھا کے چائے کا کہنے کے لئے چلے گئے۔۔۔  
۔۔۔۔۔  
وہ بیٹھا آس پاس نظریں دوڑا رہا تھا۔۔۔۔  
اجوا۔۔۔۔۔ عبیرہ۔۔۔۔۔ نکلو جلدی باہر مجھے کالج کے لئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اسوہ کندھے پر اپنا بیگ لٹکائے  
۔۔۔ ہاتھ میں دوپٹہ لئے باہر آگئی۔۔۔۔  
اجوا اور عبیرہ کا اسکول اسوہ کے کالج کے راستے میں پڑتا تھا۔۔۔ اس لئے وہ دونوں اسکے ساتھ جاتے۔۔۔  
حنان کی اس پر نظر پڑی۔۔۔۔۔ وہ بالوں کو اونچی پونی میں باندھے۔۔۔ سفید یونیفارم میں گریس فل لگ رہی تھی  
۔۔۔۔  
حنان جہاں بیٹھا تھا وہ اسوہ کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔  
اجوا۔۔۔۔۔ وہ چادر اوڑھتی ہوئی چلا آگئی۔۔۔۔  
وہ دونوں بھاگتی ہوئی آئیں۔۔۔۔  
کہاں مر گئے تھے۔۔۔۔  
وہ بجوا ابو کے مہمان آئے ہیں دروازہ کھولنے میں وقت لگا۔۔۔



اللہ معاف کرے ایسے گھورے جارہا تھا۔۔۔۔۔  
تھا بہت ہی ہینڈ سم۔۔۔۔۔ اجوا کو بولنے کے لئے صرف چابی گھمنانی تھی۔۔  
حنان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔  
اتنے میں سلیمان صاحب چائے لے کر آگئے۔۔۔  
اسکی کیا ضرورت تھی۔۔ آپ نے خام خازمت کی۔۔۔۔۔ حنان نے کہا۔۔۔  
ایسے کیسے آپ ہمارے گھر مہمان ہیں۔۔۔ اور باقی تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ صرف چائے ہی تو ہے۔۔۔۔۔ سلیمان  
صاحب نے جواب دیا۔۔۔۔۔  
حنان کا سارا دھیان اسوہ کی جانب تھا۔۔۔  
کون۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔  
ارے وہ جنہوں نے رات ابو کو گھر پہنچایا تھا۔۔۔۔۔ عبیرہ نے جواب دیا۔۔۔۔۔  
کیا۔۔۔۔۔؟؟ اسوہ کا تو منہ کھل گیا۔۔۔۔۔  
اور حنان اسکے چہرے کے بدلتے زاویئے دیکھ کر لطف اٹھا رہا تھا۔۔۔۔۔  
اسنے ترچھی نظر سے مہمان خانے میں دیکھا۔۔۔۔۔  
نظر سے نظر ملی۔۔۔۔۔  
حنان نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔  
یہ گدھا تو اب پیچھے ہی پڑ گیا۔۔۔۔۔ وہ دانت چباتی۔۔۔۔۔ اسکو گھوری سے نوازتی چل پڑی۔۔۔۔۔  
گھر سے باہر آتے ہی اسکے پاؤں رک گئے۔۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔ وہ گدھا اس پر آیا ہے۔۔۔؟ اسوہ نے حنان کی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اجو اسے پوچھا۔۔۔۔

کون گدھا۔۔۔؟؟ ان دونوں نے بیک وقت پوچھا۔۔۔

میرا مطلب ہے وہ۔۔۔۔ ابو کا مہمان۔۔۔

ہاں اس پر آیا ہے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ اسوہ نے گال پر انگلی رکھ کر کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حنان نے دیکھا کہ اسوہ چلی گئی۔۔۔۔ اب اسکا یہاں بیٹھے رہنا بیکار تھا۔۔۔۔

اچھا انکل میں چلتا ہوں۔۔۔۔ اب اجازت دیجئے۔۔۔۔ وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ارے بیٹا چائے تو پی ہی نہیں۔۔۔۔

انکل مجھے آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ پھر کبھی سہی۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔

\* \* \*

یہ سٹارٹ کیوں نہیں ہو رہی۔۔۔۔ اسنے گاڑی میں چابی گھماتے ہوئے زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔

گاڑی سٹارٹ تو ہو گئی تھی۔۔۔۔ پر چل نہیں رہی تھی۔۔۔۔ اور چلے گی بھی کیسے۔۔۔۔ ہاتھ تو اسوہ کا لگا تھا۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔ اسنے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مگر یہ کیا۔۔۔۔۔ دونوں پیہیئے پینچر۔۔۔۔

حنان جہاں کھڑا تھا وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔۔

ایک تو آفس لے لئے دیر ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

شٹ۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔ اس نے پیہیے پے لات مارتے ہوئے غصے میں کہا۔۔۔ کس نے کہا تھا بیٹا۔۔۔ سانپ کے بل میں ہاتھ مارو۔۔۔

یہ لڑکی بدلہ لئے بنا چین سے نہیں رہ سکتی۔۔۔

اب اسکے پاس ایک حل تھا۔۔۔ اسنے شہری کو فون کرنا مناسب سمجھا۔۔۔

\*\*\*

بجو ویسے یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ آپ نے غلط کیا۔۔۔ اجوانے راستے میں چلتے ہوئے اسوہ سے کہا۔۔۔ کسی کو تکلیف دینا کتنی بری بات ہے۔۔۔

ابھی تکلیف دی کہاں ہے اسکو۔۔۔ اسنے دل ہی دل میں کہا۔۔۔

تم جہاں سے ٹریننگ لاتی ہو ہم وہاں کے استاد رہ چکے ہیں۔۔۔

تم کچھ نہیں جانتی اس لئے بہتر ہے کے خاموش رہو۔۔۔ زیادہ بی اماں بننے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اچھا۔۔۔ اسوہ نے اسکو چپ کرادیا۔۔۔

\*\*\*

ام۔۔۔ ہم۔۔۔ تمہارے بھائی نے تو تمہیں گھاس تک نہیں ڈالا بڑا غرور تھا اپنے بھائی پر۔۔۔ بشر (پھوپھو کا شوہر) نے پھوپھو پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جب سے انھیں پتا چلا تھا کہ مریم کا رشتہ پکا ہو گیا ہے تب سے وہ بیچاری صدمے میں تھی۔۔۔

ابا کیا ہو گیا ہے ایک تو اماں تپی ہوئی ہے اوپر سے آپ دل جلانے والی باتیں کئے جارہے ہیں۔۔۔ نادیہ نے باپ کو ٹوکا۔۔۔

ارے میں نے ایسا کیا بول دیا۔۔۔۔ میں تو اسکو آئینہ دکھا رہا تھا کہ اتنا پیچھے نا بھاگ اپنے بھائی کہ اسنے بیٹی کا رشتہ پکا کیا اور ہمیں گھر آکر بتانا ضروری نہیں سمجھا فون پر اطلاع دے دی۔۔ کیا ہم اتنے گئے گزرے ہیں کیا۔۔۔۔ کوئی نہیں ایسا بھی نہیں میرا بھائی۔۔۔۔ گھر نہیں جاؤنگی نا تو خود آئے گا منانے۔۔۔۔ پھوپھو نے آنکھ میں آتی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم م۔۔۔۔ گھر آئے گا اسکو منانے۔۔ وہ نہیں آئے گا۔۔۔۔ لکھ لو۔۔۔۔ اب تو بیٹی کی نوکری لگ گئی۔۔۔۔ بیٹی کا بڑے گھر میں رشتہ کیا ہے رعب تو کرینگے۔۔۔۔ پھوپھاجی اور انھیں بڑھکانے پر تلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

\* \* \*

ارے کہاں کی تیاری ہے؟؟۔۔۔۔ آفس سے آتے ہی اسنے لاؤنج میں سب کو تیار کھڑے پایا۔۔۔۔ جاؤ تم بھی جلدی تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔ ہمیں نکلنا ہے۔۔۔۔ بابا نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔ لیکن جانا کہاں ہے۔۔۔۔؟؟ اسنے سوال دھرایا۔۔۔۔ اسد صاحب کے ہاں ٹی پارٹی پر جانا ہے۔۔۔۔ بابا نے تحمل کے ساتھ کہا۔۔۔۔ ٹی پارٹی۔۔۔۔ اس وقت۔۔۔۔؟؟ اسنے بھی گھڑی میں وقت دیکھتے پوچھا جہاں اب 8 بج رہے تھے۔۔۔۔ ہمارے پاس وقت نہیں۔۔۔۔ تمہارے پاس صرف پانچ منٹ ہیں فورن تیار ہو کر آؤ۔۔۔۔ بابا نے حکم دیا۔۔۔۔ اور وہ منا بھی نہیں کر پایا۔۔۔۔

اسوہ والی کی چین اس نے اپنی گاڑی کی چابی میں فکس کر دی تھی۔۔۔۔ وہ ہاتھ میں چابی ہلاتا۔۔۔۔ گانے کی دھن پے سیٹی بجاتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔ آج اسکا موڈ بہت اچھا تھا۔۔۔۔



ماما۔ بابا اور سارہ نے آج پہلی بار اسکایہ روپ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لگتا ہے نواب کا موڈ خوشگوار ہے۔۔۔ پھر تو بہت ہی اچھا ہے۔۔۔ بابا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پانچ منٹ میں وہ واشروم سے فریش ہو کہ نکلا۔۔ اور سارہ کو اپنے کمرے میں صوفے پر براجمان پایا۔۔۔۔۔

سارہ صوفے پر بیٹھی۔۔۔ اسکی چابی میں لٹکے چھلے پر غور کئے کسی سوچ میں مبتلا تھی۔۔۔۔۔

خیریت۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے۔۔ آج بابا مجھے ڈرارہے ہیں۔۔۔۔ وہ کافی خطرناک موڈ میں لگ رہے ہیں اسنے شرٹ

کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تم بابا کو چھوڑو۔۔۔ اپنے بارے میں بتاؤ۔۔۔ آج تمہارے موڈ کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ سارہ نے اٹھتے ہوئے اس سے

پوچھا۔۔۔۔۔

مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔ میرا تو روز موڈ بہتر ہوتا ہے۔۔۔۔ اسنے خود پر سپرے کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

موڈ بہتر۔۔۔ اور اچھے ہونے میں فرق ہے۔۔۔۔ سارہ نے اسکا جائزہ لے تے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مخالف کی جانب سے کوئی جواب موصول نا ہوا۔۔۔ یعنی حنان۔۔۔۔۔

ویل یہ کی چین بہت پیارا ہے۔۔ یقیناً خرید اہو گا تم نے۔۔۔۔ ہے نا؟؟۔۔۔ اسنے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے

حنان سے پوچھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ مسکرا دیا۔۔۔۔۔

ہم۔۔ تمہاری یہ مسکراہٹ تو کچھ اور کہہ رہی ہے۔۔۔۔ خیر سمجھل کہ رہنا۔۔۔۔۔

اب چلو بابا نے پانچ منٹ دئے تھے اب 10 منٹ ہو گئے ہیں۔۔۔ آجاؤ۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ کمرے سے باہر چلی گئی

۔۔۔۔۔

اور وہ آخری بار خود کو آئینے میں تکتا مسکرا کر چلا گیا۔۔۔۔۔

اسے اس بات کی ہوئی ناخبر

کہ میں اسکو چاہتی ہوں کس قدر

وہ لپ اسٹیک لگاتی میک اپ کو آخری ٹچ دیتی مسکرا کر باہر آگئی۔۔۔

پاپا کافی دیر نہیں کر دی انہوں نے آنے میں۔۔۔ وہ دروازے کی جانب دیکھ کر بولی۔۔۔

ارے اتنی بھی کیا جلدی ہے آجائینگے۔۔۔ پاپا نے مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا میں آخری بار کچن میں دیکھ آؤں کچھ رہنا گیا ہو۔۔۔ عریشہ یہ کہتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

دیکھا نگلین کیسے خود کو بدلا ہے اس نے۔۔۔ اور وہ بھی حنان کی خاطر۔۔۔

میں نے اسکو کبھی کچن میں پاؤں تک رکھنے نہیں دیا۔۔۔ ہر چیز اسکو موہیا کی ہے۔۔۔ اسد صاحب نے عریشہ کو

جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔۔۔

ہاں بھائی صاحب آج ساری تیاری اس نے خود کی ہے۔۔۔ بس میری بچی کا نصیب اچھا ہو۔۔۔ اسکو ہر وہ چیز ملے

جس کی وہ خواہش رکھتی ہے۔۔۔ آمین۔۔۔

ثم آمین۔۔۔ بابا نے بھی مسکرا کر زیر لب کہا۔۔۔

ہنی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔ حنان لان میں فون سننے ساند پر گیا تھا جب پیچھے سے بابا نے آتے ہوئے کہا

۔۔۔

جی میں سن رہا ہوں بابا۔۔۔ وہ پوری طرح انکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

حنان میں جو بھی کہو نگامیری بات پہلے تم تحمل سے سن لینا۔۔۔ زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں کوئی بد مزگی نہیں چاہتا۔۔۔ بابا نے تمہید باندھی۔۔۔۔۔

ایسی کیا بات ہے۔۔۔؟؟ حنان نے سوالیہ نظروں سے انکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

حنان اٹلی جانے سے پہلے تمنے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں اٹلی جانے دوں اسکے بعد تم میری ہر بات مانو گے۔۔۔ بابا نے اس سے تصدیق چاہی۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے بابا۔۔۔ اس بات کو تو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی آپکی بات مان کر ہی تو میں آفس جا رہا ہوں نا۔۔۔ اب اور کونسی بات ہے۔۔۔؟؟

اتنا عرصہ نہیں ہوا۔۔۔ اور آفس کی ذمہ داری میرے بعد اب تمہاری ہے۔۔۔ میں نے تو اپنی زندگی گزار لی۔۔۔ آگے تمہارا ہی مستقبل محفوظ ہو گا۔۔۔ بیوی بچے ہونگے۔۔۔ انکی ذمہ داریاں۔۔۔۔۔

اب یہ بیوی بچے کہاں سے آگئے۔۔۔؟؟

بیوی بچے آئینگے۔۔۔ یہ زندگی کہ حصہ ہیں۔۔۔ اور اب تمہاری باری آگئی ہے شادی کرنے کی۔۔۔ اور ہم سب چاہتے ہیں عریشہ کو تم اپنالو۔۔۔۔۔

وہ بابا کی اس بات پے چونک گیا۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ عریشہ کو اپنالو۔۔۔؟؟

کیوں کیا کمی ہے اس بچی میں دیکھو ذرا خوبصورت ہے۔۔۔ خاندانی ہے۔۔۔ دیکھی بھالی ہے۔۔۔۔۔

حنان نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

جو گھٹنوں تک آتی کمیز اسکے ساتھ تنگ شلوار۔۔۔ گلے میں دوپٹہ پہنے۔۔۔ قہقہے لگانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

اسکی نظروں کے سامنے اسوہ کہ چادر میں چھپا سر اپنا نظر آیا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ لگ ہی نہیں رہی خاندانی۔۔۔ خاندانی لڑکیاں اس طرح کے کپڑے پہن کر کھلے عام قہقہے تھوڑی نا لگاتی ہیں۔۔۔۔۔ اسنے دل میں کہا۔۔۔۔۔

بابا آپ میری زندگی کہ فیصلہ مجھ سے پوچھے بنا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ وہ پھر باپ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔ اس میں کونسی بڑی بات ہے۔۔۔ اور شادی تو تم نے کرنی ہی ہے نا پھر اس لڑکی میں کیا کمی ہے۔۔ میں اور فضول باتیں نہیں سنوں گا۔۔ اسد صاحب آج ہی انگھوٹی پہنانا چاہتے ہیں۔۔۔ اور تم نے میری عزت کی لاج رکھنی ہے۔۔۔ سمجھ میں آئی۔۔۔ چلو اب۔۔۔ بابا درشتنگی سے کہتے آگے بڑھ گئے۔۔۔ اور وہ غصے میں جل رہا تھا۔۔۔ کونسی منحوس گھڑی مجھے یہاں لے آئی۔۔۔۔۔ یہ میری زندگی کا فیصلہ ہے اور یہ فیصلہ لونگا بھی میں خود۔۔۔۔۔ وہ کچھ سوچتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

\*\*\*

کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔؟؟

معین نے معیز کے کمرے میں آتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔؟؟

کام۔۔۔۔۔ کام۔۔۔۔۔ اور کام۔۔۔۔۔ معیز جو لپٹا پٹا میں تقریباً گھسا ہوا تھا۔۔۔ ایک نظر معیز پر ڈال کر گویا ہوا۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔۔ اسنے بس سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔۔؟؟ معیز نے اسے کسی سوچ میں ڈوبتے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔

ویسے میں سوچ رہا تھا کہ بھابی کے آتے ہی آپ نے زیادہ سے زیادہ وقت انھیں دینا ہے۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ تو یہ کام کون کریگا۔۔۔۔۔؟؟



فکر کیوں کرتے ہیں میں ہوں نا۔۔۔

ویسے آپ کو پتا ہے۔۔۔ امی کہ بس نہیں چل رہا۔۔۔ آج ہی بھابی کو بیہالائیں۔۔۔۔۔ معید نے کہا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ معیز نے صرف اتنا کہا۔۔۔۔۔

ویسے آپ کی کیا رائے ہے۔۔۔؟؟ معید انکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

کس بارے میں۔۔۔؟؟

جان کر بھی انجان نا بنیں۔۔۔۔۔ میں بھابی کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔ معید نے آنکھیں چھوٹی کرتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اچھی ہی ہوگی۔۔۔۔۔ اسنے مسکرا کر ٹالنا چاہا۔۔۔۔۔

صرف اچھی۔۔۔۔۔؟؟

ہاں تو اور میں کیا کہہ سکتا ہوں۔۔۔۔۔ ملا تھوڑائی ہوں میں اس سے۔۔۔۔۔

اچھا تو ایسا کہیں نا کہ ملنا ہے آپ نے۔۔۔۔۔ وہ بھی انسے۔۔۔۔۔ معید نے اسے تنگ کرنا چاہا۔۔۔۔۔ کسی نے کیا خوب

کہا ہے۔۔۔۔۔

دیکھی جو میری نبض تو اک لمحہ سوچ کر

کاغذ لیا اور عشق بیمار لکھ دیا

صدقے میں کیوں نا جاؤں ایسے طبیب پر

نسخے میں جس نے شربت دیدار لکھ دیا

یہ کہتے ہی اسنے قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

ارے میں نے ایسا کب کہا۔۔۔۔۔ معیز نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ام۔۔۔ ہم۔۔۔ بنا کہے میں آپکی ہر بات جان لیتا ہوں۔۔۔۔  
میں امی سے بات کرتا ہوں آپ فکرنا کریں۔۔۔ وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔  
ارے میری بات سنو۔۔۔ معیز بھی اسکے  
پچھے پچھے چل دیا۔۔۔۔

\* \* \*

I am proud of you

کہ تم اس خاندان کا حصہ بنے جا رہے ہو۔۔۔ اسد صاحب نے اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
اور وہ بت بنے کھڑا تھا ٹھیک سے مسکرا بھی ناسکا۔۔۔۔  
زیر تمہیں نہیں لگتا کہ اب دیر نہیں کرنی چاہئے انگھو ٹھی پہنا دی جائے۔۔۔  
اسد صاحب نے کہا۔۔۔۔  
جی جیسا آپ مناسب سمجھیں۔۔۔ بابا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔  
اس نے ایک نظر ماما کے ساتھ کھڑی سارہ پر ڈالی۔۔۔ جو گھبراہٹ میں کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔  
ایک منٹ۔۔۔۔ مجھے عریشہ سے بات کرنی ہے۔۔۔ حنان نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہنی۔۔۔ بابا نے دبی آواز میں اسکو جھڑکا۔۔۔۔  
بیٹا اب کیا بات کرنی ہے۔۔۔ رسم کر لیں پھر بات ہو جائے گی۔۔۔۔ آنی نے کہا۔۔۔  
مجھے یہ منگنی نہیں کرنی۔۔۔ اس نے صاف صاف لفظوں میں کہا۔۔۔۔  
عریشہ کے تو ہوش ہی اوڑھ گئے۔۔۔۔  
کیا۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔؟؟ اسد صاحب نے کہا۔۔۔

ہوش میں تو ہو ہنی تم۔۔۔؟؟ بابا بھی غصے میں آگئے۔۔۔۔  
جی میں پورے ہوش میں ہوں۔۔۔۔ اسنے تحمل کے ساتھ جواب دیا۔۔۔۔  
اسد صاحب کچھ بولتے اس سے پہلے حنان گویا ہوا۔۔۔۔  
میں عریشہ کو اس رشتے میں اس طرح نہیں باندھنا چاہتا۔۔۔۔ دو لوگوں کو رشتے میں باندھنے سے پہلے انکا ایک  
دوسرے کو جاننا رشتے کو اور بھی مضبوط بناتا ہے۔۔۔۔ اور میں عریشہ کو نہیں جانتا۔۔۔۔ اور نا ہی یہ مجھے۔۔۔۔ ایک  
دوسرے کی پسند نا پسند جاناں بہت ضروری ہوتا ہے۔۔۔۔ ورنہ دو الگ الگ دو لوگوں کو رشتے میں باندھنا اور اس  
رشتے کو نبھانا رشتے میں دشواری پیدا کر سکتا ہے۔۔۔۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔۔۔۔ ہمیں اس بندھن میں باندھنے سے  
پہلے ایک دوسرے کو جاننا بہت بہتر رہیگا۔۔۔۔ اسنے یہ کہہ کر اپنی بات ختم کر دی۔۔۔۔  
اسکی یہ بات سنتے ہی سب نرم پڑ گئے۔۔۔۔  
اسد صاحب نے بیٹی کی جانب دیکھا۔۔۔۔ اسنے مسکرا کر ہاں میں جواب دیا۔۔۔۔ اور دل میں خود سے مخاطب ہوئی  
۔۔۔۔۔  
ایسے ہی تو میں تمہاری دیوانی نہیں ہوئی۔۔۔۔ مجھے اپنے انتخاب پر ناز ہے۔۔۔۔  
ٹھیک ہے ہنی جیسی تمہاری مرضی۔۔۔۔  
اسد صاحب کو مطمئن دیکھ کر زبیر صاحب نے بھی سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

\*\*\*

ویسے کتنے تو بینڈ سم ہیں نا ہمارے جی جی۔۔۔۔ نہیں زوئی۔۔۔۔ اسوہ بول زوئی کو رہی تھی اور سنا آپی کو رہی تھی  
۔۔۔۔۔

آج صبح ہی شگفتہ جی آئیں تھیں معیز کے ساتھ۔۔۔ انکی ایک ہو رٹ لگی تھی کہ بس شادی میں دیر نہیں کرنی  
۔۔۔

امی اور ابو نے تو منا بھی کیا کہ ہمیں اپنی بیٹی کے لئے کچھ بنانے تو دیں۔۔۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا کہ۔۔۔ ہمیں  
کچھ نہیں چاہئے۔۔۔ آپ نے اپنی بیٹی دے کر ہم پر بڑا احسان کیا ہے۔۔۔ ورنہ کہاں ملتی ہیں ایسی خاندانی اور  
خوبصورت بچیاں۔۔۔۔۔ ہمارے پاس اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔۔۔ ہم آپکی بیٹی کو کبھی اداس نہیں ہونے دیں گے  
۔۔۔

انکی یہ بات امی ابو کے دل میں بھاگئی۔۔۔۔۔  
اور انھیں معیز بھائی بھی اچھے لگے تھے۔۔۔۔۔  
اب گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔  
چچی جان کی ساری ساری فیملی موجود تھی یہاں۔۔۔۔۔  
اب وہ شام کو صحن میں چائے پینے کے ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔  
اسوہ مسلسل آپنی کو تنگ کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔  
کیسا چن چن کے آپ نے آپنی کے لئے شہزادہ ڈھونڈا ہے۔۔۔۔۔ قربان آپنی کی قسمت پر۔۔۔۔۔ اسنے ایک اداسے  
کہا کہ سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔۔

تم فکر نا کرو تمہارے لئے اس سے بھی اچھا لڑکا تلاش کریں گے۔۔۔۔۔ سوہا بھابی نے کہا۔۔۔۔۔  
ہائے۔۔۔۔۔ ہماری قسمت۔۔۔۔۔ اسنے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ویسے کس مزاج کا لڑکا پسند ہے۔۔۔ مطلب جب لڑکا تلاش کریں گے تو اس میں کیا چیز اچھی ہونی چاہئے۔۔۔ تمہاری  
رائے لینا بھی تو ضروری ہے نا۔۔۔ ہانیہ بھابی نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔



ام۔۔۔ ہم۔۔۔ میرا پرنس چارمنگ کیا ڈھیر پر پڑا ہو گا جو آپ تلاش کرتی پھریں گی۔۔۔ وہ تو سب سے الگ ہو گا۔۔۔ سب سے خاص۔۔۔ اسنے شرماتے ہوئے زوئی کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔۔

ارے وہی تو پوچھ رہے ہیں کہ کیا چیز خاص ہونی چاہئے۔۔۔ اب کی بار زوئی نے کہا۔۔۔ اس میں۔۔۔ ام۔۔۔

۔۔۔ سب سے پہلے تو خوبصورت۔۔۔ ہینڈ سم۔۔۔ ڈیشنگ ہونا چاہئے۔۔۔ تاکہ بندہ کسی محفل میں جائے اچھا تو لگے نا۔۔۔ اسوہ اس انگلی پر گن کر بتایا۔۔۔

اچھا اور۔۔۔ ہانیہ بھابی نے پوچھا۔۔۔

دوسرا وہ سالار سکندر کی طرح ہونا چاہئے جو کھانے کے بعد آخری نوالہ مجھے ہی کھلائے۔۔۔۔۔ اسنے دوپٹہ کا کونہ منہ میں ڈالتے ہوئے شرمانے کی اداکاری کی۔۔۔۔

اووو۔۔۔ اور۔۔۔ سب نے مل کر کہا۔۔۔

اور وہ جلدی سے سیدھا ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

اور اگر کبھی میرا پاؤں پھسل جائے اور گرنے لگوں۔۔۔ تو وہ زونین کی طرح جلدی سے آکر مجھے تھام لے۔۔۔۔

ہانیہ بھابی نے امی کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھیں لاڈلی کے خواب۔۔۔۔

اور۔۔۔ زوئی نے پوچھا۔۔۔

اور میں جہاں بھی جاؤں۔۔۔ تکلیف میں ہوں۔۔۔ وہ مصطفیٰ کی طرح آکر مجھے بچالے اور کہے۔۔۔ she is mine۔۔۔

ہم م۔۔۔ اور۔۔۔ سب نے ہنسی دباتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپی سے ہنسی ضبط نا ہو پائی۔۔۔ اس لئے وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر چلی گئیں۔۔۔

اور۔۔۔ وہ کچھ بولتی اس سے پہلے اسکی نظر عبیرہ پر پڑی جو ہنسی دبانے کی کوشش میں پیٹ پے ہاتھ رکھتی لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

سب نے بلند آواز میں قہقہہ لگایا۔۔۔۔

آپ لوگ مذاک اڑا رہے ہیں میرا۔۔۔۔ اسنے معصوم شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

تم تو چپ کر جاؤ۔۔۔۔ وہ شرمندہ ہوتے ہوئے زوئی پر برس پڑی۔۔۔۔

سچی میں نور۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔ زوئی بھی کم کہاں تھی۔۔۔۔

میں نہیں بتاؤں گی اب۔۔۔۔ وہ منہ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔ ویسے اسوہ ایسا لڑکا تو اس جہاں میں تمہیں ملنے سے رہا۔۔۔۔ اس لئے ہمیں ایسے لڑکے کے لئے

آرڈر دینا پڑے گا۔۔۔۔ ہانیہ بھابی نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مطلب آرڈر کیسے بھابی۔۔۔۔؟؟ زوئی نے کہا۔۔۔۔

ارے پیدا کرنا پڑیگا اور کیا۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔ ہاں تو کیا فرق پڑتا ہے میں انتظار کر لوں گی۔۔۔۔ اسوہ نے شرمندگی

چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھر تو وہ بچا ہو گا۔۔۔۔ تو اس بچے سے بجو کی شادی ہو گی۔۔۔۔

اجوانے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں پھر اسوہ اپنے شوہر کی ڈائپر تبدیل کرتی پھرے گی۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔ سو ہا بھابی نے کہا۔۔۔۔

اور اسوہ کی شکل دیکھنے لائق تھی۔۔۔۔

رکیں رکیں میں بتاتی ہوں۔۔۔۔ اجوا کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔

سنیں جی۔۔۔۔ روئیں تو نہیں۔۔۔۔ میں ابھی آپ کی چوسنی لاتی ہوں۔۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔۔ یہ کہتے ہی پھر سے سب ہنسنے

لگے۔۔۔۔

تم تو ٹھہر جاؤ۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں۔۔۔ تمہیں تو میں۔۔۔ اسوہ نے جوتی اتارتے ہوئے کہا اور عبیرہ کو مارنے کے لئے لپکی۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ آفس میں میٹنگ سے فارغ ہو کر اپنے کیبن کی جانب بڑھ رہا تھا کہ پیچھے سے سیکریٹری نے آکر اسے فون تھمایا۔۔۔۔

سر آپکا فون کب سے بج رہا ہے۔۔۔۔۔  
اسنے فون دیکھا جہاں عریشہ کی لاتعداد مسڈ کالز اور میسجز تھے۔۔۔۔۔  
یہ لڑکی تو پاگل ہے۔۔۔ مجھے بھی پاگل کر دیگی۔۔۔۔۔ اسنے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا۔۔۔۔۔  
اور پر سکون ہونے کے لئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔۔۔۔  
اور کچھ سوچ کر اٹھ گیا۔۔۔۔۔ چلو موڈ فریش کرنے۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ میری کال ریسیو کیوں نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ اور نا ہی کوئی میسج کا جواب۔۔۔۔۔  
وہ مسلسل ہنی کے بارے میں سوچے جا رہی تھی۔۔۔۔۔  
کہیں وہ مجھ سے پیچھا تو نہیں چھڑانا چاہتا۔۔۔۔۔  
نہیں نہیں ایسا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔ اگر ایسا ہی ہے تو وہ کل رات کیا تھا۔۔۔۔۔  
عجیب عجیب وسوسے پیدا ہو رہے تھے۔۔۔۔۔  
اگر ایسا ہوا تو میں تو نہیں جی پاؤں گی۔۔۔۔۔ آخر وہ کیوں نہیں سمجھتا۔۔۔۔۔  
ارے کیا ہوا عریشہ بیٹا اداس کیوں ہو۔۔۔۔۔؟؟ آئی نے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

آنی کو بتا دوں،۔۔۔؟؟ اگر بتا دیا تو وہ جذبات میں آکر کوئی غلط فیصلہ نالے لیں۔۔۔ وہ خود سے مخاطب ہوئی۔۔۔  
کیا سوچ رہی ہو۔۔۔؟ آنی نے دوبارہ پوچھا۔۔۔

آہ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ وہ بس ایسے ہی۔۔۔ اسنے جلدی سے خود کو کمپوز کیا۔۔۔۔۔  
ہم م۔۔۔ اب تم اپنی آنی سے بھی باتیں چھپانے لگی ہو۔۔۔؟  
ارے نہیں آنی آپ کو پتا ہے ناکہ میں آپ سے کچھ بھی نہیں چھپا سکتی۔۔۔ اسنے آنی کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے  
کہا۔۔۔۔n

تو بتا کیوں نہیں رہی کہ کیا بات ہے۔۔۔؟؟ انہوں نے بھی اسے پیار کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
وہ میں بس۔۔۔ پاپا کے لئے پریشان تھی میرے جانے کے بعد انکا خیال کون رکھے گا۔۔۔ وہ تو بالکل بھی اپنا خیال  
نہیں رکھتے۔۔۔

پاگل تم اپنے بارے میں سوچنے کے بجائے۔۔۔ اپنے پاپا کے بارے میں سوچ رہی ہو۔۔۔ ویسے یہ تو اچھی بات ہے  
۔۔۔

لیکن جب تمہاری شادی ہو جائے گی تب اسکی فکر کرنا۔۔۔ اب سوچ سوچ کر خود کو ناتھکاؤ اچھا۔۔۔۔۔ آنی نے اسے  
سمجھایا۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

\*\*\*

بجو جلدی آئیں۔۔۔ دیکھیں بارات جارہی ہے۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔۔۔ اجوا اور عبیرہ دروازے سے باہر سر نکالے  
بارات دیکھنے کے ساتھ ساتھ اسوہ کو بھی آوازیں دینے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔  
چلو زوئی بارات دیکھتے ہیں۔۔۔ اسنے زوئی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔



ارے پاگل ہو اسوہ۔۔۔ تم اب بچی نہیں رہی جو گلی میں بارات دیکھنے جاؤ گی۔۔۔ امی نے ڈانٹ دیا۔۔۔  
میں واپس آکر آپسے بات کرتی ہوں اس موضوع پر۔۔۔ ابھی بارات جارہی ہے۔۔۔ چلو زوئی۔۔۔ وہ یہ کہتی زوئی  
کو گھسیٹتی چل پڑی۔۔۔۔

ڈھول۔۔۔ شہنایاں۔۔۔۔۔ پٹانے۔۔۔۔۔ اتنا شور۔۔۔  
ہاہاہاہا۔۔۔ اس آگے والی عورت کو دیکھو کیسے ناچ رہی ہے۔۔۔ ایک تو موٹی۔۔۔ اللہ معاف کرے زلزلہ ہی نا آجائے  
۔۔۔ زوئی نے منہ پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
اگر یہاں فارس ہو تانا تو قسم سے کیا ہی مزہ آتا۔۔۔۔  
تمہیں پتا ہے ایک بار کیا ہوا۔۔۔ ایسے ہی بارات گزر رہی تھی کہ فارس نے 3، 2 پٹانے اکٹھے جلا کر بارات کے اندر  
پھینک دیئے۔۔۔ پھر جو ہلچل مچی۔۔۔ توبہ ہے۔۔۔ لوگ سب بھول بھال کر اچھلنے میں مصروف تھے۔۔۔ ہاہاہاہا

۔۔۔۔  
اور پھر پتا ہے۔۔۔ بارات میں سے کچھ عورتیں تو اپنے بچو کو پیٹنے لگیں۔۔۔ کہ کمبخت تو نے جلایا نا۔۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ وہ  
ہنسنے میں مصروف تھے۔۔۔۔  
او میڈم کن خیالوں میں کھو گئی۔۔۔؟؟ زوئی کو کسی سوچ میں ڈوبے دیکھ کر اسنے زوئی کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے  
کہا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ اسنے جلدی سے کہا۔۔۔  
ویسے کب ختم ہو رہی ہے فارس کی ٹریننگ۔۔۔؟؟ زوئی نے پوچھا۔۔۔  
ہم م۔۔۔ پتا نہیں بھائی جان آج بات کر کے پوچھیں گے۔۔۔  
تو کیا وہ مریم آپنی کی شادی میں بھی نہیں آئے گا۔۔۔؟؟

ویسے آنا تو چاہئے۔۔۔ اب دیکھتے ہیں۔۔۔ اسکے بنا مزہ بھی تو نہیں آئے گا نا۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے۔۔۔؟ زوئی نے بھی کسی خیال کے تحت کہا۔۔۔

یہ تو اچھا ہوا کہ اسوہ نے نہیں سنا۔۔۔ ورنہ تو پیچھے پڑ جاتی۔۔۔

اسوہ کی نظر اجوا پر پڑی۔۔۔ جو پپو سے لڑائی کرنے میں مصروف تھی۔۔۔

اوے۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ اسوہ نے انکے پاس جاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بجو دیکھیں نا یہ مجھے پٹاخہ نہیں دے رہا۔۔۔

میں کیوں دوں۔۔۔؟ یہ میرا ہے۔۔۔ پپو نے بھی ہٹ دھرمی سے کہا۔۔۔

لو سی۔۔۔ اتنی ساری ڈبی ہاتھ میں لئے کھڑے ہو۔۔۔ اور ایک پٹاخے کے لئے مرے جارہے ہو۔۔۔ اجوا تو اس پر جھپٹ پڑی۔۔۔

چھوڑو چڑیل یہ میرے ہیں۔۔۔ اور پپو چیخنے میں مصروف تھا۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو۔۔۔ اسوہ نے ان دونوں کو الگ کیا۔۔۔

مشکل سے ایک دو پٹاخے اجوا کے ہاتھ آئے۔۔۔

یہ میرے ہیں مجھے واپس کرو۔۔۔ پپو نے کہا۔۔۔

جانے دو نا پپو کنجوس تو ہی تولتے ہیں۔۔۔ ایک پٹاخہ دو روپے کا ہی تو ملتا ہے اسکے لئے مر رہے ہو۔۔۔؟؟ اسوہ نے اسکو جھاڑا۔۔۔

اور پپو چپ ہو گیا۔۔۔

پپو یہ تو دو ہیں۔۔۔ تین اور دے دو۔۔۔ پھر پانچ ہو جائینگے۔۔۔ اجوا نے چہرے پر معصومیت تارے کرتے ہوئے کہا

۔۔۔ مطلب۔۔۔ ہٹ دھرمی۔۔۔۔

اسوہ تو اپنی بہن کی چالاکی پر حیران رہ گئی۔۔  
اور زوئی دور کھڑی اجوا کی چالاکی پر مسکرا دی۔۔۔  
پوپو کچھ بولتا اس سے پہلے۔۔ اسوہ نے اجوا کا ہاتھ پکڑا۔۔ اور چل پڑی۔۔۔  
بس لالچ کی بھی حد ہوتی ہے کیا دو کافی نہیں تھے کیا۔۔ دروازے کے پاس آتے ہوئے اسوہ نے کہا۔۔۔  
اچھا اب زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں۔۔ لاؤ مجھے دو ایک پٹاخہ۔۔ اسوہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
لو بھئی۔۔۔ اجوا کا تو منہ کھل گیا۔۔۔  
میں نہیں دوں گی ایک تو اتنی مشکل سے ہاتھ آئیں ہیں۔۔۔ اجوا نے ہاتھ پیچھے کر لئے۔۔۔  
تم دیتی ہو۔۔ یا میں شکایت لگاؤں ابو سے تمہاری کہ تم نے پوپو کو مارا۔۔ اسوہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔  
اجوا کے تو طوطے اوڑھ گئے۔۔۔  
اللہ پوچھے گا آپ سے بجو۔۔۔ وہ ناچار پٹاخہ دیتے ہوئے اسے بولی۔۔۔  
اور وہ مسکرا دی۔۔۔  
چلو زوئی پٹاخہ جلاتے ہیں۔۔۔  
یہاں۔۔؟؟ اس نے گلی میں آس پاس دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں۔۔۔ ہے تو کوئی بھی نہیں اس وقت۔۔ چلو۔۔ اسوہ بھی آگے آگے ہوئی۔۔۔  
اور کوئی دور کھڑا۔۔ یہ منظر دیکھ کر لطف اٹھا رہا تھا۔۔  
چلو بھئی۔۔۔ اب ہمارا ٹائم ہے۔۔۔ وہ بھی آگے بڑھ گیا۔۔۔

\* \* \*

یہ کیا کر رہی ہو؟؟۔۔

اسوہ جو پٹاخہ جلا کر اسکو پلاسٹک کی بوتل میں ڈالنے لگی تھی جب زوئی بولی۔۔۔۔۔  
اب دیکھو۔۔۔۔۔ اسنے آنکھ مارتے ہوئے بوتل ماسی شکوراں کے گھر میں پھینک دی۔۔  
ہا۔۔۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ زوئی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔۔  
ماسی شکوراں جو مغرب کی نماز پڑھ کر چارپائی پر کمرسیدھی کرنے کے لئے لیٹیں ہی تھیں کہ اچانک کوئی چیز اڑتی  
ہوئی انکی چارپائی کے قریب ہی گر گئی۔۔۔۔۔  
ہیں یہ کیا تھا۔۔۔۔۔؟؟ وہ بوتل کو اٹھانے کے لئے جھکی ہی تھیں کہ ایک دم فضا میں ٹھا۔۔۔۔۔ کی آواز گونجتے ہی  
بوتل ماسی شکوراں کے منہ پر جا لگی۔۔۔۔۔  
ہائے اللہ۔۔۔۔۔ میں مر گئی۔۔۔۔۔ میرے گھر میں بم لگا دیا۔۔۔۔۔ منحوسوں نے۔۔۔۔۔  
ہائے میری آنکھ پھوڑ ڈالی۔۔۔۔۔ کمبختوں نے۔۔۔۔۔ وہ آنکھ پے ہاتھ رکھے چلانے میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔  
اور وہاں اسوہ۔۔۔۔۔ زوہا۔۔۔۔۔ اور اجوا کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔۔۔  
ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ کیا مزہ چکھایا ہے۔۔۔۔۔ اب انکی سات پشتیں یاد کریں گی۔۔۔۔۔ اسوہ نے مزے لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔  
ادھر حنان اپنا کام کر گیا تھا۔۔۔۔۔  
چلو اب چلتے ہیں۔۔۔۔۔ رات ہونے والی ہے۔۔۔۔۔ زوئی نے اسکو کہا۔۔۔۔۔  
وہ جیسے ہی جانے کے لئے پلٹی۔۔۔۔۔ پٹاخوں کا گچھا اسکے پیر میں ٹھا۔۔۔۔۔ ٹھا۔۔۔۔۔ ٹھا۔۔۔۔۔ کر بجنے لگا۔۔۔۔۔  
آئی۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔ وہ چیخ مار کر اچھلنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔ کہ کہیں سے راستہ نکل جائے۔۔۔۔۔ مگر چاروں طرف  
پٹاخوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ کرنے والے نے بھی اپنا کام بالکل پکا کیا تھا۔۔۔۔۔  
اندھیرے میں بھی وہ جگہ دن کا سماں دے رہی تھی۔۔۔۔۔  
اور حنان دور کھڑا۔۔۔۔۔ ویڈیو بنانے کے ساتھ ساتھ ہنسنے میں بھی مصروف تھا۔۔۔۔۔



آخر چوہے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔۔۔۔

زونی اور اجوا اس سے تھوڑا دور کھڑی اسکو چلاتے دیکھ کر بوکھلا گئیں۔۔۔

اب کیا کیا جائے۔۔۔۔

آخر کو تو پٹانے بند ہوئے۔۔۔ مگر اسوہ کے پاؤں تھوڑے بہت جل گئے۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟ زونی نے اسکے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔۔

کس نے کیا تھا یہ۔۔۔ اسنے بنا جواب دئے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے پپو کی شیطانی ہے۔۔۔ اجوانے اپنا دماغ چلانا چاہا۔۔۔

نہیں پپو تو بیوقوف ہے۔۔۔ اسے اتنی سمجھ کہاں۔۔۔۔

اچھا اب چھوڑو چلو گھر چلو۔۔۔ زونی یہ کہتے ہی اجوا کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں داخل ہوئی۔۔۔

اسنے بھی دل کو تسلی دینے کے لئے ایک بار پھر آس پاس نظر دوڑائی۔۔۔

کسی کو ناپا کروہ بھی گھر کے لئے چل پڑی تھی کہ دفعتاً۔۔۔

تیزی سے آتی 44by گاڑی اسکے پاس آکر رکی۔۔۔

اور وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

اسوہ اور اسکے گھر کے درمیان اب حنان کی گاڑی تھی۔۔۔

اچانک گاڑی سے حنان نمودار ہوا۔۔۔ جو گاڑی سے ٹیک لگائے۔۔۔ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے سٹائل سے کھڑا تھا۔۔۔

اسوہ جہاں تھی وہاں کی وہاں رہ گئی۔۔۔

تو مس اسوہ نور کیسا لگا آپکو میرا یہ نیا انداز۔۔۔۔ پٹانے والا۔۔۔

اسنے اسوہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جہاں اب آگ کے شعلے بھڑکنے لگے تھے۔۔۔

اچھا تو یہ سب تم نے کیا۔۔۔؟؟ اسوہ نے بھی ہاتھ باندھتے ہوئے اسی کے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے نے کہ جو میری گاڑی کہ ساتھ برا کرتا ہے اسکا میں حشر نثر بگاڑ دیتا ہوں۔۔ اسنے اسوہ کے پیروں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی تم نے اس دن میری گاڑی کے پیہوں کے ساتھ کیا نا۔۔۔ وہ دو قدم آگے آتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

اسکے لئے تو میں اس سے بھی زیادہ برا حال کرتا تمہارا۔۔ اسنے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایک پل کو تو اسوہ بھی ڈر گئی۔۔۔۔۔ اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔۔۔ بولتی بند۔۔۔۔۔

سیریلی تم بھی ڈرتی ہو۔۔۔؟؟ اصل میں نا تم جیسی لڑکیوں کا کام ہی یہی ہے۔۔۔ پہلے غلطی کرو اور پھر معصوم سی شکل بنا کر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرو۔۔۔ اسنے اسوہ کے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے طنز آگیا۔۔۔ جواب سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

تم سمجھتے کیا ہوا اپنے آپ کو ہاں۔۔۔ اسوہ نے غصے میں حنان کا کالر پکڑ لیا۔۔۔۔۔

جوجی میں آئے کرتے پھر وگے۔۔۔ اسوہ نے بھی حنان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بزدل ہے وہ مرد جو عورت سے پنگا لیتا ہے۔۔۔ اگر تم میں مردانگی ہے تو کسی اپنے ذات والے بندے سے پنگا لو۔۔۔ تاکہ اگر منہ کے بل گرو بھی تو شرمندگی محسوس نا ہو۔۔۔ سمجھے۔۔۔ اسوہ نے ایک جھٹکے سے اسکا کالر چھوڑا۔۔۔۔۔

حنان بھی اسوہ کی اس ہمت کو داد دیے بنا نا رہ سکا۔۔۔ لیکن جلد ہی اسنے اپنی کیفیت پر قابو پا لیا۔۔۔۔۔

وہ جا ہی رہی تھی کہ حنان نے اسکی کلائی پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اب تو تمہیں سمجھ میں آ گیا نا کہ مجھ سے پنگا لینے والے کامیں کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔۔۔

اس لئے اگلی بار کوئی سازش کرنے سے پہلے سو بار سوچ لینا۔۔۔ اسنے اسوہ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہم م۔۔۔ وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔۔۔

یہ سازشیں۔۔ مکاریاں یہ سب ناتم جیسے کم ظرفوں کا کام ہے۔۔۔ طرف والوں میں اتنا وقت کہاں کہ وہ دوسروں کے عیب تلاش کرتے پھریں۔۔۔ اسنے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ حنان کی گرفت سے چھوڑا۔۔۔ حنان اس کو بنا پلک جھپکے دیکھے جارہا تھا۔۔۔

اور ہاں۔۔ وہ جاتے جاتے مڑی۔۔۔ اور اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔ آئندہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ جا اور جا۔۔۔ چلی گئی۔۔۔۔

اور حنان کچھ دیر تک وہاں گم سم کھڑا تھا۔۔۔ واقعی میں زبان کی مار۔۔۔ تیر لگنے والے زخم سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ لڑکی ہمیشہ اسکے چاروں شانے چت کر جاتی ہے۔۔۔۔ وہ ہمیشہ اسکا نقصان کر جاتی ہے۔۔۔۔ مگر جو آج اسوہ نے حنان کا نقصان کیا۔۔۔ وہ پہلے والے نقصان سے زیادہ مہنگا اور قیمتی تھا۔۔۔ یعنی کہ دل۔۔۔۔

\* \* \*

گھر تک کا سفر اسکے لئے عذاب ناک تھا۔۔۔ دماغ میں ابھی بھی اسوہ کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔ حنان۔۔۔ کمرے میں جاتے ہوئے بابا نے اسکو آواز دی۔۔۔۔ وہ وہیں رک گیا۔۔۔ مگر مڑا نہیں۔۔۔۔

کہاں تھے تم۔۔۔ اور تمہارا فون کیوں آف ہے۔۔۔؟؟ بابا نے درشتگی سے کہا۔۔۔۔ کسی کام سے گیا تھا۔۔۔ وہ اتنا کہہ کر آگے بڑھا ہی تھا کہ بابا نے پھر روکا۔۔۔۔ ایسا کیا کام پڑ گیا کہ تمہیں عریشہ کی کال ریسیو کرنے کی بھی فرصت نہ تھی۔۔۔؟؟

جانتے ہو ہو کتنی شرمندگی محسوس ہوئی مجھے اسد صاحب کے سامنے۔۔ اور وہ بچی عریشہ۔۔۔۔۔  
عریشہ۔۔ عریشہ۔۔ عریشہ فار گاڈ سیک بابا۔۔۔ اسنے بابا کی بات بچ میں ہی کاٹ دی۔۔۔  
تنگ آگیا ہوں میں یہ نام سن کر۔۔۔ اسنے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔  
زندگی عذاب بنا کر رکھ دی ہے میری۔۔۔  
اُدھر (اسوہ) اسنے۔۔ اور ادھر آپ لوگوں نے۔۔  
حنان۔۔۔ بابا کے ساتھ ساتھ سب حیران ہو گئے۔۔۔  
خدا کے لئے مجھے اکیلا چھوڑ دیں میرے حال پر۔۔ بار بار مجھے فورس مت کریں کہ میں کوئی غلط قدم اٹھانے پر مجبور  
ہو سکوں۔۔۔ وہ یہ کہتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔  
اور بابا سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گئے۔۔۔  
مماہنی کو کیا ہوا۔۔ وہ اتنا غصے میں کیوں تھا۔۔۔؟ ماہا سارہ سے پوچھنے لگا۔۔ اور سارہ اسکو اٹھا کر اپنے کمرے کی  
جانب بڑھ گئی۔۔۔  
اسنے اپنے کمرے میں آتے ہی دروازہ زور سے بند کر لیا۔۔۔  
ٹیبل اٹھا کے دیوار پر ماری۔۔۔  
اور پر سکون ہونے کے لئے لمبی لمبی سانس لینے لگا۔۔۔  
جب کچھ نابنا۔۔۔ تو سگریٹ سلگا کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی۔۔۔  
آنکھیں بند کرنے سے اسوہ کا چہرہ اور باتیں یاد آنے لگیں۔۔۔  
دفعۃً اس نے آنکھیں کھول دی۔۔۔  
شٹ۔۔۔ اس سے بھی کام نابن پایا۔۔۔



دور سے ایک صدا آئی۔۔۔

حبی الا الفلاح۔۔۔۔

(آؤ کامیابی کی طرف)

آؤ کامیابی کی طرف۔۔۔ اسنے زیر لب کہا اور سگریٹ پھینک کے چل دیا۔۔۔

\* \* \*

اپنے تو بہن کو پرایا ہی کر دیا۔۔۔ موحلے والوں کو سب کو بتا دیا مگر اپنی چھوٹی بہن کو بتانا تک آپ نے مناسب نا سمجھا

۔۔۔

آمنہ طبیعت ٹھیک نہیں تھی میری اس لئے نہیں آیا۔۔۔ ورنہ خود آتا کہنے۔۔۔

اور ویسے بھی میں نے عارش کو تو بھیج دیا تھا نا۔۔۔۔

کیا فائدہ بھائی جان بتایا بھی تو سب سے آخر میں نا۔۔۔ کیا بھلا آپکے بچے میرے بچے نہیں۔۔۔ یا مریم میری بچی

نہیں پرائی تھی۔۔۔ پھوپھو نے آنکھ کا کونہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

پھوپھو کو لاکھ منانے کے باوجود بھی وہ گھر نہیں آئیں تھی۔۔۔ اس لئے انکو منانے ابو خود گئے ہوئے تھے۔۔۔

بات ہے کڑوی۔۔۔ پر ہے ایک سو ایک روپے کی۔۔۔ اپنے ہمیں بلکل پرایا کر دیا۔۔۔ یہ تو آپکی چھوٹی بہن تھی اسکو تو

بلا کر کہہ دیتے کہ آؤ آمنہ ہم مریم کا رشتہ کر رہے ہیں تمہاری رائے لینی ہے لڑکا مناسب ہے یا نہیں۔۔۔ لیکن

نہیں آپکو تو دل عزیز وہ ہیں نا۔۔۔ انکو (چچی جان) بلا لیا پر ہمیں نہیں۔۔۔ پھوپھا جی بھی خوب آگ لگانے میں

مصروف تھے۔۔۔

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ ہمیں خود ہی پتا نہیں چلا۔۔ اور اب میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گا آمنہ۔۔۔ تم نے گھر آنا ہے بس۔۔۔ ورنہ میں بھی کبھی تمہاری چوکھٹ پر پیر نہیں رکھوں گا۔۔۔ ابو نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا

بھائی جان کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ آپکے علاوہ میرا ہے ہی کون۔۔۔ پھوپھو تو تڑپ اٹھیں۔۔۔

اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تمہیں آنا ہے۔۔۔ ابو نے پھوپھو کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اب میں چلتا ہوں۔۔۔ ابو جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔۔۔

ارے ماموں جان چائے تو پیتے جائیں۔۔۔ نادیا چائے لے کر آئی۔۔۔

ماشا اللہ میری بچی بہت ہی سگھڑ ہے ہر کام گھر کا یہی کرتی ہے۔۔۔ پھوپھو شروع ہوئی تھیں جھوٹی تعریفیں کرنے

میں۔۔۔

\*\*\*

اسلام و علیکم۔۔۔

وہ سلام کرتا ہوا کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا ناشتہ کرنے کے لئے۔۔۔

آج اسکا موڈ رات سے کافی اچھا لگ رہا تھا۔۔۔

میری چائے میرے کمرے میں پہنچا دو۔۔۔ بابا نے ملازم کو آواز دے کر خود کمرے کی جانب چل دیے۔۔۔

ہنی انکو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔

انکو کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسنے سارہ سے کہا۔۔۔

سارہ نے بھی کندھے اچکا دیئے۔۔۔

وہ اٹھ کر انکے کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔

وہ بنادستک دئے انکے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

بابا جو اخبار پڑھنے میں مصروف تھے ہنی کو اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر فورن گویا ہوئے۔۔۔

تمہیں کس نے اجازت دی کے بنادستک دیئے تم میرے کمرے میں آؤ۔۔۔؟؟

میں آپ کا بیٹا ہوں مجھے بھلا کون روک سکتا ہے اپنے باپ کے کمرے میں آنے سے۔۔۔ وہ بھی ڈیٹھائی کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔۔

باپ۔۔۔؟؟

کل رات تم نے جو کیا اس وقت تم نے یہ نہ سوچا کہ میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔؟؟

اچھا ناب معاف بھی کر دیں۔۔۔ چھوڑیں ناراضگی۔۔۔ اسنے باپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپکو تو پتا ہے ایک آفس کی ٹینشن۔۔۔ اوپر سے میں بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔ اور آتے ہی آپ نے کہہ دیا۔۔۔ اس لئے تھوڑا سا غصہ آگیا۔۔۔

بابا نے کوئی جواب نا دیا۔۔۔

اچھا اب آپ کیا چاہتے ہیں۔۔۔ کیسے آپ کی ناراضگی ختم کروں۔۔۔

اگر تمہیں واقعی اپنی غلطی کا احساس ہے تو تم میری بات مانو گے۔۔۔ بابا نے اخبار رکھتے ہوئے اس سے کہا۔۔۔

اچھا بتائیں۔۔۔ کیا بات ہے۔۔۔؟؟ اسنے بھی پوچھا۔۔۔

تم آج عریضہ کو کہیں باہر لے جاؤ گے۔۔۔ اور ہنی میں کوئی بھی بہانہ ناسنوں گا۔۔۔

ارے پر آفس۔۔۔ حنان کچھ بولتا کہ اس سے پہلے بابا بول پڑے۔۔۔

تم آفس کی فکر نا کرو میں دیکھ لوں گا۔۔۔

ارے پر آپ کیسے۔۔۔؟؟

میں نے کہنا ہنی کہ میں سمجھال لوں گا۔۔۔

ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی اٹھ کھڑا ہوا جانے کے لئے۔۔۔

\* \* \*

آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔ فارس کے بنا ہی آپ کی شادی۔۔۔ اسوہ نے امی سے کہا۔۔۔  
دیکھو ایک تو مشکل سے میں نے مریم کو سمجھایا ہے۔۔۔ اب تمہیں سمجھانے کی مجھ میں سکت نہیں۔۔۔ امی نے  
اسکو جواب دیا۔۔۔

تو آپ لوگ آپ کی کورخصت کر دیں گے۔۔۔؟؟ اسوہ نے پوچھا۔۔۔  
جب فارس نے کہا ہے کہ اسکو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ اور وہ کوشش تو کرے گا ناکاح پر پوہنچنے کی پھر تمہیں کیا  
مسئلہ ہے؟؟۔۔۔ امی نے تیش میں آتے ہوئے کہا۔۔۔  
یہ فارس نے خود کہا آپ سے۔۔۔؟؟  
اور نہیں تو۔۔۔ کب سے سمجھا رہی ہوں۔۔۔ مگر تم کچھ سنو تو۔۔۔ نا۔۔۔  
تو آپ پہلے بتا دیتیں خام خا میں اتنا مغز مروایا۔۔۔ اسنے پانی پیتے ہوئے کہا۔۔۔  
اچھا اب جاؤ جلدی تیار ہو جاؤ۔۔۔ تم نے مریم کے ساتھ جانا ہے شاپنگ پر۔۔۔ میں اسکو اکیلے نہیں بھیج سکتی۔۔۔ امی  
نے کہا۔۔۔

اور میں زوئی کے بنا اکیلی جا نہیں سکتی۔۔۔ اسنے بھی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں تو لے جاؤ نا اسکو بھی۔۔۔

ویسے جانا کس کے ساتھ ہے۔۔۔؟؟ اسوہ جاتے جاتے واپس مڑی۔۔۔

شگفتہ جی آئینگی لینے۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔۔



اچھا۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی رکی نہیں چل دی۔۔۔۔

\*\*\*

تم ایسا کرنا مجھے پارلر چھوڑ دینا۔۔ اور آفس سے معیز کو پک کر لینا۔۔ پھر واپسی پر مجھے لیتے ہوئے جانا۔۔۔ امی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ کو لگتا ہے یہ مناسب ہے۔۔ وہ لوگ اعتراض نا کریں۔۔؟؟ معید نے بھی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا

۔۔۔

ارے کچھ نہیں ہو گا میں سب سمجھا لوں گی۔۔ بس تمہیں جیسا کہا ہے ویسا کرنا۔۔۔  
ٹھیک ہے۔۔۔

\*\*\*

اسوہ تم پاگل ہو۔۔ میرا وہاں کیا کام۔۔؟؟ زونی نے اعتراض کرنا چاہا۔۔۔  
تم چلو۔۔ بتاتی ہوں تمہیں کہ تمہارا کیا کام۔۔۔ اسوہ اسکو گھسیٹتی ہوئی لے گئی۔۔ کیوں کے گاڑی آگئی تھی۔۔۔  
ارے نہیں بہن۔۔ آپکی بچیاں میری بچیاں ہیں۔۔ انکا اچھے سے خیال رکھوں گی۔۔۔ شگفتہ جی نے امی کو جواب دیا

۔۔۔

امی پریشان ہو رہی تھیں کہ بچیو کا خیال رکھیے گا۔۔۔ اور وہ انھیں سمجھا رہی تھیں۔۔۔  
اچھا بہن چلتے ہیں۔۔

چلو آؤ بچوں جلدی کرو۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔ وہ انھیں لیتی گیٹ کی جانب چل دیں۔۔۔  
ارے آپ تو فکر ہی نا کریں اچھی سی ڈیٹ کرواؤں گا آپکی۔۔ وہ بھی بھابی کے ساتھ۔۔۔ معید گاڑی سے باہر کھڑا انتظار کرنے کے ساتھ ساتھ معیز کہ ساتھ گپے بھی لگا رہا تھا۔۔۔

امی کو گیٹ سے باہر آتے دیکھ کر وہ چوکنا ہو گیا۔۔ اور فون بند کر دیا۔۔۔  
پر یہ کیا امی اور بھابی کے ساتھ دو اور بھی۔۔۔ چلو بھائی تمہارے تو نصیب میں ہی نہیں لکھا بھابی سے اکیلے میں بات کرنا۔۔۔ وہ دل میں معیز کے ساتھ مخاطب ہوا۔۔۔  
قریب آنے پر اسے پتا چلا۔۔ کہ ان میں دشمن جاں بھی شامل ہے۔۔ جو گھبرائی سی اسوہ سی کچھ کہنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

اسنے سلام کیا سب کو۔۔۔۔  
زوئی نے اسکو چور نظروں سی دیکھا۔۔ اپنی اس دن والی حرکت پر وہ شرمندہ تھی۔۔۔۔  
چلیں۔۔۔ اسنے امی سی اجازت چاہی۔۔۔۔  
امی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ اور گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔۔۔  
وہ تینوں پیچھے اور امی آگے معید کے ساتھ بیٹھی تھیں۔۔۔۔  
تھوڑی آگے جا کر امی نے گاڑی روکوا دی۔۔ مجھے یہاں کچھ کام ہے میں ابھی آتی ہوں۔۔۔ وہ پارلر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اتر گئیں۔۔۔۔  
پانچ منٹ بعد اسوہ نے سرگوشی میں زوئی سی کہا۔۔۔۔  
کتنی دیر کروا رہی ہیں۔۔۔ وقت نکلتا جا رہا ہے۔۔۔۔  
چپ ہو جاؤ۔۔ کہیں سن نالیں۔۔۔ زوئی نے اسکو چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
ہاں تو سن لے۔۔۔ ایک دم اسوہ کی آواز بلند ہوئی۔۔۔ معید نے مڑ کر اسوہ کو دیکھا۔۔۔ آپنی نے بھی اسکو ٹھونکا مارا۔۔۔۔  
زوئی نے اسکو آنکھیں دکھائی۔۔۔۔

سوری۔۔۔ اسوہ نے ہنس کر معذرت کرنا چاہی۔۔۔

معید اسکے ساتھ بیٹھی زوئی پر ایک نظر ڈالتا دوبارہ فون میں مصروف ہو گیا۔۔۔

غصہ کرنے میں بھی کیا ادا تھی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے سوچنے لگا۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔؟؟ زوہانے اس سے پوچھا۔۔۔

بس منہ سے اچانک نکل گیا۔۔۔ اس میں کونسی بات ہے۔۔۔ اسنے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اچانک معید کا موبائل بجا۔۔۔

جی۔۔۔ اسنے کان سے لگاتے ہی کہا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔۔۔ جس کے جواب میں اسنے کہا۔۔۔

وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا کہ اسوہ بول پڑی۔۔۔

ارے آنٹی نہیں آئیں گی کیا۔۔۔؟؟

انکو کچھ کام ہے دیر ہو جائے گی انکو۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ لوگ چلے جائیں۔۔۔ وہ فارغ ہو کر آجائیں گی

۔۔۔ معید نے تحمل کے ساتھ کہا۔۔۔

پر ہم اکیلے۔۔۔ کیسے۔۔۔؟؟ اسوہ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

چار لوگ اکیلے نہیں ہوتے۔۔۔ معید نے ہنسی دباتے ہوئے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جس سے آپی اور زوہا کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

اور اسوہ شرمندہ سی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

زوئی نے جلدی سے منہ پے ہاتھ رکھ کر ہنسی کو روکنا چاہا۔۔۔

معید نے اسی لمحے اسکو دیکھا۔۔۔ یہ لڑکی آج اسکے دل کے ساز چھیڑ رہی تھی۔۔۔  
اسنے اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

\* \* \*

اسے اس وقت معیز کو آفس سے پک کر نامناسب نہیں لگا۔۔۔ اس لئے معید نے اسے کال کر کے مال میں بلا لیا۔۔۔

اور وہ وقت پر پہنچ گیا۔۔۔

یار خدا کے لئے بس بھی کر دو میں تو چل چل کے تھک گئی۔۔۔ اسوہ نے دوہائی دی۔۔۔  
اسکو سامنے سے معیز آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔  
جی جی۔۔۔؟؟ اسنے زیر لب کہا۔۔۔

اسوہ کے اس طرح کہنے پر سب نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا۔۔۔ معید کی تو ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ اور آپنی کے تو ہاتھوں کے طوطے اوڑھ گئے۔۔۔

انہوں نے جلدی سے چادر میں خود کو چھپا لیا۔۔۔

یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟ زوئی نے اس سے پوچھا۔۔۔

شاپنگ کرنے آئیں ہونگے اور کیا۔۔۔ اسوہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

\* \* \*

معیز نے آتے ہی انھیں سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟؟

اسوہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔



وہ۔۔۔ میں۔۔۔ معیز نے پریشانی میں معید کو دیکھ کر کچھ بولنا چاہا۔۔۔

آہ۔۔۔ انکو میں نے بلایا ہے۔۔۔ معید نے جلدی سے جواب دیا۔۔۔

آپ نے۔۔۔؟؟ حیرانگی کے عالم میں جلدی سے زوئی کے منہ سے نکلا۔۔۔

کہیں بیٹھ کر بات ناکی جائے۔۔۔؟؟ معید نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پر۔۔۔۔ زوئی نے آپ کی طرف دیکھ کر اعتراض کرنا چاہا جنگی مرضی نا میں شامل تھی۔۔۔۔

سب اسکی طرف توجہ سے دیکھنے لگے۔۔۔

کچھ پرور نہیں۔۔۔ چلو بیٹھتے ہیں میں تھک گئی ہوں۔۔۔

اسوہ نے روتی شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔

چلیں۔۔۔ معید نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

یار یہ کیا ہو گیا اب بات کیسے ہوگی۔۔۔؟؟ معیز اور معید آگے آگے باتیں کرتے ہوئے جارہے تھے۔۔۔

ارے آپ تو فکر ہی نا کریں میں دیکھتا ہوں۔۔۔ معید اسکو یہ کہتا آرام سے چلنے لگا۔۔۔

کیا ضرورت تھی اسوہ یہ کہنے کی اگر ہمیں یہاں کسی نے انکے ساتھ دیکھ لیا تو۔۔۔؟ آپ پریشانی سے گویا ہوئیں۔۔۔

کچھ نہیں ہوگا اور آپ اکیلی تھوڑائی ہیں ہم بھی آپکے ساتھ ہیں۔۔۔ اور آپکے جو یہ ہیں نا وہ آپکے ہونے والے شوہر

ہیں۔۔۔ اسوہ نے معیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ نیچے سر کیے چلنے لگیں۔۔۔

اسوہ کی توجہ پا کر معید نے اسے دھیرے چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ اسوہ نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آپ کو نہیں لگتا کہ ہمیں بھائی اور بھابی کو اکیلے میں بات کرنے کا موقع دینا چاہئے۔۔۔؟ معید نے سرگوشی میں کہا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ ایسا تو ممکن نہیں ہے۔۔۔ اس نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
کیوں ممکن نہیں ہے۔۔۔ سہی ہے اگر شادی سے پہلے وہ آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں تو اس میں ایسا کیا ہے۔۔۔؟؟  
نہیں میری بات آپ سمجھ نہیں رہے۔۔۔ یہ سہی نہیں ہو گا اگر گھر میں کسی کو بھی پتا چل گیا تو۔۔۔؟؟  
کون بتائے گا گھر والوں کو۔۔۔ یہاں کوئی بھی تو نہیں ہے۔۔۔ اور ویسے بھی پانچ منٹ کی تو بات ہے۔۔۔ معید نے  
ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔  
اچھا۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔۔۔  
کینیٹین میں اس وقت بہت کم لوگ تھے۔۔۔ معید نے سب سے الگ کونے والی ٹیبل چنی۔۔۔  
بیٹھیں۔۔۔ اس نے آپ سے کہا۔۔۔  
آپ نے اسوہ کی طرف دیکھا۔۔۔  
بیٹھیں نا۔۔۔ اسوہ نے اسکو کہا۔۔۔  
آپ بھی بیٹھیں۔۔۔ زوئی نے معیز سے کہا۔۔۔  
جی پہلے آپ۔۔۔

اگر اسی طرح ہونا تو پورا دن گزر جانا ہے بیٹھنے میں۔۔۔ معید نے کہا۔۔۔  
بھائی بیٹھیں آپ۔۔۔ اور بھابی آپ بھی بیٹھیں۔۔۔ اس نے ایک کرسی گھسیٹتے ہوئے کہا۔۔۔  
معیز اور آپ تو بیٹھ گئے۔۔۔

زوئی نے جیسے ہی بیٹھنے کے لئے کرسی پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اسوہ نے اسکو بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔

آپ لوگ بیٹھیں۔۔ ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔ اسوہ یہ کہتی چل پڑی۔۔۔  
ارے پر۔۔۔ آپ نے اٹھتے ہوئے اعتراض کرنا چاہا۔۔ کہ معیز نے اسکو چپ کرادیا۔۔۔  
آپ ریلیکس ہو جائیں۔۔ اطمینان سے بیٹھ جائیں وہ آجائیں گی۔۔۔  
ناچار اسے بیٹھنا پڑا۔۔۔  
یہ کیا حرکت تھی اسوہ۔۔۔ زوئی نے اسکو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔  
کیا حرکت تھی مطلب۔۔۔ یار ان دونوں کو آپس میں بات کرنے دو۔۔۔۔  
یہ ٹھیک نہیں ہے اسوہ آپ ڈری ہوئی ہیں۔۔۔ ہمیں چلنا چاہئے۔۔۔ زوئی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔  
تمہیں کیا ضرورت ہے ان دونوں کے درمیان کباب میں ہڈی بننے کا۔۔۔ پاگل ہو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اسوہ نے بھی  
الٹا اس پر وار کیا۔۔۔  
تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ زوئی نے افسوس سے کہا۔۔۔  
اتنے میں معید بھی وہاں نمودار ہوا۔۔۔  
ہیلو گرلز۔۔۔ کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟ اسنے آتے ہی پوچھا۔۔۔  
زوئی نے اسکو ای گھوری سے نوازا یہ سارا کام اسی کا ہے۔۔۔ فساد کی جڑ ہی یہی ہے۔۔۔  
اللہ معاف کرے میں نے کیا آپ کی اتنی قیمتی چیز چرائی ہے جو مجھے اس طرح کھا جانے والی نظروں سے تارے جا  
رہی ہیں۔۔۔ معید نے چہرے پر معصومیت تار کر کے زوئی سے کہا۔۔۔  
مجھے کیا ضرورت پڑی۔۔۔ زوئی نے آنکھیں پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہائے ظالم۔۔۔۔

اچھا چھوڑیں نا۔۔ اب آپ ہمیں آنیسکریم کھلائیں گے۔۔ کیوں کہ میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔ اسنے ہاتھوں کو  
ڈھیلا چھوڑتے ہوئے شکل پر بیزاری لاتے ہوئے کہا۔۔۔  
جو حکم۔۔۔ بندہ حاضر ہے۔۔۔ اسنے دل پے ہاتھ رکھتے ہوئے سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔۔۔  
کہ اسوہ کا قبضہ چھوٹ گیا۔۔۔

دور کھڑے شخص نے اسکی آواز پر اس طرف دیکھا۔۔۔  
یہ یہاں اسکے ساتھ۔۔۔ وہ دل میں خود سے مخاطب ہوا۔۔۔  
کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسے اس طرح کسی نقطے پر مرکوز دیکھ کر اسکے ساتھ کھڑی لڑکی نے اس سے پوچھا۔۔۔  
کچھ آنیسکریم کھانے چلتے ہیں۔۔۔ ان لوگوں کو آنیسکریم پارلر کی طرف جاتے دیکھ کر وہ گویا ہوا۔۔۔

\*\*\*

مریم کی حالت دیکھ کر اسنے ویٹر کو دو جوس لانے کا کہا۔۔۔  
مریم جو گھبرائے ہوئے ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے  
مسلسل سر جھکائے نیچے دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔ اور دل ہی دل میں اسوہ کو سنا بھی رہی تھی۔۔۔  
ویسے آپ ڈرتی بہت ہیں۔۔۔ معیز نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسکی طرف سے کوئی جواب ناپا کر معیز نے پھر کہا۔۔۔  
اب آرام سے ریلیکس ہو کر بات کر سکتی ہیں۔۔۔  
ہاں۔۔۔ میں کیا بات کروں۔۔۔ اسنے نیچے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔  
شکر ہے جواب تو دیا۔۔۔ معیز نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔  
مریم اور شر مندہ ہوئی۔۔۔



شادی سے پہلے میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا مگر موقع ہی نہیں ملا۔۔ اور آج جب ملا ہے تو۔۔۔

وہ چپ ہو گیا۔۔ کیوں کہ ویٹر جو س لیا تھا۔۔

شکریہ۔۔۔ اسنے جو س لیتے ہوئے ویٹر سے کہا۔۔۔

آپ خوش تو ہیں نا۔۔ اس رشتے سے۔۔ آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔ معیز نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

آپ اب یہ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔ اب تو سب کچھ ہو گیا نا۔۔

ہم م۔۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔۔ معیز نے بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جس میں میرے گھر والوں کی خوشی۔۔ اسی میں میری خوشی۔۔ مریم نے کہا۔۔۔

آپ اپنا بتائیں۔۔۔ آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟

معیز نے اس سے پھر پوچھنا چاہا۔۔۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں۔۔۔ اسنے بالکل آرام سے جواب دیا۔۔۔۔

کیا چاہتی ہیں آپ۔۔ میں نے ٹھیک سے سنا نہیں۔۔ معیز نے جان بوجھ کر اسے تنگ کرنا چاہا۔۔

مجھ سے نظریں ملا کر کہیں۔۔۔

مجھے اب جانا ہے۔۔۔ شرم کے مارے اس سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔۔۔

ارے ایسے کیسے جو س تو ختم کر لیں۔۔ معیز نے اسے روک لیا۔۔۔

اگر آپ اس طرح کی باتیں کریں گے تو میرا یہاں بیٹھنا محال ہو جائے گا۔۔ اسنے التجائیہ انداز سے کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتا بیٹھ جائیں۔۔ اسنے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

\* \* \*

ویسے آپکو پتا ہے۔۔ آپ بہت مزایا ہیں بلکل فارس کی طرح باتیں کرتے ہیں۔۔۔ اسوہ نے آنسکریم کھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم م۔۔۔ لگے ہی نا۔۔۔ زوئی نے دل میں کہا۔۔۔

یہ۔۔۔ فارس کون ہے۔۔۔؟؟ معید نے پوچھا۔۔۔

آپ فارس کو نہیں جانتے۔۔۔؟؟۔۔ اسوہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

معید نے نامیں گردن ہلائی۔۔۔

میرا بھائی ہے۔۔۔ مجھ سے ایک سال بڑا ہے۔۔۔ اصل میں اسنے آرمی جوائن کی ہے نا اس لئے آپ نے نہیں دیکھا

ہو گا۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ ویسے میں بھی تو آپکا بھی ہوا۔۔۔ آپ مجھے فارس کی طرح بھائی بلا سکتی ہیں۔۔۔۔۔ معید نے آنسکریم کھاتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔ فارس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا ہاں البتہ میں آپکو ویسے ہی بھائی بنا لیتی ہوں۔۔۔ اسنے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ہا ہا جیسا آپکو ٹھیک لگے۔۔۔

ویسے آپکی کزن کم بولنے کے ساتھ ساتھ کھاتی بھی کم ہیں کیا۔۔۔ اسنے زوئی کی آنسکریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسوہ سے کہا۔۔۔

جی یہ ایسی ہی ہے۔۔۔ اسوہ نے بھی ٹالنا چاہا۔۔۔

جی نہیں میں ایسی نہیں۔۔۔ بس میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔ زوئی نے بھی ٹھوک سے جواب دیا۔۔۔

اسکی تو مذاک کرنے کی عادت ہے۔۔۔ اسوہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور زوئی کو ٹھونکا مارا۔۔۔

حنان کب سے عریشہ کے ساتھ بیٹھا۔۔ انھیں بات بات پر ہنستے دیکھ رہا تھا۔۔

اسکے تیور بدلے۔۔ اب اسکے اندر ضبط نارہا۔۔

عریشہ بھی اسکی بدلتی حالت دیکھ رہی تھی۔۔ اسکو بار بار دوسری طرف دیکھ کر اسکے غصے سے بھری حالت دیکھ رہی تھی جو کہ اسکو بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔ حنان کا اسکو نظر انداز کرنا۔۔

اب حنان کا ضبط ختم ہوا۔۔ وہ انکی ٹیبل کی جانب چل پڑا۔۔ ہنی۔۔ عریشہ بھی اپنا موبائل اٹھاتی اسکے ساتھ ہی چل پڑی۔۔

ہیلو۔۔ اسنے جاتے ہی کہا۔۔

ارے حنان تم یہاں۔۔ معید اسکو وہاں پے دیکھ کر سر پر آئیز ہو گیا۔۔

اب یہ عذاب الہی کہاں سے نازل ہوا۔۔ وہ حنان کو دیکھ کر زیر لب بڑبڑائی۔۔

یہ تو وہی لڑکا ہے نا۔۔ زوئی نے سرگوشی میں اسوہ سے کہا۔۔

ہاں۔۔ اسنے بھی ہاں میں سر ہلائی۔۔

مگر یہ اسکو کیسے جانتا ہے۔۔

دیکھ کر تو لگتا ہے بڑے گہرے دوست ہیں۔۔ اسوہ نے بھی طنز کیا۔۔

اور اسکے ساتھ یہ لڑکی۔۔؟؟

ہوگی کوئی گرل فرینڈ۔۔

کپڑے تو دیکھو ذرا اسکے۔۔ لگتا ہے کپڑا کم پڑ گیا تھا۔۔ اسوہ نے طنز کیا۔۔

تم یہاں کیسے۔۔ اور یہ کون ہیں۔۔ معید نے حنان سے پوچھا۔۔

یہ۔۔ یہ میری فیانسی ہیں۔۔ عریشہ۔۔ اسنے اسوہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

عریشہ کے توارے نیارے ہو گئے۔۔۔ اسکو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔  
اہ اچھا۔۔۔ آپ لوگ بیٹھیں نا۔۔۔

معید نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں سے کہا۔۔۔  
ویسے تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ مطلب کون ہیں یہ۔۔۔ حنان نے بیٹھتے ہوئے اسوہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آ۔۔ ہمیں اب چلنا چاہئے کافی دیر ہو گئی ہے۔۔ اس سے پہلے معید بولتا اسے پہلے اسوہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ایسے کیسے جا رہی ہیں۔۔ ہم تو ابھی آئیں ہیں ہمارے ساتھ بھی بیٹھ کر آسکریم کھالیں۔۔۔ حنان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

عریشہ کو اسکا یہ انداز بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔۔۔

ایکچولی۔۔ میرے پاس نافضل وقت نہیں زائع کرنے کو۔۔۔ اور ویسے بھی مجھے کوئی شوق نہیں آپکے ساتھ بیٹھ کر آسکریم کھانے کا۔۔۔ اور نا ہی دلچسپی۔۔۔ وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہنے لگی اور چل پڑی۔۔۔

سوری یار مجھے بھی جانا ہو گا۔۔۔ بعد میں ملتے ہیں۔۔۔ معید بل پے کرتا یہ کہتے ہوئے چلا گیا۔۔۔  
اور اسے جلتی آگ میں جلنے کے لئے چھوڑ گئے۔۔۔۔۔

\*\*\*

یقین نہیں آتا۔۔۔ ہنی نے مجھے اپنی فیانسی کہا۔۔۔ وہ گھر آ کر مسلسل سوچے جا رہی تھی۔۔۔  
مطلب اسنے مجھے قبول کر ہی لیا۔۔۔ finally میں جیت گئی۔۔۔ میری محبت جیت گئی۔۔۔۔  
مگر۔۔۔ وہ کیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے تو ہنی نے ایسا نہیں کہا۔۔۔ آخر کون ہے وہ لڑکی۔۔۔



نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ میرا ہنی ایسا نہیں۔۔۔ وہ صرف میرا ہے صرف اور صرف میرا۔۔۔ اسنے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی ہنی۔۔۔ اتنا پیار دوں گی کہ تم کسی اور کی طرف دیکھو گے بھی نہیں۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اسنے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

\* \* \*

سر سلی۔۔۔ مطلب معید اس لڑکی میں انوالو ہے۔۔۔ مجھے تو یقین نہیں آتا۔۔۔ شاید تجھے غلط فہمی نا ہوئی ہو۔۔۔ شہری نے اس سے کہا۔۔۔ حنان نے شہری کو ساری بات بتادی۔۔۔

مجھے ایک بات بتا۔۔۔ اگر اسکا اس لڑکی اسوہ کے ساتھ کوئی ریلیشن ہوا بھی تو اس سے تجھے کیا۔۔۔ تو کیوں جل رہا ہے۔۔۔؟؟ کہیں تیرے دل میں اسکے لئے کوئی فیلینگس تو نہیں۔۔۔

کیا کو اس کر رہا ہے۔۔۔ میں ایسا کیوں کروں گا۔۔۔ میرے دل میں کچھ نہیں۔۔۔ ام ہم۔۔۔ اب مجھے سمجھ آ گیا۔۔۔ اب تو کوئی بات ضرور ہے۔۔۔

دیکھ بھائی تو پہلے خود سوچ لے۔۔۔ کہ تیرے دل میں ہے کیا۔۔۔ تیرا دل کہتا کیا ہے۔۔۔ شہری نے اسکو سمجھانا چاہا۔۔۔

بھائی اسکا دل تو صرف عریشہ عریشہ کہتا ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔ معید نے آتے ہوئے کہا۔۔۔

ہیں۔۔۔ عریشہ۔۔۔ اب یہ عریشہ کون ہیں بھائی۔۔۔ شہری نے حیران ہوتے ہوئے حنان سے پوچھا۔۔۔

کیوں اس نے تجھے نہیں بتایا۔۔۔ فیانسی ہے اسکی۔۔۔ مجھے بھی آج ہی پتا چلا۔۔۔ معید نے حنان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شہری سے کہا۔۔۔

مطلب۔۔۔ کنوارا صرف میں ہی مروں گا۔۔۔ شہری کو شدید صدمہ ہوا۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔؟؟ میں بھی تو ابھی تک کنوارا ہی ہوں۔۔۔ معید نے کہا۔۔۔  
اچھا۔۔۔ تو وہ جو آنسکریم پارلر میں تیرے ساتھ تھی۔۔۔ وہ کیا تیری بہن تھی۔۔۔ حنان نے طنز کا وار کیا معید پر  
۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ کس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔۔۔؟؟  
معید کافی حیران تھا ہنی کے اس رویے پر۔۔۔  
ہم م۔۔۔ اب زیادہ انجان بننے کی کوشش مت کرو۔۔۔ میں اس لڑکی اسوہ کی بات کر رہا ہوں جس کے ساتھ تم ہنس  
ہنس کر باتیں کر رہے تھے۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔؟؟ تم مجھ پر شک کر رہے ہو۔۔۔؟؟ معید نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
شک نہیں حقیقت بتا رہا ہوں۔۔۔ ہنی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔ مگر اپنے کردار پر انگلی نہیں۔۔۔ معید نے بھی اسے وارن کرتے ہوئے کہا  
۔۔۔

ایزی یار کیا ہو گیا ہے۔۔۔ شہری نے معاملے کو بگڑتے دیکھ کر پیچ میں کہا۔۔۔  
تم دیکھ نہیں رہے کس طرح کی باتیں کر رہا ہے یہ۔۔۔ معید نے غصے میں شہری سے کہا۔۔۔  
تم جانتے بھی ہو کون ہے وہ۔۔۔ اب وہ حنان کی طرف مڑا۔۔۔  
وہ معیز کی سالی میری بھابی کی بہن اور میری بھی بہن ہی ہوئی۔۔۔ میرے اور اسکے کردار پر شک کرنے سے پہلے سو  
بار سوچ لینا۔۔۔۔۔ معید اسے وارن کرتا ہوا وہاں سے چل دیا۔۔۔۔  
کیا معیز کی سالی۔۔۔؟؟ حنان پر یہ کیسا انکشاف ہوا تھا۔۔۔

دیکھا۔۔ کہا تھا نا میں نے کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے اپنا معید ایسا نہیں ہے۔۔ اب نکل گیا ہے وہ غصے میں۔۔۔  
شہری نے کہا۔۔۔

اس سے تو میں بعد میں بات کروں گا۔۔ پہلے تو مجھے یہ بتا کہ عریشہ کا کیا چکر ہے۔۔۔ اب شہری کا رخ ہنی کی طرف  
تھا۔۔۔

اور ہنی کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

ایک تو آپنی کچھ بتا ہی نہیں رہیں بس یہ کہہ کے ٹال رہی ہیں کہ پتا نہیں۔۔۔ اسوہ جو برتن دھونے کے ساتھ ساتھ  
زوئی کو بھی بتائے جا رہی تھی۔۔۔

تم بھی حد کرتی ہو وہ بھی کیسے بتائیں گی۔۔۔ ایک تو ویسے ہی وہ بہت شرمیلی ہیں۔۔۔ زوئی نے بھی جواب دیا۔۔۔  
ہاں یہ بھی ہے۔۔۔

میں تمہاری نوکر لگی ہوں۔۔۔ صبح سے برتن دھور ہی ہوں تم اور برتن لے کر آرہی ہو۔۔۔ عبیرہ جو گلاس رکھ گئی  
تھی دھونے کے لئے۔۔۔ اسوہ کو تو آگ لگ گئی۔۔۔

ہاں تو میں کیا کروں گند ا ہے دھونا تو ہے نا پھر۔۔۔ وہ بھی یہ کہتی چلی گئی۔۔۔  
دیکھا تم نے کیسے یہ سب ایسے ہی کرتے ہیں۔۔۔ جب بھی میں برتن دھوتی ہوں کوئی نا کوئی برتن لاتا ہی ہے چاہے وہ  
صاف ہی کیوں نا ہو۔۔۔ اسوہ نے روتی شکل بنا کر زوئی کو شکایت لگائی۔۔۔

اچھا تم ہٹو میں دھوتی ہوں۔۔۔ زوئی نے اسکے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔

مہربانی میرے تو ہاتھ گندے ہیں ہی۔۔۔ اب تم بھی کر لو۔۔۔ اسوہ نے اسکو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

ناخود دھور ہی ہونا مجھے دھونے دے رہی ہو۔۔۔ زوئی نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

قسم سے میں تو کہتی ہوں نا جانے کب مجھے سکون کی زندگی ملے گی۔۔۔

لوگ کہتے ہیں لڑکیاں ماں باپ کے گھر میں راج کرتی ہیں۔۔ سسرال جا کر لڑکیوں کو وہ سکھ نہیں ملتے جو انھیں  
ماں باپ کے گھر ملتے ہیں۔۔۔

لیکن میں کہتی ہوں سکھ تو سسرال میں ملتا ہے۔۔ مزے سے بیٹھ کر عیش کرو۔۔۔۔۔

نہیں بلورانی۔۔ سسرال میں عیش نہیں بلکہ زندگی تیش میں آتی ہے۔۔ گھر کی الگ ذمہ داریاں۔۔۔۔ اگر کوئی  
کام نا آئے تو الگ تعانے۔۔۔ زوئی نے اسکو سمجھانا چاہا۔۔۔

میرا سسرال ایسا نہیں ہو گا۔۔ ایسے چنے چبواؤں گی سسرال والوں کو کہ یاد رکھے گے اور اگلے دن ہی خود کشی  
کریں گے کہ پتا نہیں کونسے گندے کام کئے تھے جو تمہاری صورت میں ہمیں اسکی سزا مل رہی ہے۔۔۔ ہا ہا ہا سوہ  
مزے سے کہتی ہنس پڑی۔۔۔

اچھا۔۔ دیکھ لیں گے۔۔۔ زوئی نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

\*\*\*

وہ رات کولان میں سیگریٹ سلگانے کے ساتھ ساتھ چکر بھی کاٹ رہا تھا۔۔۔

نیند نہیں آرہی کیا۔۔۔ سارہ نے اسکے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اب تو نیندیں ہی اڑھ گئی ہیں۔۔ اسنے گہرا کش لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟

کچھ نہیں۔۔۔ تم بتاؤ کوئی کام تھا۔۔۔ اسنے سارہ کو جواب دینے کے بجائے الٹا سوال پوچھ لیا۔۔۔

کیوں اب تم سے بات کرنے کے لئے کسی بہانے کی ضرورت ہوگی۔۔۔؟؟ سارہ نے بھنوؤں کو اچکاتے ہوئے

پوچھا۔۔۔



لگ تو یہی رہا تھا کہ شاید پھر مجھ سی کوئی غلطی سرزد ہو گئی اور پھر سی بابا نے تمہیں مجھے سمجھانے کے لئے بھیجا ہے  
--- اسنے طنز کا وار کیا۔۔۔

ہر وقت ایسا کیوں سوچتے ہو۔۔۔؟

ویسے آج کل تمہیں دیکھ رہی ہوں کافی بدل گئے ہو۔۔۔؟ کوئی جواب ناپا کرنا چار سارہ کو بولنا پڑا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔ کیسے بدلا ہوں۔۔۔؟؟ اس نے سیدھے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

مطلب۔۔۔ پہلے تو میں نے تمہیں کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور اب باقاعدگی سے نماز بھی ادا کرتے ہو۔۔۔ اور

۔۔۔ وہ یہ کہہ کر چپ ہو گئی۔۔۔

پہلے سمجھ کہاں تھی۔۔۔ لیکن اب سب سمجھ میں آ گئی ہے۔۔۔ انسان کو سکون چاہئے ہوتا ہے جو کے نماز پڑھنے میں

ہے۔۔۔ اسنے کرسی کی پشت پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور سارہ بغور اسکا چہرہ دیکھے جارہی تھی جہاں سکون تھا۔۔۔

اور اکثر تم تنہائی میں بیٹھے بیٹھے مسکرا نے بھی لگتے ہو۔۔۔ اسکو چپ دیکھ کر سارہ نے کہا۔۔۔

کوئی ہے اسپیشل۔۔۔ جس کو سوچ کر مسکراتے ہو۔۔۔؟؟ سارہ نے تنگ کرنا چاہا۔۔۔

ہاں شاید۔۔۔ اب بھی وہ کسی ٹرانس میں بول رہا تھا۔۔۔

کون ہے۔۔۔؟؟ سارہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

فحال نہیں بتا سکتا۔۔۔ اسنے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

ام م۔۔۔ سارہ کا منہ بن گیا۔۔۔

حنان۔۔۔۔۔ وہ جارہا تھا کہ سارہ نے اسے پیچھے سی آواز لگائی۔۔۔

ہم م۔۔۔ اسنے بھی بنا مڑے جواب دیا۔۔۔

جو بھی کرنا سوچ سمجھ کر کرنا۔۔۔ بعض اوقات جذبات میں کئے گئے فیصلے ہماری زندگی برباد کر جاتے ہیں۔۔۔  
ہم م۔۔۔ سمجھ گیا۔۔۔ وہ یہ کہتا رہا کہ نہیں چل دیا۔۔۔  
خدا کرے تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔۔۔ آمین۔۔۔ سارہ نے اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

\* \* \*

معید آفس میں بیٹھا کسی فائل پر جھکا تھا کہ ڈور ناک ہوا۔۔۔۔۔

....Come in

جس ہستی کو اسنے اپنے سامنے دیکھا۔۔۔ اسے دیکھ کر معید کے چہرے پر اطمینان کے بجائے غصے نے لے لی۔۔۔  
کیسے ہو۔۔۔؟؟ حنان نے اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
سینگھ تو نکل نہیں آئے میرے جو اس طرح سی پوچھ رہے ہو۔۔۔ ظاہر سی بات ہے سامنے بیٹھا ہوں ٹھیک ہی ہونگا  
۔۔۔ اسنے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔  
لیکن لگ تو نہیں رہا کہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ حنان نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔  
کام بتاؤ۔۔۔ معید نے بھی روکھے انداز میں کہا۔۔۔

...I am sorry

حنان نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

??...For what

معید نے ہاتھ آگے باندھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

... For the last night

حنان نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

بڑی جلدی یاد نہیں آگیا۔۔۔ معید نے طنز کا وار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جب کہہ رہا ہوں کہ غلطی ہو گئی۔۔۔ میں تھوڑا جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔ تو نخرے کیوں دکھا رہا ہے۔۔۔ حنان نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

واہ جی۔۔۔ ایک تو چوری اوپر سی سینہ زوری۔۔۔ تم یہاں مجھ سے معافی مانگنے آئے ہو یا زبردستی منگوانے ہاں۔۔۔ معید نے طنز سے کہا۔۔۔

جاؤ نہیں کر تا معاف۔۔۔ معید یہ کہتا دوبارہ فائل میں گھس گیا۔۔۔۔ دیکھ تیری شکل کے نقشے بگاڑ دوں گا۔۔۔ سارا آفس بکھیر کے جاؤں گا اگر تو نے معاف نہیں کیا تو۔۔۔ حنان نے انگلی دکھاتے ہوئے اسے وارن کیا۔۔۔

تو ایسے بول نا کہ دہشت گردی پھیلائے گا۔۔۔۔

معید نے اسے مزید شرمندہ کرنا مناسب نا سمجھا اس لئے بول دیا۔، کیا لوگے۔۔۔؟؟ اسنے ریسپورکان سے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کافی۔۔۔

دو کافی بھیج دیں۔۔۔ یہ کہتے ہی اسنے ریسپورینچے رکھ دیا۔۔۔ اور حنان کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔۔ اور شادی کی تیاریاں کیسی چل رہی ہیں۔۔۔؟؟ ہنی نے پوچھا۔۔۔

بس یار چل رہی ہیں۔۔۔ کام زیادہ ہے بہت معید نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں اگر میری کوئی مدد چاہئے تو بندہ حاضر ہے۔۔۔ اس نے سر کو خم دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تمہاری نہیں تو اور کس کی ہیلپ لوں گا۔۔۔ وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔

\*\*\*

بکویہ تھوڑا بتاؤ مجھے ٹیچر نے ہوم ورک دیا ہے لیکن مجھ سے ہو نہیں رہا۔۔۔ اسوہ کپڑے استری کر رہی تھی جب اجوانے آتے ہوئے کہا۔۔۔

آئے ہائے۔۔۔ ایک تو تمہاری پتا نہیں یہ ٹیچر ہے کون جو بچو کو اتنا کام دیتی ہے۔۔۔ اسنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

بتاؤ نا۔۔۔ اجوانے زمین پر پاؤں مارتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ جو بیٹھی ہے مفت کی روٹیاں توڑتی اس سے جا کر پوچھو۔۔۔ اسوہ نے عبیرہ کی طرف اشارہ کیا جو ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔

وہ نہیں بتا رہی تبھی تو آئی ہوں آپکے پاس۔۔۔ اجوانے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ایک منٹ میں بلاتی ہوں اسکو۔۔۔ یہ کہتے ہی اسوہ نے عبیرہ کو آواز لگائی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟ عبیرہ نے آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اسکو ہوم ورک کرواؤ۔۔۔ اسوہ نے حکم دیا۔۔۔

ایک لگاؤں نا اسکو کان کے نیچے۔۔۔ جو بتا رہی ہوں وہ لکھ ہی نہیں رہی۔۔۔ عبیرہ نے غصے میں اجوا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم پوچھو کیا پوچھنا ہے۔۔۔؟؟ اسوہ نے اجوا سے کہا۔۔۔

ایک لفظ ہے "آرا" اسکے آگے لفظ لگانا ہے تاکہ یہ مکمل ہو۔۔۔ پانچ لفظ ایسے بنانے ہیں۔۔۔ اجوانے اپنی بات ختم کی

۔۔۔

لکھتی جاؤ۔۔۔ گلشن آرا۔۔۔

امم۔۔۔ اسنے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ چمن آرا۔۔۔



لکھا۔۔۔ اجوانے کہا۔۔۔

کتنے ہوئے۔۔؟؟

دو۔۔۔

آگے تم بتاؤ۔۔ اسوہ نے عبیرہ سے کہا۔۔۔

لکھو جہاں آرا۔۔ اور گیتی آرا۔۔ عبیرہ نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اسوہ حیرت سے اسکو دیکھنے لگی۔۔

دیکھا آپ نے۔۔ پہلے بھی اسنے یہی بتائے۔۔ اجوانے اسوہ کو شکایت لگائی۔۔۔

پاگل ہو تم۔۔ ڈرامے دیکھ دیکھ کر نا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ اسوہ نے اسکو ایک چپت رسید کرتے ہوئے کہا

۔۔۔

اب میں کیا کروں جو آتے ہیں وہ بتائے۔۔ باقی یہ جانے اور اسکی ٹیچر جانے۔۔ عبیرہ بھی غصے میں اجوا کو چپت لگاتی

بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

بجو۔۔ اسنے روتے ہوئے اسوہ کو دوہائی دی۔۔

تمہیں تو میں۔۔ اسوہ بھی اسے مارنے کے لئے اسکے پیچھے لپکی۔۔۔۔

\* \* \*

آج مریم آپنی کانکاح تھا۔۔ نکاح بہت بڑے اور مہنگے شادی ہال میں تھا۔۔۔

اور ساری سجاوٹ اور انتظامات لڑکے والوں نے اپنے سر لئے ہوئے تھے۔۔۔۔

سب تیار تھے سوائے اسوہ میڈم کے۔۔۔۔

چلو اسوہ۔۔ دیکھو اگر تم نہیں گئی نا تو میں بھی نہیں جاؤں گی۔۔ زوئی نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔ ساتھ میں بیٹھ کر گپے ماریں گے۔۔ اسنے بیڈ پر چوکڑی مارتے ہوئے کہا۔۔۔  
آخر مسئلہ کیا ہے بتا کیوں نہیں رہی۔۔۔ زوئی نے پوچھا۔۔۔  
کیا بتاؤں ہاں۔۔۔ ایک تو میں دلہن کی بہن ہوں کوئی اتھارٹی تک نہیں دی مجھے۔۔۔ اور اوپر سے میرے بھائی کو  
بھی شادی میں شامل نہیں کیا۔۔۔ اسنے آنکھ میں نا آتے ہوئے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
کیا۔۔ کیا اتھارٹی نہیں دی تمہیں۔۔۔؟؟ زوئی نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
تم نے دیکھا نہیں۔۔۔ ساری شادی میں مجھ سے اتنا کام کروایا اور میں نے اف تک نہیں کی۔۔۔ اسنے ناک کو رگڑا  
۔۔۔ پھر گویا ہوئی۔۔۔  
دوسرا کوئی رسم تک نہیں کرنے دی نانیک وصول کیا۔۔ کیا میرا اتنا بھی حق نہیں تھا۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی چپ ہو گئی  
۔۔۔  
بس اتنی سی بات ہے۔۔ زوئی نے اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔  
یہ تمہیں اتنی سی بات لگتی ہے۔۔۔  
چلونا بھی تو اور بھی رسمیں باقی ہیں۔۔ اور اگر تم نہیں گئی تو لوگ کیا کہیں گے۔۔ چلو اٹھو۔۔۔ زوئی نے اسکو  
اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔  
میں نہیں جاؤں گی۔۔ ایک تو انجان لوگ اور اوپر سے فارو بھی نہیں ہے مزہ کیسے آئے گا۔۔ اسنے آنکھوں کو  
رگڑتے ہوئے کہا۔۔۔  
آئے تم چلو تو کیا پتا فارس بھی آجائے۔۔ اور ساتھ میں مزہ بھی۔۔ چلو اٹھو اب شاباش۔۔ زوئی نے اسکو ہاتھ سے  
پکڑ کر گھسیٹا۔۔۔  
دومنٹ میں کپڑے پہن کر آؤ۔۔۔ پھر میں تمہیں تیار کرتی ہوں۔۔ زوئی نے اسکو پیچھے سے آواز دی۔۔۔

دل تو اسکا بھی نہیں چاہ رہا تھا وہاں جانے کے لئے۔۔۔ کیوں کے فارس جو نا تھا۔۔ اگر وہ ہوتا تو کچھ بھی ایسا نا ہوتا  
۔۔ اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے سوچا۔۔۔

\* \* \*

وہ بھی ساری تیاریاں کرنے کے بعد خود ابھی تیار ہو کر آئے تھے۔۔ شہری۔۔ حنان اور معید صبح سے بیچارے  
کام میں لگے تھے۔۔ اور اب کہیں جا کر سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔  
ان تینوں نے ایک جیسے رنگ کے کپڑے پہنے تھے۔۔۔ گرے رنگ کی شلوار قمیض اور اسکے ساتھ بلیک رنگ کی  
واسکوٹ۔۔۔

کیا جو لگ رہے تھے تینو۔۔۔ شہزادے۔۔۔  
حنان تو بہت کم ہی شلوار قمیض پہنتا تھا۔۔ اور آج پہنی تھی تو بس۔۔۔۔  
یار آج تو لگتا ہے ہماری ہونے والی بھابی تجھ پر مر مٹیں گی۔۔ شہری نے اسکی تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
مطلب کونسی والی۔۔۔؟؟ حنان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔  
یار کتنی بھابیاں۔۔۔ ہیں ہماری۔۔۔ شہری نے زور دیتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
وہ بس ہولے سے مسکا دیا۔۔۔

معید کی امی نے حنان اور شہری کو فیملی سمیت دعوت دی تھی۔۔ اور اس میں عریشہ بھی شامل تھی۔۔ اور وہ سب  
آچکے تھے۔۔ عریشہ نے پنک اور ریڈ ملٹی رنگ کا شرارہ پہنا تھا۔۔ اسکی نظر تو حنان سے ہٹتی نا تھی۔۔  
ابے ادھر کہاں دیکھ رہا ہے۔۔ جسکو دیکھنا ہے وہ تو ادھر ہے۔۔۔ شہری نے اسکو ٹھونکا مارا۔۔۔  
یار دلہن والے ابھی تک نہیں پہنچے کافی دیر کر دی ہے۔۔۔ اسنے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
آگئے دلہن والے۔۔ چلو ریسو کرنے۔۔ معید نے جاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ دونوں بھی اسکے ساتھ چل دیے۔۔۔۔

آپی کو پارلر سے یہاں لانے کی ذمہ داری ہانیہ بھابی اور سوہا بھابی کی تھی۔۔۔۔ تو وہ تینوں وہیں تھیں انکو وہاں سے لانے کی ذمہ داری عارش بھائی کی تھی۔۔۔۔

باراتی اتنے زیادہ ناتھے بس گنے چنے خاندان کے لوگ تھے۔۔۔۔

دیکھو زوئی تم مجھے زبردستی یہاں لائی ہو۔۔۔۔ ورنہ میں نہیں آنے والی تھی۔۔۔۔ اسوہ جو زوئی کا ہاتھ پکڑ کر چل رہی تھی۔۔۔۔ وہ بول پڑی۔۔۔۔

قسم سے تمہاری وجہ سے میں نے یہ اتنی بڑی ہیل پہنی ہے چل بھی نہیں پار ہی اگر میں گر گئی نا تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔۔ زوئی کو اپنی لگی ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا سہارا لئے دوپٹے سمجھاتے مٹک مٹک کر چل رہے تھے۔۔۔۔

کیا زمانہ آگیا ہی ویسے ہم جو یہ کام کر رہے ہیں نایہ لڑکی والوں کو کرنے چاہئے تھے۔۔۔۔ شہری نے ہنی کے کان میں سرگوش کی۔۔۔۔

چپ کر جاؤ۔۔۔۔ اسنے شہری کو ٹھونکا مارا۔۔۔۔

واہ اماں۔۔۔۔ کافی پیسے والے ہیں۔۔۔۔ نادیہ نے پھوپھو سے کہا۔۔۔۔

ہاں بڑی اچھی قسمت پائی ہے مریم نے بڑا لمبا ہاتھ مارا ہے۔۔۔۔ پھوپھو نے بھی آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

جلدی چلو زوئی۔۔۔۔ سب جا چکے۔۔۔۔ اسنے زوئی کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

باقی میں کیا ڈانس کر رہی ہوں۔۔۔۔ زوئی نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔۔

شہری کے ہاتھ میں پھول تھے جو وہ باری باری سب پر نچھاور کر رہا تھا۔۔۔۔



چل پھول پھینک۔۔ ہنی نے اسکو ٹھونکا مارا۔۔ کیوں کے اسکو اسوہ چلتی ہوئی نظر آئی۔۔۔  
بلیک رنگ کی فراک پر چوڑی دار پا جامہ اسکے ساتھ شفون کا دوپٹہ۔۔ کیا ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔  
بہاروں پھول برساؤ۔۔۔  
میرا محبوب آیا ہے۔۔۔

سال صرف پھول پھینک۔۔ گامت۔۔ الو۔۔ ہنی نے اسکو آنکھیں دکھائیں۔۔۔۔  
یہ کرم جلا بھی یہی ہے کیا۔۔ نصیب ہی پھوٹے ہیں میرے تو۔۔ اسکی نظر جیسے ہی حنان پر پڑی۔۔ اسکی شکل بن گئی۔۔۔

کیا۔۔۔ کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔؟ زوئی نے پوچھا۔۔۔  
اسکی۔۔۔ اسوہ نے آگے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسلام و علیکم۔۔۔ حنان نے پہل کی۔۔۔۔  
و علیکم اسلام۔۔۔۔ اسنے بھی منہ پھیرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔  
آپکی کیا پھولوں کی فیکٹری ہے۔۔۔؟؟ اس نے شہری سے کہا۔۔۔  
جو منہ کھولے فل برسانے میں مگن تھا۔۔۔  
آ۔۔۔ جی نہیں۔۔۔۔ شہری نے سمجھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تو فضول میں زائع کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ اسوہ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ کہتی وہ رکی نہیں چلتی بنی۔۔۔۔

اور شہری کا منہ بن گیا۔۔ حنان کا تہقہ چھوٹ گیا۔۔۔  
تیری تو میں۔۔۔ شہری اسکی جانب لپکا۔۔۔۔

کتنی دیر لگادی ہے پارلر میں۔۔۔ بھائی جان نے جب سی انھیں پارلر سے پک کیا تھا تبھی سے انکو باتیں سنائے  
جار ہے تھے۔۔۔

اب ہم نے جان بوجھ کر دیر تھوڑائی ناک کی ہے۔۔۔ دلہن ہے تیار ہونے میں وقت تو لگے گا نا۔۔۔ سو بھابی نے  
جواب دیا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکے۔۔۔

اچانک بھائی جان نے گاڑی کو بریک لگادی۔۔۔

آہ۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ وہ سب ٹکراتے ٹکراتے بچی۔۔۔

اچانک ایک آدمی کھڑکی کے پاس آیا۔۔۔ اسکا منہ پوری طرح رومال میں چھپا ہوا تھا۔۔۔ اسنے مریم بھابی کی طرف  
والا شیشہ بجایا۔۔۔

جس سی وہ ڈر کر پیچھے ہوئیں۔۔۔

آپ کہاں جارہے ہیں۔۔۔ باہر مت جائیں۔۔۔ بھائی جان کو گاڑی سے باہر جاتے ہوئے دیکھ کر بھابی فکر مندی سے  
بولیں۔۔۔

ابھی آتا ہوں کون ہے یہ ذلیل۔۔۔ وہ غصے میں کہتے چلے گئے۔۔۔

یا اللہ خیر کرنا۔۔۔ بھابی دعائیں مانگنے لگیں۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔ اور کیا چاہتے ہو۔۔۔؟ بھائی جان نے اس پر ایک نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس گاڑی میں جو دلہن ہے اسکو باہر نکالو۔۔۔ مجھے وہ چاہئے۔۔۔ مردانہ آواز میں کہا گیا۔۔۔

کیا بکو اس ہے یہ ہٹو ہمارے راستے سے۔۔۔ بھائی جان غصے میں آگئے۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟ آپنی روہانسی ہو گئیں۔۔۔

بھائی جان کو غصے میں آتے دیکھ کر ہانیہ بھابی اور سوہا بھابی باہر نکل آئیں۔۔

جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔ اس شخص نے بھائی جان پر پستل تانتے ہوئے کہا۔۔

ہائے اللہ پیچھے ہٹیں۔۔۔ سوہا بھابی نے بھائی جان کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہانیہ بھابی نے بغور اسکا جائز الیا۔۔۔ لمبے قد کا نوجوان۔۔۔ خود کو شمال میں چھپائے۔۔۔ چہرہ ڈھانپے۔۔۔ کھڑا تھا۔۔۔

ہانیہ بھابی کا دماغ تیزی سے چلنے لگا۔۔

انہوں نے جلدی سے مریم آپنی کو گاڑی سے باہر نکالا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔۔؟؟ بھائی جان نے کہا۔۔۔

دلہن چاہئے نے اسکو۔۔۔۔۔ لویہ لودلہن۔۔۔

بھابی۔۔۔۔آپی منمنائی۔۔۔

اس نوجوان کے تاثرات ڈھیلے پڑے۔۔۔

ہاں یہ لود لہن۔۔ ہانیہ بھابی نے یہ کہتے ہی اس نوجوان کے منہ سے نقاب ہٹایا۔۔۔

اسکو دیکھتے ہی سب کے منہ کھل گئے۔۔۔

فارس---

کیا یار بھابی۔۔۔ سارا مزہ ہی خراب کر دیا۔۔۔ اسنے چادر خود سے ہٹاتے ہوئے افسردگی سے کہا۔۔۔

فارس کے بچے ڈرا ہی دیا تھا تو نے تو۔۔۔ بھائی جان اس کے گلے لگ گئے۔۔۔

اور آپي رونے ميں مصروف تھيں۔۔۔ ديكھو بھي اب تمنے ہماری دلہن کو رلايا ہے۔۔۔ چپ بھي کرواؤ اسكو

--- ہانیہ بھانی نے آپ کی حالت دیکھتے ہوئے فارس سے کہا۔۔۔

ارے میری پیاری بہنا۔۔۔ وہ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

نہیں ہوں تمہاری بہن،۔۔ بہنوں کو کوئی اتنا تنگ کرتا ہے۔۔ کتنا انتظار کیا میں نے تمہارا۔۔۔ آپی اسے دور ہٹاتے ہوئے شکایت کرنے لگیں۔۔۔۔

یار میں کیا کروں۔۔۔ میری ڈیوٹی اتنی سخت ہے کہ۔۔ اب بھی اتنی مشکل سے چھٹی لے کر آیا ہوں۔۔۔۔ جھوٹے۔۔۔ یہ کہتے ہی آپی اسکے گلے لگ گئیں۔۔۔

ارے اب بس بھی کر دیں۔۔۔ یہ جو آپ نے 20 30 کلو کا آٹا تھوپا ہے نے وہ اتر جائے گا۔۔ اور پھر ہمارے بہنوئی صاحب انکار نا کر دیں۔۔۔۔ فارس نے انھیں دور چپ کراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا دیکھ لیں گے تمہاری دلہن کتنا آٹا تھوپتی ہے۔۔ ہانیہ بھابی نے شوخی ماری۔۔۔

ارے ہم تو ایسی دلہن لائیں گے کہ ساری دنیا دیکھے گی۔۔۔ اسنے خود کا لڑتھپتھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بس اب۔۔۔ باقی باتیں بعد میں۔۔۔ ابھی چلیں دیر ہو رہی ہے۔۔ 10 کالز آچکی ہیں ابو کی۔۔۔ بھائی جان نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں چلیں۔۔۔ وہ بھی روانہ ہوئے۔۔۔۔

\* \* \*

اسوہ۔۔۔۔

اسوہ جارہی تھی جب مبشر نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔ وہ وہیں رک گئی۔۔۔

ہاں اب تیری ہی کمی تھی سائیاں۔۔۔ اسنے غصے میں خود سے ہی کہا۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔ روکھے انداز میں کہا گیا۔۔۔

وہ یہ ماموں نے دیا ہے اور کہا ہے کہ سمبھال کے مامی کو دینا۔۔ اسنے ایک لفافہ اسوہ کو پکڑایا۔۔۔۔



حنان شہری کے ساتھ بیٹھا اسکی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔۔۔  
ٹھیک ہے دے دوں گی۔۔۔ وہ یہ کہتی جانے لگی کہ پھر سے اسنے اسوہ کو پکارا۔۔۔  
اب کیا ہے۔۔۔؟؟ اسنے دانت چباتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ۔۔۔ تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ مبشر نے شوخ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
اسوہ کے تو تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔

جی مجھے پتا ہے۔۔۔۔ بے دلی سے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اسنے کہا۔۔۔  
اور چلتی بنی۔۔۔۔

حنان نے اسکا آگ برساتا چہرہ بخوبی دیکھا تھا اور وہ سوچ میں پڑ گیا کہ جانے اسنے ایسا کیا کہہ دیا کہ اسوہ کی یہ حالت  
ہوئی۔۔۔۔

قسم خدا کی اب یہ نوبت آئی ہے میں مر کیوں نہیں گئی۔۔۔ وہ روتی شکل بناتے ہوئے زوئی کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔ جو  
حاشر کو چپ کرانے میں لگی تھی۔۔۔

اب کیا ہوا۔۔۔ زوئی نے بیزاری سے اس سے پوچھا۔۔۔  
کیا بتاؤں۔۔۔ مجھے تو کہنے میں بھی شرم آرہی ہے۔۔۔  
اچھا نا بتاؤ۔۔۔ حاشر کو پکڑو میں اسکا فیڈر لے کر آؤں۔۔۔۔ زوئی اسکو پکڑاتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔  
جلدی آجانا۔۔۔ پیچھے سے اسوہ نے آواز لگائی۔۔۔

آتی ہوں۔۔۔۔ وہ بھی کہتی لنگڑاتی ہوئی چل پڑی۔۔۔  
وہ جا ہی رہی تھی کہ اچانک اسکا پاؤں لڑکھڑایا۔۔۔ وہ منہ کے بل گرتی اگر کوئی اسکو ہاتھ سے تھام نالیتا۔۔۔۔  
وہ جلدی سے سیدھی ہوئی۔۔۔ سیدھا ہونے سے اسکے بال اڑنے لگے۔۔۔

اسکا ہاتھ اب بھی معید کی گرفت میں تھا۔۔۔ جو اسکو بنا آنکھ جھپکائے دیکھے جارہا تھا۔۔۔  
اسنے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑائی۔۔۔ آپکی ہمت کیسے ہوئی میرا ہاتھ پکڑنے کی۔۔۔ آپکو شرم نہیں آتی  
۔۔۔ وہ غصے سے بولتی گئی۔۔۔  
واہ بھی۔۔۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا۔۔۔ میں نے آپکو گرنے سے بچایا۔۔۔ اور اب بجائے مجھے شکریہ کہنے کہ مجھ  
پر الزام لگا رہی ہیں۔۔۔  
وہ بھی غصے میں آگیا۔۔۔  
مجھے گرنا منظور تھا۔۔۔ بانسبت آپکے ہاتھ پکڑنے کے۔۔۔ زوئی نے کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
تو آپ اب بھی گر سکتی ہیں میں نے تو نہیں روکا۔۔۔ معید نے بھی ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔  
ڈھیٹھائی کی بھی حد ہوتی ہے۔۔۔ زوئی سوچنے لگی۔۔۔  
پتا ہے آپ جیسے لوگوں کا کام ہی یہی ہے۔۔۔ جہاں لڑکی دیکھی نہیں وہیں پگھل گئے۔۔۔ لیکن میری ایک بات یاد  
رکھیں۔۔۔ میں ان لڑکیوں میں سے ہرگز نہیں ہوں۔۔۔ وہ شہادت کی انگلی اس پر تانتے ہوئے بولی۔۔۔  
کیا۔۔۔ تو کیا میں ان لڑکوں میں شامل ہوں۔۔۔ میں۔۔۔؟؟ معید کو گہرا صدمہ ہوا۔۔۔  
آپ سمجھتی کیا ہیں خود کو۔۔۔ کوئی حور پری نہیں ہیں جو کسی کا بھی دل پگھل جائے گا۔۔۔ معید نے اس پر چوٹ  
کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
پتا ہے آپکا مسئلہ کیا ہے۔۔۔ مجھے نا آپکے منہ ہی نہیں لگنا چاہئے۔۔۔ وہ یہ کہتی چل پڑی۔۔۔  
اور وہ اسکی پشت کو تکتا رہا۔۔۔

\* \* \*

وہ حاشر کو ٹیبل پر بیٹھائے منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔

حنان سے رہا نہیں گیا۔۔۔ اسنے ماہا کو بلاتے ہوئے پھول پکڑا یا اور اسوہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسکے کان میں کچھ کہا۔۔۔۔

وہ اسکے ہاتھ سے ہاتھ ملاتا چل پڑا۔۔۔۔

اسوہ کی نظر ماہا پر پڑی جو اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ اسنے ماہا کو اٹھا کر کرسی پر بٹھایا۔۔۔۔

ارے تم تو وہ ہونا۔۔۔ کیا نام تھا۔۔۔ اسنے دماغ پر انگلی رکھتے ہوئے سوچنا چاہا۔۔۔۔

ماہا۔۔۔ ماہا نام ہے میرا۔۔۔۔ رعب سے کہا گیا۔۔۔۔

ہاں ماہا۔۔۔۔

اتنے میں زوئی بھی آگئی۔۔۔ ارے تمہارے کیوں بارہ بجے ہوئے ہیں۔۔۔ اسوہ نے اسکا مکھڑا دیکھتے ہوئے پوچھا

۔۔۔

یار وہ۔۔۔ وہ کچھ بتاتے بتاتے رک گئی۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ اسنے حاشر کو اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اچھا اس سے ملو یہ ہے ماہا۔۔۔ اسوہ نے اسکا تعارف کروایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ ماہا بس اتنا کہہ کر دوبارہ اسوہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

This is for you beautiful girl

ماہا نے یہ کہتے ہی پھول اسے تھما دیا۔۔۔۔

میرے لئے۔۔۔ اسوہ بھی حیران ہوئی۔۔۔۔

یس۔۔۔ ماہا نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔۔

... Thank you

اسنے ماہا کے گول مول گال میں چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔  
ماہا نے اسکو ہاتھ کے اشارہ سے پاس آنے کے لئے کہا۔۔۔  
کیا ہوا۔۔۔؟؟ اسوہ نے جھکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ماہا نے اپنے لب اسکے رخسار پر رکھ دیے۔۔۔۔  
ہا۔۔۔۔ اسوہ کا منہ تو منہ آنکھیں بھی کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔  
دور کھڑا حنان دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

حنان کی یہ چوری کوئی پکڑے ناپکڑے مگر سارہ نے ضرور پکڑ لی۔۔۔ وہ کب سے حنان کو اپنے تعاقب میں رکھے ہوئے تھی۔۔۔

اب تو بچو گھر جا کر ہی تم سے پوچھوں گی۔۔ اسنے دل میں ہنی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
چل ڈی جے بابو۔۔۔ اب میری باری۔۔۔ شہری ڈی جے کو پیچھے ہٹاتے ہوئے خود گانے چلانے لگا۔۔۔  
مست نظروں سے اللہ بچائے۔۔۔

مہہ جمالوں سے اللہ بچائے۔۔۔  
اسی وقت شہری نے حنان کو اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ گانا تیرے لئے۔۔۔  
انکی معصومیت پر نا جانا۔۔۔  
انکے دھوکے میں ہر گز نا آنا۔۔۔

معید بھی سن گانا رہا تھا مگر نظریں تو کہیں اور ہی تھیں۔۔۔  
لوٹ لیتے ہیں۔۔۔  
لوٹ لیتے ہیں یہ مسکرا کر۔۔۔



انکی چالوں سے اللہ بچائے۔۔۔

حنان نے مسکراتے ہوئے شہری کی طرف دیکھا جو ہاتھ باندھ کر کہنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔ ہر گز نا آنا۔۔۔

چلو بھابی کا میسج آیا ہے وہ لوگ پہنچ گئے۔۔۔ اسوہ نے زوئی سے کہا۔۔۔

ارے پر اسکو کہاں کروں۔۔۔ اسنے حاشر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

ہارون بھائی ہیں نا وہ کس دن کام آئیں گے چلو اب۔۔۔ اسوہ نے ہل بھی بتا دیا۔۔۔

بھائی اسکو دو منٹ پکڑیں۔۔۔ زوہانے ہارون بھائی کو حاشر کو دیتے ہوئے کہا۔۔۔ جو معید کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

اسنے ایک نظر معید پر ڈالنا گوارہ بھی نہ کیا۔۔۔ اور چلی گئی۔۔۔

ہا۔۔۔ فارس۔۔۔ اسوہ باہر سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اسکی نظر خاکی وردی میں ملبوٹ فارس پر پڑی۔۔۔

زوئی نے بھی اسکی نظروں کا تعاقب کیا۔۔۔ خاکی وردی میں کیا ہی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

تم اتنی دیر سے کیوں آئے۔۔۔ اسوہ اس سے لپٹتے ہوئے بولی۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے۔۔۔ اپنے آٹے سے میری وردی خراب کر دی۔۔۔ فارس نے اپنی وردی کو جھاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

بس باقی باتیں بعد میں پہلے یہ پکڑو اور اندر چلو۔۔۔ ہانیہ بھابی نے اسکو چنی تھماتے ہوئے ہدایت کی۔۔۔

زوئی آؤ نا۔۔۔ بھابی نے سیڑھیوں پر کھڑی زوئی کو آواز دی۔۔۔

ہاں آؤ آؤ اپنا ہی علاقہ ہے شک مت کرو۔۔۔ اسوہ نے فارس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے زوئی سے کہا۔۔۔

فارس اسکو دیکھتے ہی رہ گیا۔۔۔ بلیک جوڑے میں تو وہ غضب کی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ ہال میں داخل ہوتے اس سے پہلے ساری بتیاں سمجھ گئیں۔۔۔ اور ایک بڑی سی بتی جو د لہن کو فوکس کئے ہوئے تھی۔۔۔

ہانیہ بھابی اور سوہا بھابی پیچھے سے چنی کو پکڑے ہوئے تھیں۔۔۔ اسوہ اور زوئی آگے سے۔۔۔ اور مریم آپنی کی دائیں جانب بھائی جان تھے اور بائیں جانب فارس۔۔۔۔

اب آہستہ آہستہ رنگ برنگی بتیاں جلنا شروع ہو گئیں تھیں۔۔۔ کیا ہی خوبصورت منظر تھا۔۔۔۔۔  
سب کی نظر دلہن پر تھی جو لال جوڑے میں۔۔۔ گھونگھٹ میں خود کو چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔۔  
ایک دم سے ساری بتیاں جل اٹھیں۔۔۔ سب نے شور مچانا شروع کیا۔۔۔۔۔

اب سب کی نظریں دلہن کے بجائے فارس پر تھیں۔۔۔۔۔  
کیا ہی بہنوں اور بھائیوں میں پیار تھا۔۔۔ سب نے بلائیں لینا شروع کی۔۔۔۔۔  
فارس بھائی۔۔۔ اجوا بھاگتی ہوئی فارس سے لپٹ گئی۔۔۔ فارس نے اسکو گود میں اٹھا لیا۔۔۔۔۔  
میں نے بہت یاد کیا آپکو۔۔۔ وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پیالہ بنا کر فارس کے گالوں پر رکھ دیا۔۔۔  
میں نے بھی بہت یاد کیا اپنی جان کو۔۔۔ اسنے بھی اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

عبیرہ بھاگتی ہوئی فارس سے ملنے لگی۔۔۔۔۔ آپ تو بڑے ہی بیوفانکے اپنے کارندوں کو ہی بھول گئے۔۔۔۔۔  
تم لوگوں کی شکایت میں بعد میں سنوں گا فرصت سے۔۔۔ ابھی میں ابو سے مل کے آؤں۔۔۔۔۔ وہ اجوا کو نیچے اتارتا ہوا چل پڑا۔۔۔۔۔

میں پکڑوں۔۔۔۔۔ عبیرہ نے اسوہ سے کہا۔۔۔ اور اسوہ نے اسے چنی تھمادی خود وہ آپنی کے ساتھ ہولی۔۔۔۔۔  
دوسری طرف سے چنی کو نادیہ نے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

اور زوئی بھی آپنی کی دوسری طرف ہولی۔۔۔۔۔  
فارس نے سلیوٹ کرتے ہوئے ابو کو سلام کیا۔۔۔ اور گلے لگ گیا۔۔۔۔۔  
آج ابو کو اپنے بیٹے پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کیسے ہو۔۔۔؟؟ ابو نے اسے شانوں سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کیسا لگ رہا ہوں۔۔۔؟؟ اسنے بھی اسی انداز سے پوچھا۔۔۔

ماشاللہ بہت اچھے۔۔۔ ابو کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں تھیں۔۔۔

ابو سے ملنے کے بعد وہ امی کی طرف گیا۔۔۔ امی روتے ہوئے اس سے لپٹ گئیں۔۔۔

ارے اپنے تو ابھی بیٹی کو رخصت کرنا ہے تھوڑے آنسو بچا کر رکھیں۔۔۔ اسنے ماں کے چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسا کمزور ہو گیا ہے میرا بچہ۔۔۔ ماں تھی ظاہر سی بات ہے بیٹے کی فکر ہی کھائے جا رہی تھی۔۔۔

اسکے بعد وہ باری باری سب سر ملتا گیا۔۔۔

سب سر پیار اور دعائیں وصول کیں۔۔۔

اب نکاح کا وقت آ گیا تھا۔۔۔ آپی اور معیز بھائی کو آمنے سامنے بٹھا دیا گیا۔۔۔

نکاح کے بعد اب باقی کچھ رسمیں کرنی تھیں۔۔۔ اسوہ تو اب بھی نہیں بھولی تھی کہ وہ زوئی کے کہنے پر آئی ہے

۔۔۔ اس لئے وہ اسٹیج سے اتر گئی۔۔۔

ہم م۔۔۔۔۔ مٹھائی۔۔۔۔۔ حنان نے اسکے سامنے گلاب جا من پیش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جی نہیں ضرورت نہیں۔۔۔ وہ اسکو آنکھیں دکھاتی چل پڑی۔۔۔

ارے۔۔۔ آپکو ہی تو اسکی ضرورت ہے۔۔۔ ماشاللہ آپ تھوڑا نہیں بلکہ کافی زیادہ کڑوا بولتی ہیں۔۔۔ حنان نے اس پر

چوٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم م۔۔۔ اور آپ میں تو مٹھاس کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔۔۔ ہے نا۔۔۔ اسنے بھی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے طنز کیا

۔۔۔۔





دے دیں بھائی۔۔۔ ورنہ آپ شادی شدہ ہو کر بھی کنوارے رہیں گے۔۔۔ اب کی بار معید نے کہا۔۔۔  
اس بات پر سب کا قبضہ چھوٹا۔۔۔  
سوچ لیجئے۔۔۔

زیادہ بحث کرنے پر طے یہ پایا کہ 15000 اسوہ کے ہاتھ آگئے۔۔۔  
لیکن اب بھی اسکا منہ بنا ہوا تھا۔۔۔  
اب فوٹو شوٹ تھا۔۔۔

وہ اور زویٰ اسٹیج سے نیچے اتر کر ایک جانب ٹیبل کی طرف جانے لگیں۔۔۔ جہاں ہانیہ بھابی پہلے سے موجود تھی حاشر  
کولنے۔۔۔

کیا ہوا اتنا کیوں رو رہا ہے۔۔۔ زویٰ نے قریب جانے پر کہا۔۔۔  
پتا نہیں شاید بہت بھیڑ کی وجہ سے۔۔۔ بھابی نے جواب دیا۔۔۔  
ارے کون کہتا ہے کہ اتنا آٹا منہ کو تھوپیں۔۔۔ کہ خود کے بچے ہی نا پہچان پائیں۔۔۔ فارس نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے  
کہا۔۔۔

ٹھہرو بچو آئے گی تمہاری باری بھی۔۔۔ خوب پوچھیں گے تم سے۔۔۔ ہانیہ بھابی نے بھی پیچھے کہاں ہٹنا تھا۔۔۔  
بات تو سنو۔۔۔ وہاں کیا آرمی والے تمہارے پیچھے کتے چھوڑ دیتے تھے کیا۔۔۔ اسوہ نے پوچھا۔۔۔  
کیوں۔۔۔؟؟ اسنے بھی جواب پوچھا۔۔۔

نہیں تم جو پہلے پھولے ہوئے غبارے کی طرح ہوتے تھے اور اب دیکھو ذرا۔۔۔ کتنے پتلے ہو کر آئے ہو۔۔۔  
اسکو پتلا نہیں۔۔۔ اسکو سمارٹ اور ہینڈ سم کہتے ہیں۔۔۔ اسنے بھی گردن اونچی کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہم۔۔۔ سمارٹ ہینڈ سم۔۔۔ اسوہ نے مکھی اڑائی۔۔۔

اب زیادہ شوخیاں ناما رو سب سمجھتی ہوں جب سے آئے ہو دانت اندر ہی نہیں ہو رہے جناب کے۔۔۔ اسوہ نے سر  
گوشی میں فارس سے کہا۔۔۔۔ جو زوئی کو تکے جا رہا تھا۔۔۔  
اس نے ایک نظر اسوہ پر ڈالی اور پھر گویا ہوا۔۔۔  
چلو آؤ مسکراتے ہیں۔۔۔

بنانا چس کے سب کو جلاتے ہیں۔۔۔

یہ کہہ کر اسنے قہقہہ لگایا۔۔۔

دفع ہو۔۔۔ اسوہ نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔

خیر سے رخصتی بھی ہو گئی۔۔۔ اور سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ بھی ہو گئے۔۔۔

کیا ہوا میری بچی۔۔۔ رات کافی دیر سے گھر آئیں تھی۔۔۔ ابھی تک نیند پوری نہیں ہوئی۔۔۔ آنی اسکے سرہانے  
بیٹھی۔۔۔ سکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھیں۔۔۔

جی کافی تھک گئی تھی۔۔۔ اسنے بھی اپنا سرانگی گود میں رکھ دیا۔۔۔

حنان سے بات کی تھی۔۔۔ اسنے اچھی طریقے سے بات تو کی تھی نا تم سے۔۔۔ آنی نے پوچھا۔۔۔

اسکو کل والا حنان کا رویہ یاد آیا۔۔۔ وہ کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔ اسکا اسے نظر انداز کرنا۔۔۔ اسکا بار بار اسوہ کو دیکھنا  
۔۔۔ وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔۔

جی بہت اچھا لگا اسکے ساتھ۔۔۔ وہ اب بھی چھپا گئی۔۔۔

میری بچی اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔۔ اچھا چلو اٹھو میں ناشتہ لگواتی ہوں۔۔۔ آنی اسکے سر پر پیار کرتی چلی گئیں  
۔۔۔۔

مجھے بات کرنی ہو گی ہنی سے۔۔۔ آخر وہ چاہتا کیا ہے۔۔۔ وہ بیڈ پر پڑی سوچتی رہی۔۔۔

کل کی تھکن۔۔ رات کو بھی گھر دیر آنا۔۔ آج وہ بھی بیڈ پر آڑا ترچھا سو رہا تھا۔۔ صبح کے گیارہ بج رہے تھے اور ان نواب کو کوئی ہوش نہیں۔۔۔

سارہ نے دروازہ ناک کیا۔۔ مگر کوئی جواب ناپا کر وہ خود ہی اندر داخل ہوئی۔۔ اور یہاں ہنی مزے سے سو رہا تھا۔۔۔

ہنی اٹھ جاؤ۔۔ صبح کے گیارہ بج رہے ہیں۔۔ آفس نہیں جانا۔۔۔ وہ اسکے سر پر کھڑی چلا رہی تھی۔۔۔

بس پانچ منٹ اور۔۔۔ اسنے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔۔۔

نہیں کوئی نہیں چلو اٹھو۔۔ اتنی دیر تک سونا بھی اچھی بات نہیں۔۔ جلدی کرو۔۔ اسنے ہنی کے منہ سے تکیہ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

ناچار اسے اٹھنا پڑا۔۔۔

جلدی فریش ہو کر آؤ۔۔۔ کچھ کام ہے تم سے۔۔۔ وہ اسے کپڑے تھما تھی خود باہر کی طرف چلی گئیں۔۔۔

ایک مدت ہوئی پکارا نہیں ابو کہہ کر ایک عرصہ سے یہ لفظ رخصت ہوا گھر سے۔۔ وہ صبح ابو کی قبر پر فاتح کرنے گیا تھا۔۔۔

بابا آپ کو کتنی خواہش تھی نابھائی کی شادی کی۔۔۔ لیکن جب ہوئی تو آپ نہیں رہے۔۔۔

اسنے اپنی آنکھ میں آتے آنسو کو صاف کیا۔۔

مجھے معاف کر دیں بابا۔۔ میں آپکا اچھا بیٹا کبھی نہیں بن پایا۔۔۔ وہ قبر کو چومتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔

اپنا خیال رکھئے گا۔۔ میں آتا رہوں گا آپسے ملنے۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ چل دیا۔۔۔

\*\*\*

اب بھی کیا نیند پوری نہیں ہوئی۔۔۔ اسکی بوجھل ہوتی آنکھیں دیکھ کر سارہ نے کہا۔۔۔  
سر میں تھوڑا سا درد ہے۔۔۔

یہ لو چائے پیو ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ سارہ نے چائے کا کپ اسے تھما دیا۔۔۔  
ویسے وہ تھی بہت ہی پیاری۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سارہ نے ہی بات شروع کی۔۔۔  
کون۔۔۔؟؟ اسنے انجان بن کر پوچھا۔۔۔

ارے وہی۔۔۔ جسکا نام اسوہ ہے۔۔۔ سارہ نے اسوہ پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔  
اچھا۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

کیا مطلب اچھا۔۔۔ سارہ کو گہرا صدمہ ہوا۔۔۔  
کہو تو رشتہ لے جاؤں۔۔۔؟؟

ویسے لگتا ہے دانیال بھائی آپ کو یہاں بھیج کر بھول گئے ہیں۔۔۔ ذرا نظر رکھیں ان پر۔۔۔۔۔ وہ کھڑے ہوتے  
ہوئے بولا۔۔۔

ہنی تم بات بدلنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔  
وہ بھی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔ آفس کے لئے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔ یہ کہتا وہ چل دیا۔۔۔  
ہنی تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔

ہنی۔۔۔۔ وہ پیچھے سے چلائی۔۔۔



\*\*\*

یار میری طرف سے معذرت میں نہیں آسکتا۔۔۔ شہری نے ڈرائیونگ کرنے کے ساتھ ساتھ معید سے باتیں بھی کر رہا تھا۔۔۔ جو کسی ولیمے میں لازمی شرکت کرنے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔۔

یار اگر میں ہوتا تو جلدی پہنچنے کی کوشش کرتا۔۔۔ مگر مجھے شہر سے باہر جانا پڑ رہا ہے۔۔۔ شہری نے اسکو سمجھانا چاہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ناراض نہیں ہونا۔۔۔ اوکے اللہ حافظ۔۔۔ یہ کہہ کر اسنے فون بند کر دیا۔۔۔

\*\*\*

سب نے اسکو کہا ولیمے پر چلو۔۔۔ مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔ طبیعت خرابی کا بہانہ بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔

اونوری۔۔۔ کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ ہاں۔۔۔ کل سے سب کو پریشان کیا ہے۔۔۔ اب ولیمے پر کیوں نہیں چل رہی۔۔۔ فارس نے اسکے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔۔۔

میری طبیعت خراب ہے۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی کہہ دیا تو کہہ دیا بس۔۔۔ اسنے گویا بات ہی ختم کر دی۔۔۔

لیکن آپی اور اسکے سسرال والے۔۔۔ وہ کیا کہیں گے۔۔۔

انھیں جو کہنا ہے کہنے دو۔۔۔ اور رہی بات آپی کی تو میں خود ان سے بات کر لوں گی۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ چادر اوڑھ کر سو گئی۔۔۔

اور وہ افسوس سے سر ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔

جب زوئی کو پتا چلا کہ اسوہ نہیں جا رہی تو اسنے بھی اپنا جانے کا پروگرام کینسل کر دیا۔۔۔

وہ بھی کوئی بہانہ تلاش کر رہی تھی نا جانے کا۔۔۔

امی نے اسکو کہہ دیا کہ وہ اکیلی گھر میں نارہے۔۔۔ اسوہ کے گھر جا کر اسکے ساتھ رہے۔۔۔ اب وہ بھی وہیں موجود تھی۔۔۔

خیال سے رہنا۔۔۔ کئی بار مجھے اس گھر سے عجیب آوازیں آئیں ہیں۔۔۔ اس لئے خیال رکھنا۔۔۔ فارس جاتے جاتے انکو ڈرا گیا تھا۔۔۔

ان دونوں کا چہرہ فگ ہو گیا۔۔۔

اور ہاں۔۔۔ وہ جاتے جاتے پھر سے واپس آیا۔۔۔

دروازہ اچھے طریقے سے بند کرنا بھولنا۔۔۔

فارو۔۔۔ اسوہ نے تکیہ اٹھا کر اسکی طرف پھینکا۔۔۔ اور وہ قہقہہ لگاتے ہوئے چل دیا۔۔۔

کچھ نہیں ہے یار وہ تو ایسے ہی ڈرا گیا ہے۔۔۔ آؤ ہم فلم دیکھتے ہیں۔۔۔ اسنے زوئی کا ہاتھ پکڑا اور چل دی ٹی وی لاؤنج کی طرف۔۔۔۔

\*\*\*

ابھی تک نہیں آئے۔۔۔ ایک تو شہری بھی نہیں آیا۔۔۔ حنان اب بیٹھ بیٹھ کر بورہو رہا تھا۔۔۔

اسنے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔ جہاں سلیمان صاحب آرہے تھے۔۔۔

آگئے۔۔۔ وہ انکی جانب چل دیا۔۔۔

وہ خوش دلی سے سلیمان صاحب اور انکی فیملی سے ملا۔۔۔

مگر جسکو دیکھنے کے لئے یہ آنکھیں ترس رہیں تھیں۔۔۔ وہ تو نظر ہی نہیں آرہی۔۔۔

اب پوچھے بھی تو کس سے۔۔۔

امی۔۔۔ آپنی امی سے لپٹ گئیں۔۔۔ کیسی ہو بیٹا۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔

ارے واہ بھئی۔۔۔ حسن تو تم پر ٹوٹ کر برس رہا ہے۔۔۔ ہانیہ بھابی نے شوخی ماری۔۔۔  
اور وہ شرمناک مسکرا دی۔۔۔

امی اسوہ اور زوہا نہیں آئیں۔۔۔ آپنی نے پوچھا۔۔۔

بیٹا اسکی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ اور زوہا بھی اسکے ساتھ ہی رک گئی۔۔۔ تمہیں تو پتا ہے دونوں جہاں جاتی ہیں ایک  
ساتھ جاتی ہیں۔۔۔ امی کہنے لگیں۔۔۔  
اچھا۔۔۔ وہ بس اتنا کہہ سکی۔۔۔

\* \* \*

اسوہ خدا کا واسطہ ہے بند کر دو یہ کیسی ڈراونی فلم ہے۔۔۔ زوئی نے روہانسی ہو کر اسوہ سے کہا۔۔۔  
دیکھو اب بس ختم ہونے والی ہے۔۔۔ چپ کر کے دیکھو۔۔۔ اسوہ نے پھر سے اسے بہلانا چاہا۔۔۔  
امی۔۔۔۔۔ زوئی چیخ لگا کر صوفے پر سہم کر بیٹھ گئی۔۔۔

اسوہ نے بھی اسکی پیروی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟؟

یہاں کچھ تھا۔۔۔ اسنے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کہاں۔۔۔۔۔ یہاں۔۔۔ اسنے زمین پر ہاتھ رکھتے ہوئے زوئی سے تصدیق چاہی۔۔۔

ہم م۔۔۔۔۔ زوئی نے گھبراہٹ کے مارے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

اسنے تکیہ ہٹایا۔۔۔ ساری چیزیں سمیٹی۔۔۔۔۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔

نہیں کچھ تھا میرے ہاتھ کو چبھا۔۔۔ زوئی نے دہائی دی۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔۔۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔۔۔ یہ تھا خالی ریپر۔۔۔ اسوہ نے ہاتھ میں ریپر اٹھاتے ہوئے زوئی کو دکھایا۔۔۔

ہاں۔۔۔ یہ تھا۔۔۔ زوئی نے پھر سے تصدیق چاہی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ دیکھو۔۔۔ اسوہ نے اسے تھمانا چاہا۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ پیچھے ہٹاؤ۔۔۔ زوئی نے اسے پیچھے کر دیا۔۔۔۔

یار کیا مسئلہ ہے زوئی ساری فلم کا مزہ کر کر کر دیا۔۔۔ اسوہ نے سارا الزام زوئی پر لگا دیا۔۔

ہاں تو کس نے کہا ہے یہ گھجلی فلم دیکھو۔۔۔ کوئی انسانوں والی فلم نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ predator نام بھی دیکھو کیسا

خوف والا ہے۔۔۔ زوئی نے منہ بناتے ہوئے غصے سے کہا۔۔۔۔

بس اب چپ ہو جاؤ۔۔۔ اینڈ دیکھنے دو اسکا۔۔۔ اسوہ نے اسکو گھر کا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ کوئی سایہ سا گزرا۔۔۔ دونوں نے بیک وقت اسکی جانب دیکھا۔۔۔

اور پھر خود کو۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ دونوں چیخ لگاتی کمرے میں بند ہو گئیں۔۔۔۔

تم تم۔۔۔۔۔ فون لگاؤ امی والوں کو۔۔۔ زوئی نے گھبراہٹ کے مارے اسوہ سے کہا۔۔۔ خود تو اس سے بولا بھی نہیں

جار ہا تھا۔۔۔۔۔

اب کیا کریں۔۔۔۔۔ اسوہ نے انگلیاں چباتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

\* \* \*

شٹ۔۔۔۔۔ بیچ راستے میں اچانک اسکی گاڑی رک گئی۔۔۔۔

اب کہاں سے لاؤں پیٹرول۔۔۔۔۔ کوئی آس پاس نظر بھی نہیں آ رہا۔۔۔۔

رات کے دوسرے پہر وہ شہر سے تھوڑے ہی فاصلے پر کھڑا ادھر ادھر دیکھے جارہا تھا۔۔۔۔ ڈر بھی لگ رہا تھا چونکہ

سڑک سنسان تھی اور کتے بھی تھے۔۔۔۔۔



اچانک اسکو ایک چھوٹا سا مکان نظر آیا۔۔۔ چلو بھائی کچھ تو مدد ہو ہی جائے گی۔۔۔ وہ مکان کی جانب چل دیا۔۔۔  
بچوں کو سلا کر ابھی اسکی آنکھ لگی ہی تھی کہ کسی نے زور سے دروازہ پیٹنا شروع کیا۔۔۔  
اس وقت کون ہے۔۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔۔۔

آج تو اس شکو کو چھوڑوں گی نہیں حرام زادہ۔۔۔ باپ کا دروازہ سمجھا ہے کیا جو ایسے بجائے جا رہا ہے۔۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے حرکت میں آئی۔۔۔

خنجر اٹھا کر بیلٹ میں ٹھوسا۔۔۔ بچوں پر ایک نظر ڈالتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے وہ دروازے کی جانب روانہ ہوئی۔۔۔

اسنے بنا چوں چرا کئے دروازہ کھول کے خود چھپ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔  
شہری جو نا جانے کتنی بار دستک دینے کے بعد اب دسویں بار دروازہ بجانے ہی لگا تھا۔۔۔ کہ دروازہ خود بخود کھل گیا۔۔۔۔۔

وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔  
کسی کو ناپا کر۔۔۔ ہمت کر کے اسنے گھر میں قدم رکھا ہی تھا کہ۔۔۔ کسی نے زور سے اسکا بازو دبوچ کر گردن پر خنجر رکھ دیا۔۔۔

ڈر سے شہری کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔۔

خبردار۔۔۔۔۔ جو آواز نکالی تو۔۔۔۔۔

ورنہ یہی کام تمام کر دوں گی۔۔۔۔۔

بول کون ہے تو اور کسنے بھیجا ہے تجھے یہاں۔۔۔۔۔ از کا کی گرجدار آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔۔۔

م۔۔۔ مہ۔۔۔ میں۔۔۔ نے۔۔۔ کچھ۔۔۔ نہیں کیا۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ چاکو ہٹاؤ۔۔۔۔۔ بامشکل ہی شہری کی آواز نکل پائی۔۔۔۔۔

ہاں تاکہ میں چاکو ہٹاؤں۔۔ اور تو اپنا کام کر جائے مینا۔۔ اچھی طرح سے میں جانتی ہوں۔۔۔ بتا کس کا آدمی ہے تو  
۔۔۔ ورنہ۔۔۔ ازکانے اسکو دھمکی دینا چاہی۔۔۔

م۔۔ میں۔۔ قسم کھاتا ہوں۔۔ کسی۔۔ کا۔۔ آدمی۔۔ نہیں۔۔ ہوں۔۔ میں۔۔ پلیز۔۔ یہ۔۔ ہٹاؤ۔۔۔ شہری نے  
التجایا انداز میں کہا۔۔ خوف سے اسکی ٹانگیں کانپ گئیں۔۔۔  
جب ازکا کو یقین ہو چلا کہ یہ بزدل ہے تو اسنے شہری کو چھوڑ دیا۔۔۔  
شہری لمبی لمبی سانس لینے لگا۔۔۔

ازکانے اسکو مٹکے سے پانی بھر کر دیا۔۔۔  
یہ لو پانی پیو۔۔۔

شہری نے حکم کی تعمیل کی۔۔۔

اب بتا کون ہے تو۔۔ اسکو پرسکون دیکھ کر ازکانے پوچھا۔۔۔

وہ اصل میں۔۔ میں یہاں سے گزر رہا تھا تو میری گاڑی بیچ میں رک گئی۔۔ پیٹرول ختم ہو گیا۔۔ شہری یہ کہہ کر رکا  
تھا کہ ازکا بول پڑی۔۔۔۔

تو یہ کیا تمہیں گرج نظر آرہا ہے۔۔ جو تم منہ اٹھائے یہاں چلے آئے۔۔۔

میرے پاس اور کوئی حل نہیں تھا۔۔ اور مجھے طویل مسافت طے کرنی ہے۔۔۔

چلو۔۔ ازکانے ایک بوٹل اٹھائی جس میں شاید پیٹرول تھا۔۔ اور اسکی گاڑی کی جانب چل دی۔۔۔

لو ہو گیا۔۔۔ وہ یہ کہہ کر جا ہی رہی تھی کہ شہری نے اسکو روکا۔۔۔

اب کیا ہے۔۔۔ وہ بھی چڑ گئی۔۔۔

یہ آپکے پیٹرول کے پیسے۔۔ شہری نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کسی کی خیرات نہیں لیتی۔۔۔ اور رہی بات پیٹرول کی تو وہ میرا فرض بتاتا تھا کہ تم اس وقت میرے گھر آئے  
مجھ سے مدد مانگنے۔۔۔ کیا رعب تھا اسکی شخصیت میں۔۔۔ وہ یہ کہتی چلی گئی رکی نہیں۔۔۔  
عجیب ہی پاگل لڑکی ہے۔۔۔ شہری سوچتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔

\* \* \*

کتنی تو دیر کر دی ہے آپ لوگوں نے آنے میں۔۔۔ امی والوں کے آتے ہی اسوہ پھٹ پڑی۔۔۔  
کیوں اب کیا ہوا۔۔۔ امی نے پوچھا۔۔۔  
ہمیں ڈر لگ رہا تھا اکیلے۔۔۔ اسنے معصوم شکل بنا کر کہا۔۔۔  
ڈر کس بات کا۔۔۔ اور میں نے فارس کو تو بھیج دیا تھا۔۔۔ تم لوگوں کے پاس۔۔۔  
کیا۔۔۔؟ فارس کو بھیجا تھا۔۔۔ ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھ کر کہا۔۔۔  
ہاں۔۔۔ کیوں یہاں نہیں پوہنچا تھا وہ۔۔۔ امی نے پوچھا۔۔۔  
اسکو ذرا بھی دیر نہیں لگی یہ سمجھنے میں کہ ان سب کے پیچھے فارس کا ہاتھ تھا۔۔۔  
آج تو نہیں چھوڑوں گی میں اسکو۔۔۔ وہ جوتی اٹھاتی فارس کی جانب لپکی۔۔۔

\* \* \*

ہاں بعد میں بات کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔ اسنے یہ کہتے ہی فون بند کر دیا۔۔۔  
بہری ہو گئی ہو کیا۔۔۔ کتنی آوازیں دی ہیں۔۔۔ مگر مجال ہے جو تم نے ایک بھی سنی ہو۔۔۔ چل آ۔۔۔ ہانڈی دیکھ  
۔۔۔ ہر وقت موبائل میں گھسی رہتی ہے۔۔۔  
پھوپھو۔۔۔ نادیہ کو حکم دیتی باہر نکل گئی۔۔۔  
اور وہ ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکالتی پھر موبائل میں مصروف ہو گئی۔۔۔

اڑی نکلتی ہے کہ اٹھاؤں لاٹھی۔۔ پیچھے سے پھوپھو کی آواز آئی۔۔۔  
آئی اماں۔۔۔ وہ بھی جواب دیتی بڑبڑاتی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔

\* \* \*

امی آج جاتو ویسے بھی رہے ہیں تو کیوں نا آپ چچی جان سے زوئی کے رشتے کی بات بھی کر لیں۔۔۔ اسوہ نے امی کو  
پٹیاں پڑھانا شروع کی۔۔۔

آج ان سب کی آپی سمیت چچی جان کے گھر دعوت تھی۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ اتنی بھی جلدی کیا ہے۔۔۔ تمہارے ابو سے تو بات کی نہیں میں نے۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔۔  
تو اب کر لیں نا۔۔۔ ویسے بھی آپی کی شادی تو ہو گئی نا اب فارس کی باری۔۔۔ تو ہم کیوں دیر کریں۔۔۔ اسوہ نے سمجھانا  
چاہا۔۔۔

میں نے تو تمہارے ابو سے بھی بات نہیں کی۔۔۔ پتا نہیں وہ کیا کہیں گے اور فارس۔۔۔ اسکی پسند کا بھی تو سوچنا ہو گا نا  
۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔

ارے اسکی تو فکر ہی نا کریں۔۔۔ اسکو اگر کہیں کہ ندی میں چھلانگ لگاؤ تو زوئی سے تمہاری شادی کریں گے نا تو وہ پھر  
بھی تیار ہو جائے گا۔۔۔

اچھا آئیں تمہارے ابو بات کرتی ہوں۔۔۔

\* \* \*

اسکو دیکھو۔۔۔ بڑی شیرنی بنی پھرتی ہے۔۔۔ رات تو ہوا ٹائیٹ ہو گئی تھی اسکی۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ فارس نے اسوہ کو دیکھ کر  
اسے تپانا چاہا۔۔۔

ہم م۔۔۔ اڑا لو مذاک۔۔۔ میری باری بھی آئے گی بچو۔۔۔ اسوہ نے بھی شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔



ویسے شادی کرو گے۔۔۔؟؟ اسوہ اسکے پاس جاتے ہوئے بولی۔۔۔

شادی۔۔۔؟؟ اسنے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں شادی۔۔۔ اسوہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مگر کس کے ساتھ۔۔۔ فارس کو سمجھ نا آئی کہ کیا بولے۔۔۔

گدھے کے ساتھ۔۔۔ کرو گے۔۔۔؟ اسوہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے طنز کیا۔۔۔

نہیں وہ تو تمہارے لئے رکھا ہوا ہے۔۔۔ ہم تو ڈھونڈیں گے اپنے لئے کوئی شہزادی مینا۔۔۔ فارس نے اسکو مزید تپانا

چاہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں بول دیتی ہوں امی کو کہ چچی کے گھر ناجائیں رشتہ مانگنے۔۔۔ فارس کو زوئی پسند نہیں۔۔۔ اسوہ

نہیں پر زور ڈالتے ہوئے چل دی۔۔۔

زوئی۔۔۔ اسنے زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

پھر اسوہ کو آواز دی۔۔۔

نوری۔۔۔ او میرا مطلب ہے اسوہ۔۔۔ پیاری اسوہ۔۔۔ وہ بھی اسکے پیچھے چل دیا۔۔۔

\*\*\*

پر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ آمنہ کو تو میں نے آسرا دیا ہوا ہے وہ تو ناراض ہی ہو جائے گی۔۔۔ ابو نے امی کی بات سن کر

جواب دیا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ مجھے اپنے بیٹے کی خوشی عزیز ہے۔۔۔ اور جہاں اسکی مرضی ہوگی میں وہی اسکی نسبت طے

کرونگی۔۔۔ آپ مناتے رہیں اپنی بہن کو۔۔۔ امی یہ کہہ کر چلی گئیں۔۔۔

اور ابو کسی سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

اگر بھائی صاحب ہوتے تو میں ان سے بات کرتا مگر چونکہ وہ اب ہم میں نہیں رہے۔۔ اللہ انھیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔۔ انکی جگہ اب اس گھر کی بڑی آپ ہیں۔۔ ہم آج بڑی امید سے آپ کے گھر آئیں ہیں ابو یہ کہہ کر چپ ہو گئے۔۔

بھائی صاحب آپ اتنی تمہید کیوں باندھ رہے ہیں۔۔ جو بات ہے کھل کر کریں۔۔ چچی نے جواب دیا۔۔۔

بھابی۔۔ میں اپنے فارس کے لئے زوہا کا رشتہ مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔

اور بھابی آپ ہمیں مایوس نہیں لوٹائیں گی۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔

بھائی صاحب میں تو ویسے ہو آپ کے احسانوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی ہوں۔۔ اور یہ۔۔۔

بھابی یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔ بلکہ یہ رشتہ دے کر تو آپ ہم پر احسان کریں گی۔۔ ابو نے بیچ میں ہی انکو ٹوک دیا۔۔۔

بھائی صاحب فارس بھی میرا بچہ ہے اور میری آنکھوں کے آگے پلا بڑا ہے مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔ چچی نے جواب دیا۔۔

تو بس پھر آج سے زوہا ہماری امانت ہے آپ کے پاس۔۔ امی نے چچی جان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پیچھے باراتی۔۔۔

آگے بینڈ باجا۔۔

آئے دلہے راجہ۔۔

زوئی کھول دروازہ۔۔۔

اسوہ زوئی کے دروازے پر کھڑی دروازہ بجائے جا رہی تھی۔۔ اور وہ کھول ہی نہیں رہی تھی۔۔۔  
زوئی اگر اب تم نے دروازہ نا کھولا نا تو میں چلی جاؤں گی واپس نہیں آؤں گی۔۔۔ اسوہ نے اسے وارن کیا۔۔  
مگر وہ بھی زوئی تھی۔۔ اچھے سے واقف تھی اسوہ کے مزاج سے اس لئے دروازہ کھولا تک نہیں۔۔۔  
اور وہ منہ پھلائے چلی گئی۔۔۔

\* \* \*

واہ بھائی آج تو بڑے بڑے لوگ تشریف لائے ہیں۔۔۔ حنان جب آفس سے گھر آیا تو دانیال کو گھر میں دیکھ کر گویا  
ہوا۔۔۔

ہاں بھائی اب چھوٹے لوگ جو کام والے ہو گئے ہیں تو ہم بڑے لوگوں کو ہی آنا ہو گا۔۔۔ وہ بھی بڑی خوش دلی سے  
حنان سے ملا۔۔۔

ویسے واقعی آپ آئیں ہیں تو گھر میں رونق ہو گئی ہے۔۔۔ اس نے سارہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بلکل کچھ کام بھی تھا اور ماہا کی طبیعت بھی بھی ٹھیک نہیں تھی تو آنا پڑا۔۔۔ دانیال نے جواب دیا۔۔۔

چلو یہ تو بہت اچھی بات ہوئی۔۔۔ کم از کم اسی بہانے سہی آپ آئیں تو سہی۔۔۔ حنان نے کہا۔۔۔

اچھا آپ لوگ گپ شپ کریں میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ رکا نہیں اپنے کمرے کی جانب چل دیا

--

\* \* \*

اسوہ کو منامنا کر زوئی تھک گئی تھی۔۔ اور اب وہ مانی بھی ایک شرط پر تھی کہ جب زوئی اپنے پیسوں سے اسے قلفی  
کھلاتی۔۔۔

وہ کالج سے واپسی پر قلفی کھانے چل دیں۔۔۔

اچانک زوئی نے اسوہ کو پکارا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ اسوہ نے پوچھا۔۔۔

وہ دیکھو نادیا یہ ہے نا۔۔۔ زوئی نے تصدیق چاہی۔۔۔

غور کرنے پر پتا چلا وہ نادیا ہی تھی۔۔۔

ہاں ہے تو نادیا ہی۔۔۔ اسوہ نے جواب دیا۔۔۔

لیکن یہ اسکے ساتھ لڑکا کون ہے۔۔۔؟؟ زوئی نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہا۔۔۔ یہ تو راجو ہے۔۔۔ پھوپھو کے محلے کا ایک نمبر کا موالی چرسا گنڈا۔۔۔ اسوہ نے اسے پہچان لیا۔۔۔

لیکن یہ دونوں ایک ساتھ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ زوئی نے منہ پر انگلی رکھتے ہوئے سوچا۔۔۔

ہا۔۔۔ دیکھو تو ذرا بے غیرت کو اپنے ہاتھ سے قلفی بھی کھلا رہا ہے۔۔۔ اور اسکو دیکھو بے حیا کیسے دانت نکال کر کھا

رہی ہے۔۔۔ اسوہ کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔۔۔

ابھی بتاتی ہوں میں ان دونوں کو۔۔۔ وہ آستین فولڈ کرتی انکی جانب بڑھتی۔۔۔ اس سے پہلے زوئی نے اسکا ہاتھ پکڑ

کر روک لیا۔۔۔

نہیں اسوہ چلو یہاں سے ورنہ تماشا بن جائے گا۔۔۔

تماشا تو بن چکا ہے زوئی۔۔۔ دیکھ نہیں رہی تم نادیا کو کیا ہے۔۔۔ بے عزتی تو ہماری ہونی ہے نا۔۔۔ لڑکیاں کیا کہیں گی

کہ اسوہ کی کزن کسی لڑکے کے ساتھ مزے سے قلفی کھا رہی تھی۔۔۔

بولنے دو۔۔۔ جنکو جو کہنا ہے کہنے دو۔۔۔ لیکن فحال یہاں سے چلو۔۔۔ زوئی آنے والے وقت سے اسے آگاہ کر رہی

تھی کیوں کہ پھوپھو اپنی بیٹی کی غلطی کبھی نامانتی۔۔۔ اوپر سے گنہگار اسے ہی ٹھہراتی۔۔۔

\*\*\*



زونی نے ذرا اسکو ٹھنڈا کر لیا تھا۔۔۔ اب جب وہ گھر پہنچی تو دماغ پہلے سے ذرا ٹھنڈا تھا۔۔۔

کون آیا تھا۔۔۔ ڈرائنگ روم میں لوازمات دیکھ کر اسنے پوچھا۔۔۔

پھوپھو آئیں تھیں۔۔۔ فارس نے جواب دیا۔۔۔

ہم۔۔۔ اندازہ ہو رہا ہے مجھے۔۔۔ وہ بھی سر ہلاتی باہر چلی گئی۔۔۔

ویسے کیا کہہ رہی تھیں۔۔۔؟؟ اسوہ نے مزید پوچھنا چاہا۔،

بڑے ہی غصے میں گئیں ہیں کافی باتیں سنا کر گئی ہیں کہ فارس کا رشتہ طے کیوں کیا۔۔۔ بلا بلا۔۔۔ عمیرہ نے جواب

دیا۔۔۔

اور پتا ہے بجو۔۔۔ نادیہ باجی کی اتنی تعریف کر گئی ہیں۔۔۔ کہ میری معصوم بچی کو ٹھکرا کر اپنے ٹھیک نہیں کیا

۔۔۔ اجوانے تو باقاعدہ پھوپھو کی نقل کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں امی اگر وہ اتنا سنا کر گئیں تھیں تو اپنے کچھ نہیں کہا۔۔۔

سامنے ہوتی تو میں اچھے سر بتاتی۔۔۔ انکی بیٹ۔۔۔ وہ کہتے کہتے رک گئی۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ فارس نے اس سے اشاروں میں پوچھا۔۔۔ مگر وہ کچھ نہیں کہتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ دی۔۔۔

\* \* \*

آج عریشہ نے اسکو ملنے کے لئے بلایا تھا۔۔۔

چلو آج اس سے دو دو ہاتھ کر لیتے ہیں۔۔۔ یہ کہہ کر وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا۔۔۔ جانے کے لئے۔۔۔

اسنے ہنی کو جو وقت دیا تھا۔۔۔ اس سے پانچ منٹ پہلے وہ بیچ پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

اچھا ہوا تم نے ملنے کے لئے بلا لیا ورنہ میں خود تم سے ملنے والا تھا۔۔۔ وہ پانی میں ایک ساتھ چل بھی رہے تھے اور

باتیں بھی کر رہے تھے۔۔۔

عریشہ کو یہ لمحہ بہت حسین لگا۔۔ وہ چاہ کر بھی یہ نہیں چاہتی تھی کہ ہنی اسکو چھوڑ دے۔۔۔  
ہنی وہ۔۔ عریشہ کچھ کہتی اس سے پہلے حنان نے کہا۔۔۔  
عریشہ کچھ باتیں ہیں جو میں کلئیر کرنا چاہتا ہوں۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ کچھ سوال ہیں تمہارے من میں جو تم مجھ سے کرنا چاہتی ہو۔۔ اس سے پہلے میں خود تمہیں بتا دیتا ہوں۔۔۔  
ہنی یہ کہہ کر سانس لینے کے لئے رکا۔۔ پھر گویا ہوا۔۔۔  
عریشہ میں تمہارے ساتھ اپنی پوری زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔  
ہم دونوں الگ الگ مزاج کے لوگ ہیں۔۔۔  
عریشہ کے قدم رک گئے۔۔ وہ سکتے کی سی کیفیت میں اسکو تنکنے لگی۔۔۔  
ہاں یہ حقیقت ہے میں تمہیں پسند نہیں کرتا۔۔ میں کسی اور کو چاہتا ہوں۔۔ اور جسکو چاہتا ہوں۔۔ اسے تم اچھی طرح سے جانتی ہو گی۔۔۔  
اسے لگا جیسے اسکے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ اونڈیل دیا ہو۔۔۔  
بس ہنی بس۔۔، ہنی کچھ بولتا اس سے پہلے عریشہ نے روک دیا۔۔۔  
میں اور نہیں سن سکتی۔۔ تم نے میری زندگی کا تماشا بنا دیا ہے۔۔ آنسو اسکے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔ کبھی ہاتھ پکڑ لیا اور کبھی چھوڑ دیا۔۔۔  
ہنی بنا پلک جھپکے اس دیوانی کو دیکھ رہا تھا۔۔

میں انسان ہوں ہنی۔۔ میرے سینے میں بھی دل دھڑکتا ہے۔۔ جو صرف چیخ چیخ کر تمہارا نام لیتا ہے۔۔ اب اسکی آواز ہیچکیوں میں بندھ گئی۔۔ تم کیوں نہیں سمجھتے میں۔۔ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔۔ میں مر جاؤں گی ہنی میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔ اسکے پاؤں شل ہونے لگے اور وہ ریت پر بیٹھتی گئی۔۔۔

ہنی کا دماغ کام کرنا ہی چھوڑ گیا۔۔۔ اب اس دیوانی کو کیسے سمجھائے۔۔۔

محبت تو ایک دوسرے کے خوش رہنے کا نام ہے نا۔۔۔ تو تم مجھے اپنی خوشی حاصل کرنے سے کیسے روک سکتی ہو

۔۔۔ وہ بھی اسکے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔۔

مجھے ہر گز معلوم نہیں تھا کہ تم مجھے اتنا ٹوٹ کر چاہو گی۔۔۔ میں بھی کسی کو اتنا ٹوٹ کر چاہتا ہوں۔۔۔

تمہیں تو تمہاری محبت نہیں ملی۔۔۔ لیکن مجھے میری محبت کے پاس جانے سے مت روکو۔۔۔

ہنی نے پیار سے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

مگر میں اس دل کا کیا کروں۔۔۔ وہ نہیں مانتا۔۔۔ اور یہ سانس۔۔۔ جو تمہارا نام لے کر چلتی ہے۔۔۔

سمجھل جائے گا۔۔۔ یہ دل بھی اور یہ سانس بھی جب تم میرے علاوہ کسی اور کو سوچو گی۔۔۔ یہ کہتے ہی حنان کھڑا ہو

گیا جانے کے لئے۔۔۔

کیسے سوچوں۔۔۔؟؟ وہ سر جھکائے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں بول رہی تھی۔۔۔

میں نے تو تم سے عشق کیا ہے۔۔۔ اور عشق میں تو شرک کی کوئی معافی نہیں۔۔۔

حنان کو آج وہ بہت الگ سی لگی۔۔۔ کوئی دیوانی سی۔۔۔ جسکی کوئی چیز گم ہو گئی ہو اور وہ اسکے جانے پر غم بھی نا کر سکے

۔۔۔

اسکو عریشہ کے ساتھ ہمدردی ہوئی۔۔۔

میں تمہیں اور تو کچھ نہیں البتہ دعا ہی سے سکتا ہوں کہ تم جلد ہی اپنی زندگی کی طرف واپس لوٹو۔۔۔ میرا اور تمہارا

ساتھ بس یہیں تک تھا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔۔ وہ یہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

اور وہ اپنے اور اسکے پاؤں کے نشانات کو گھورے جا رہی تھی۔۔۔

کیوں کیا میرے ساتھ ایسا۔۔ کیوں میں نے جسکو چاہا وہ مجھ سے دور ہوتا چلا گیا۔۔ کیوں۔۔ آخر کیا غلطی  
تھی میری۔۔ وہ چلا کر آسمان کی طرف دیکھ کر فریاد کر رہی تھی۔۔۔۔  
میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی ہنی کبھی نہیں۔۔۔۔

\* \* \*

آج وہ پھر اسکے دروازے پر کھڑا تھا۔۔ دوپہر کے وقت۔۔۔  
اسنے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔  
گڈو۔۔۔۔۔ چھوٹو۔۔ اور منو کھیل میں مصروف تھے۔۔۔ کہ دروازہ بجا۔۔۔  
گڈو سب سے بڑا۔۔ اسکے بعد چھوٹو۔۔۔ اور منو۔۔۔  
تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔۔  
ہمت کر کے منو جو پانچ سال کا تھا اٹھا۔۔  
نہیں کرنا منو۔۔ از کا منا کر کے گئی ہے۔ کہ جب تک وہ نا آئے۔۔۔ دروازہ کسی کے لئے نا کھولنا۔۔۔  
گڈو 10 سال کا سمجھدار تھا۔۔ اسنے کہا۔۔۔  
پھر دروازہ بجا۔۔۔  
مگر ہمیں دیکھنا تو چاہئے۔۔ ورنہ دروازہ توڑ دیں گے۔۔۔ منو نے کہا۔۔۔  
اچھا ٹھیک ہے پھر اپنے اپنے ہتھیار اٹھاؤ۔۔ گڈو نے انھیں حکم دیا۔۔۔  
وہ تینوں پھرتی میں آئے۔۔۔  
گڈو نے بڑا سوٹا اٹھایا۔۔۔ چھوٹو نے اپنی چھروں والی پستول۔۔ منو کو کچھ ملا ہی نہیں اٹھانے کے لئے۔۔ اس لئے  
اس نے جوتی اٹھالی۔۔۔



گھر سونے کا ہے یا گھر والے۔۔۔ جو دروازہ نہیں کھول رہے۔۔۔ شہری نے سوچا اور پھر سے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔  
گڈوا اور چھوٹو دروازے کے دائیں بائیں چھپ کر کھڑے تھے اور منو کو دروازہ کھولنے کے لئے کہہ دیا۔۔۔  
....Ready

گڈو نے ان دونوں کو اشارہ کیا۔۔

شہری نے ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھل گیا۔۔۔ سامنے پانچ سالہ بچے کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔۔۔ جسکے ہاتھ پیچھے سے بندھے ہوئے تھے۔۔۔

ہیلو۔۔۔ میں اندر آ سکتا ہوں۔۔۔؟ شہری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

منو بغیر جواب دیئے سامنے سے ہٹ گیا اور اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔

جوں ہی شہری نے قدم اندر رکھا۔۔۔ کسی نے زور سے اسکے سر پر وار کیا۔ وہ منہ کے بل زمین پر گر گیا۔۔۔ اور کراہنے لگا۔۔۔

اسکے گرنے کی دیر تھی۔۔۔ منو اسکی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔۔۔ اور جوتیاں مارنے لگا۔۔۔

سالے ہمارے گھر میں گھسے گا۔۔۔

چھوٹو بھی کمال سے اس پر چھرے برسا رہا تھا۔۔۔

آ۔۔۔ چھوڑ دو مجھے۔۔۔ میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا جنگلی بچے۔۔۔ شہری بھی چیخنے میں مصروف تھا۔۔۔

جنگلی۔۔۔ جنگلی کس کو بولا ہاں۔۔۔ گڈو نے اس ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یا اللہ۔۔۔ یہ بچے ہیں یا شیطان۔۔۔ مجھے ان سے بچالے۔۔۔ مجھے اپنے پاس بلا لے۔۔۔ وہ بڑبڑائے جا رہا تھا۔۔۔

اتنے میں بانیک کے رکنے کی آواز آئی۔۔۔

بچاؤ۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ مجھے کوئی ہے۔۔۔ وہ چلانے لگا۔۔۔

اذکانے جب یہ آواز سنی۔۔۔ تو بایک سے اترتے ہیملیٹ ہاتھ میں پکڑے گھر کی جانب دوڑی۔۔۔  
دیکھا تو کیا دیکھا۔۔۔ تینوں ایک شخص پر بیٹھے اس مارے جارہے ہیں اور وہ چلا رہا ہے۔۔۔  
کیا کر رہے ہو یہ۔۔۔ دور ہٹو۔۔۔ اسکی چنگھاڑتی آواز سے سب اسکی جانب متوجہ ہو گئے۔۔۔  
کون ہے یہ۔۔۔ اور کیوں مار رہے ہو اسے۔۔۔؟

اذکا یہ دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔۔۔ بار بار زور سے وہ بھی۔۔۔ گڈونے جواب دیا۔۔۔  
ہائے۔۔۔ کوئی پانی تو پلا دو۔۔۔ شہری اب نیم بیہوش ہو رہا تھا۔۔۔  
اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ اٹھاؤ اسے اور پانی پلاؤ۔۔۔  
انہوں نے حکم کی تعمیل کرنا شروع کی۔۔۔

\*\*\*

ہنی۔۔۔ ہنی کہاں ہو۔۔۔؟ بابا کی چنگھاڑتی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔  
کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کیوں شور مچا رہے ہیں۔۔۔ ماما نے جواب دیا۔۔۔  
کہاں ہے تمہارا شہزادہ۔۔۔ بلاؤ اسے۔۔۔ کیا کارنامہ انجام دیا ہے اس نے۔۔۔ بابا شدید غصے میں تھے۔۔۔  
بابا پر ہوا کیا۔۔۔؟ سارہ بھی کمرے سے باہر آگئی۔۔۔  
ہنی۔۔۔ وہ سارہ کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ہنی کو پکارنے لگے۔۔۔  
حنان اپنے کمرے سے باہر آگیا۔۔۔ چہرے پر اطمینان۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ بابا کس ٹاپک پر بات کریں گے۔۔۔  
کیوں کیا تم نے یہ سب ہاں۔۔۔ کیا کمی تھی اس بچی میں۔۔۔  
میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

آج تمہاری وجہ سے وہ بچی ہاسپٹل میں ہے۔۔ اور تم کہہ رہے ہو کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔ بابا نے اس پر طنز کیا  
---

وہ میری وجہ سے نہیں آپ لوگوں کی وجہ سے ہاسپٹل میں ہے۔۔ میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ اسکو میرے  
لئے منتخب کریں۔۔ ہنی نے بھی اسی طرح جواب دیا۔۔

ہنی۔۔ تم شاید یہ بھول رہے ہو کہ تم اپنے باپ سے بات کر رہے ہو۔۔ بابا کی آواز اور بلند ہوئی۔۔  
آپ بھی شاید یہ بھول رہے ہیں کہ میں بھی آپکا ہی بیٹا ہوں۔۔  
----

کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو ہوش میں تو ہیں۔۔ بس کر دیں۔۔ ماما نے بات کو بگڑتے دیکھ کر بیچ میں کہا۔۔  
پوچھتی نہیں آپ اپنے لاڈلے سے۔۔ آج اسکی وجہ سے مجھے کتنی شرمندگی ہوئی۔۔ مجھے کسی کو منہ دکھانے کے  
لائک نہیں چھوڑا اس نے۔۔۔

بابا نے اس شعلہ ہوتی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔

میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا جس سے آپکو شرمندہ ہونا پڑے۔۔۔ جو سچ تھا میں نے وہی بتایا نہیں تھی وہ مجھے پسند  
اس لئے چھوڑ دیا۔۔۔

باپ سے زبان لڑاتے ہو۔۔۔ بابا نے آگے ہوتے ہوئے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا کہ ماما نے انکا ہاتھ روک دیا۔۔۔  
خدا کے لئے۔۔۔ بس کر دیں۔۔۔ جو ان بیٹے پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے اچھے لگیں گے کیا۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولیں

---

روکا کیوں آپ نے۔۔۔ کرنے دیتیں یہ شوق بھی پورا۔۔۔ وہ غصے میں کہتا گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

دیکھا آپ نے۔۔۔ کتنا بد تمیز ہو گیا ہے۔۔۔ کیا جواب دوں میں اب اسد صاحب کو۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

صاف صاف جواب دے دیں۔۔۔ سارہ نے انھیں پانی کا گلاس تھماتے ہوئے کہا۔۔۔  
بابا اسکو تکتے لگے۔۔۔

بابا کیوں آپ اس پر اتنا غصہ کرتے ہیں۔۔۔ کرنے دیں اسے جو کرتا ہے۔۔۔ یہ اسکی زندگی ہے اس کو گزارنی ہے۔۔۔ پھر ہم اسکے ساتھ زبردستی کیوں کریں۔۔۔ سارہ نے انھیں سمجھانا چاہا۔۔۔  
لیکن اسد صاحب نے مجھے دھمکی دی ہے۔۔۔ کہ اگر اسکی بیٹی کو کچھ ہو گیا تو وہ اسے نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ اب بابا تھوڑے نرم پڑے۔۔۔

اللہ خیر کرے گا انکی بیٹی کی طرف۔۔۔ آپ انھیں اپنے طریقے سمجھائیں۔۔۔ سارہ نے انھیں تسلی دی۔۔۔  
ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے۔۔۔ ہمارے کو نسادس بیٹے ہیں۔۔۔ ایک ہی تو ہے۔ اگر اسکی خوشی کی پروا نہیں کریں گے تو اور کسی کریں گے۔۔۔ ماما نے سمجھانا چاہا۔۔۔  
اور بابا کسی سوچ میں پڑ گئے۔۔۔  
پتا نہیں اب کہاں نکل گیا ہے۔۔۔ کچھ کرنا بیٹھے۔۔۔ ماما اسکی فکر کرنے لگیں۔۔۔  
اللہ خیر کرے گا۔۔۔ میں اسکو فون کرتی ہوں۔۔۔ سارہ یہ کہتی اس فون کرنے لگی۔۔۔

\*\*\*

یہ تو کل رات والا لڑکا ہے۔۔۔ لیکن یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟ اذکا کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی۔۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔  
اب شہری کو ہوش آرہا تھا۔۔۔  
انہوں نے اسے ایک کرسی پر لٹایا تھا۔۔۔



اسکے دماغ میں منظر گھومنے لگا کہ اسکے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔ اسنے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔ اور کسی لڑکی کو خود پر جھکتے ہوئے پایا۔۔ کل رات اندھیرا ہونے کی وجہ سے شہری نے اس پر غور نہیں کیا تھا۔۔

عمر کوئی 21 22 کے لگ بھگ۔۔ جینز پر شرٹ اسکے اوپر براؤن کلر کا جیکٹ۔۔ چھوٹے بالوں کو پونی میں باندھے۔۔ وہ باقی لڑکیوں سے مختلف لگ رہی تھی۔۔

اذکا جو اس پر جھکی۔۔ اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھی جھٹ سے پیچھے ہوئی۔۔۔

اوی۔۔ تو کل رات والا لونڈا ہے نا۔۔ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔ اذکا نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے اسے واپس حال میں لائی۔۔۔

ہے تو ٹھیک ٹھاک لڑکی۔۔ پر بات کرنے کا انداز اور حرکتیں بالکل لڑکوں جیسی۔۔۔

اوعلامہ اقبال کی اولاد۔۔ تجھ سے کچھ پوچھا ہے۔۔ اسکو سوچتے دیکھ کر اذکا پھر سے بولی۔۔۔

وہ میں تمہارے پیسے واپس کرنے آیا تھا۔۔ لیکن انہوں نے میری کیا حالت بنادی۔۔ شہری نے آخری والا جملہ رواںسا ہوتے کہا۔۔۔

ہاں ماما تو یہ بھی تو ہمارا دروازہ توڑنے پر تلا ہوا تھا۔۔ منو نے اسکو آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ماما۔۔ شہری نے حیران ہوتے ہوئے زیر لب کہا۔۔۔

یہ تمہارا بچا ہے۔۔؟؟ شہری نا حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

ہم سب انکے بچے ہیں۔۔ تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔ گڈو نے اذکا کے لہجے میں کہا۔۔۔

لیکن میں تو بہن سمجھ رہا تھا۔۔۔ جا بھی شہری پھر گیا تیرے ارمانوں پر پانی۔۔ اسنے خود سے کہا۔۔۔

تمہارا اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے۔۔ اب یہاں سے جاؤ اور دوبارہ۔۔ اس گھر کے آس پاس بھی نظر آئے نا تو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گی۔۔ اذکا نے اسکو جانے کا راستہ دکھایا۔۔۔

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ہاں مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے۔۔ یہاں آنے کا۔۔ وہ تو میں کسی کا حق نہیں مارنا چاہتا تھا اس لئے پیسے دینے آگیا  
۔۔۔ گھر دیکھا ہے اپنا۔۔ شہری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔  
گڈو کو یہ بات ناگوار گزری وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔۔ تیری تو۔۔۔  
آہ۔۔ وہ بھی چیخ لگاتے بھاگ کھڑا ہوا۔۔۔

\* \* \*

وہ رات کو بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتے ہوئے تھک ہار کر گھر پہنچا۔۔ اور صبح ناشتے سے پہلے بنا کسی کو بتائے  
آفس چلا گیا۔۔۔

پتا نہیں رات سے کچھ کھایا بھی ہے کہ نہیں اسنے۔۔ ماما کو کی سکی ہی فکر تھی۔۔۔

ماما آپ فکر نہیں کریں کھالیا ہو گا کچھ نا کچھ۔۔ سارہ نے انکو سمجھانا چاہا۔۔

تم فون کر کے پوچھو اسکو۔۔ ماما نے سارہ سے کہا۔۔

اچھا میں کرتی ہوں۔۔ وہ یہ کہتے فون کی جانب بڑھی۔۔۔

\* \* \*

آج زوئی کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ اکیلے کالج جا رہی تھی۔۔

کتنے تو نکلے ہو تم۔۔ گھر بیٹھے بیٹھے کیا تم نے انڈے دینے ہیں جو مجھے کالج تک نہیں چھوڑ رہے۔۔۔

اسوہ نے فارس سے کہا۔۔

اگر انسان کا انڈے دینا اتنا آسان ہو تانا تو مرغیاں انڈے نادیتیں۔۔۔ فارس نے بھی اسکو اسی کے انداز میں

جواب دیا۔۔۔

امی۔۔ بولیں نا اسکو۔۔ اسنے زچ ہو کر امی سے شکایت لگائی۔۔۔



جاؤ فارس چھوڑ آؤ تنگ نا کرو۔۔ ابو نے جواب دیا۔۔۔

کیا یاں ابو۔۔ میں اب ایک فوجی ہوں۔۔ میری بھی کوئی عزت ہے۔۔ اب میں اسکو کالج پہنچاتا ہوں اچھا تھوڑائی نا لگوں گا۔۔ اسنے ابو کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم م۔۔ مجھے چھوڑنے میں تمہاری شان میں کمی نہیں آجائے گی۔۔ اسوہ نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔۔ ویسے آرمی سے یاد آیا۔۔ کب واپسی ہے تمہاری۔۔ ابو نے پوچھا۔۔

انشاء اللہ ابو پر سوں روانگی ہے۔۔ اسنے بھی کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا۔۔

ارے اتنی جلدی۔۔ ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں تمہیں آئے ہوئے۔۔

ارے امی شکر کریں کہ اتنی چھٹیاں بھی ملیں۔۔ ورنہ ہم آرمی والوں کی تو نادن ہے نارات۔۔۔ چلو ماشاء اللہ۔۔ ابو نے کہا۔۔

چلو اب دیر ہو رہی ہے۔۔ اسوہ نے جلدی مچائی ہوئی تھی۔۔۔

واپسی پر خود آجانا۔۔ میں نہیں آؤں گا لینے۔۔ فارس نے دو ٹوک کہہ دیا۔۔۔

ہاں۔۔ اگر میرے ساتھ زوئی ہوتی نا تو چھٹی ہونے سے پہلے پہلے لینے آتے۔۔۔

اسکی تو بات ہی الگ ہے۔۔ اسنے بھی آنکھ دباتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اور وہ منہ بناتی چل پڑی۔۔۔

\* \* \*

کیسی طبعیت ہے بیٹا۔۔ آنی نے اسکے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اسکا نروس برنیک ڈاؤن ہو گیا تھا۔۔ رات اسکو ہاسپٹل سے ڈسچارج کیا گیا تھا۔۔۔

وہ نازیادہ بات کر رہی تھی اور نا ہی کچھ کھا رہی تھی۔۔۔



میری بچی۔۔۔ تم ایسا کرو گی۔۔۔ تو تمہارے باپ کا کیا ہو گا۔۔۔ تمہارے بعد اسکا ہے ہی کون۔۔۔ کچھ کھالو میرا بیٹا۔۔۔ آنی نے اسکو ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اس ناچیز کی وجہ سے تم ہمیں کیوں سزا دے رہی ہو۔۔۔ جسے تمہاری محبت کی قدر ہی نا تھی میری جان۔۔۔ ہم م۔۔۔ سہی کہا آپنے۔۔۔ ناچیز۔۔۔ اسنے دل میں کہا۔۔۔

پاپا کہاں ہیں۔۔۔؟؟ بلا آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔۔۔

نیچے بیٹھے ڈاکٹر سے بات کر رہے ہیں۔۔۔ بلاؤں۔۔۔؟ آنی نے پوچھا۔۔۔

ہم م۔۔۔ اسنے ہاں میں گردن ہلائی۔۔۔

کیسی طبیعت ہے میری پر نسیس کی۔۔۔؟؟ پاپا نے آتے ہوئے پوچھا۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔

کچھ کھایا۔۔۔ پاپا نے پوچھا۔۔۔

اسنے نامیں گردن ہیلاتے ہوئے پاپا کی گود میں اپنا سر رکھ دیا۔۔۔

تمہاری اس حالت کے ذمہ دار میں ہوں نا۔۔۔

پاپا ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔۔۔ ہ سابلکل بھی نہیں۔۔۔

تمہیں کھونا نہیں چاہتا میں۔۔۔ ایک تمہاری ماں کو کھونے کا دکھ میں سہہ نہیں سکا اور اب تم۔۔۔ پاپا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔

پاپا آپ روئیں مت۔۔۔ میں آپکو چھوڑ کٹ کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ اسنے باپ کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں اس ہنی کو چھوڑوں گا نہیں جسنے میری بیٹی کی یہ حالت کی ہے۔۔۔ پاپا اب غصے میں آگئے تھے۔۔۔

نہیں پاپا۔۔ آپ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے۔۔۔  
لیکن بیٹا۔۔

نہیں پاپا۔۔ اگر اس کچھ ہوا تو ایسا سمجھیں مجھے تکلیف ہوگی۔۔ وعدہ کریں کہ آپ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے  
۔۔ عریشہ نے ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔

ہم م۔۔۔ پاپا نے بھی اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ اور سوچنے لگے۔۔  
کیسے بد نصیب ہو تم حنان احمد جو اتنی پیار کرنے والی لڑکی کی قدر نہ کر سکے۔۔۔  
میں چاہ کر بھی تم سے نفرت نہیں کر سکتی۔۔ ہنی۔۔ شاید تم میرے مقدر میں ناتھے۔۔  
وہ میرا سب کچھ تھا  
بس میرا مقدر ناتھا  
کاش وہ میرا سب کچھ نہ ہوتا  
میرا مقدر ہی ہوتا۔۔۔!

\* \* \*

وہ کالج سے واپس گھر کو آرہی تھی کہ اچانک اسے لگا جیسے کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے۔۔ اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اسکا  
اندازہ سہی نکلا۔۔ ایک آدمی چادر میں منہ چھپائے اسکے پیچھے تھا۔ اسنے سمجھا۔ کہ یو نہی مسافر ہو گا۔ مگر وہ  
کالج سے اسکا پیچھا کر رہا تھا۔۔۔  
اسنے تیز تیز چلنا شروع کیا۔۔۔  
اس آدمی کی رفتار میں بھی تیزی آگئی۔۔  
یا اللہ ایک تو شکل بھی خوف ناک ہے۔۔ وہ ڈر کے مارے پسینے سے بھیگ گئی۔۔

کوئی سواری بھی نہ تھی۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر۔۔۔ اب وہ بھاگنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ اور بار بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھتی۔۔۔

اچانک اسکے سامنے گاڑی آگئی۔۔۔

حنان جو شہری سے ملنے جا رہا تھا۔۔۔ اسکو راستے میں اسوہ بھاگتے ہوئے نظر آئی۔۔۔ اور گھبرائی سی بار بار پیچھے مڑ کے دیکھتی۔۔۔

اسنے غور کرنے پر دیکھا تو پتا چلا کوئی آدمی اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔ اسنے جلدی سے گاڑی اسوہ کی جانب موڑ دی۔۔۔

اسوہ سمجھتے ہوئے آگے بڑھتی۔۔۔ اس سے پہلے حنان نے گاڑی سے نکلتے ہوئے اسکی ڈر کے مارے ٹھنڈی ہوتی نازک سی کلائی پکڑی۔۔۔

اس سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ شخص حنان کو دیکھ کر ڈر کے بھاگ گیا۔۔۔

اسوہ نے اپنی کلائی پکڑنے والے شخص کو دیکھا۔۔۔ اسکے گیارہ تباک روشن ہو گئے۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ اسنے اپنی کلائی چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ حنان نے دروازہ کھولتے ہوئے حکم صادر کیا۔۔۔

میں نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ بد تمیز آدمی۔۔۔ اسوہ میں جتنی طاقت تھی۔۔۔ ساری سرف کر دی۔۔۔

میں نے بھی کہا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ ڈیٹھائی کی بھی حد ہے۔۔۔

میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔

ہاں تاکہ وہ پھر سے آجائے مینا۔۔۔ حنان نے طنز کیا۔۔۔ اور بنا سوچے سمجھے اسوہ کو کھینچ کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔

اور وہ دروازہ بجاتے ہوئے چلا رہی تھی۔۔۔

آخر کار تھک ہار کر وہ چپ ہو کر بیٹھ گئی۔۔

ڈیٹھائی کی بھی حد ہوتی ہے۔۔ اور تم نے تو اس میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔۔۔ اسوہ نے اپنی کلائی سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

اس لحاظ سے تو پھر تم نے ڈبل پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے۔۔۔ اسنے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔ بد تمیز۔۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔ اسکی نظر گاڑی میں کھڑی چابی کے کی چین پر پڑی۔۔۔۔ وہ نکالنے کے لئے جھکی ہی تھی کہ حنان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا۔۔۔۔ وہ جلدی سے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

تم گدھے۔۔ بیوقوف ہونے کے ساتھ ساتھ چور بھی ہو۔۔۔ اس بات کا مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔ حیرت کے مارے اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔

جی نہیں میں نے کوئی چوری نہیں کی۔۔۔ وہ صاف صاف مکر گیا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ جھوٹ وہ بھی میرے سامنے۔۔۔۔ یہ میری کی چین ہے۔۔۔ جو تم نے چرائی ہے۔۔۔ اسنے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے انگلی کے اشارے سے کہا۔۔۔

جی نہیں یہ میں نے چوری نہیں کی۔۔۔ یہ میں نے اللہ کی زمین سے اٹھائی ہے۔۔۔ سمجھی۔۔۔ اسنے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔

واپس کرو۔۔۔۔ یہ میری چیز ہے۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔

پہلے تم میری چیز واپس کرو۔۔۔

تمہاری کیا چیز ہے میرے پاس۔۔۔



بتاؤں۔۔۔؟؟

دیکھو میرے ساتھ کوئی ایسی حرکت کی ناتو میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں بد تمیز انسان۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ موں موڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ جیسے بات ہی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ وہ بھی اسکے اس انداز سے مسکرا دیا۔۔۔

\* \* \*

اسکا چپ بیٹھنا حنان کو ہضم نہیں ہوا۔۔۔ اسنے گانے چلا دیئے۔۔۔  
بدلے میں۔۔۔ میں تیرے۔۔۔  
جو خدا خود بھی دے۔۔۔  
جنتیں سچ کہوں چھوڑ دوں۔۔۔  
اسوہ نے بٹن دبا کر اوف کر دیا۔۔۔  
کیا مسئلہ ہے۔۔۔ حنان نے پوچھا۔۔۔  
گاڑی رو کو مجھے اترنا ہے یہاں۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔  
اگر میں کہوں نہیں تو۔۔۔ اسنے اس اور تپانا چاہا۔۔۔  
تو۔۔۔ تو۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نا آئی کہ کیا بولے۔۔۔  
تو تمہاری گاڑی کا ٹائیر پھٹ جائے۔۔۔ وہ بھی میرے جانے کے بعد۔۔۔  
اور نیلی۔۔۔ حنان نے جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔  
اللہ کرے تمہاری گاڑی نیست و نابود ہو جائے۔۔۔ وہ بھی چڑتے ہوئے بولی۔۔۔

ہم م۔۔ دے دو جتنی بد دعائیں دینی ہیں دے دو۔۔ اگر بد دعاؤں میں اتنا اثر ہو تا تو تم سہی سلامت نا بیٹھی ہوتی  
۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ ہنسا۔۔۔

جو اسوہ کو اور تپا گیا۔۔

اللہ کرے تم مر جاؤ۔۔ زندگی عذاب بنا دی ہے میری۔۔۔

حنان نے گاڑی روک دی۔۔۔ اور غصے سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

زندگی تو تمہاری میں نے اور عذاب بنانی ہے۔۔۔ میں چاہوں تو کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔ کیوں کہ اس وقت تم  
میرے ساتھ ہو۔۔۔ سمجھی۔۔۔

ایک پل کو تو وہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔ اور منہ موڑ کر باہر دیکھنے لگی۔۔۔۔

\*\*\*

آئی۔۔ اماں کیا کر رہی ہو۔۔ ایک تو اتنا وزن ہے تمہارا۔۔ اوپر سے تمہیں موٹر سائیکل پر بیٹھنا بھی نہیں آتا

۔۔۔ مبشر نے بازار میں موٹر سائیکل روکتے ہوئے کہا۔۔۔

کبخت ماں کو ایسا بولتا ہے۔۔۔ بی وی آئی گی نا تبھی پوچھوں گی۔۔۔

ہاں بی وی کو تو جیسے میں موٹر سائیکل پر بیٹھاؤں گا۔۔۔

اچھا بس اب۔۔ چل جلدی۔۔ دھوپ تیز ہے۔۔ پھوپھو نے موٹر سائیکل پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔ اچانک انکی نظر

اسوہ پر پڑی۔۔

پھوپھو نے آنکھوں کو مسل کر پھر دیکھنا چاہا۔۔۔

ہاں وہ اسوہ تھی۔۔ مگر گاڑی میں وہ بھی کسی اور کے ساتھ۔۔۔

ہے۔۔۔ مبشر بات سن۔۔۔ انہوں نے اسکا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

اب کیا ہے اماں۔۔۔

وہ دیکھ۔۔۔ وہ اسوہ ہے نا۔۔۔ پھوپھو نے انگلی کے اشارے سے بتایا۔۔۔

ہاں اماں اسوہ ہے۔۔۔ مبشر نے یہ کہتے ہی جلدی سے اپنا موبائل نکال کر تصویر بنائی۔۔۔

اچھے سے بنا۔۔۔ تاکہ چہرہ واضح نظر آئے۔۔۔ پھوپھو نے کہا۔۔۔

چل اب جلدی موٹر کو بھگا۔۔۔ اپنے ماموں کے گھر تاکہ اس بھی پتا چلے۔۔۔ بڑا فخر تھا نا انھیں اپنی بیٹی پر۔۔۔ چل

۔۔۔ پھوپھو نے استہزایہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

♥ INTERVAL ♥

\* \* \*

یہ آج اسوہ نے دیر کر دی آنے میں۔۔۔ فارس کو تو بھیجا تھا نا اسے لینے کے لئے۔۔۔ ابو نے امی سے کہا۔۔۔

جی بھیجا تو تھا۔۔۔ پتا نہیں شاید ٹریفک کی وجہ سے۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔۔

لگتا ہے آگئے۔۔۔ جاؤ بیٹا دروازہ کھولو۔۔۔ ابو نے اجوا سے کہا۔۔۔

جی ابو۔۔۔

کیا ہو ایہ ایسی شکل کیوں بنائی ہوئی ہے۔۔۔ کون تھا دروازے پر۔۔۔؟؟ اجوا کا لٹکا منہ دیکھ کر امی نے پوچھا۔۔۔

پھوپھو تشریف لائی ہیں۔۔۔ اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

بری بات۔۔۔ اجوا۔۔۔ امی نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

اس وقت خیریت۔۔۔؟؟ کیسے آنا ہوا۔۔۔؟؟ ابو نے پھوپھو سے پوچھا۔۔۔

اب آپ جو بہن کو خیریت نہیں پوچھتے تو سوچا میں ہے پوچھتی چلوں۔۔۔

چلو اچھا کیا۔۔۔ ابو نے بھی کہا۔۔۔

بچے کہاں ہیں نظر نہیں آرہے۔۔۔؟؟ پھوپھو نے ادھر ادھر دیکھ کر پوچھا۔۔  
نہیں ہیں۔۔

اور اسوہ نظر نہیں آرہی۔۔۔ جان بوجھ کر پھوپھو نے پوچھا۔

وہ ابھی تک کالج سے نہیں آئی۔۔۔ فارس گیا ہے لینے۔۔۔ ابو نے جواب دیا۔۔۔

خیریت۔۔۔ آپکو کام تھا اسوہ سے۔۔۔ امی نے انھیں پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے کیا کام ہونا ہے۔۔۔ وہ تو میں بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔ آج کل کا زمانہ نہیں نا۔۔۔ بچوں کو اتنی

چھوٹ نہیں دینی چاہیے۔۔۔ خاص کر تو لڑکیوں کو۔۔۔ نظر رکھنی چاہئے ان پر۔۔۔

کیا مطلب ہے۔۔۔ آپا۔۔۔ آپکی اس بات کا۔۔۔؟ امی نے پوچھا۔۔۔

ارے کل ٹی وی میں بتا رہے تھے کالج سے لڑکی اپنے یار کے ساتھ بھاگ گئی۔۔۔ تو اس لئے خبردار کر رہی تھی

۔۔۔۔

پھوپھو کی اس بات سے امی کو تو غصہ ہی آگیا۔۔۔ وہ چپ نارہ سکیں۔۔۔

تو پھر خیال تو آپکو بھی رکھنا چاہئے۔۔۔ آپکے گھر میں بھی تو جوان بیٹی ہے۔۔۔ اور وہ بھی تو کالج جاتی ہے۔۔۔

ثریا۔۔۔ تمہارے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ میری بیٹی بھی بھاگ جائے گی۔۔۔؟؟ ارے میری بیٹی تو لاکھوں میں

ایک ہے۔۔۔ اتنی اچھی تربیت کی ہے اسکی وہ تو آنکھ اٹھا کر بھی کسی کو نہیں دیکھتی۔۔۔

اچھا تو آپکا مطلب ہے کہ میری بیٹی ایسا کام کر سکتی ہے۔۔۔؟؟ میری اسوہ ایسی نہیں ہے۔۔۔ اور نا ہی میری تربیت

ایسی ہے۔۔۔ ہمیں اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔ ابو نے جواب دیا۔۔۔



ہم م۔۔۔ ارے اچھی طرح سے جانتی ہوں۔۔۔ آپ کی بیٹی ہو۔۔۔ بہت بھروسہ ہے نا آپ کو اپنی بیٹی پر۔۔۔ تبھی وہی بیٹی آپ کا بھروسہ توڑ کر اپنی عزت کی پروا کیے بغیر اپنے یار کے ساتھ پورے شہر میں گھومتی پھر رہی ہے۔۔۔ پھوپھو نے تو اپنا تیر پھینک دیا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟ ابو سکتے میں آگئے۔۔۔

بہت لحاظ کر لیا میں نے آپ کا۔۔۔ آپ کیا سمجھتی ہیں۔۔۔ آپ کچھ بھی اول فول بکیں گی میری بچی کے بارے میں اور میں چپ چپ سنتی رہوں گی۔۔۔ نہیں آپا۔۔۔

جلتے توے پر ہاتھ رکھ کر میں اپنی بیٹی کی پاکیزگی کی قسم کہا سکتی ہوں۔۔۔ امی جذباتی ہو گئیں۔۔۔ ناثریا۔۔۔ قسم کھانے سے پہلے سوچ لینا۔۔۔ میرے پاس پکے ثبوت ہیں۔۔۔ لا دکھا۔۔۔ پھوپھو نے مبشر سے موبائل لیا۔۔۔

یہ دیکھیں بھائی جان اپنی آنکھوں سے۔۔۔ میری بات پر تو آپ کو یقین نہیں نا۔۔۔ انہوں نے تصویریں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

جس میں اسوہ واضح تھی مگر اسکے ساتھ بیٹھا لڑکا۔۔۔ اس کا چہرہ دوسری جانب تھا۔۔۔ ابو سکتے کی حالت میں کرسی پر بیٹھ گئے۔۔۔

عارش کے ابا۔۔۔ سمجھالیں اپنے آپ کو۔۔۔ امی نے انہیں سمجھال لیا۔۔۔

میں یقین نہیں کر سکتی۔۔۔ یہ تصویریں جھوٹی ہیں۔۔۔ دھوکہ ہے آنکھوں کا۔۔۔ امی پھر بھی نہیں مان رہی تھیں

۔۔۔

ہاں تم تو پردہ ڈالو گی اپنی بیٹی پر۔۔۔ آئے نا تو منہ سے پوچھ لینا۔۔۔

بھائی جان میرا مقصد آپکو تکلیف پہنچانا نہیں تھا۔۔ میں تو بس یہ کہہ رہی تھی کہ اگر آپ نے پہلے ہی اسکا رشتہ ڈال دیا ہوتا تو آج یہ نوبت نا آتی۔۔۔ اب وہ اپنا اگلا تیر آزما رہی تھیں۔۔۔

ابو کچھ بول ہی نہیں رہے تھے۔۔۔۔

لو آگئی۔۔ آپکی نواب زادی۔۔ پوچھ لیجئے گا۔۔ پھوپھو نے اسوہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ اسنے اندر آتے ہی سلام کیا۔۔۔

سوائے پھوپھو کے باقی کسی نے سلام کا جواب نا دیا۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔۔ مطلب کوئی ایسی بات ہوئی ہے۔۔ جس سے ابو اور امی کچھ بول نہیں رہے تھے۔۔

جہاں پھوپھو ہوں۔۔ وہاں کوئی بات نا ہو۔۔۔ پھر وہ یہ سوچ کر چل دی۔۔ کہ پھوپھو نے روک لیا۔۔۔

کس کے ساتھ آرہی ہو۔۔۔؟؟

کیا مطلب۔۔۔؟ اسنے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

سنا نہیں تمہاری پھوپھو کیا کہہ رہی ہیں۔۔ کسکے ساتھ تم گھر آرہی ہو۔۔۔؟؟ ابو نے غصے میں پوچھا۔۔۔

وہ گھبرا گئی۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں آپ آرام سے بیٹھ کر بھی تو بات کی جاسکتی ہے۔۔ امی بیچ میں بولیں۔۔۔

ثریا تم چپ ہو جاؤ۔۔ مجھے بات کرنے دو۔۔ ابو نے امی کو بھی چپ کرادیا۔۔

میں پوچھ رہا ہوں کس کے ساتھ تھی تم۔۔۔ اب آواز پہلے سے بھی زیادہ بلند تھی۔۔

اسکی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں۔۔۔

وہ۔۔ ابو۔۔ میں۔۔۔ اسکی آواز رندھ گئی۔۔ وہ کچھ بول نا پائی۔۔۔

ارے اب کس منہ سے بتائے گی کہ کسی لڑکے کے ساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھ کر آئی ہے۔۔۔ پھوپھو نے ابو کو تیش میں لانے کے لئے جو کہا کہتی گئیں۔۔۔

لڑکا۔۔۔ نہیں ابو یہ سچ نہیں ہے وہ تو راستے میں۔۔۔

مجھے صفائی نہیں چاہئے۔۔۔ جواب چاہئے۔۔۔ ہاں یاناں۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔ آنسو گالوں پر پھسل آئے۔۔۔۔۔

ہاں یاناں۔۔۔ ابو کی آواز سے وہ ڈر گئی۔۔۔ اسنے تو پہلی بار ابو کا غصہ دیکھا تھا۔۔۔

ہاں ابو۔۔۔ لیکن۔۔۔ ایسا نہیں ہے۔۔۔ جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہیں وہ تو بس۔۔۔

دیکھا کہا تھا میں نے۔۔۔ دیکھ لو ثریا۔۔۔ یہ ہے تمہاری تربیت۔۔۔

ابو سر پکڑ کر زمین پر بیٹھتے چلے گئے۔۔۔

ابو۔۔۔ ابو۔۔۔ بات سنیں میری۔۔۔ وہ ابو کی جانب لپکی۔۔۔

خبردار اپنی گندی زبان سے مجھے ابو پکارا تو۔۔۔ لے جاؤ اسے یہاں سے ثریا۔۔۔

چلی جاؤ میری نظروں سے پرے۔۔۔

نہیں ابو آپ میری بات تو سنیں۔۔۔ مجھے صفائی کا موقع تو دیں۔۔۔ میں تو آپکی بیٹی ہوں نا آپکو تو مجھ پر یقین ہونا چاہئے

۔۔۔ لوگوں کی سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیا۔۔۔ لیکن میری نہیں سنی۔۔۔ آپکو اپنی تربیت پر اتنا بھی یقین نہیں

۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہے جارہی تھی۔۔۔

سنی سنائی نہیں۔۔۔ آنکھوں دیکھی ہے۔۔۔

چلو اسوہ یہاں سے۔۔۔ امی اس کھینچتی ہوئی وہاں سے لے گئیں۔۔۔۔۔

بھائی جان میں تو صاف بات کہہ رہی ہوں۔۔ اسوہ آپکی بیٹی ہے۔۔ میری کیا پرانی ہوئی۔۔ میں تو اب بھی حاضر ہوں۔۔ اسے اپنے مبشر کی دلہن بنانے کے لئے۔۔ لاکھ سہی خراب مگر ہے تو وہ میری بھی بچی نا۔۔ آپکے ہم پر بہت احسانات ہیں۔۔ انکے بدلے میں آپ کا احسان چکانا چاہتی ہوں۔۔ مبشر بھی تو آپکا بھانجا ہے کوئی غیر تھوڑائی ہے۔۔ آپکا دیکھا بھالا ہے۔۔ بس آپ اسے میرے حوالے کر دیں۔۔ پھوپھو نے اپنا اگلا تیر پھینکا۔۔ اب یہ مت کہئے گا کہ سوچنے کے لئے وقت چاہئے۔۔ اب سوچنے کا وقت نہیں کرنے کی باری ہے۔۔ میں ی کہتی ہوں نکاح کر دو۔۔ کل کو کوئی اونچ نیچ بیٹھ ہو گئی تو۔۔

پھوپھو کو اپنا تیر نشانے پر لگتا ہوا داد دکھائی دیا۔۔ کیوں کہ ابو کسی سوچ میں پڑ گئے۔۔

\* \* \*

کیوں بلایا ہے ہمیں یہاں۔۔۔ اور یہ حالت کیا کی ہے۔۔ کسی سے مار وار کھا کر آیا ہے کیا۔۔ معید نے اس سے پوچھا۔۔ جو ہاتھوں کا پیالہ بنائے چہرہ اس پر گرائے بیٹھا تھا۔۔

دیکھ تو تو ہے ہی فارغ۔۔ لیکن ہم نہیں ہیں ہمیں بہت کام ہیں تو تو اکیلے بیٹھ ہم چلتے ہیں۔۔ حنان ن معید کو اشارہ کیا چلنے کا۔۔

خبردار جو تم دونوں میں سے کوئی بھی اٹھا تو۔۔ شہری نے انہیں وارن کیا۔۔

تو کیا۔۔؟؟ معید ن پوچھا۔۔

تو میں کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔

پھر ٹھیک ہے۔۔ چل بھائی۔۔۔ معید نے حنان کو اشارہ کیا۔۔۔

ارے میرے بھائیوں۔۔ میری بات سنے بغیر ہی نا جاؤ نا۔۔ سن تو لو میری فریاد۔۔ اسنے اکیٹنگ کرتے ہوئے کہا

---



چل بتا۔۔۔ حنان نے ہنسی دباتے ہوئے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔  
یار وہ پتا نہیں کیسی ہے۔۔۔؟؟ اسنے چھت کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔  
کون چھت۔۔۔؟؟ معید نے بھی چھت کو تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔  
ابے نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ اسنے کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔  
یہ اب بکواس کرے گا چل اٹھ۔۔۔ حنان نے معید سے کہا۔۔۔  
وہ جو ہے تو لڑکی۔۔۔

لڑکی۔۔۔ وہ دونوں پھر سے بیٹھ گئے۔۔۔  
ہاں ہے تو وہ لڑکی۔۔۔ پر لڑکا بھی ہے۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

لڑکی بھی ہے لڑکا بھی ہے۔۔۔؟ معید نے پوچھا۔۔۔

کہیں تیسری دنیا تو نہیں۔۔۔۔۔ حنان نے کہا۔۔۔

جب شکل اچھی نا ہو تو بات اچھی کر لیا کرو۔۔۔ شہری کو غصہ آگیا۔۔۔

صاف لفظوں میں لڑکا اور لڑکی کا مطلب تو یہ ہو انا۔۔۔ معید نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ کیا واقعی۔۔۔ دل دیا بھی تو کیسکو دیا۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ حنان اور معید نے ہنستے ہوئے ایم دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔

ابے تو تو عاشقی کی مثال قائم کریگا۔۔۔ معید نے کہا۔۔۔ ہا ہا۔۔۔

شہری ان دونوں کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور پھر نسل جو پیدا ہوگی۔۔۔ اللہ معاف کرے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ حنان کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے ہنس دیا۔۔۔

دفع ہو تم لوگ۔۔۔ سالے کینے۔۔۔ دیکھ لوں گا۔۔۔ وہ غصے میں کہتا چل دیا۔۔۔  
ارے رک تو سہی۔۔ اور بھی لائنز ہیں سن تو۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ دونوں پھر سے ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

\* \* \*

زونی کھڑی اسکے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی۔۔ اور وہ تھی کہ رونے میں مصروف۔۔۔  
گھر میں سب کو پتا چل گیا تھا۔۔ اور فارس کھڑا بحث کیے جا رہا تھا۔۔۔  
ایسا ہو ہی نہیں سکتا امی۔۔۔ ابو کیا پھوپھو کو جانتے نہیں۔۔۔ پھر بھی انکی باتوں پر یقین کر لیا اور نکاح کرنے کا فیصلہ  
بھی سنا دیا۔۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں پھوپھو کو۔۔۔ وہ یہ کہتے ہی آگے بڑھتا اس سے پہلے امی نے روک دیا۔۔۔  
پاگل مت بنو۔۔۔ تمہارے ابو نے جو فیصلہ کیا ہے وہ سوچ سمجھ کر کیا ہے۔۔۔  
امی آپ بھی۔۔۔ اسنے افسردگی سے سر کو جھٹکا۔۔۔

میں خود بات کروں گا ابو سے وہ یہ کہتے ہی ابو کے کمرے کی جانب بڑھ دیا۔۔۔۔۔  
اسوہ خدا کے واسطے دروازہ کھولو۔۔۔ اب زونی بھی تھک گئی تھی۔۔۔  
دھڑام سے دروازہ کھلا۔۔۔ اسوہ۔۔۔ زونی اسکی جانب لپکی مگر وہ گھوڑے پر سوار تھی۔۔۔  
میں خود ابو سے بات کرونگی۔۔ اور انھیں میری بات سننا پڑے گی۔۔۔ آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتی وہ ابو کے  
کمرے کی جانب چل دی۔۔۔

اسوہ میری بات تو سنو۔۔۔ زونی اسکے پیچھے تھی۔۔۔  
وہ ابو کے کمرے میں قدم رکھتی۔۔۔ اس سے پہلے ابو کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔ جو فارس سے بات کر رہے  
تھے۔۔۔

میں چاہے جتنا بھی اپنی بیٹی پر یقین کر لوں۔۔ لیکن یہ دنیا کبھی نہیں مانے گی۔۔ یہ دنیا کی ریت ہے۔۔ جو بے گناہ ہے وہی گنہگار ہے۔۔ ابوسانس لینے کے لئے رکے۔۔ پھر گویا ہوئے۔۔۔

وہ تمہاری پھوپھو ہیں۔۔ اور انکو میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔۔ وہ چاہتی ہی یہیں تھیں کہ مبشر کا نکاح اسوہ سے ہو۔۔ اور اگر میں اسی وقت انھیں مناکر دیتا تو وہ گھر گھر جا کر سو کہانیاں گھڑتی۔۔ اتنی بات نہیں جتنی وہ پھیلاتی۔۔ کیا عزت رہ جاتی ہماری۔۔۔ بولو۔۔۔

اب بس ایک ہی دفع میں فیصلہ ہو گیا نا تو جان چھوٹی۔۔ ورنہ عمر بھر بچھتنا پڑتا۔۔۔ اسوہ منہ پر ہاتھ رکھے اٹھے پیر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

ٹھیک ہے اگر ابو ایسا ہی چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے میں تیار ہوں نکاح کے لئے۔۔ لیکن پھوپھو یہ نا سمجھیں کہ میں کمزور پڑ گئی۔۔۔ میں کمزور نہیں پڑی۔۔۔ بلکہ یہ ٹھوکر کھا کر تو میں اور مضبوط ہو گئی۔۔ پتا تو چلا کہ اپنی ہی پھوپھو نے وار کیا۔۔۔ یہ کہتے وہ پھر سے رونے لگی۔۔ اور زوئی کے گلے لگ گئی۔۔۔

تم نے ٹھیک کہا تھا۔۔ کہ تم میری زندگی عذاب بنا دو گے۔۔۔۔۔ بنادی نا عذاب۔۔ وہ دل ہی دل میں حنان سے مخاطب تھی۔۔۔

اللہ کرے تمہاری زندگی بھی عذاب ہو۔۔ اتنی عذاب ہو کہ تم سہہ نا سکو۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ آفس کے لئے جا رہا تھا کہ اسکوراہستے میں وہ دکھے۔۔۔۔۔

اذکا بانیک چلا رہی تھی۔۔ اور اسکے پیچھے گڈو۔۔ چھوٹو اور منو ایک ساتھ چپک کے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

شہری نے انکا پیچھے کرنا شروع کیا۔۔۔

اسنے بانیک ایک اسکول کی جانب موڑ دی۔۔۔

وہ تینوں اذکا کو پیار کرتے اسکول روانہ ہو گئے۔۔۔۔

اچھا تو یہ جنگلی بچے یہاں پڑھتے ہیں۔۔ تم لوگوں سے تو چن چن کر بدلے لوں گا۔۔ وہ سوچتے ہوئے اب اذکا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

انکو اسکول چھوڑنے کے بعد اب اذکا کا رخ اپنی منزل کی جانب تھا۔۔۔

اب شہری نے اسکا پیچھا کرنا شروع کیا۔۔۔۔

10 منٹ کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ ایک بلڈنگ میں داخل ہوئی۔۔۔

وہ ایک فیکٹری تھی۔۔ اسنے بایک پارک کی اور خود اندر چلی گئی۔۔۔۔

فیکٹری۔۔۔۔ یہ تو حنان کی فیکٹری ہے۔۔۔ لیکن یہ یہاں۔۔۔ یہاں کام کرتی ہے یہ۔۔۔ وہ کچھ حیران ہوا۔۔۔۔  
فحال تو اسے آفس سے دیر ہو رہی تھی۔۔۔ وہ یہ کام باقی دن کے لئے چھوڑ کر اپنے آفس کی طرف گاڑی بھگادی

۔۔۔

\* \* \*

امی اتنا کچھ ہو گیا اور آپ اب مجھے بتا رہی ہیں۔۔۔ آپی کو جب پتا چلا تو وہ فورن آگئیں۔۔۔۔

میں کیا کرو میں تو دونوں طرف پس کے رہ گئی ہوں۔۔۔ امی نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔۔ اور وہ جو میری لاڈلی بیٹی ہے نا

اسوہ۔۔۔ وہ بھی مجھ سے خفا ہو کر بیٹھی ہے۔۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔ میں خود اس سے بات کرتی ہوں۔۔۔؟؟ آپی اسوہ سے ملنے کے لئے اٹھی۔۔۔

ارے کیا بات کرو گی۔۔۔ وہ کسی کو بتائے گی تو نا۔۔۔ کچھ پھوٹ ہی نہیں رہی منہ سے۔۔۔ بس کہتی ہے جو ہونا تھا

ہو گیا۔۔۔ آپ لوگوں نے اس وقت میری نہیں سنی تو اب کیوں سنے گے۔۔۔ اب میں کسی کو صفائی پیش نہیں

کروں گی۔۔۔ باولی ہو گئی ہے وہ۔۔۔



تو ذوہا کو بلائیں۔۔ ناوہ اس سے پوچھے گی۔۔ آپ نے ایک اور حل نکالا۔۔۔  
تم کیا سمجھتی ہو۔۔۔ یہ حربہ میں نے نہیں آزمایا ہو گا۔۔ وہ بیچاری تو کب سے اسکے کمرے میں بیٹھی اس سے پوچھ  
رہی ہے۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔۔  
اچھا ابو کہاں ہیں۔۔؟؟ آپ نے پوچھا۔۔۔  
صبح سے طبیعت خراب ہے انکی۔۔ ابھی آرام کر رہے ہیں۔۔۔  
اچھا۔۔۔

\* \* \*

تو تم نے کسی کو کچھ بتایا کیوں نہیں۔۔ زوئی نے ساری بات سنتے ہوئے کہا۔۔۔  
تمہیں کیا لگتا ہے۔۔ میں نے کسی کو کچھ بتانے کی کوشش نہیں کی۔۔ ابو تو سننے کو تیار بھی نہیں تھے۔۔ اسوہ  
نے جواب دیا۔۔۔  
یقین نہیں آتا۔۔ وہ شخص اتنا گھٹیا بھی ہو سکتا ہے۔۔ زوہانے حنان کی تعریف میں کچھ کہنا چاہا۔۔۔  
صرف گھٹیا۔۔۔؟؟ یہ تو اس سے بھی آگے کا معاملہ ہے۔۔ اسوہ نے جواباً کہا۔۔۔  
اچھا زوئی تمہیں قسم ہے۔۔ جو تم نے ساری بات کسی کو بتائی تو۔۔۔  
اگر میں نے کسی کے منہ سے سنی۔۔ تو میں تم سے کبھی بات نہیں کروں گی۔۔ اسوہ نے اسے وارن کیا۔۔۔  
نہیں پکا کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔ زوئی نے کہا۔۔۔  
وعدہ کرو۔۔۔ اسوہ نے ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
وعدہ۔۔ زوہانے بھی اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

\* \* \*

واہ اماں۔۔۔ ماننا پڑے گا۔۔۔ کیسا وار کیا ہے آپ نے ماموں جان پر۔۔۔ کیسا اترا کر پھرتے تھے۔۔۔ مبشر نے کہا۔۔۔

اور کیا کتنے سالوں سے مجھے خوار کیا ہے۔۔۔ آخر انھیں میری بات ماننا ہی پڑی۔۔۔ اماں نے بھی جواب دیا۔۔۔ کیا ضرورت تھی رشتہ مانگنے کی جب وہ اپنے یار کے ساتھ گھوم رہی تھی۔۔۔ پتا نہیں کیا کیا گن کھلائے ہیں۔۔۔ پھوپھانے منہ بناتے ہوئے کہا کہا۔۔۔

ارے ایسی بھی کوئی نہیں بے حیا وہ۔۔۔ بھتیجی ہے میری وہ۔۔۔ اچھے سے جانتی ہوں اسکو۔۔۔ پھوپھو نے جواب دیا۔۔۔

اچھا اب رشتہ ڈال دیا ہے نا تو میری بات بھی سن لو۔۔۔ نکاح سے پہلے کیا کہنا ہے۔۔۔ پھوپھانے پھوپھی کو اپنے پاس بلاتے ہوئے سمجھانا شروع کیا۔۔۔

\*\*\*

یادوں میں تیری یاد تھی  
کیا یاد تھی کچھ یاد نہیں  
تیری یاد میں سب بھول گئے  
کیا بھول گئے کچھ یاد نہیں

وہ اسکی تصویر کو ہاتھوں میں لئے اس سے مخاطب تھا۔۔۔ کس حق سے تمہیں اپنا کہوں۔۔۔ اور بھولنا چاہوں بھی تو تمہیں نہیں بھلا سکتا۔۔۔

یہ دل کبخت مانتا ہی نہیں۔۔۔ اک یہی تو ہے جس پر انسان کا بس نہیں چلتا۔۔۔  
تمہاری مسکان۔۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے چاندنی رات میں چمکتا ہو اچاند۔۔۔

خیر اب تم میری نیندیں تو اڑا ہی چکی ہو۔۔ لیکن پھر بھی سونا تو ہے جو کہ زندگی کا اصول ہے۔۔ تو تم سے میں کل فارغ وقت میں بات کروں گا۔۔ اوکے۔۔ گڈ نائٹ۔۔  
اسنے وہ تصویر اپنی ڈائری میں چھپا دی۔۔۔

\* \* \*

آج اسکا نکاح تھا۔۔ امی نے اسکو کالج بھی نہیں چھوڑا۔۔ حالانکہ آج بہت اہم اسائنمنٹ جمع کروانی تھی۔۔ اتنی مشکل سے تو بنائی تھی۔۔ بہت ہنگامہ کیا اسنے۔۔ جب بات نابنی تو چپ کر کے بیٹھ گئی۔۔۔  
زوی۔۔ کے ہاتھوں اس نے اپنی اسائنمنٹ بھجوا دی۔۔۔  
اس چکر میں تو اسنے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا۔۔ اور اب پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔۔۔  
کمرے سے سیدھا اسکا رخ کچن کی جانب تھا۔۔۔

مل گئی فرصت کمرے سے باہر آنے کی تو تھوڑا کچن کو بھی دیکھ لو۔۔ امی برتن دھوتے ہوئے کہہ رہی تھیں  
۔۔۔۔

میرے سر میں درد ہے مجھے چائے بنا دیں۔۔ اسنے ان سنا کرتے ہوئے ڈیٹھائی سے کہا۔۔۔  
خود کے بھی تو ہاتھ ہیں۔۔ ایک چائے کا کپ ہی تو بنانا ہے بنالو۔۔ امی نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔۔  
کیوں بناؤں میں۔۔ جب آپ کی شادی تھی تو انکو مہینہ پہلے آپنے کام سے فارغ کر دیا۔۔ اور جب میری باری آئی  
تو چائے کا ایک کپ بھی میں خود ہی بناؤں۔۔ اسنے بھی چڑتے ہوئے کہا۔۔۔  
کوئی بات نہیں اسوہ تم جاؤ میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔ بھابی نے جواب دیا۔۔۔  
وہ چلی گئی۔۔۔ وہاں سے۔۔۔

پتا نہیں اس لڑکی کا کیا بنے گا۔۔ ہر بات کو اپنے انداز میں لیتی ہے۔۔ امی نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں چچی آپ فکرنا کریں آہستہ آہستہ سیکھ جائے گی۔۔۔ بھابی نے امی کو تسلی دینا چاہی۔۔۔۔

\*\*\*

بابا کہاں ہیں۔۔۔؟؟ اسنے ناشتے کی میز پر سارہ سے پوچھا۔۔۔

رات سے انکی طبیعت خراب ہے۔۔۔ اور تم نے پوچھنا تک گوارہ نہیں کیا۔۔۔ سارہ نے بھی ناراضگی سے جواب دیا

۔۔۔

تو مجھے رات کو ہوتا تھا نا۔۔۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اب کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟؟

بابا کو پوچھنے۔۔۔۔ یہ کہتے ہی اسنے بابا کے کمرے کی جانب رخ کیا۔۔۔

اسنے دروازے پر دستک دی۔۔۔۔

آ جاؤ۔۔۔ بابا نے کہا۔۔۔

کیسی طبیعت ہے آپ کی۔۔۔؟؟ اور اگر طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آپ ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئے۔۔۔۔ اندر

آتے ہی اسنے فکر مندی سے کہنا شروع کیا۔۔۔۔

اور بابا بستر پر پڑے بغور اسکا جائزہ لینے لگے۔۔۔

چلیں اٹھیں۔۔۔ میں لے جاؤں گا آپکو خود ڈاکٹر کے پاس۔۔۔ چلیں۔۔۔ ہنی نے کوئی جواب ناپاتے ہوئے کہا

۔۔۔

اب بھی جواب ناملا۔۔۔۔

کیا ابھی تک ناراض ہیں۔۔۔؟؟ انکو رخ پھیرتے ہوئے دیکھ کر حنان نے پوچھا۔۔۔

میں کون ہوتا ہوں تم سے ناراض ہونے والا۔۔۔ بابا نے اسکی طرف دیکھا تک نہیں۔۔۔



آپ ہی تو ہیں میرا سب کچھ۔۔ اسنے پاس بیٹھتے ہوئے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔  
بابا اسکو تکتے لگے۔۔۔

چلیں باقی باتیں بعد میں۔۔ اب پہلے ڈاکٹر۔۔۔ اسنے دوبارہ اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

۱

اور اگر اب آپ نہیں اٹھے نا تو میں آپ کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔  
ایک اولاد ہی تو ہے۔۔ جس کے معاملے میں ماں باپ بے بس ہو جاتے ہیں۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائے۔۔۔  
تو پھر بھی آپ لوگ اتنا تنگ کرتے ہیں اولاد کو۔۔۔ حنان نے بھی انکی مسکراہٹ دیکھ لی تھی۔۔۔  
اگر اس معاملے پر آگئے نا تو تم ہار جاؤ گے۔۔ بابا نے کہا۔۔۔  
چلیں نہیں آتا۔۔ اسنے ہنستے ہوئے انکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

\*\*\*

استغفر اللہ۔۔۔ میں تو سمجھا تھا کہ دو تین دن تک تمہارا سوگ جاری رہے گا۔۔۔ ہماری بچت ہو جائے گی۔۔۔ تین  
چار دن کا اچھا بھلا راشن بچ جائے گا۔۔ مگر تم تو یہاں چائے پاپے ٹھوس رہی ہو۔۔ فارس نے ہال میں داخل ہوتے  
ہی اسوہ کو چائے اور پاپے کے ساتھ انصاف کرتے دیکھ کر کہا۔۔۔  
تم سب لوگ مل کر مجھے یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ ایک بار زہر کا پیالہ پی کر مر جاؤ۔۔۔ جسے دیکھو ہاتھ دھو کر  
پیچھے پڑا ہے۔۔۔ باپ ہے کہ جس پر میں بوجھ بن گئی ہوں۔۔۔ اور ماں جو کچھ کھانے کے لئے نہیں دیتی۔۔۔ اور  
بھائی ہے کہ دشمن۔۔۔ جو کھانے پر نظر رکھ کر بیٹھا ہے۔۔۔ اسنے غصے کی وجہ سے ہاتھ والا پاپا بھی پھینک دیا  
۔۔۔ اور چلتی بنی۔۔۔

ارے میری بات تو سنو۔۔۔ فارس نے اسے روکنا چاہا۔۔۔ وہ بیچارہ تو اسکا موڈ ٹھیک کرنے آیا تھا۔۔۔ مگر اسے کیا پتا تھا کہ الٹا اسی پر وار آئے گا۔۔۔

\* \* \*

اب آپ نے ذرا بھی تاخیر نہیں کرنی دوائی کھانے میں۔۔۔ اچھا۔۔۔ اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔

وہ بابا کو گھر چھوڑ کر خود آفس کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

زوئی کالج سے واپسی پر بس کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک اسکے سامنے گاڑی رکی۔۔۔ وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔ حنان آفس کی جانب بڑھ رہا تھا تو اسکی نظر زوہا پر پڑی جو اکیلی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

آج وہ کالج نہیں گئی۔۔۔ اسکا دماغ اسوہ پر اٹکا تھا۔۔۔ اسنے زوہا سے اسوہ کے بارے میں پتا کرنے کے لئے اسکے سامنے گاڑی روک دی۔۔۔۔۔

زوہا کی نظر حنان پر پڑتے ہی اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔۔۔

اسوہ کہاں ہے۔۔۔؟؟ اسنے سیدھا زوہا سے اسوہ کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔۔

آپکو اس سے کیا۔۔۔ آپ نے جو کرنا تھا کر لیا نا۔۔۔ اب مہربانی کر کے یہاں سے چلے جائیں۔۔۔ زوئی غصے میں یہ کہتے پیدل چلتی بنی۔۔۔۔۔

میں نے۔۔۔ حنان نے زیر لب کہا۔۔۔ اور گاڑی سے اتر کر زوہا کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

میں نے کیا کیا۔۔۔؟؟

زوئی نے اس پر ایک نگاہ ڈالی اور گویا ہوئی۔۔۔۔۔

اتنا بڑا تماشا بنا کر آپ کہتے ہیں کہ آپ نے کیا کیا۔۔۔؟؟

آپ explain کریں گی۔۔۔ حنان نے دونوں بازو آگے کی طرف باندھتے ہوئے کہا۔۔۔

زندگی برباد کر دی آپ نے اسوہ کی۔۔۔ کہیں کا نہیں چھوڑا آپ نے اسکو۔۔۔ زوئی تیش میں آگئی۔۔۔

آخر بگاڑا کیا تھا اسوہ نے آپکا۔۔۔ ہاں۔۔۔ جتنا اسنے آپکے ساتھ کیا ہے نا۔۔۔ اس سے کئی زیادہ آپ نے اسکے ساتھ برا کیا ہے۔۔۔

میں نے برا کیا ہے۔۔۔ آپکی دوست نے بھری بازار میں کئی دفع بے عزتی کی ہے میری۔۔۔ اور آپ کہتی ہے یہ میں نے برا کیا ہے۔۔۔ حنان نے بھی رعب ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ اپنی بے عزتی پر افسوس کر رہے ہیں کیوں۔۔۔ کیوں کہ آپ مرد ہیں۔۔۔ اور وہ جسکی عزت کا پورے خاندان میں آپ نے تماشا بنا کر رکھ دیا ہے۔۔۔ آپکی وجہ سے بد کرداری کا ٹھپا لگا ہے اسکی پیشانی پر عزت کی وجہ سے وہ رسم کی بھینٹ چڑھنے جا رہی ہے۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں کہ وہ عورت ہے۔۔۔ اسکی کوئی عزت نہیں۔۔۔ مطلب کیا ہے آپکی اس بات کا آخر آپ کہنا کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟ حنان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نکاح ہے آج شام اسکا۔۔۔ چڑھ رہی ہے وہ سولی پر۔۔۔ اور صرف آپکی وجہ سے۔۔۔ کی۔۔۔ کیا۔۔۔ نکاح۔۔۔؟؟ حنان کو تو اچھا بھلا جھٹکا لگ گیا۔۔۔

مطلب کیسے۔۔۔ کیوں۔۔۔ میری وجہ سے کیوں۔۔۔؟؟ سمجھتے ہوئے اسنے پوچھا۔۔۔

نا آپ اسکو زبردستی گاڑی میں بیٹھاتے۔۔۔ نا اسکو پھپھو آپکے ساتھ دیکھتیں۔۔۔ اور نا اسکے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا۔۔۔ زوئی یہ کہتے ہی آگے بڑھی۔۔۔

مجھے پوری بات بتاؤ۔۔۔ حنان بھی اسکے پیچھے چلنے لگا۔۔۔

خدا کے لئے۔۔ اب پیچھا چھوڑ دیں اسکا۔۔ اور میرا بھی۔۔ زوئی نے اس کے آگے ہاتھ باندھتے ہوئے طنز سے کہا۔۔ اگر آپ کے ساتھ مجھے کھڑے یہاں کسی نے دیکھ لیا تو میرا بھی تماشبا بن جائے گا۔۔ یہ کہتے ہی وہ بس میں چڑھ گئی۔۔۔

اور حناں وہاں تھوڑی دیر گم سم کھڑا۔۔ زوئی کے لفظوں پر غور کر رہا تھا۔۔

\* \* \*

میں ایک شرط پر یہ نکاح کروں گی۔۔۔ وہ ہاتھ باندھے کھڑی تھی اپنا فیصلہ سنانے۔۔۔ وہاں ابو اور بھائی جان کے علاوہ باقی سب گھر والے موجود تھے۔۔۔ کیسی شرط۔۔۔؟؟ امی نے پوچھا۔۔۔

سب اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔۔ میرے نکاح کے ساتھ۔۔ زوئی اور فارس کا بھی نکاح ہو گا۔۔۔ کیا۔۔۔؟؟ سب نے ایک ساتھ پوچھا۔۔ سوائے فارس کے۔۔۔ وہ غریب تو شکا کڈ میں تھا۔۔

ورنہ میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔ مطلب دھمکی۔۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو۔۔۔ فارس نے بلا آخر پوچھ ہی لیا۔۔۔

پاگل ہو گئی ہو۔۔۔؟؟ امی نے کہا۔۔۔

لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ مطلب۔۔۔ یہ آپنی تھیں۔۔۔

دیکھو تم مکر تو نہیں جاؤ گی نا۔۔ فارس نے سب کو چھوڑ چھاڑ کر اسوہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بیچارگی سے کہا۔۔۔



بامشکل اسوہ نے اپنی ہنسی دبائی۔۔۔

اس موڑ پر وہ ہنسنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

بلکل میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔۔ نکاح تو اسکا ہونا ہے۔۔۔ پھر آج ہی کیوں نہیں۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔

ہاں مجھے منظور ہے۔۔۔ بلکہ قبول ہے۔۔۔ فارس نے جھٹ سے کہا۔۔۔

اسکی اس حالت پر سب نے ہنسی دبائی۔۔۔

نہیں ایسا بلکل نہیں ہوگا۔۔۔ تمہارے ابو نہیں مانے گے۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔ کیوں نہیں مانیں گے۔۔۔ فارس نے کہا۔۔۔

ایک سیکنڈ۔۔۔ اسوہ نے فارس کو چپ کراتے ہوئے خود گویا ہوئی۔۔۔

اگر آپ ابو کو منائیں گی تو وہ ضرور مان جائیں گے۔۔۔ ہاں البتہ آپ کی خواہش نا ہو کہ بیٹے کی شادی دھوم دھام سے

کرنی ہے۔۔۔ بوجھ تو بیٹی ہے۔۔۔ مینا۔۔۔ آخر میں تو اسکا لہجہ ہی بدل گیا۔۔۔

یہ تمہارے دماغ میں کون اتنی میل بھرتا ہے میرے خلاف۔۔۔؟؟ میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔ دشمن تھوڑائی نا

ہوں۔۔۔ میرے لئے جیسے فارس ویسے تم۔۔۔ کبھی میرے پیار میں تمہارے لئے کمی آئی۔۔۔ امی رونے لگیں۔۔۔

جب خود ماں بنو گی تب ہی احساس ہوگا۔۔۔ ابھی تمہیں احساس بلکل نہیں۔۔۔ امی یہ کہتی چلی گئیں۔۔۔

اور وہ ندامت کے مارے انھیں روک بھی ناسکی۔۔۔

سنا ہے جب انسان بڑا ہوتا جاتا ہے تو وہ اور سمجھدار ہوتا ہے لیکن تم تو اپنی بچی ہوئی عقل بھی کھور ہی ہو۔۔۔ آپی

نے اسکو شرم دلانا چاہی۔۔۔

جاؤ اب انھیں مناؤ۔۔۔ کل سے تمہارے لئے فکر مند ہیں۔۔۔ اگر تم خوش نہیں ہونا تو وہ بھی ڈھول نہیں پیٹ

رہیں۔۔۔ آپی بھی یہ کہتے ہی چلی گئیں۔۔۔

اسنے فارس کی جانب دیکھا۔۔ جو اسی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔  
فارس نے بھی اسکو امی کے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔۔  
وہ وہیں چل دی۔۔۔۔۔  
امی۔۔۔۔۔ اسنے پکارا۔۔  
مگر وہ کپڑے تہہ کر رہی تھیں۔۔۔  
امی ی ی۔۔۔ اسنے کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔  
مت بلاؤ مجھے۔۔۔ امی کارو کھا جواب۔۔۔  
تو اور کیسے بلاؤں۔۔۔ وہ انکے پاس آتے ہوئے بولی۔۔۔  
امی معاف کر دیں۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ اسنے کان پکڑے۔۔۔  
ایسی غلطی ہی کیوں کرو جس کے لئے شرمندہ ہونا پڑے۔۔۔ امی نے تحمل سے کہا۔۔۔  
میں بہت بد تمیز ہو گئی ہوں نا۔۔۔ وہ امی کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔  
لحاظ والی کب تھی۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔  
اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔ میں ماشا اللہ بہت لحاظ والی تھی۔۔۔ بلکہ ہوں۔۔۔  
معاف کر دیں معاف کر دیں۔۔۔ آئندہ کبھی نہیں کروں گی پکا والا۔۔۔ وہ زبردستی امی سے چمٹ گئی۔۔۔  
اچھا نا بس اب۔۔۔ دم گھٹ رہا ہے میرا۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔  
آپ خفا تو نہیں ہیں نا۔۔۔ اسنے دوبارہ پوچھا۔۔۔  
نہیں۔۔۔ امی نے نا میں سر ہلایا۔۔۔  
میری پیاری امی جان۔۔۔ اسنے امی کو پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اور جانے ہی لگی تھی کہ پھر رک گئی۔۔۔

ابو سے بات ضرور کریں گی نا۔۔  
آئیں تو کرتی ہوں۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔  
وہ انھیں وہیں سے فلائینگ کس کرتے ہوئے چلی گئی۔۔۔  
پگلی۔۔۔ امی بھی مسکرا دیں۔۔۔

\* \* \*

کافی دیر تک سوچنے کے بعد اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔ اب اس کا رخ معید کے آفس کی جانب تھا  
۔۔ اب معید ہی اسکی کوئی مدد کر سکتا ہے۔۔ اس نے گاڑی کی رفتار اور بڑھادی۔۔۔

\* \* \*

پھوپھو آئیں تمھیں نکاح کا جوڑا لے کے۔۔ جب اسے پتا چلا تو سلگ اٹھی۔۔ آج تو ان سے دو دو ہاتھ کر لوں۔۔ یہ کہتے  
ہی وہ اپنے کمرے سے نکلی۔۔  
ہائے میں تو تھک گئی۔۔ بھاگ بھاگ کر بڑا ہی پیارا جوڑا ڈھونڈا ہے اپنی بہو کے لیے۔۔۔ وہ خوش ہوتے ہوئے  
بولیں۔۔۔

ارے پھوپھو آپ۔۔۔؟؟ کیسی ہیں آپ۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ خوش ہوتے ہوئے ان کے گلے لگ گئی۔۔۔  
بڑا پیار آرہا ہے پھوپھو پر۔۔۔ پھوپھو بھی حیران ہوتے ہوئے بولی۔۔۔  
آپ پر پیار نہیں آئے گا تو اور کس پر آئے گا۔۔ لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
امی تو حیران کے ساتھ ساتھ پریشان بھی تھیں کہ اسوہ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔  
ارے امی۔۔ پھوپھو گرمی سے آئیں ہیں۔۔ انکی خدمت تو کریں نا۔۔ اسوہ نے ماں سے کہا۔۔۔  
ارے نہیں میں بس پانی پیو گی۔۔۔ پھوپھو نے منہ کور گڑتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ پانی کیوں۔۔۔ ہم تو آپکو زہر بھی پلا دیں گے۔۔۔ آخری والا جملہ اسنے آرام سے کہا۔۔۔ جوامی نے باخوبی سن لیا تھا۔۔۔ ہنسی دباتے ہوئے کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

یہ جوڑالائی ہوں۔۔۔ اچھے سے تیار ہونا اور مہندی بھی لگانا۔۔۔ مبشر کو بہت پسند ہے۔۔۔ پھوپھو نے خوش ہوتے ہوئے اسکے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

بہت شوق ہے نا آپکو اپنے بیٹے کی شادی رچانے کا۔۔۔ اب اسوہ سنجیدہ تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔ کیوں نا ہو۔۔۔ اکلوتا بیٹا ہے میرا۔۔۔

ہم م۔۔۔ آپکے اس اکلوتے بیٹے کا بینڈ تو میں بجاؤں گی۔۔۔ اسوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟ جھٹکا لگنے کی باری پھوپھو کی تھی۔۔۔

بہت شوق ہے نا آپکو مجھے اپنی بہو بنانے کا۔۔۔ تو بنائے۔۔۔ میں نے بھی آپکو آپکے اگلے پچھلے یادنا کروائے نا تو میرا نام بھی اسوہ نہیں۔۔۔

اے لڑکی۔۔۔ یہ کیا بول رہی ہو۔۔۔ پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔۔ پھوپھو گھبرا گئیں۔۔۔

ارے آپ تو ابھی سے گھبرا گئیں۔۔۔ ابھی تو آپکو بہت طویل سفر کرنا ہے۔۔۔ وہ امی اور چچی جان تھیں جو آپکے ظلم برداشت کرتی گئیں۔۔۔ لیکن میں اسوہ ہوں اسوہ۔۔۔ اسنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

۔۔۔ لٹو تو آپکا بیٹا پہلے سے ہے مجھ پر۔۔۔ اپنی انگلیوں پر نچاؤں گی اسکو۔۔۔ میرے ایک اشارے کا منتظر ہو گا وہ۔۔۔ اسکو چھین لوں گی آپ سے۔۔۔

ہائے۔۔۔ ثریا۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔ دیکھو تمہاری بیٹی کیا اول فول بک رہی ہے۔۔۔ پاگل ہو گئی ہے۔۔۔ پھوپھو نے امی کو آوازیں لگانا شروع کیں۔۔۔

کیا ہو گیا آپا۔۔۔ امی بھاگتی ہوئی آئیں۔۔۔



ارے امی کچھ نہیں میں تو پھوپھو کو یہ کہہ رہی تھی کہ ہم دونوں ساس بہو مل کر مثال قائم کریں گے،۔۔ ایک انوکھی مثال۔۔۔ مینا پھوپھو۔۔۔

میں میں چلتی ہوں اور بھی کام ہیں گھر میں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ یہ کہتے ہی پھوپھو جانے لگیں تھیں کہ اسوہ نے آواز دی۔۔

ارے پھوپھو ایک بات تو میں آپکو بتانا بھول گئی۔۔ شام کو فارس اور زوہا کا نکاح ہے۔۔ آپ آنا مت بھولنے گا۔۔۔ آپ کی ہر چال پر میری نظر ہے۔۔۔ آخری والا جملہ اسنے سرگوشی میں کہا۔۔۔ پھوپھو ہکا بکارہ گئیں۔۔۔

اور پیچھے سے وہ مسکرا دی۔۔۔

\*\*\*

وہ شہری کے ساتھ معید کے ہاں موجود تھا۔۔۔

تیرا معاملہ تو بڑا سیریس ہے۔۔۔ معید نے اسکی کہانی سن کر اسکے جواب میں کہا۔۔۔ اندازہ تو مجھے بھائی کی شادی پر ہو گیا تھا۔۔۔ مگر معاملہ اس حد تک پہنچ جائے گا مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔ یار کیوں خام خا میں اندازے لگا رہے ہو۔۔۔ حل بتاؤ اسکا حل۔۔۔ حنان نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔ اب اسکا ایک ہی حل ہے۔۔۔ معید نے کہا۔۔۔

وہ کیا۔۔۔ ان دونوں نے ایک ساتھ پوچھا۔۔۔

بھول جا اسکو۔۔۔

کیا۔۔۔ تو پاگل ہے۔۔۔ میری وجہ سے آج وہ مصیبت میں ہے۔۔۔ اور تو کہتا ہے کہ میں اسے بھول جاؤں۔۔۔

اگر اتنی ہی اسکی فکر تھی تو۔۔ اسکو اس حال میں پہنچایا کیوں۔۔؟؟ حنان کی آواز تیز ہوتے دیکھ کر معید نے بھی اپنی آواز اونچی کر لی۔۔۔

ریلیکس یار کیا ہو گیا ہے۔۔ مسئلہ ایسے حل نہیں ہو گا جس طرح تم آپس میں لڑ رہے ہو۔۔ شہری نے بیچ میں کہا۔۔۔

تو کیا کریں۔۔ تو ہی بتا۔۔۔

معیر بھائی۔۔۔ شہری نے جواب دیا۔۔۔

وہ کیا کریں گے۔۔۔ حنان نے پوچھا۔۔۔

وہ انکا سسرال ہے اب وہی کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔ شہری نے کہا۔۔۔

اور وہ کسی سوچ میں پڑ گیا۔۔۔

\*\*\*

گدھی۔۔۔ تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے کیوں ڈبو رہی ہو۔۔۔ جب زوئی کو پتا چلا کہ اسکے نکاح کی بھی بات چل رہی ہے وہ بھی اسوہ کی وجہ سے۔۔۔ تو وہ اسوہ کہ سر پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

پاگل کیوں بن رہی ہو۔۔۔ تمہارا نکاح مبشر سے نہیں ہو گا۔۔۔ فارس سے ہو گا۔۔۔ اتنا چلاؤ مت۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔

پتا ہے۔۔۔ تمہارا نانا داغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ میں نہیں کروں گی ابھی نکاح۔۔۔ زوئی نے صاف صاف کہہ دیا۔۔۔

دیکھتی ہوں کیسے نہیں کرتی ہو تم۔۔۔ اسنے بھی ہٹ دھرمی سے جواب دیا۔۔۔

تم۔۔۔ کیا سوچ کر تم نے یہ فیصلہ کیا ہاں۔۔۔ آخر کار زوئی بھی زچ ہو گئی۔۔۔

یار پتا ہے کیا۔۔۔ میری کبھی شادی نہیں ہوئی نا تو اس لئے experience نہیں ہے۔۔۔ میں نے سوچا تم ساتھ ہو گی

تو دل کو تسلی ہو گی۔۔۔ اسوہ نے ڈیٹھائی سے جواب دیا۔۔۔

میں اپنا دماغ دیوار پر ماروں مگر تم نہیں سدھرو گی۔۔۔  
زونی بھی زچ ہوتی یہ کہہ کر چلی گئی۔۔۔

\* \* \*

ہم م۔۔۔ بڑا ہی مشکل کام ہے۔۔۔ میرے سر صاحب تھوڑے جذباتی ہیں۔۔۔ کہیں غصے میں آکر کہیں مجھے بھی  
دو تین رکھ دیں تو۔۔۔؟ معیز نے جواب دیا۔۔۔

ارے بھائی خدا کا واسطہ ہے کچھ کرو۔۔۔ میرا شیر جیسا دوست۔۔۔ کیا حالت بنالی ہے اس نے اپنی۔۔۔ شہری نے  
بیچارگی سے معیز کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

جس پر حنان نے اسے ٹھونکا مارا۔۔۔

میری بات مانو۔۔۔ اپنے پر نٹس کو لے جاؤ۔۔۔

یار انکو منانے میں بھی وقت لگے گا اور تب تک شاید دیر ہو جائے۔۔۔ حنان نے گھڑی میں وقت دیکھتے ہوئے کہا

۔۔۔

ہم۔۔۔ کچھ کرتے ہیں۔۔۔ فکر نہ کرو۔۔۔ معیز نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔۔۔

\* \* \*

ارخ۔۔۔ میں یہ ستاروں والا جوڑا پہنوں۔۔۔

اس سے اچھا تو یہ ہے کہ میں کفن پہن لوں۔۔۔ میں نہیں پہنتی۔۔۔

اسنے صاف منکر دیا۔۔۔ پھوپھو کا لایا ہوا جوڑا پہننے سے۔۔۔

دیکھو اب کوئی تماشا مت کرو۔۔۔ بس تھوڑی دیر ہے نکاح میں۔۔۔ آپ نے اسے سمجھایا۔۔۔

اچھا تم نا پہنو یہ نیا جوڑا جو بھائی جان کی شادی پر پہنا تھا وہ پہن لو۔۔۔ آپ نے حل نکالا۔۔۔

نانا کر کے بھی رشتے داروں کو ملا کر کافی لوگ آئے تھے نکاح پر۔۔۔  
کافی لوگ تو پھوپھو والوں کی طرف سے تھے۔۔

اسوہ کے نکاح سے دس منٹ بعد زوہا اور فارس کا نکاح تھا۔۔۔۔  
نادیہ۔۔۔ ماں کو بلا اپنی۔۔۔ پھوپھو پھانے حکم دیا۔۔۔

بولو جی کیا بات ہے۔۔ پھوپھو نے آتے ہوئے کہا۔۔۔

نکاح شروع ہونے والا ہے جلدی بات کرو اپنے بھائی سے۔۔ کہیں دیر نا ہو جائے۔۔  
اچھا چلو میرے ساتھ۔۔

\* \* \*

پھوپھو آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔ آپ کو پتا ہے جیسے جیسی چیز لعنت ہے اور آپ پھر بھی اسکا مطالبہ کر رہے ہیں  
۔۔۔ بھائی جان تیش میں آگئے۔۔۔

بھائی دیکھو۔۔۔ ایک تو آپ لوگوں کی بیٹی پر اتنا بڑا دھبہ لگا ہے۔۔ ہم پھر بھی آپکی بیٹی کو اپنا رہے ہیں۔۔۔ ورنہ کون  
رشتہ کرتا۔۔۔ پھوپھو پھانے کہا۔۔۔

میری بہن کے بارے میں ایک اور لفظ نہیں کہئے گا۔۔ ورنہ میں لحاظ نہیں کروں گا۔۔ بہت بول لئے آپ لوگ  
۔۔۔ فارس نے انھیں وارن کیا۔۔۔

لڑکے تمیز سے بات کرو بڑوں کے فیصلے میں مت آؤ۔۔۔ پھوپھو پھانے اسے ڈانٹ دیا۔۔  
ابونے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

دیکھیں بھائی جان۔۔ نکاح تو تب ہو گا جب آپ ہمارا مطالبہ پورا کریں گے۔۔۔ ورنہ یہ برادری کیا کہے گی۔۔۔ کہ بیٹی  
کا نکاح رک گیا۔۔۔ پھوپھو نے اپنی چال چلنا شروع کی۔۔۔



چہ۔۔۔چہ۔۔۔آمنہ مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ تم نے میری وفاداریوں کا صلہ اس طرح سے مجھے دیا ارے چور بھی دس گھر چھوڑ کر ڈاکہ ڈالتا ہے۔۔۔تم نے تو اپنے بھائی کو لوٹ لیا۔۔۔میں نے کیا نہیں کیا تمہارے لئے۔۔۔تمہارے دکھ سکھ میں تمہارا ساتھ دیا اور آج تم یہ سلوک کر رہی ہو۔۔۔تمہاری خاطر میں نے اپنی بیٹی پر شک کیا۔۔۔میں نے تو تمہاری خاطر اسکے نکاح کے لئے حامی بھری تھی کہ تم مجھ سے خفا نا ہو جاؤ۔۔۔تمہیں احساس کمتری نا ہو۔۔۔کہ بھائی نے میرا ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔اور کیا فائدہ جو اگر میری بیٹی کا رشتہ نا ہوا تو۔۔۔وہ بیٹھ کر اپنے باپ کی کمائی کھائے گی۔۔۔لوگوں کی خیرات نہیں۔۔۔میری بیٹی بوجھ نہیں مجھ پر۔۔۔ابو نے بات ختم کی۔۔۔پھوپھو شرمندہ ہوئیں۔۔۔مگر منہ سے کچھ کہا نہیں۔۔۔

پھوپھا کچھ کہتے اس سے پہلے فارس نے کہا۔۔۔

وہ رہا باہر کا راستہ۔۔۔اگر نظر نا آئے۔۔۔تو میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

اپنے ہماری بے عزتی کر کے اچھا نہیں کیا۔۔۔پھوپھا بڑا تے ہوئے چلے گئے۔۔۔آپکی بیٹی آپکے در پر ہی بیٹھی رہے گی۔۔۔پھر آنا گڑ گڑاتے ہمارے دروازے پر۔۔۔

پھوپھی جان۔۔۔۔۔یہ آپکا ستاروں والا جوڑا۔۔۔عبیرہ نے بڑے پیار سے انھیں پکارا۔۔۔

ہم م۔۔۔وہ نتھنے پھلاتی وہاں سے چلی گئیں۔۔۔

ابو آپ ٹھیک ہیں۔۔۔بھائی جان نے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ابو نے کہا اور پانی پینے لگے۔۔۔

وہ اٹھنے لگے تھے کہ معیز اور اسکی ٹیم نمودار ہوئی۔۔۔

بیٹھے رہے۔۔۔معیز نے انھیں سلام کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سب حیران ہوئے معیز کی ٹیم کو دیکھ کر۔۔۔مطلب حنان اور شہری کو۔۔۔

کیا ہوا بیٹا خیریت۔۔۔ ابو نے پوچھا۔۔

جی ابو۔۔ وہ انہیں کچھ کہنا تھا آپ سے۔۔۔

معیز نے حنان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

حنان نے ساری کہانی انکے گوش گزار دی۔۔ جس کو سن کر وہ حیران ہوئے۔۔

سر۔۔ میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔ مگر میرا ایسا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا۔۔ میں شرمندہ ہوں اپنی

حرکت پر مگر میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔ وہ شخص جو آپ کی بیٹی کا پیچھا کر رہا تھا۔۔ وہ ایک سمگلر تھا۔۔ میں

نے غلطی کی ہے اور میں اسکا ازالہ بھی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ حنان نے انکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ایک منٹ۔۔ وہ کچھ بولتا اس سے پہلے ابو نے روک دیا۔۔۔

حنان کچھ آگے بولتا اس سے پہلے ابو نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔۔

حنان سے زیادہ شہری کو پسینہ آگیا۔۔

اسنے حنان کو دیکھا اور حنان نے معید کو۔۔ جس نے اسے آنکھ کے اشارے سے تسلی دی۔۔۔۔

اسوہ کو بلاؤ۔۔۔ ابو نے فارس کو اشارہ کیا۔۔۔

آئے آئے مزے۔۔۔ اللہ میں تیرا کیسے شکر ادا کروں۔۔ اسنے خوشی سے بیڈ پر چھلانگ لگاتے ہوئے کہا

۔۔۔۔

2 رکعت نفل ادا کرنے سے۔۔۔ بیچ میں عبیرہ بولی۔۔۔

ارے ارے دو کیا میں تو چار پڑھوں گی۔۔ اسنے خوشی سے جھومتے ہوئے کہا۔۔۔

چار نہیں چھ پڑھنا۔۔۔ پہلے ابو کے دربار میں حاضری لگواؤ۔۔۔ فارس نے کمرے میں آتے ہی کہا۔۔۔

کیوں اب کیا ہوا۔۔۔؟؟

بڑا ہی سیریس معمہ چل رہا ہے۔۔۔۔۔ چلو تم سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ فارس نے کہتے ہی آگے قدم بڑھا دیئے

۔۔۔۔۔

سب سے کیا مطلب۔۔۔۔۔ اباڑے میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔ آپنی میرے ساتھ چلیں۔۔۔۔۔ اسنے روتی شکل بنا کر کہا

۔۔۔۔۔

امی تو ہے وہاں۔۔۔۔۔ اچھا چلو۔۔۔۔۔ وہ بھی انکے ساتھ چل دیں۔۔۔۔۔

اسوہ نے جوں ہی وہاں قدم رکھا۔۔۔۔۔ جس ہستی کو دیکھ کر اسکے ہوش ہی اڑھ گئے۔۔۔۔۔

حنان کی اسوہ پر نظر پڑتے ہی اسکی نظر اسوہ پر ٹھہر سی گئی۔۔۔۔۔

گولڈن گھٹنوں تک آتا فراک۔۔۔۔۔ گولڈن رنگ کا کام دار شفون کا دوپٹہ۔۔۔۔۔ سر کو ڈھانپے۔۔۔۔۔ آگے کی کچھ لٹیں باہر کو نکلی تھیں۔۔۔۔۔

یہ انسان یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔ اسنے آتے ہی بلند آواز میں کہا۔۔۔۔۔ سب اسے حیرت سی دیکھنے لگے۔۔۔۔۔ اسکو تو

میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ جوتی اتار کر پھینکنے ہی لگی تھی کہ آپنی نے روک دیا۔۔۔۔۔

ادھر حنان جو اسوہ کو تنکنے میں گم تھا۔۔۔۔۔ اسوہ کی چنگھاڑتی ہوئی آواز اسکے کانوں میں پڑتے ہی وہ حال میں واپس آیا

۔۔۔۔۔

اسوہ کو جوتی اتارتے دیکھ کر شہری نے سرگوشی کی۔۔۔۔۔

ابے یہ کیا کر رہی ہے۔۔۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔۔۔ اس توپ کا نشانہ تو بن بھری جوانی میں مجھے بے عزت نہیں ہونا۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی شہری نے

صوفے کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔۔۔۔۔

اسکی اس حرکت پر معید سمیت معیز نے بھی اپنی ہنسی دبائی۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو۔۔۔ پاگل ہو۔۔۔ آس پاس تو دیکھو۔۔۔ آپ نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔  
دیکھتے ہیں تو دیکھنے دیں۔۔۔ میں کسی سی ڈرتی نہیں۔۔۔ لیکن یہ شخص یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔ اسے نکالے یہاں سے  
۔۔۔ وہ پھٹ پڑی۔۔۔

اچھا۔۔۔ دیکھوں گا تو میں تمہیں۔۔۔ حنان دل میں اس سی مخاطب تھا۔۔۔  
ہوش میں آؤ۔۔۔ میں نے یہ ہنگامہ کرنے کے لئے تمہیں یہاں نہیں بلایا۔۔۔ ابو اس پر غصہ ہوئے۔۔۔  
وہ چپ ہو گئی۔۔۔

اس دن کیا ہوا تھا۔۔۔ بتاؤ۔۔۔  
اب کوئی فضول بات منہ سے نازکالنا۔۔۔ جو پوچھ رہے ہیں وہی بتاؤ۔۔۔ آپ نے پہلے سے اسے وارن کرتے ہوئے  
کہا۔۔۔

اس نے A to z ساری داستان بیان کر ڈالی۔۔۔  
جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ ابو نے حکم صادر کیا۔۔۔  
وہ حنان کو شعلہ بارنگاہوں سے گھورتی ہوئی چلی گئی۔۔۔  
معید مسلسل فون میں مصروف تھا۔۔۔  
مجھے کوئی شکایت نہیں آپ سے۔۔۔ آپ جاسکتے ہیں۔۔۔ ابو کے تاثرات بہت سخت تھے۔۔۔  
حنان نے معیز کی طرف دیکھا۔۔۔

جسنے اسکو آنکھوں ہی آنکھوں تسلی دینا چاہی۔۔۔  
مگر ابو۔۔۔ یہ واقعی شرمندہ ہے۔۔۔ اور ازالہ بھی کرنا چاہتا ہے۔۔۔  
کیسا ازالہ۔۔۔؟؟ ابو نے پوچھا۔۔۔



اسوہ سے نکاح کا ازالہ۔۔۔۔

یہ ناممکن ہے۔۔۔

کیوں ابو آپ دیکھیں تو سہی۔۔ لڑکا اچھا ہے۔۔۔ اور۔۔

بس صرف لڑکا اچھا ہے۔۔ اسکے گھر والے اسکے ماں باپ۔۔ انکا خاندان کون ہے۔۔ کیسا ہے۔۔۔ میں ایسے

کسی راہ چلتے کو کیسے اپنی بیٹی پکڑا دوں۔۔۔ ابو نے کہا۔۔۔

یہ بات سن کر تو حنان کو غصہ ہی آگیا۔۔۔

دیکھیں سر۔۔۔ شرمندگی اپنی جگہ۔۔۔ لیکن میں اپنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ اور رہی بات۔۔۔ راہ چلنے

کی تو میں کوئی راہ چلتا نہیں۔۔۔ یہ آپ بھی اچھے سے جانتے ہوں گے۔۔۔ اور رہی میرے خاندان کی تو اسکے بارے

میں آپ کسی سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔۔۔ ہر کوئی اچھے لفظ ہی استعمال کرے گا۔۔۔

سب اسکی جانب غور سے دیکھنے لگے اسکی باتیں سننے میں مگن تھے۔۔۔

۔۔۔ میں آپکی بیٹی کو عزت اپنانا چاہتا ہوں۔۔۔ اور اگر آپ ایسا نہیں چاہتے تو آپکی مرضی ہے۔۔۔ میرے لئے بھی

رشتوں کی کمی نہیں۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

معید اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

سلیمان صاحب کچھ کہتے اس سے پہلے۔۔۔ معید کی امی تشریف لائیں۔۔۔

انکی یہاں موجودگی سے معید کو اطمینان ہوا۔۔۔

ابے اب کھڑا ہوا ہے تو نکل بھی نا۔۔۔ شہری نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

کیا پتا اب بھی کوئی چانس باقی ہو۔۔۔ حنان نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

ہاں ہیر و تو بن گیا ہے میرے لئے رشتوں کی کمی نہیں۔۔۔ شہری نے اسکی نقل اتاری۔۔۔ اب کیا چانس کی بات کر رہا ہے۔۔۔

جب شکل اچھی نا ہو تو بات اچھی کر لیا کرو۔۔۔ اس پر بھروسہ رکھو۔۔۔ وہ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ حنان نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بے شک۔۔۔ وہ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ بھی زیر لب بڑبڑایا۔۔۔ معیز نے اسکو دوبارہ بٹھا دیا۔۔۔

بھائی صاحب۔۔۔ میں جانتی ہوں یہ آپ کا آپس کا معملا ہے مجھے بیچ میں نہیں بولنا چاہئے۔۔۔ شگفتہ جی نے بات کرنا شروع کی۔۔۔

لیکن جیسے مجھے معید عزیز ہے ویسے ہی یہ بھی ہے۔۔۔ انہوں نے حنان کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اصل میں اسکے والدین یہاں نہیں۔۔۔ کسی کام سے شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور انھیں آنے میں وقت لگے

گا۔۔۔ اس لئے اسکی طرف سے میں اسوہ کا رشتہ مانگتی ہوں۔۔۔

لیکن بہن آپ بات کو سمجھ نہیں رہیں۔۔۔ میں۔۔۔

بس بھائی صاحب۔۔۔ کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں۔۔۔؟؟

جی بھروسہ تو ہے مگر۔۔۔

تو پھر کیا مسئلہ ہے۔۔۔ انکے خاندان کو میں اچھی طرح سے جانتی ہوں۔۔۔ ماشا اللہ ہستی والے ہیں۔۔۔ اپنا کاروبار

۔۔۔ اور اخلاق میں بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔ آپ کی بیگم تو مل چکی ہوں گی انسے معیز کی شادی پر۔۔۔

انکی اس بات پر ابو سوچ میں پڑ گئے۔۔۔

ابو آپکی بیٹی بہت خوش رہے گی۔۔۔ اسکی گر نٹی میں لیتا ہوں۔۔۔ معیز نے یہ بات کہہ کر ابو کو اور بھی یقین دلایا۔۔۔

ابو نے بھائی جان کی طرف دیکھا۔۔۔ جیسے پوچھنا چاہ رہے ہوں۔۔۔

انہوں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ مگر ابھی فلحال نکاح ہو گا رخصتی نہیں۔۔۔

جیسا آپ کہیں۔۔۔ جب آپ کہیں گے تب رخصتی ہو گی۔۔۔ آپ کی رضامندی سے۔۔۔ معیز نے جواب دیا۔۔۔

اوی۔۔۔ مبارک ہو۔۔۔ بھائی، تو بھی دولہا بنے گا۔۔۔ شہری نے مبارک دی۔۔۔

اب کوئی ایسا کام مت کرنا کہ جسکی وجہ سے ہم جھوٹے پڑ جائیں۔۔۔ معیز نے مبارک کے ساتھ ساتھ اسے

تاکید بھی کی۔۔۔

شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ اسنے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔۔

یار میں دولہا ہوں مجھے بھی تیار ہونا ہے۔۔۔ ایک گھنٹے بعد نکاح ہے میرا۔۔۔ اسنے بیچارگی سے کہا۔۔۔

ہاں بھائی کیوں نہیں چل تجھے سہرہ بھی باندھے گے۔۔۔ معیز نے اسے شانوسے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

پاگل ہو۔۔۔ میں نہیں باندھوں گا کوئی سہرہ۔۔۔ اسنے صاف منکر دیا۔۔۔

ارے فکرنا کر تجھے تو اسپیشل والا سہرہ پہنائیں گے وہ جو گدھے کے منہ پر بندھا ہوتا ہے۔۔۔ شہری نے مذاک

اڑایا۔۔۔

چل۔۔۔ وہ تو اپنے لئے سمبھال کر رکھ۔۔۔

\*\*\*

میں بتا رہی ہوں میں چھت سے کود جاؤں گی مگر اس گھٹیا انسان سے نکاح۔۔۔ ان۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔

ہم م۔۔۔ چھت سے کود کر بھی کون سا تم مرو گی۔۔۔ بس ٹانگ وانگ ٹوٹے گی اور کیا۔۔۔ پھر گزرنا ساری زندگی

لنگڑی بن کر۔۔۔ فارس نے اسکا مذاک اوڑانا چاہا۔۔۔

یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔ چلو زہر کھا لو گی مگر نکاح نہیں کروں گی۔۔۔  
خدا کا واسطہ ہے امی،۔۔۔ میرا تو نکاح کرادو۔۔۔ اسکی وجہ سے مجھے سولی پر لٹکار کھا ہے۔۔۔ فارس نے امی کو دہائی دی  
۔۔۔

واہ واہ۔۔۔ قدرت تیری شان۔۔۔ یہ کہتی ہے کہ نکاح نہیں کرواؤ۔۔۔ اور ایک یہ ہے کہ جسکو اتنی جلدی ہے نکاح  
کی۔۔۔ آپی نے ٹوک دیا۔۔۔

ابو آرہے ہیں چپ کر جاؤ۔۔۔ عبیرہ نے باہر جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔  
لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔۔۔ اب آرہے ہے تمہارے ابا۔۔۔ وہیں سمجھائیں گے تمہیں اب۔۔۔  
اسوہ خاموشی سے روتی شکل بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔

بیٹا میں مانتا ہوں میری غفلت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔۔۔ میں نے جذبات میں آکر غلط فیصلہ لے لیا۔۔۔ مگر اب  
نہیں۔۔۔۔۔ اب جو میں نے فیصلہ لیا ہے اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔۔۔ انہوں نے پیار سے اسے سمجھانا  
چاہا۔۔۔

مگر ابو وہ انسان اچھا نہیں۔۔۔ اور عمر میں بھی کتنا بڑا ہے۔۔۔  
یہ تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ اچھا نہیں۔۔۔ ہم۔۔۔

دیکھو بیٹا۔۔۔ کسی شخص کو دیکھ کر اسکی شخصیت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔۔۔ جب تک ہم اس سے بات نا کر لیں  
۔۔۔ اسے جان نا لیں۔۔۔ اور تمہیں پتا ہے۔۔۔ جب بھی وہ مجھ سے بات کرتا ہے۔۔۔ اسکی نظریں ہمیشہ نیچی ہوتی ہیں  
۔۔۔ وہ عزت کرتا ہے ہماری۔۔۔ اور تمہاری بھی کرے گا۔۔۔

اسوہ کے سامنے حنان کا غصے والا۔۔۔ رویہ آنکھوں کے سامنے لہرایا۔۔۔  
میں تمہاری زندگی عذاب بنا دوں گا۔۔۔



وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔ اور مجھے لگتا ہے۔۔ ایسا رشتہ ہمیں ڈھونڈنے سے بھی ناملتا۔۔۔  
اور رہی بات عمر کی تو وہ کوئی زیادہ بڑا نہیں۔۔ بس 5 سال بڑا ہو گا تم سے۔۔ اور تم بھی چھوٹی نہیں،۔۔۔  
مگر وہ چپ بیٹھی آنسو بہاتی نا جانے کن خیالوں میں گم تھی۔۔۔  
ابو اسکے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیر کر نا جانے کب چلے گئے اسے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔  
چھ۔۔ چھ۔۔ فارس کے اس طرح آواز دینے پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔  
چوہے مار دو الے کر آؤں۔۔۔  
اسوہ نے فارس کی جانب ایسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کس لئے۔۔۔  
ارے بھئی۔۔ خود کشی کے لئے اور کس لیے۔۔۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔ فارس نے اسے اور تپانا چاہا۔۔۔  
دفع ہو یہاں سے۔۔۔ اسوہ نے اسے جوتی اٹھا کر پھینکی۔۔۔ جو سیدھا دروازے کو جا لگی۔۔۔  
بلیک کلر کی شلوار کمیز پہنے گلے میں مفلر ڈالے سیلون میں وہ بالکل تیار کھڑا تھا۔۔۔  
واہ شہزادے بالکل ہیر و لگ رہا ہے۔۔۔ بھابی نے دیکھ کر بیہوش ہو جانا ہے۔۔۔ شہری نے لقمہ دیا۔۔۔  
ہم۔۔۔ ہو ہی نا جائے۔۔۔ اسنے بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے طنز سے کہا۔۔۔  
چلو یار بھائی کی کال آئی ہے۔۔۔ معید نے اندر آتے ہوئے کہا۔۔۔  
ہاں چلو۔۔۔ وہ بھی اسکے ساتھ چل دیے۔۔۔

\* \* \*

آج حنان کو احساس ہوا۔۔ کہ نکاح کے دو بول۔۔ قبول ہے۔۔ میں کتنا جذباتی احساس ہوتا ہے۔۔۔ کتنا خوشگوار  
لمحہ تھا وہ۔۔۔ آج اسوہ حنان کی ہوئی تھی۔۔ اور حنان اسوہ کا۔۔۔  
قدرت کا نظام بھی کتنا انوکھا اور دلکش ہے۔۔۔

دوبول کہنے سے دو لوگوں کا ملن ہوتا ہے۔۔ وہ ایک مضبوط اور پاکیزہ رشتے میں بندھ جاتے ہیں۔۔۔  
یہ رشتہ یونہی برقرار رہے کبھی ختم ناہو۔۔ اپنی آنے والی نئی زندگی میں خوشیوں کی دعا مانگ کر وہ سب سر ملنے لگا

---

سر۔۔ آپکو کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔ میں یہ دعوے تو نہیں کر سکتا کہ آپکی بیٹی کی آنکھوں میں کبھی  
آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔ ہاں البتہ کوشش ضرور کروں گا۔۔ وہ سلیمان صاحب سے ملتے وقت گویا ہوا۔۔۔  
ارے نہیں۔۔ یہ تو میں آپکو کہہ سکتا ہوں کہ آپ اپنا خیال رکھیے گا۔۔ وہ اپنی آنکھوں میں آنسو نہیں لاسکتی  
۔۔۔ ہاں البتہ آپکو خون کے آنسو ضرور رلا سکتی ہے۔۔۔ فارس کی اس بات پر سب کا قہقہہ چھوٹا۔۔۔

\* \* \*

کس ٹوٹے دل کے ساتھ اس نے کاغذ پر دستخط کئے۔۔۔ کس ادا اس دل سے اسنے وہ لفظ ادا کئے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔  
وہ صرف وہی جانتی ہے۔۔۔  
کیا فرق پڑتا ہے اس رشتے سے۔۔۔ جب دل ماننے کو راضی ناہو۔۔۔ تو پھر کس کام کا یہ رشتہ۔۔۔ جو صرف  
سمجھوتے کا تھا۔۔۔

یہ سوچتی وہ آئینے کے سامنے کھڑی۔۔۔ چوڑیاں اتارنے میں مصروف تھی۔۔۔۔  
یہ لو مٹھائی کھاؤ۔۔۔۔ آپی نے آتے ہی مٹھائی اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
مجھے دیر ہو رہی ہے زوئی کے پاس جانا ہے۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ واشروم میں گھس گئی۔۔۔  
ارے پر۔۔۔

\* \* \*

اسنے اسے ہر جگہ تلاش کرنا چاہا۔۔۔ مگر وہ اسے کہیں نہیں دکھی۔۔۔

شاید اپنے گھر میں ہو۔۔۔

نہیں گھر میں کیسے ہوگی آج تو اسکی سہیلی کا نکاح تھا تو اسے یہیں کہیں ہونا چاہئے تھا نا۔۔

پر ہے کہاں۔۔۔ وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔

اویئے مجنو۔۔ تو کسے تلاش کر رہا ہے۔۔ شہری نے پیچھے سے اس پر حملہ کیا۔۔

میں۔۔ میں کوئی مجنو نہیں۔۔ میں بھلا کسے تلاش کروں گا۔۔ وہ گڑبڑا گیا۔۔۔

ہائے میں صدقے جاؤں تیری معصومیت پر۔۔۔ چل بتا شہر کی۔۔۔

ارے کیا مطلب چلو ہٹو۔۔۔ وہ سمجھتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں بھائی۔۔ سب کو کوئی نا کوئی مل گئی۔۔ ایک ہم ہی کنوارے مریں گے۔۔ شہری نے دنیا جہاں کی معصومیت

خود پر طاری کرتے ہوئے کہا۔۔

اور وہ مسکراتا ہوا چل دیا۔۔۔

اگلی بار چھوڑوں گا نہیں۔۔ پیچھے سے شہری کی آواز آئی۔۔۔

وار جسے دیکھو ادھر ادھر نظریں پھیرے جارہا ہے۔۔ یہاں تو اور وہاں معید۔۔ اب شہری نے حنان کو جا پکڑا تھا

۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟

چل تیرا تو سمجھ میں آتا ہے کہ تو اپنی ہم شیرا کو تلاش کر رہا ہے۔۔ مگر وہ۔۔ بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔ اسنے

منہ پر انگلی رکھتے ہوئے سوچنا چاہا۔۔۔

تجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔ پر مجھے آگئی۔۔ چل ہٹ اب۔۔۔

ارے مجھ میں کیا اتنی بدبو ہے جو سب دور بھاگتے ہیں۔۔۔ ابھی تو نہا کر آیا تھا میں۔۔۔ وہ افسوس سے بس یہی کہہ سکتا تھا۔۔۔

\*\*\*

کہاں جا رہی ہو۔۔ اسکو چادر اوڑھتے دیکھ کر امی نے پوچھا۔۔۔  
زوئی کے پاس انتظار کر رہی ہے وہ میرا۔۔۔۔  
توبہ ہے لڑکی۔۔۔ ابھی تو تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔ اور ابھی سے باہر چل دی۔۔  
ہاں تو اور کیا کروں۔۔۔ گھر میں قید ہو کر بیٹھ جاؤں۔۔ یا اپنے نواب شوہر کو اپنے پلو سے باندھ لوں۔۔۔ یہ کہتی وہ چلتی بنی۔۔۔

\*\*\*

چچی جان کے گھر میں بھی رونق لگی ہوئی تھی۔۔ انہوں نے تو سارے انتظامات کیے تھے۔۔ یہ سوچ کر کہ بیٹی ہے کہیں احساس کمتری کا شکار نہ ہو جائے۔۔۔ اسوہ کے نکاح میں شرکت کرنے کے بعد سب یہی آگئے تھے۔۔  
ہا۔۔۔۔ زوئی۔۔۔ تم کتنی پیاری۔۔۔  
خبردار۔۔ جو ایک قدم بھی آگے بڑھایا تو۔۔۔ زوئی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔  
ارے کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔ ابھی تو صرف نکاح ہے رخصتی تھوڑائی نا۔۔  
ہاتھ پیچھے۔۔۔ پیچھے کرو ہاتھ۔۔۔ زوئی نے اس سے دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
ارے کیوں۔۔۔ میرے ہاتھ صاف ہیں۔۔۔  
خود تو مزے سے نکاح کر لیا اور مجھے یہاں بٹھا دیا۔۔۔ تمہیں پتا ہے کتنی خواہش تھی میری کہ تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھوں۔۔۔ زوہانے روتے ہوئے شکوہ کیا۔۔



کیا خاص دو لہن بنی۔۔۔ وہی پرانا جوڑا پہن کر۔۔۔ تم یو شکر کرو پھر بھی تمہارا جوڑا تو نیا ہے۔۔۔ اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا ناب ناراض تو نا ہو۔۔۔ اسوہ نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔ ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو ماشاء اللہ۔۔۔ فارس کی تو لاٹری لگ گئی۔۔۔ کتنی پیاری دلہن ملی ہے۔۔۔

اب زیادہ مکھن مت لگاؤ۔۔۔ زوئی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا بتاؤ۔۔۔ تمہارا نکاح اس کھڑوس کے ساتھ۔۔۔ کیسے۔۔۔ زوہا کو یاد آنے پر پوچھا۔۔۔

اب کیا بتاؤں۔۔۔ چھوڑو بس۔۔۔ فرصت میں بتاؤں گی۔۔۔ ابھی نکاح کا وقت ہو رہا ہے۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے پر تم نے اپنی کیا حالت بنائی ہے۔۔۔ 5 منٹ پہلے کی نئی دلہن ہو تم اور یہ۔۔۔ زوئی نے اسکا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہا۔۔۔ ٹھیک ہوں میں۔۔۔ اسنے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا ٹھیک ہوں۔۔۔ ادھر آؤ لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ زوئی نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کر آئینے کے سامنے بٹھا دیا۔۔۔

زوئی پلیز۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ وہ اعتراض کرنے لگی۔۔۔ مگر وہ بھی زوہا تھی۔۔۔ اسوہ کی سہیلی۔۔۔

\* \* \*

خاکی وردی میں ملبوٹ۔۔۔ وہ حنان سے بالکل انوکھا دو لہا لگ رہا تھا۔۔۔ سب کی یہی خواہش تھی کہ فارس اپنے نکاح پر وردی ہی پہنے گا۔۔۔

نکاح کے بعد صحن میں ایک ساتھ زوہا اور فارس کو بٹھا کر فوٹو شوٹ کرانا تھا۔۔۔

اسٹیج پر جاتے ہوئے اسکی رفتار بھائی جان کی نسبت تیز ہو گئی۔۔۔

فارس۔۔۔ آرام سے میرا بچہ۔۔۔ تمہارا ہی نکاح ہے جلدی کس بات کی۔۔۔ بھائی جان نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے برابر کیا۔۔۔

وہ شرمندہ ساینچے دیکھنے لگا۔۔۔

خیر سے نکاح کے بعد اب فوٹو شوٹ تھا جس کے لئے زوہا کو اسٹینج پر لانا تھا۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ اسکے ہاتھ پیر پھول گئے تھے۔۔۔

بڑی الو ہو تم زوئی۔۔۔ ڈر کس بات کا۔۔۔ اب تمہارا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ خیر سے شوہر والی ہو گئی ہو تم۔۔۔ فضول باتیں مت کرو۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ زوئی نے اسوہ کو چپ کر ادیا۔۔۔ کیسے نہیں جاتی تم۔۔۔ چلو۔۔۔ اسوہ زوئی کو گھسیٹنے لگی۔۔۔

معید یہاں بھی اسکو تلاش کرنے لگا۔۔۔ مگر وہ یہاں بھی نہیں تھی۔۔۔ تھک ہار کر وہ فون میں مصروف ہو گیا۔۔۔

او عاشق۔۔۔ وہ دیکھ اپنی محبوبہ کو۔۔۔ شہری نے حنان کو گھوسا مار کر اسوہ کی جانب اشارہ کیا جو زوہا کو ہاتھ سے پکڑ کر اسٹینج کی طرف لے جا رہی تھی۔۔۔ معید نے بھی اسکی پیروی کی۔۔۔

مگر جس پر نظر پڑی۔۔۔ وہ تو اسکی دشمن جاں تھی۔۔۔ مہرون رنگ کے لہنگے۔۔۔ دلہن کے روپ میں وہ شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔

اسکے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا۔۔۔

کیا ہو گیا یا ر خیریت ہے۔۔۔؟؟ شہری نے اسکی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہم م۔۔۔ ہاں۔۔۔ اسنے خود کو سمجھالتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

فارس کی جیسے ہی اس پر نظر پڑی۔۔ وہ فوراً کرسی سے اٹھا۔۔ اور زوئی کے پاس جانے لگا۔۔ تاکہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اسٹیج پر چڑھنے میں مدد کر سکے۔۔۔

آہ آہ۔۔۔۔۔ ایسے کیسے۔۔۔ اب تو بچو چن چن کر بدلے لوں گی۔۔۔ اسوہ فارس اور زوہا کے بیچ میں آگئی۔۔۔۔۔ کیسا بدلہ۔۔۔ ہٹو آگے سے۔۔ بیوی ہے وہ میری۔۔ فارس نے بھی اتر کر کہا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ بیوی۔۔۔ اسوہ کے ساتھ میدان میں۔۔۔ آپ۔۔۔ بھابی اور ہانیہ بھابی بھی آگئی تھیں۔۔۔۔۔ ابھی تو صرف نکاح ہوا ہے فارس میاں رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔ جو ابھی سے حق جتانے لگے۔۔۔ ہانیہ بھابی نے کہا۔۔۔۔۔

نکاح ہوتے ہی میرا حق اس پر ہو گیا۔۔ اور رہی بات رخصتی کی۔۔ تو وہ بھی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ فارس کی یہ بات معید کو ناگوار گزری۔۔ اسنے نظریں ہی پھیر لی۔۔۔۔۔ کونسی فلم دیکھ کر آئی ہو۔۔۔؟؟ آپ نے پوچھا۔۔۔۔۔ دیکھیں میں نوٹ کر رہا ہوں۔۔۔ جب سے آپ شادی کر کے گئی ہیں نا بہت سیانی ہو گئی ہیں۔۔۔ فارس نے آپ سے کہا۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نا ہو۔۔۔ آخر معیز بھائی کے شکنجے میں جو ہیں۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی اسوہ بھی ہنسنے لگی۔۔۔۔۔ اسی وقت حنان نے اسکی تصویر کھینچی۔۔۔۔۔

آپ نے معیز کی طرف دیکھا۔۔۔ جو انکو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔ چلو بھائی۔۔۔۔۔ دلہن چاہئے تو پیسے رکھو ہاتھ میں ورنہ۔۔۔ تو بھول جاؤ۔۔۔ اسوہ نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ سب نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔۔۔

آپ لوگ ایک کام کیوں نہیں کرتی۔۔۔ تھال اٹھا کر دروازے کے باہر بیٹھ جاؤ۔۔۔ پیسے مل جائے گے۔۔۔ اب ہٹو۔۔۔ یہ کہتے ہی فارس آگے بڑھا تھا کہ۔۔۔

اوائے۔۔۔۔

خبردار۔۔۔ اگر تم ہماری بے عزتی کرو گے تو ہماری ڈیمانڈ بڑھ جائے گی۔۔۔

اوبھائیوں۔۔۔ خدا کا واسطہ ہے۔۔۔ اپنی بیویوں کو لے جاؤ۔۔۔ فارس نے بیزار سے کہا۔۔۔

فارس کے اس طرح کہنے پر آپنی کو اس پر پیار آ گیا۔۔۔

چلو ہٹو اسوہ بس کرو۔۔۔ انہوں نے سرگوشی میں کہا۔۔۔ اور خود بھابی کو لے کر چلی گئیں۔۔۔

جاتھے معاف کیا فارس میاں۔۔۔ کیا یاد کرو گے۔۔۔ ہانیہ بھابی بھی حاشر کی وجہ سے چلی گئیں۔۔۔

مگر usea ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔

ارے اس چڑیل کو بھی لے جائیں۔۔۔ نا۔۔۔ فارس نے اسوہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ میں یہاں سے نہیں ہلوں گی جب تک میرا مطالبہ پورا نہیں کرو گے۔۔۔ اسوہ نے سر کو ہلاتے ہوئے

کہا۔۔۔ جس سے اسکا دوپٹہ اتر گیا اور لمبے بال نظر آنے لگے۔۔۔۔

اب تمہارا شوہر ہی تمہیں سیدھا کرے گا۔۔۔

حنان۔۔۔ یہ کہتے ہی فارس نے حنان کو آواز لگائی۔۔۔

یار لے جاؤ اپنی بوکھی بیوی کو۔۔۔

یہاں ابھی آیا۔۔۔۔ یہ کہتے ہی حنان بھی اٹھا ہی تھا کہ اسوہ نے فارس سے کہا۔۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہٹ جاتی

ہوں میں۔۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے سائیڈ پر ہو گئی۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے پر حنان کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔



اب آئی ناراستے پر۔۔۔ فارس یہ کہتے ہی زوئی کی جانب بڑھا۔۔۔  
اجازت ہے۔۔۔ فارس نے آنکھوں میں پیار لاتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔  
زوہا کو وہ اس وقت بے حد معصوم اور شریف لگا۔۔۔ اسنے بھی آنکھوں سے جواب دیتے ہوئے مسکراے ہوئے  
ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ اسی لمحے انکی تصویر لی گئی۔۔۔  
معید کے سینے میں جلن ہونے لگی اس سے برداشت ناہوا۔۔۔ اب اسکا ضبط جواب دے گیا۔۔۔ وہ اٹھ کر خاموشی  
سے چلا گیا۔۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ کافی دیر بعد اسکو دیکھنے کے بعد فارس نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔  
وہ شرم کے مارے چہرہ اوپر بھی نا کر سکی۔۔۔  
ام ہم۔۔۔ اب اگر باتیں ہو گئیں ہو تو ہمارے ساتھ بھی فوٹو کھینچو الو۔۔۔ اسوہ نے انکے پاس آتے ہوئے کہا  
۔۔۔

مطلب کباب میں ہڈی بنا ہی ہے تم نے۔۔۔ فارس نے بھی شکل کو بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔  
طرح طرح کی تصویریں بنوانے کے بعد۔۔۔ فارس نے اسکو کہا۔۔۔  
کتنی ظالم بیوی ہو۔۔۔ شوہر کا ذرا بھی خیال نہیں۔۔۔ وہ غریب اکیلے کھڑا ہو رہا ہو گا۔۔۔ اسے کمپنی دینے کے  
بجائے تم یہاں۔۔۔ تصویریں کھینچو رہی ہو۔۔۔  
ہاں تو میں نے اسکو کہا ہے کہ میرا شوہر بنے۔۔۔ اب اگر بن گیا ہے تو بھگتے۔۔۔  
ایک منٹ میں بلاتا ہوں اسکو ابھی۔۔۔  
حنان۔۔۔

آ جاؤ اسوہ کے ساتھ ایک تصویر تو کھینچو آؤ۔ نا۔۔۔ بیچاری اکیلی ہے۔۔۔

دفع دور۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ مجھے کوئی شوق نہیں۔۔۔ اسوہ نے آواز کو دباتے ہوئے کہا۔۔۔  
نیکی اور پوچھ پوچھ۔۔۔ وہ بھی اسٹیج پر چڑھ آیا۔۔۔ اسے تو موقع چاہئے تھا۔۔۔  
مجھے کام ہے۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ جانے لگی تھی کہ حنان نے اسکی کلائی پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔  
صرف ایک فوٹو۔۔۔

کیا نہیں تھا اس نظر میں۔۔۔ اتنا پیار وہ بھی اسوہ کے لئے۔۔۔۔۔ آج پہلی بار اسوہ کو وہ برا نہیں لگا۔۔۔ یا شاید کبھی  
اسوہ نے اسکو اس طرح دیکھا نہیں تھا۔۔۔ جس طرح آج۔۔۔ شوہر کے روپ میں۔۔۔  
وہ ناچاہتے ہوئے بھی رک گئی۔۔۔ زوہا اور اسوہ کی کرسی کے پیچھے وہ دونوں ٹھہر گئے۔۔۔  
حنان اسکے اتنے قریب تھے کہ اسکا کندھا اسوہ سے مس ہوا۔۔۔ وہ گھبرا کر دور ہوئی۔۔۔  
حنان کو اسکی یہ حالت لطف دے رہی تھی۔۔۔ اسنے مزید اسے تنگ کرنا چاہا۔۔۔  
وہ اور اسکے قریب ہوا۔۔۔ وہ دو قدم اور دور ہوئی۔۔۔

حنان نے ادھر ادھر دیکھا کسی کی نظریں خود پر نا پڑتے ہوئے اسنے اسوہ کا بازو کھینچ کر اسوہ کی پشت سے اسے کمر  
سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

اور اسوہ تو سمجھل ہی ناپائی۔۔۔  
اسی لمحے۔۔۔ انکی تصویر لی گئی۔۔۔

\* \* \*

ہاں بیٹا چلے گے آج رات کو۔۔۔ اب چلو میرا بیٹا ناشتہ کرو۔۔۔ دانیال نے اسکو بہلانا چاہا۔۔۔  
ارے بھئی۔۔۔ کون کہاں جائے گا۔۔۔ ہنی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اب تم جو ہمارے ساتھ دو گھڑی بیٹھو گے نہیں بات نہیں کرو گے تو ہم تو جائیں گے ناپہاں سے۔۔۔ سارہ نے منہ بناتے ہوئے اسکو جواب دیا۔۔۔

ارے بھی ایسے کیسے جاؤ گے پہلے یہاں کے معاملات تو سیٹ کر کے جاؤ نا۔۔۔  
کیسے معاملات۔۔۔؟؟ سارہ نے پوچھا۔۔۔

اسنے ماما کو اپنی جانب متوجہ پایا۔۔۔

اہم۔۔۔ بتاؤں گا۔۔۔ لیکن آفس سے آنے کے بعد۔۔۔ اسنے گلہ کہنگارتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ویسے یار۔۔۔ آج بڑے چمک رہے ہو کیا بات ہے۔۔۔؟؟ دانیال نے شوخ لہجے میں پوچھا۔۔۔

میری چھوڑیں آپ اپنی بتائیں۔۔۔ آج کل اتنے لمبے لمبے کالرز۔۔۔ کس سے باتیں کرتے ہیں اتنی رات کو

۔۔۔؟؟ ہنی نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے سارہ کو جلانا چاہا۔۔۔

کیوں یار جو تیاں پڑوانے کا ارادہ ہے۔۔۔ میں ٹھہرا۔۔۔ کام والا آدمی۔۔۔ ایک نا ایک کام والے بندے کا فون آتا رہتا ہے۔۔۔

اچھا بندے کا یا بندی کی۔۔۔ اسنے ناشتہ کرتے ہوئے ہی کہا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ اب کی بار سارہ نے پوچھا۔۔۔

ارے کچھ نہیں یہ فضول بکو اس کر رہا ہے تم دھیان مت دو۔۔۔ دانیال نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ وہ کیا نام تھا آپ کی PA کا۔۔۔ اسنے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ زوبی۔۔۔ یاد آنے پر ہنی نے کہا۔۔۔

زوبی۔۔۔ سارہ غصے میں دانیال کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

ارے نہیں یہ۔۔۔ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ اور دانیال صفایاں پیش کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

ماما ان لوگوں کی بحث سے لطف اٹھا رہی تھیں۔۔۔

اچھا زوبی کو میرا سلام کہہ دیجیے گا۔۔ میں چلتا ہوں۔۔ خدا حافظ۔۔ اسنے ماما کو پیار کرتے ہوئے اور وہاں آگ لگا کر چلتا بنا۔۔۔

دانیال۔۔۔۔۔ سارہ نے اسکو غصے سے گھورا۔۔۔  
ہنی۔۔۔۔

ہنی کے بچے۔۔۔۔ اور وہ پیچھے سے اسکو پکارتا رہا۔۔۔۔

\* \* \*

معید۔۔۔ امی نے کمرے میں آتے ہی پکارا۔۔۔

بیٹا آفس نہیں جانا کیا۔۔۔ اٹھ جاؤ۔۔۔

ارے۔۔۔ بیٹا تم تو بخار میں تپ رہے ہو۔۔۔ اور یہ کیا۔۔۔ آنکھیں اتنی سرخ ہو رہی ہیں۔۔۔ کیا ہوا بیٹا۔۔۔ امی اسکی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھیں۔۔۔

امی۔۔۔ کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ معید نے ماں کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسے کیسے ٹھیک ہو۔۔۔ تمہاری حالت صاف ظاہر ہے۔۔۔ چلو اٹھو ڈاکٹر کے پاس چلو۔۔۔

امی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بس تھوڑا آرام کروں گا تو حالت بہتر ہوگی۔۔۔ ویسے بھی ڈاکٹر نے کیا کرنا ہے۔۔۔ آخری والا جملہ اسنے آرام سے کہا۔۔۔

میں کچھ نہیں سنوں گی بس تم اٹھو۔۔۔ میں خود تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گی۔۔۔ امی نے اپنی آنکھ کا کونہ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں امی آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔۔ اسنے بیزاری سے کہا۔۔۔



اچھا اگر زیادہ طبیعت خراب ہوئی تو میں خود آؤں گا آپ کے پاس۔۔ ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے۔۔ اب آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں تھوڑی دیر کے لئے۔۔۔  
ناچاہتے ہوئے بھی امی کو وہاں سے جانا پڑا۔۔۔۔۔  
اور وہ چھت کو گھورتے ہوئے سوچنے لگا۔۔۔  
یہ عشق بھی کتنا ظالم ہوتا ہے  
اسی سے ہوتا ہے جو کسی اور کا ہوتا ہے

\* \* \*

بہن پھر اچانک نکاح ہوا بھی تو کیسے وہ بھی اتنے بڑے گھر میں بیہادی لڑکی۔۔ خیر تو مینا۔۔ کہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا  
۔۔ ماسی شکوراں امی سے کہہ رہی تھیں جب اسوہ کی آواز کانوں میں پڑی تو اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔  
نا۔۔ تو اگر نکاح ہو بھی گیا تو آپ کا کیا کام۔۔ آپ کو کیوں مرچیں لگ رہی ہیں۔۔ آپ کے گھر نکاح کی مٹھائی یا چاول  
نہیں بھیجوائے۔۔ تبھی آپ کو بات ہضم نہیں ہو رہی کیا۔۔۔ وہ پھٹ پڑی۔۔۔  
امی اسکو غصے سے گھورنے لگی۔۔۔  
ہائے لڑکی میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو تم اتنا تپ رہی ہو۔۔ میں نے تو ایک بات کی ہے۔۔۔  
اصل میں نا آپ لوگوں کا مسئلہ ہی یہی ہے دوسروں کے گھر جا کر ایک خبر کو دوسروں تک پہنچانا۔ وہ بھی مرچ  
مصالے لگا کر۔۔۔

پہلے کہتے ہیں ثریا بہن لڑکی جو ان ہو گئی ہے اسے بیہانے کے بارے میں سوچو کل کلاں کچھ ہو گیا تو۔۔ اور جب کام  
تمام ہو گیا ہے تو کہتے ہیں کیا مجبوری تھی لڑکی کو اتنی جلدی بیہانے کی کوئی بات تو نہیں ہوئی۔۔ اسنے نقل کرتے  
ہوئے کہا کہ امی نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔۔

سہی کہتے ہیں۔۔۔ انسان کسی حال میں بھی خوش نہیں رہتا۔۔۔

بہن آپکی بیٹی نے بڑی بے عزتی کی ہے میری۔۔ میں نے تو جو سنا ہے وہی کہہ رہی تھی باقی اللہ گواہ ہے۔۔ مجھے آپ اپنے رشتے داروں سے بھی زیادہ عزیز ہو۔۔ ماسی شکوراں نے نا آنے والے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

معاف کیجئے گا یہ تھوڑی جھلی ہے کچھ سنتی نہیں۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔

اسوہ کی نظر ماسی شکوراں کے آگے پڑے لڈوؤں پر گئی۔۔۔

یہ کس خوشی میں۔۔۔ اسنے پوچھ ہی لیا۔۔۔

وہ میری بہو کے ہاں بچہ ہونے والا ہے۔۔۔ وہ سب کچھ بھول کر خوش ہوتے ہوئے بولیں۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔ وہ جو تھوڑا سا لڈو کھانے ہی لگی تھی منہ سے باہر نکال دیا۔۔۔ اور گویا ہوئی۔۔۔

کتنے نمبر والا بچہ ہو گا یہ۔۔۔ طنز سے پوچھا۔۔۔

چھٹا۔۔۔ اللہ نصیب کرے۔۔۔

آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔ اتنے بچے پیدا کرتی جا رہی ہیں۔۔۔ کیا بھلا سر کس لگانی ہے۔۔۔ اور پتا نہیں کہ آج کل

عمران خان نے ہر چیز پر ٹیکس لگایا ہے مہنگائی بڑھ گئی ہے۔۔۔

کیوں لڑکی تمہیں اس سے کیا۔۔۔ اور ویسے بھی یہ تو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ بچے بند

ناکرواؤ۔۔۔

جی۔۔۔ یہ تو آپکو یاد ہے۔۔۔ اور یہ یاد نہیں کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ انکی تربیت تعلیم اچھی ہونی چاہئے

۔۔۔ آپ نے اپنے لشکر کو دیکھا ہے۔۔۔ کسی نے شلوار پہنی ہے تو کسی نے کمیز۔۔۔ کسی کی ناک بہہ رہی ہے تو کسی

کی کیا۔۔۔ اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔ پھر گویا ہوئی۔۔۔

اور آپکی بہو۔۔۔ جو غریب سانس لینے کے لئے بھی مر رہی ہے۔۔۔ کھانے کے تو اسکو کچھ ملتا نہیں۔۔۔ گدھوں کی طرح کام کروالو اور بچے پیدا کروالو۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ منہ بناتی چلتی بنی۔۔۔

\* \* \*

اسکی نظر اسکول کے باہر کھڑے ان تینوں پر پڑی جو اسکول سے واپسی پر اذکا کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اسنے گاڑی جا کر انکے سامنے کھڑی کر دی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ چنو منو شنو۔۔۔ اسنے کھڑکی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے انھیں پکارا۔۔۔

ہے تم تو وہی ہونا اس دن والے۔۔۔ منو نے کہا۔۔۔

ہمارا نام چنو شنو نہیں ہے۔۔۔ چھوٹو نے جواب دیا۔۔۔

ہاں جو بھی ہے چلو بیٹھو گاڑی میں۔۔۔ گھر نہیں جانا کیا۔۔۔ شہری نے بنا وقت زائع کیے کہا۔۔۔

کیوں ہم تمہارے ساتھ کیوں جائیں۔۔۔؟؟

کیوں کہ تمہاری ماں نے کہا ہے کہ میں تم لوگوں کو گھر چھوڑ دوں وہ کام میں بڑی ہیں۔۔۔

تم اذکا کو کیسے جانتے ہو۔۔۔؟؟ گڈو نے پوچھا۔۔۔

وہ میرے ساتھ فیکٹری میں کام کرتی ہے اب جلدی کرو باقی باتیں راستے میں کریں گے۔۔۔

شہری نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ہمیں تم پر بھروسہ نہیں ہم نہیں جائیں گے تمہارے ساتھ۔۔۔ گڈو نے جواب دیا۔۔۔

پر میں جاؤں گا ممانے کہا ہے۔۔۔ یہ کہتے ہی منو گاڑی میں چڑھ گیا۔۔۔ بڑی گاڑی کو دیکھ کر وہ خوش ہونے لگا۔۔۔

ناچار منو کو بیٹھتے دیکھ کر وہ دونوں بھی بیٹھ گئے۔۔۔ گڈو شہری کے ساتھ آگے بیٹھ گیا۔۔۔

\* \* \*

آپ ایسے کیسے کسی کے بچوں کو ایسے چھوڑ سکتے ہیں۔۔۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ جب تک انکے پرنٹس انھیں لینے نا آئیں۔۔ انھیں اسکول میں ہی بیٹھایا جائے۔۔ اور آپ لوگوں نے انھیں بھیج دیا۔۔ اذکا غصے میں پھٹ پڑی

---

دیکھیں محترمہ۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا۔۔ اگر میرے بچوں کو کچھ ہوانا تو میں اس اسکول پر کیس کر دوں گی۔۔ سمجھے آپ۔۔۔ وہ انھیں دھمکاتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

\*\*\*

وہ گھر پہنچی۔۔ مگر گھر کو تو تالا لگا ہوا تھا۔۔ پتا نہیں کہاں گئے۔۔ وہ پریشان ہو گئی۔۔ اچانک اسکے دماغ نے ریڈ سگنل دینا شروع کیا۔۔۔

شیرا۔۔۔۔۔ وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ کہتے ہی اسنے بایک بھگادی۔۔۔

\*\*\*

گڈو بڑے ہی غور سے سارے راستے کو جانچ رہا تھا۔۔ اور منو اور چھوٹو قلفی کھانے میں مصروف تھے جو شہری نے ہی انکو لے کر دی تھی تاکہ وہ اس میں مصروف رہیں۔۔ مگر گڈو اپنی عمر سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار اور چالاک تھا اسنے شہری کے لاکھ کہنے پر بھی قلفی نہیں کھائی۔۔۔

ہے۔۔ یہ تم کہاں لے جا رہے ہو ہمیں۔۔ یہ ہمارے گھر لا راستہ نہیں ہے۔۔ گڈو اچانک ہی پھٹ پڑا۔۔

یہ نیاراستہ ہے۔۔۔ شہری نے جواب دیا۔۔۔

نہیں۔۔ ہمارے گھر کی طرف ایک راستہ جاتا ہے۔۔ یہ نہیں ہے وہ۔۔ روکو گاڑی۔۔۔

مگر شہری پھر بھی مصروف رہا۔۔



میں کہتا ہوں رو کو گاڑی۔۔۔ یہ کہتے ہی گڈو نے سٹیر مینگ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔۔  
جنگلی بچے یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو۔۔۔ ورنہ گاڑی لگ جائے گی۔۔۔

اچانک سامنے سے ایک اور گاڑی نمودار ہوئی۔۔۔ شہری نے جلدی سے پورا زور لگا کر گاڑی سائیڈ پر کرنا چاہی  
۔۔۔ مگر گاڑی فوٹ پاتھ پر کھڑے ایک ٹھیلے والے کو جا لگی۔۔۔ جس سے اسکا ٹھیلا الٹ گیا۔۔۔

\* \* \*

چل بتا۔۔۔ تو تلے۔۔۔ تین اور تین کتنے ہوئے۔۔۔؟؟  
یہ تھا شیرا۔۔۔ جو اس علاقے کا ایک نمبر کا بدماش اور گنڈا تھا۔۔۔ ہر دو کام میں ملوث۔۔۔ عمر کوئی 40 کے لگ  
بھگ۔۔۔

باس۔۔۔ ٹین اور ٹین ٹوٹھے ہوئے نا۔۔۔ تو تلے نے جواب دیا۔۔۔ وہ تھا ہی تو تلا۔۔۔  
ابے پھٹ پھر۔۔۔ تین اور تین۔۔۔ چھ نہیں ہوئے۔۔۔ باس نے اسے تھپڑ ماری۔۔۔ وہ آگے کچھ بولتا کہ دھڑام  
سے دروازہ کھولا۔۔۔ اس کے تمام آدمی الرٹ ہو گئے۔۔۔  
سامنے اذکا۔۔۔ ہاتھ میں سوٹا لئے۔۔۔ چہرہ غصے سے لال۔۔۔ موجود تھی۔۔۔  
باس ہم نے انہیں منا کیا مگر یہ۔۔۔ وہ آگے کچھ بولتا اس سے پہلے۔۔۔ شیرا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ  
کروا دیا۔۔۔ اور اذکا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

زہ نصیب۔۔۔ کتنے دنوں بعد اپنا دیدار کروایا ہے۔۔۔  
بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔ مجھے میرے بچے واپس کرو۔۔۔

بچے۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ میں کیسے واپس کروں شیرا نے تہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔  
میں گڈو منو اور چھوٹو کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ اذکا کو اور غصہ چڑھا۔۔۔

پڑ ٹمہاڑے بٹے ٹوہماڑے پاٹ نہیں ہیں ہم کیا کڑیں گے ٹمہاڑے بٹوں کا انکو ٹوہم نے کافی ڈینوں سے ڈیکھا بھی نہیں۔۔۔ تو تلتانان اسٹاپ جلدی جلدی بولنے لگا۔۔۔ پروہاں کسی کسی کو ہی اسکی بات سمجھ میں آئی۔۔۔۔۔  
باس نے کھینچ اس اسکو ایک تھپڑ لگائی۔۔۔

اب بچ میں مت بولنا۔۔۔

دیکھ شیرا۔۔۔ تیری دشمنی میرے ساتھ ہے۔۔۔ میرے بچوں کو چھوڑ دے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔  
ارے جان من۔۔۔ تم اتنا پریشان کیوں ہوتی ہو۔۔۔ کہا بھی تھا میں نے کہ میرے پاس آ جاؤ۔۔۔۔۔ میرے گھر۔۔۔۔۔  
تڑاخ۔۔۔۔۔ وہ اگے بولتا اس سے پہلے۔۔۔ اذکا کا تھپڑ اسکا گال لال کر گیا۔۔۔  
اسکے آدمی آگے بڑھے ہی تھے کہ اسنے ہاتھ کے اشارے سے انھیں روک دیا۔۔۔  
میں یہاں تمہاری بکو اس سننے نہیں آئی۔۔۔۔۔ آئیندہ مجھ سے اگر فضول بات کہی تو گدی سے زبان کھینچ لوں گی  
۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔۔ اب سیدھا سیدھا بتاؤ کہاں چھپا رکھا ہے تم نے انھیں۔۔۔  
ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ کیا ناز خھرہ ہے۔۔۔۔۔ یہی ادا تو تمہاری مجھے پسند ہے۔۔۔۔۔ اگر مجھے پتا ہوتا کہ تمہارے بچوں میں تمہاری جان  
بستی ہے تو میں انھیں اٹھانے میں ذرا بھی دیر نہیں لگاتا۔۔۔۔۔  
اذکا کا چہرہ فک ہو گیا۔۔۔۔۔ مطلب بچے یہاں بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اسنے دل میں سوچا۔۔۔  
اگر میرے بچوں کو کوئی نقصان پہنچا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔۔۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ چلی گئی۔۔۔۔۔  
باس ڈیاڈھ ڈرڈھوڑا ہا ہے۔۔۔۔۔ تو تلے نے اسکے سرخ ہوتے گال کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔۔۔  
اور اس پر تھپڑوں کی بارش ہو گئی۔۔۔۔۔

\* \* \*

زوہا کہاں ہے۔۔۔۔۔؟؟ فارس نے اسوہ سے پوچھا۔۔۔

کیوں بتاؤں۔۔۔

یار تنگ نا کرو جلدی بتاؤ مجھے۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔

کہاں جاؤ گے۔۔۔؟؟ اسوہ نے آنکھوں میں شرارت لئے کہا۔۔۔

لانگ ڈرائیو پر چلو گی۔۔۔؟؟ فارس نے بھی اسی کے انداز میں پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ اسنے بھی ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ہاں۔۔۔ آئی بڑی۔۔۔ جاؤ اپنے شوہر سے کہو۔۔۔ پر مجھے اپنی بیوی کے ساتھ جانا ہے۔۔۔ فارس نے اسوہ کی نقل

اتارتے ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

بتاؤ کہاں ہے زوہا۔۔۔

میں تمہاری نوکر نہیں ہوں۔۔۔ اتنا بڑا گھر ہے ڈھونڈ لو۔۔۔ اسنے بھی جان چھوڑا نا چاہی۔۔۔

سامنے سے زوہا آتی دکھائی دی۔۔۔

لو آگئی۔۔۔ فارس نے اسکو دیکھتے ہی کہا اور ہاتھ سے پکڑ لیا۔۔۔

چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔

دوسری طرف سے اسوہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ میں نہیں جانے دوں گی۔۔۔ جب تک مجھے ساتھ نہیں لے جاؤ گے

۔۔۔

یار بڑی ہی ڈیٹھ ہو تم۔۔۔ ہم میاں بیوی کو اکیلے میں گھومنے بھی نہیں دو گی۔۔۔

رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔ ابھی صرف نکاح ہوا ہے جو اتر رہا ہے۔۔۔ اسوہ نے بھی یاد دلانا چاہا۔۔۔

۔ ایسا گھومنے کا شوق ہے تو بلا لو اپنے شوہر کو۔۔۔

میرا حق صرف اس پر نہیں۔۔ تم پر بھی ہے۔۔ بہن ہوں تمہاری۔۔ اور بیوی کے آتے ہی تم بہن کو نہیں بھول سکتے۔۔۔

واہ واہ ابھی تو یہ رخصت ہو کر بھی نہیں آئی اور تم نے پہلے سے ہی مندوں والا روپ دھار لیا۔۔۔ فارس نے اس پر طنز کیا۔۔۔

میں اسکی سیفٹی کی بات کر رہی ہوں۔۔ یہ میرے بغیر جائے گی ہی نہیں تمہارے ساتھ۔۔۔  
میں۔۔ اسوہ کے بغیر نہیں جاؤں گی۔۔ زوئی بھی گھبرا گئی۔۔۔  
دیکھا۔۔ اب کیا کرو گے۔۔ اسوہ نے فارس کو جتنا چاہا۔۔۔  
اور وہ منہ بناتا چل دیا۔۔۔

\*\*\*

مسلسل سوچیں اسکے ذہن پر سوار تھیں۔۔ کہ آخر بچے گئے کہاں۔۔۔  
اچانک اسکی نظر اپنے دروازے پر کھڑی بڑی گاڑی پر پڑی۔۔۔  
اسنے جلدی سر اپنی بائیک کا رخ انکی جانب موڑ دیا۔۔۔  
قریب جانے پر اسے بچوں کے ساتھ شہری بھی نظر آیا۔۔۔  
اسے ذرا بھی دیر نا لگی سمجھنے میں کہ یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے۔۔۔  
بچوں کی نظر اذکا پر پڑتے ہی منو چلانے لگا۔۔۔ ماما۔۔۔ وہ سب اسکی جانب دیکھنے لگے۔۔۔  
جہاں اذکا بائیک سے اتر کر ہیلیمٹ اتار کر بالوں کو جھٹکا دیا۔۔۔ جس سے سارے بال کھل کر شانوں پر آگئے۔۔۔  
واہ کیا سٹائل ہے۔۔۔ شہری سوچنے لگا۔۔۔  
وہ قدم بڑھاتی شہری کی طرف آرہی تھی۔۔۔



اور یہ اسکا تھپڑ شہری کا گال لال کر گیا۔۔۔

اسے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا کہ اذکا نے اسکا گریبان پکڑ لیا۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بچوں کو گڈ نیپ کرنے کی۔۔۔ تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کیا۔۔۔ آئندہ۔۔۔ اگر اس گھر کے آس پاس بھی بھٹکے ناتو کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔

اور شہری۔۔۔ ہکا بکا اسکو دیکھنے لگا۔۔۔

مما سنے ہمیں قلفی بھی کھلائی۔۔۔ منونے اسے بیدار کرنا چاہا۔۔۔

وہ اسکو جھٹکا دے کر بچوں کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

تم لوگ ٹھیک ہو۔۔۔ اور کیا ضرورت تھی۔۔۔ کسی ایرے غیرے کے ساتھ جانے کی میرا انتظار نہیں کر سکتے تھے

۔۔۔

اذکا وہ۔۔۔

بس مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ چلو اندر تم لوگ۔۔۔ اسنے انھیں حکم دیا۔۔۔

اور وہ چپ چاپ چل دیے۔۔۔

اور تم۔۔۔ اب وہ شہری کی جانب گھومی تھی۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ اب اگر اور کسر باقی رہ گئی ہے تو وہ بھی پوری کر لو۔۔۔ میں نے تو تمہارے بچوں کی مدد کی۔۔۔ وہ بیچارے

گرمی میں دھوپ میں اسکول کے باہر بوکھے پیاسے سڑ رہے تھے۔۔۔

میں اسی طرف آ رہا تھا تو سوچا چھوڑ دوں۔۔۔

اگر تمہیں خدمت خلق کا اتنا ہی شوق ہے نا تو سڑک پر بہت سے ایسے بچے پھرتے ہیں جنکو تم جیسے امیروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے جا کر انکی مدد کرو۔۔ ہمیں تمہارے احسان کی ضرورت نہیں۔۔۔ اذکا بھی غصے میں پھٹ پڑی

---

ارے واہ۔۔۔ نخرے تو دیکھو میڈم کے۔۔ ایک تو میں نے تمہاری مدد کی۔۔ اپنا اتنا نقصان کیا۔۔ یہ چوٹ کھائی تمہارے جنگلی بچوں کی وجہ سے اور تم میرا شکریہ کرنے کے بجائے۔۔۔ جتا رہی ہو۔۔۔ اذکا کی نظر اسکی پیشانی پر گئی جہاں ہلکی س چوٹ آنے کی وجہ سے بینڈج کی ہوئی تھی۔۔۔ میں نے نہیں کہا تھا تمہیں یہ سب کرنے کے لئے۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے اور آئندہ مجھے اس گھر کے آس پاس بھی نظر نا آنا۔۔۔ سمجھے۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ چلتی بنی۔۔۔ اور وہ اسکو جاتے ہوئے گھور تارہا۔۔۔

\*\*\*

وہ میٹنگ سے فارغ ہو کر اپنے آفس میں بیٹھا کسی فائل پر جھکا تھا کہ اسکے موبائل کی بیپ بجی۔۔۔ اسنے دیکھا فارس کا مسیج تھا خدا کے لئے اپنی بوکھڑی بوی کو تھوڑی دیر کے لئے لے جاؤ۔۔۔ اور نیچے ہی جگہ کا پتا بھی لکھا تھا۔۔۔ انے اوکے کا جواب لکھ کر سینڈ کر دیا اور خود اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

\*\*\*

مون سون کا سیزن شروع ہو گیا تھا اور موسم میں بھی تھوڑی تبدیلی آگئی تھی۔۔۔ کبھی اتنی دھوپ میں اچانک کالے بادل آجاتے۔۔۔ اور جھٹ جاتے۔۔۔ ابھی بھی شام کے وقت ٹھنڈی ہوا لطف دے رہی تھی۔۔۔

نہیں بس بہت ہو گیا میرے پاس خزانہ نہیں کھلا ہوا۔۔۔

پلیز نافر اس ایک دلا دو۔۔۔۔

اسوہ چاٹ کھانے کے بعد اب گولے گنڈے کی فرمائش کر رہی تھی۔۔

حنان کی نظر اسوہ پر پڑی۔۔ جو دوپٹے کو مضبوطی سے تھامے فارس سے کچھ کہہ رہی تھی۔

ہوا ہونے کی وجہ سے وہ دوپٹہ سمجھال نہیں پار رہی تھی۔۔ اور آس پاس رش بھی کافی تھا۔۔ لوگوں کی نظر بھی اس

پر پڑ رہی تھی۔۔۔

اسکو اچھا نہیں لگا۔۔ وہ فورن گاڑی سے اتر کر اسکی جانب چل دیا۔۔۔

وہ وہ پیچھے تو دیکھو۔۔ تمہارا شوہر آ رہا ہے اسکو بولو میری جان چھوڑو۔۔۔ فارس کی نظر حنان پر پڑی۔۔۔

اسوہ اپنے پیچھے دیکھنے لگی اور تب تک فارس زوئی لے کر وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

ہا۔۔۔ فارس۔۔ اسکو۔۔ وہ واپس فارس کی طرف مڑی ہی تھی کچھ کہنے کے لئے کہ فارس غائب۔۔۔

یہ کہاں گئے۔۔۔ فارس۔۔ وہ آگے بڑھی ہی تھی کہ حنان نے اسکی کلائی پکڑ لی۔۔۔

ہا۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ اسوہ نے اعتراض کرنا چاہا۔۔۔

چلو میرے ساتھ۔۔۔ حنان یہ کہتے ہی اسکو لے کر گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔ اسے اکیلے کیوں بھیج دیا۔۔۔ زوہانے فارس سے کہا۔۔۔

وہ اکیلی کہاں ہے۔۔۔ شوہر ہے نا اسکا اسکے ساتھ۔۔۔

ہاں لیکن۔۔۔۔

لیکن کیا۔۔۔ وہ ایک مضبوط رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔۔۔ اور یار اس غریب کے بھی ارمان ہوں گے میری

طرح۔۔۔ تو اسے گھومنے دو اپنی بیوی کے ساتھ۔۔۔۔۔ فارس نے جواب دیا۔۔۔

اور وہ شرمندہ س اس کے ساتھ چل دی۔۔

\*\*\*

مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔ رو کو گاڑی۔۔۔

کتنی اچھی خوش فہمی پالی ہوئی ہے تم نے کہ میں تمہیں کہیں لے کر جاؤں گا۔۔ حنان نے اسے اور تپانا چاہا

---

پھر گاڑی روک کیوں نہیں رہے۔۔۔ اسوہ چیخی۔۔۔

آرام سے۔۔۔ شوہر ہوں میں تمہارا۔۔ ایک دوں گانا کان کے نیچے ابھی تو میرے پاس اختیارات بھی ہیں۔۔۔۔۔  
مطلب تم مجھے مارو گے۔۔ ہاتھ اٹھاؤ گے مجھ پر۔۔۔ اس لئے تم نے مجھ سے نکاح کیا۔۔۔؟؟ اسوہ حیران ہوئی۔۔۔  
کتنے غلط اندازے لگا رہی ہو۔۔ اب تک تمہیں میری محبت نظر نہیں آئی۔۔۔ وہ دل میں اس سے مخاطب تھا۔۔۔

واہ۔۔۔ کتنی سمجھداری والی بات کی ہے۔۔۔ بنا کہے سمجھ گئی۔۔۔ حنان نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔  
پتا تھا مجھے۔ پتا تھا۔۔۔ تم کوئی ایسی سوچ۔۔ سوچ کر آئے ہو کوئی منصوبہ بنا کر مجھ سے نکاح کیا۔۔۔ کہا تھا میں نے  
ابو کو کہ یہ انسان اچھا نہیں۔۔ مگر نہیں میری بات سنے گا کون۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔ مگر آنکھ سے ایک  
آنسو نہیں ٹپکا۔۔۔

اس نے ایک مال کے آگے گاڑی روک دی۔۔

چلو اب باقی شکایتیں کسی اور دن کے لئے۔۔۔ حنان نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔ اسنے صاف صاف کہہ دیا۔۔۔

سوچ لو ورنہ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ حنان نے اسکی طرف والا دروازہ کھولتے ہوئے جھک کر کہا۔۔۔

وہ پیچھے ہوئی۔۔۔



ہٹو پیچھے میں آرہی ہوں۔۔ زیادہ فضول بولنے کی ضرورت نہیں۔۔۔

وہ ہنسی دباتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔

ہاتھ تو چھوڑو نامیرا میں چل سکتی ہوں اندھی نہیں ہوں۔۔۔۔ وہ اسوہ کا ہاتھ پکڑ کر کسی چھوٹے بچے کی طرح اسے

اپنے ساتھ لئے ہوئے تھا۔۔۔ جبھی اسوہ بولی۔۔۔

نہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

یہ شخص بالکل پاگل ہے۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔

حنان اسے ایک عبا ئے کی شاپ میں لے گیا۔۔ اور ایک عبا یا اسے پکڑاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

یہ پکڑو۔۔ اور آئندہ تم مجھے باہر اسکے بغیر نظر نا آؤ۔۔ سمجھ گئی۔۔۔

یہ کس لئے میں چادر تو لیتی ہوں نا۔۔ اسنے جواب دیا۔۔۔

ہاں لیکن عبا یا comfortable ہے۔۔ چادر سر سے اتر بھی جاتی ہے۔۔ اور لوگ تمہیں دیکھنے لگتے ہیں جو کہ مجھے

بلکل بھی گوارہ نہیں۔۔ حنان نے پیار سے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔

ہم۔۔۔ مجھے ایک اور بھی چاہئے۔۔ اسوہ نے ڈیمانڈ کر دی۔۔۔

کیا ایک کافی نہیں ہے۔۔۔؟ حنان نے پوچھا۔۔۔

اسنے نا میں سر ہلایا۔۔۔

اسنے دوسرا بھی اسوہ کو پکڑا دیا۔۔۔

یہ تمہارے لئے۔۔۔ اسوہ نے اسے واپس تھما دیا۔۔۔

حیران ہوتے ہوئے حنان نے پکڑ لیا۔۔۔

میرے لئے۔۔۔ پاگل ہو تم۔۔۔

ہاں میں یہ عبا یا پہنوں کیوں کہ مجھے لوگ دیکھتے ہیں۔۔ اور تم یہ اس لئے پہنو کہ تمہیں بھی لوگ دیکھ رہے ہیں  
۔۔۔ اسوہ نے آس پاس اشارہ کرے ہوئے کہا۔۔۔

جہاں تقریباً خواتین اسے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اسوہ کی اس بات پر اسکی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

واقعی میں تم پاگل ہو۔۔۔ چلو۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے اسے شانوں سے پکڑ کر وہاں سے لے گیا۔۔۔

\* \* \*

سوہا بھابی آج ڈاکٹر کے پاس گئیں تھیں جہاں انھیں پتا چلا کہ وہ امید سے ہیں۔۔۔

اور آج رات فارس کو بھی واپس جانا تھا۔۔۔ جس کے لئے انہوں نے معیز بھائی اور اسکی فیملی کو کھانے پر دعوت

دینے کے ساتھ ساتھ چچی جان کی بھی پوری فیملی مدعو تھی۔۔۔ اسی بہانے آپنی بھی مل لیں گی اس سے۔۔۔

معید بیٹا کیسی ہے اب طبیعت۔۔۔ امی نے اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھا جہاں اب پٹیاں کرنے سے کافی فرق آگیا تھا

۔۔۔

ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اب کیسا محسوس کر رہے ہو۔۔۔ بھائی اور بھابی بھی تیار ہو کر پہنچ گئے۔۔۔

بہتر ہوں۔۔۔۔

آپ لوگ کہیں جا رہے ہیں۔۔۔؟؟ معید نے انھیں تیار دیکھ کر پوچھ لیا۔۔۔

امی نے اسے بتا دیا۔۔۔

میں فون کر کے منا کر دیتی ہوں۔۔۔ ہم کسی اور دن چلے جائیں گے۔۔۔ آپنی نے معید کی حالت دیکھ کر کہا۔۔۔

نہیں بھابی میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔ آپ میری وجہ سے اپنا پروگرام کینسل نا کریں۔۔ امی آپ بھی چلی جائیں  
۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔

ارے بیٹا تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر میں کیسے جاؤں۔۔۔  
معید تم ایسا کرو تم بھی ہمارے ساتھ چلو۔۔ اچھا ہے وہاں کا ماحول دیکھ کر تمہاری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔  
نہیں بھائی۔۔۔ میرا بلکل دل نہیں چاہ رہا۔۔۔ اسنے منا کر دیا۔۔۔  
ارے پہلے تو بھاگ بھاگ کے جاتے تھے۔۔۔  
پہلے کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔۔۔ اسنے دل میں کہا۔۔۔  
آپ لوگ جائیں دیر ہو رہی ہو گی۔۔۔ اور امی آپ بھی چلی جائیں۔۔۔ میں بھی تھوڑی دیر کے لئے باہر جاؤں گا  
آپ اکیلی کیسے رہیں گی۔۔۔

پکا۔۔۔

جی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا۔۔۔ وہ اسے تاکید کرتے چل دیے۔۔۔

\* \* \*

وہ رات کے اندھیرے میں باہر صحن میں کھڑی چاند کو تک رہی تھی جو کبھی بادل کی آڑ میں چھپ  
جاتا۔۔۔ سوچیں مسلسل اسکے ذہن پر سوار تھیں۔۔۔  
کتنابے بس ہو جاتا ہے نے انسان۔۔۔ جب دنیا میں اپنا کوئی بھی رشتہ نا ہو۔۔۔ ناماں باپ نا بہن بھائی۔۔۔  
تبھی صرف اللہ ہوتا ہے جو اپنے بندے کو کبھی نہیں چھوڑتا۔۔۔  
یا اللہ تیرے آسرے پر ہی تو جی رہی ہوں۔۔۔ ورنہ وہ اذکا تو کب کا مر چکی ہے۔۔۔

آج شیرے کی باتوں نے اسے بہت اداس کیا تھا۔۔۔ وہ باتیں نہیں تھیں زہر تھا۔۔۔ جو اس معاشرے میں اکیلے رہنے والی ہر عورت کو پیلا یا جاتا ہے۔۔۔ اگلا جاتا ہے۔۔۔ کچھ تو زندگی سے مایوس اور مجبور یوں کے تحت پی لیتی ہیں۔۔۔ اور کچھ۔۔۔ اذکا کی طرح ہوتی ہیں جو اپنی عزت کی خاطر جان دے دیں گی۔۔۔ جہاں کی ٹھو کریں کھالیں گی۔۔۔ مگر اپنی عزت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیں گی۔۔۔

وہ رات۔۔۔ جب میں جہاں کی ٹھو کریں کھاتی پھر رہی تھی۔۔۔ وہ آنکھیں بند کر کے یاد کرنے لگی۔۔۔

آٹھ سال کی وہ بچی جو بھوک کے مارے در بدر پھر رہی تھی۔۔۔

دو دن سے وہ بھوکی۔۔۔ ناکچھ کھایا ناپیا۔۔۔ کپڑے کیچڑ لگنے سے خراب ہو گئے تھے۔۔۔ بال بکھرے ہوئے۔۔۔ صاحب۔۔۔ صاحب۔۔۔ خدا کے واسطے۔۔۔ اللہ کے نام پر کچھ دے دو۔۔۔ صاحب بھوک لگی ہے۔۔۔ ایک ایک کے آگے جا کر ہاتھ پھیلا نا۔۔۔ اسے تو مانگنا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔

ایک آدمی کو شاید اس پر ترس آیا۔۔۔ اسنے اپنی دوکان سے ایک سموسہ اسے دے دیا۔۔۔ وہ وہاں فوٹپاتھ پر بیٹھ کر ہی دیوانوں کی طرح کھانے لگی۔۔۔

لیکن اس سموسے۔۔۔ سے بھی کام نا بنا۔۔۔ اسے اور بھوک لگی اب وہ گود میں سر دیے سیسیکیوں سے رونے لگی۔۔۔ کہ کسی نے اسے پکارا۔۔۔

اسنے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔۔۔ اپنے پیچھے اسنے گڈو کو کھڑے پایا۔۔۔

اذکا تم رورہی ہو۔۔۔ چاند کی روشنی میں بھی اسکا چہرہ صاف چمک رہا تھا۔۔۔

اسنے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا جو آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔



نہیں۔۔۔ یہ تو پسینہ ہے۔۔۔ اسنے جھوٹ بول دیا۔۔۔ وہ اسکے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی کیوں کہ انہوں نے ہمیشہ اسے بہت مضبوط اور بہادر دیکھا ہے۔۔۔

چلورات بہت ہو گئی ہے۔۔۔ سو جاؤ۔۔۔ وہ کہتے ہی خود بھی چل دی۔۔۔

\* \* \*

کیسے جاتے۔۔۔ تمہارے معاملات جو سیٹ کرنے تھے۔۔۔

چلو بتاؤ۔۔۔ کیا بات ہے اب۔۔۔ وہ رات کو جب گھر آیا تو سارہ اور دانیال لان میں بیٹھے اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اب جب کہ وہ آگیا تھا تو وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

ام ام۔۔۔ معاملات تو بڑے سنجیدہ ہیں۔۔۔ بس آپ لوگ زیادہ ری ایکٹ نہ کرنا۔۔۔ اسنے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اب بتاؤ بھی۔۔۔ تمہید کیوں باندھ رہے ہو۔۔۔

میں نے نکاح کر لیا ہے۔۔۔ تاثرات بالکل نرم تھے۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ ان دونوں کے ساتھ ساتھ۔۔۔ ماما بھی شکوہ میں تھیں۔۔۔ جو انکی طرف ہی آرہی تھیں۔۔۔

نکاح۔۔۔۔۔ تم پاگل ہو ہنی۔۔۔ کس کے ساتھ نکاح کر بیٹھے اور وہ بھی ہمیں بتائے بنا۔۔۔ ماما کو وہاں دیکھ کر وہ سب حیران ہوئے۔۔۔

اچھا آپ۔۔۔ تسلی رکھیں میں بتاتا ہوں۔۔۔ یہاں بیٹھیں،۔۔۔ حنان نے انھیں کرسی پر بیٹھاتے ہوئے سمجھانا چاہا۔۔۔

وہ دراصل۔۔۔۔۔ ہنی نے ساری روداد سنا ڈالی۔۔۔ جسکو سن کر وہ تینوں حیران تھے۔۔۔

کتنے بیوقوف ہو تم۔۔۔ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔ ہنی۔۔۔ ماما نے کہا۔۔۔

یہ بے وقوفی نہیں۔۔۔ ماما۔۔۔ یہ تو محبت تھی آپکے لاڈلے کو۔۔۔ سارہ نے لقمہ دیا۔۔۔

یہ سب چھوڑو۔۔۔ یہ سوچو کہ تمہارے بابا کو جب پتا چلے گا تو وہ کیسے ری ایکٹ کریں گے۔۔۔

مجھے تو سوچتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ سارہ نے جھر جھری لیتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کس کھیت کی مولیٰ ہیں۔۔۔ یہ بتائیں گے نابا کو۔۔۔ ہنی نے دانیال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے یار۔۔۔ عزت سے دو دن رہنے آیا تھا۔۔۔ رہنے دو کل تو ویسے بھی جانا ہے میں نے کیوں دھکے دے کر نکلوانا

چاہتے ہو۔۔۔

ارے بیٹا ایسی کیوں باتیں کرتے ہو۔۔۔ اب مانا کہ وہ غصے والے ہیں پر اتنے بھی نہیں کہ بیٹے کو گھر سے نکال دیں

۔۔۔ ماما نے کہا۔۔۔

اچھا بابا جگ رہے ہیں۔۔۔؟؟

نہیں ابھی دوا کھا کر لیٹے ہیں۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔۔۔ صبح اٹھیں گے تو بات ہوتی ہے۔۔۔ ہنی نے کہا۔۔۔

اور وہ سوچ میں پڑتے ہوئے سر ہلانے لگے۔۔۔

\* \* \*

رات فارس کے جانے کے بعد وہاں اداسی چھائی تھی۔۔۔ جسکو مٹانے کے لئے انہوں نے آپنی کو وہیں پے روک لیا

۔۔۔

معیز صبح ہی صبح آفس جا چکا تھا۔۔۔ اور وہ باہر لان میں بیٹھا۔۔۔ صبح کی چائے اور ٹھنڈی ہوا سے اپنی اداسی کم کرنے

میں مصروف تھا۔۔۔

\* کوئی یو نہی نہیں پیتا چائے \*

\* دل جلا ہوتا ہے دل ٹوٹا ہوتا ہے \*

کیسی طبیعت ہے اب۔۔۔ امی نے آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔ اسنے لمبی سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

معید کیوں ستار ہے ہو مجھے۔۔۔ کتنے دنوں سے تنگ کیا ہوا ہے مجھے آخر بتا کیوں نہیں دیتے کہ بات کیا ہے۔۔۔

نہیں امی کوئی بات نہیں۔۔۔ اسنے نیچے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔ میں ماں ہوں تمہاری یہ تم کیوں بھول جاتے ہو بار بار۔۔۔ پہلے تو کبھی تمہاری ایسی

اچانک طبیعت خراب نہیں ہوئی۔۔۔

واقعی میں کوئی بات نہیں۔۔۔ اگر ہوگی تو میں آپکو بتا دوں گا آپ خام خا میں پریشان نا ہوں۔۔۔ معید نے من

کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھانا بتاؤ۔۔۔ میں بھی اسی وقت کا انتظار کروں گی۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکیں۔۔۔

\*\*\*

بابا نے تحمل سے بات سنی۔۔۔ مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔ بلکل چپ بیٹھے تھے۔۔۔

کچھ تو کہیں۔۔۔ ہنی نے ان سے کہا۔۔۔

میں کیا کہوں۔۔۔ میری بات کی کوئی اہمیت ہے۔۔۔ بابا سنجیدہ تھے۔۔۔

آپ کی ہو بات کی تو اہمیت ہے۔۔۔ اور ویسے بھی ابھی تو نکاح ہوا ہے۔۔۔ آپ ان سے مل لیں گے تو اچھا ہو گا

۔۔۔ دانیال نے انھیں سمجھانا چاہا۔۔۔

پتا نہیں کون ہیں۔۔۔ خاندان کیسا ہے۔۔۔ سٹیٹس کیا ہے انکا۔۔۔ بس نکاح ڈال کر واپس آگئے نواب۔۔۔

بابا خاندان بھی اچھا ہے۔۔ عزت دار اور شریف گھرانہ ہے۔۔ ہاں البتہ سٹیٹس میں تھوڑا فرق ہے۔۔ مگر آپ یقین رکھیں۔۔ ان سے ملنے کے بعد آپ کو بھی مایوسی نہیں ہوگی۔۔ ہنی نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھانا چاہا۔۔۔

کیوں نا آج رات انکو ڈیز پر انوائٹ کیا جائے۔۔ اچھا ہے ہماری بھی ملاقات ہو جائے گی۔۔ اپنی بھابی سے۔۔ ویسے بھی کل تو ہم نے واپس جانا ہے۔۔ سارہ نے موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر بابا چپ تھے۔۔۔

آپ ان سے ملینگے تو آپ کو احساس ہو گا کہ میرا فیصلہ غلط نہیں تھا۔۔۔ وہ کھڑا ہو گیا مجھے آفس کے لئے لیٹ ہو رہی ہے۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ چلتا بنا۔۔۔ اور بابا دور تک اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔۔۔

\*\*\*

آپ کون ہوتے ہیں میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے۔۔ جب اس کے رشتے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں تو پھر آپ نے کیوں انکار کر دیا۔۔۔ وہ چیخ ہی تو پڑی تھی۔۔۔

ہم تیرے ماں باپ ہیں۔۔ تیرے اچھے برے کا اچھی طرح سے جانتے ہیں ہم۔۔۔ پھوپھو اسے جواب دیا۔۔۔ اور تو کیا جانتی ہے۔۔۔ وہ ایک نمبر کا موالی۔۔۔ چرسی۔۔۔ کوئی کام تو کرتا نہیں بس سارا دن گلی محلوں کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔۔۔ مبشر نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

خاک۔۔۔ تو تمہارا بیٹا کیا کرتا پھرتا ہے۔۔۔ وہ تو کوئی کام نہیں کرتا۔۔۔ کس منہ سے گئی تھیں ماموں کے گھر اسوہ کا رشتہ لینے۔۔۔ تب یہ خیال نہیں آیا۔۔۔ نادیا نے طنز کیا۔۔۔ پھوپھو چپ ہو گئیں۔۔۔



زیادہ زبان ناچلا۔۔۔ اچھی طرح سے جانتا ہوں اسکے ایک ایک کام کو۔۔۔ نا جانے کتنے کالے دھندوں میں ملوث ہے وہ۔۔۔ مجھ میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔  
نہیں ہے وہ ایسا۔۔۔ اسنے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ سدھرے گا۔۔۔ اپنے آپ کو بد لے گا میرے لئے۔۔۔ اور کام بھی کرے گا۔۔۔

ہم۔۔۔ کام۔۔۔ دو کام اس دنیا میں مشکل ہیں۔۔۔ راجو کا کام کرنا۔۔۔ اور سدھرنا۔۔۔ وہ استہزایہ انداز میں ہنسا۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے پر نادیہ کو آگ لگ گئی۔۔۔  
اماں میں بتا رہی ہوں۔۔۔ اگر اس سے میری شادی نا ہوئی نا تو میں زہر کھالوں گی۔۔۔ وہ انھیں وارن کرتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

سمجھا لو اماں اسے۔۔۔ ٹانگیں توڑ دوں گا میں اسکی۔۔۔ اگر ایسا کوئی کام کیا بھی تو اسنے۔۔۔ وہ بھی اماں کو ہی سنا کر چلتا بنا۔۔۔

\* \* \*

اٹھ گئی۔۔۔ خیر سے۔۔۔ اسکو اپنی طرف آتے دیکھ کر آپنی نے کہا۔۔۔  
نہیں ابھی تک سوئی ہوئی ہوں۔۔۔ اسنے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ڈیٹھائی سے کہا۔۔۔  
ہم۔۔۔ لگ بھی رہا ہے۔۔۔

وہ دو کرسیوں کو آپس میں ملا کر دھپ کر کے وہیں سو گئی۔۔۔  
یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔ آدھے دن چڑھ آیا ہے اور تم ابھی تک سست پڑی ہو۔۔۔ آپنی نے ڈانٹ پلا دی۔۔۔  
پتا نہیں۔۔۔ کیوں سستی ہو رہی ہے۔۔۔

لوگ نا سچ ہی کہتے ہیں۔۔ صبح جلدی اٹھنے سے صحت بھی بنی رہتی ہے۔۔  
اور دیر اٹھنے سے اور سستی چڑھ جاتی ہے۔۔ جہاں دیکھو پڑے رہو۔۔۔  
اسی لئے تو تمہیں کہتے ہیں کہ صبح جلدی اٹھو۔۔

اچھا میں نے سنا ہے کہ کل حنان نے تمہیں شاپنگ کرائی۔۔؟؟ دکھائی بھی نہیں تم نے۔۔؟؟ آپ نے اسکو بیدار کرنا چاہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ شاپنگ۔۔۔ اسنے منہ بنایا۔۔۔

عبایا خرید کر دیا اور بس۔۔۔۔

عبایا۔۔۔۔ آپ نے زیر لب دوہرایا۔۔۔

وہ بھی۔۔۔ کوئی شوہر ایسا ہو گا جو بیوی کو ہاتھ سے عبایا خرید کر دے۔۔۔ کیا تحفہ دیا ہے۔۔۔ میں تو امپریس ہو گئی۔۔۔ آپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں نہیں دیتا، ہزار ونا و لڑا ایسی ہیں جن کہ شوہر تو میرے شوہر سے بھی اچھے ہوتے ہیں۔۔۔ ایک میرے والا انوکھا نہیں۔۔۔ اسنے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

ویسے کتنے تو ہینڈ سم۔۔۔ سلیقہ شعار ہے نا تمہارا شوہر۔۔۔ اللہ نظرے بد سے بچائے۔۔۔ آپ نے دعادی۔۔۔

بس میرے سامنے اسکی تعریفوں کے پل نا باندھیں۔۔۔ اسوہ نے انھیں روک دیا۔۔۔

کیوں۔۔۔ کسی اور کے منہ سے اپنے شوہر کی تعریف سننا نہیں چاہتی۔۔۔ آپ نے اسکو تپانا چاہا۔۔۔

جی۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھ سے اسکی تعریف ہضم نہیں ہوتی اسی لئے۔۔۔ یہ کہتی وہ جانے کے لئے مڑی ہی تھی کہ پیچھے حنان ہاتھ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

ایک منٹ کے لئے تو وہ ڈر گئی۔۔۔ مگر پھر خود کو سمجھالتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

تمہیں تمہارے گھر میں آرام سے بیٹھنا نہیں آتا۔۔۔ جب دیکھو یہاں منہ اٹھائے چلے آتے ہو۔۔۔  
ارے بیٹا آپ صبح صبح یہاں۔۔۔ آئیں بیٹھے۔۔۔ امی کی نظر حنن پر پڑتے ہی انہوں نے کہا۔۔۔  
جی وہ سلیمان صاحب سے کام تھا۔۔۔ وہ بھی ایک نظر اسوہ پر ڈالتا ہوا۔۔۔ انکی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔  
اور وہ پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

\* \* \*

یار یہ تمہاری ماما۔۔۔ ہمیشہ افلاطون کیوں بنی پھرتی ہے۔۔۔ وہ پہنچ گیا تھا اذکا کے گھر۔۔۔ اسے تپانے کے لئے۔۔۔ مگر  
وہ موجود نہیں تھی۔۔۔ اور شکر تو یہ خ وہاں گڈو بھی نہیں تھا۔۔۔ ورنہ اسے کہاں موقع ملتا کچھ پتالگانے کا۔۔۔  
پتا نہیں۔۔۔ میں نے جب سے ہوش سمجھا لایا ہے انھیں ایسا ہی دیکھا ہے۔۔۔ منوں نے کھلونوں سے کھیلتے ہوئے  
جواب دیا۔۔۔

اچھا تو تمہارے پاپا کہاں ہیں۔۔۔؟

پاپا تو نہیں ہیں۔۔۔

کیوں پھر کہاں گئے۔۔۔ کیا تم لوگوں کو چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ یا پھر اذکا نے اسے دھکے دے کر نکال دیا۔۔۔ شہری  
نے لقمہ دیا۔۔۔

اذکا کو تو خود بھی معلوم نہیں کہ ہمارے ماں باپ کون ہیں۔۔۔ چھوٹوں نے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟ مطلب اذکا تمہاری ماں نہیں ہے۔۔۔؟؟ وہ گھرے صدمے میں تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔

پھر تم لوگ اسے ماما کہہ کر کیوں پکارتے ہو۔۔۔ اور وہ تمہیں اپنے بچے۔۔۔؟؟

کیوں کہ اسنے ہمیں پالا ہے۔۔۔ چھوٹوں نے جواب دیا۔۔۔

پالا ہے۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ میں بھی نہیں آرہا۔۔۔ وہ حیران ہوا پریشان ہوا۔۔۔

میں بتاتا ہوں۔۔۔ منو نے اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔ ان دونوں کو شہری اچھا لگا کیوں کہ انکے لئے کھلونے جو لایا تھا۔۔۔ ورنہ کہاں انکی آپس میں بنتی۔۔۔

مما بتاتی ہیں۔۔۔ میں ایک سال کا تھا جب گڈو میرا بھائی مجھے گود میں یہاں لے آیا تھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ شہری نے اسکو روک دیا۔۔۔ بھائی مطلب۔۔۔؟

گڈو۔۔۔ وہ جو اس سے بڑا ہے۔ وہ میرا اصلی بھائی ہے نا۔۔۔ منو نے زچ ہو کر کہا۔۔۔

تو یہ کون ہے پھر۔۔۔؟؟ اسنے چھوٹو کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

یہ بھی میرا بھائی ہے۔۔۔ پر یہ اصلی والا نہیں۔۔۔

اصلی۔۔۔؟ اسنے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اف۔۔۔ یار تم تو بڑے فضول آدمی ہو کوئی بات سمجھتے ہی نہیں۔۔۔ اصلی مطلب۔۔۔ گڈو اور منو کے ماں باپ

ایک تھے۔۔۔ اور میرے دوسرے۔۔۔ لیکن ہم یہاں ایک ساتھ پلے بڑے ہیں تو اس لئے ہم ایک دوسرے کے

بھائی ہیں۔۔۔ چھوٹو نے اسے سمجھایا۔۔۔

اوا چھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ پھر آگے۔۔۔

پھر آگے کیا۔۔۔؟؟ چھوٹو نے پوچھا۔۔۔

یہ کہ تم کہاں سے کیسے یہاں پہنچے۔۔۔؟؟

اسکا یہ کہنا تھا کہ سامنے سے اذکا آتے ہوئے دکھائی دی۔۔۔

تمہیں کہا تھا میں نے کہ مجھے یہاں اگلی بار نظرنا آنا۔۔۔ تمہیں ایک بات سمجھ نہیں آتی کیا۔۔۔ وہ اس پر پھٹ پڑی

۔۔۔



مما۔۔۔ یہ ہمارے لئے کھلونے اور کھانے کی چیزیں لایا ہے۔۔ منو نے ایک شاپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
۔۔۔

وہ دوبارہ شہری کی جانب متوجہ ہوئی۔۔ جو آنکھیں پھاڑ کر اسے گھور رہا تھا۔۔  
تم اٹھاؤ اپنی یہ خیرات اور چلتے بنو یہاں سے۔۔ ہمیں تمہاری خیرات کی ضرورت نہیں۔۔ سمجھے۔۔ نکلو یہاں  
سے۔۔۔

یہ خیرات نہیں ہے۔۔ اور دوسری بات میں یہ تمہارے لئے لایا بھی نہیں۔۔۔ یہ ان بچوں کے لئے ہیں۔۔۔ سچھی  
۔۔۔ شہری نے بھی اسکو اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔ اور وہاں سے چلتا بنا۔۔۔  
وہ اسکی پشت کو گھورتی رہی۔۔۔

\*\*\*

یہ فارو بھی بڑا ہی بد تمیز ہے۔۔۔ جب بھی جاتا ہے۔۔۔ گھر میں اداسی چھا جاتی ہے۔۔۔ وہ آتے ہوئے بولی۔۔۔  
بس خیر سے جا پہنچے وہاں۔۔۔ اللہ میرے بیٹے کو اپنی امان میں رکھے۔۔۔ آمین۔۔۔  
تم آمین۔۔۔ اچھا بتائیں کیوں آیا تھا وہ یہاں۔۔۔؟؟ حنان کے جاتے ہی اسوہ نے پوچھا۔۔۔  
یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ شوہر ہے وہ تمہارا تمیز سے پیش آیا کرو اس سے۔۔۔ امی نے ڈانٹ دیا۔۔۔  
اچھا بتائیں نا کیوں آیا تھا۔۔۔؟؟

کیوں آیا تھا نہیں۔۔۔ کیوں آئے تھے۔۔۔ ایسے کہتے ہیں۔۔۔ امی نے اسے سمجھایا۔۔۔  
ہاں جو بھی ہے۔۔۔ اب بتائیں۔۔۔  
رات کے کھانے پر بلا کر گیا ہے۔۔۔  
کس لئے۔۔۔؟؟

مجھے کیا پتا۔۔ شاید اپنے گھر والوں سے ملوانا چاہتا ہے۔۔ امی نے جواب دیا۔۔  
اچھا۔۔۔۔ وہ کسی سوچ میں پڑ گئی۔۔۔

\* \* \*

پتا نہیں یار۔۔ ناملتا ہے نافون اٹھاتا ہے اور نابات کرتا ہے۔۔ شہری نے جواب دیا۔۔  
اچھا تو چل میرے ساتھ اسکے گھر۔۔۔ ہنی نے اسے کہا۔۔ اور گاڑی معید کے گھر کی جانب روانہ کر دی۔۔۔  
اگلے دس منٹ میں وہ وہاں اسکے پاس بیٹھے تھے۔۔۔  
یہ تیری شکل کو کیا ہوا ہے۔۔۔ ایسے لگتا ہے صدیوں کا بیمار ہے۔۔۔ شہری نے اسکا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔  
دو دن سے بیمار سا بستر پر پڑا ہے۔۔۔ میری تو کچھ سنتا نہیں اب تم لوگ ہی سمجھاؤ اسے۔۔۔ امی چائے لے کر آئیں۔۔۔

آج رات آئے گا نا میرے گھر تو طبیعت درست کروں گا میں اسکی۔۔۔ حنان نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔  
میں کیوں آؤں گا تمہارے گھر۔۔۔؟؟ معید نے پوچھ ہی لیا۔۔۔  
اسکا ولیمہ ہے تجھے پتا نہیں۔۔۔ سب کو دعوت پر بلارہا ہے۔۔۔ شہری نے طنز کیا۔۔۔  
تو اکیلا نہیں آرہا۔۔۔ پوری فیملی آئے گی۔۔۔ آنٹی آپ سب نے آنا ہے۔۔۔ مطلب سب نے۔۔۔ حنان اب امی کی  
جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔  
پر ہم سب کیسے۔۔۔؟؟

نکاح تو آپ نے کروایا تھا نا تو اب سمجھالیں بھی خود۔۔۔ ہنی نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔  
ٹھیک ہے۔۔۔ پھر تو میں یہ نکاح ختم ہی کرواؤں گی۔۔۔  
ارے میں تو مذاک کر رہا تھا آپ تو سیریس ہی ہو گئیں۔۔۔ ہنی جلدی سے بولا۔۔۔

اور وہ سب ہنسنے لگے۔۔۔

\* \* \*

یہ دیکھو یہ والا۔۔۔ زوئی اسکی ڈریس سلیکٹ کرنے میں اسکی مدد کر رہی تھی۔۔۔

اسوہ جلدی کر ولیٹ ہو رہی ہے معیز پہنچنے والے ہیں۔۔۔ آپنی نے اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔۔۔

امی ابو۔ بھابی۔۔ اور اجوا عمیرہ بھائی جان کے ساتھ روانہ ہو گئے تھے۔۔

باقی جو پیچھے رہ گئے تھے انکو معیز نے پک کر ناکھڑا۔۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔ اب جلدی سی جاؤ اسے پہن کر تیار ہو جاؤ۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔؟؟ تیار ہو جاؤ۔۔ میں کہیں نہیں جا رہی۔۔ اور تم نے مجھے بلایا بھی اس لئے تھا کہ میں تمہاری مدد

کرو تیار ہونے میں۔۔۔ زوئی نے اسکو جواب دیا۔۔۔

دیکھو زوئی زیادہ بحث نہ کرو۔۔۔ آپنی ابھی کمرے میں آنے والی ہیں۔۔۔

نہیں میرا کوئی کام نہیں وہاں میں نہیں جاتی۔۔۔

اسوہ۔۔۔ تم ابھی تک تیار بھی نہیں ہوئی۔۔۔ یا خدا پتا نہیں تمہارا کیا بنے گا۔۔۔ آپنی نے اسکے کمرے میں آتے

ہوئے کہا۔۔۔

بس میں تیار ہوں۔۔۔ میں نے کپڑے پہنے ہیں۔۔۔ اسنے اپنے کپڑے جو چھپا کے رکھے تھے وہ نکالتے ہوئے

کہا۔۔۔ جسکو دیکھ کر زوئی منہ کھل گیا۔۔۔ آپ اس زوئی کی بچی کو تیار کریں میں کپڑے پہن کر آتی ہوں۔۔۔ وہ یہ

کہتی چلتی بنی۔۔۔

نہیں آپنی میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ میرا وہاں کیا کام۔۔۔؟؟ زوئی نے چڑتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھو تم نہیں جاؤ گی تو وہ بھی نہیں جائے گی یہ تم لکھ لو۔۔ اور ویسے بھی تم اب اس گھر کا حصہ ہو۔۔ کوئی غیر نہیں  
۔۔ چلو شاہاش جلدی تیار ہو جاؤ۔۔ آپی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔  
مگر آپی۔۔۔

بس میں اور کچھ نہیں سنوں گی۔۔ اگر فارس یہاں ہوتا تو وہ بھی ضرور کہتا کہ میں تو اکیلے نہیں جاؤں گا اپنی بیوی  
کر ساتھ جاؤں گا۔۔ چلو جلدی کرو۔۔ آپی یہ کہتی چلی گئیں۔۔ اور وہ لمبی سانس لیتی تیار ہونے لگی۔۔۔

\* \* \*

اسنے ایک عبا یا خود پہن لیا اور دوسرا زوئی کو گفٹ کیا۔۔ اب وہ دونوں عبائے میں تھی خود کو مکمل چھپائے۔۔۔  
زوئی مجھے سانس نہیں آرہی۔۔۔ اسوہ نے جلدی اے نقاب اتار کر لمبی لمبی سانس لینے لگی۔۔۔  
کوئی بات نہیں عادت ہو جائے گی۔۔۔ زوئی نے اسکو سمجھایا۔۔۔  
پتا نہیں یہ شخص مجھ سے اور کیا کیا کام کروائے گا۔۔ وہ سوچنے لگی۔۔۔  
کافی دیر چپ رہنے کے بعد وہ گویا ہوئی۔۔۔  
معیز بھائی۔۔۔ آپکی بیگم دن بادن کافی زیادہ ہوشیار ہوتی جارہی ہیں۔۔ ذرا دھیان رکھیے گا۔۔۔  
ارے یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔۔ آخر ہماری بیگم ہیں۔۔ ہوشیار کیسے نہیں ہونگی۔۔ معیز نے مریم کی طرف  
دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جو شرمندگی کے مارے نیچے دیکھنے لگیں۔۔۔  
گھر پہنچ گیا تھا ورنہ اسوہ نے جواب دینا تھا۔۔۔

وہ ایک بڑا اور خوبصورت بنگلہ تھا جسکو دیکھ کر اسوہ کے ساتھ ساتھ زوئی کا منہ بھی کھل گیا۔۔۔  
نور تمہاری تو نکل پڑی۔۔۔ ایسے بنگلے تو ڈراموں اور ناولز میں ہوتے ہیں۔۔۔ زوئی نے اسکے کان میں سرگوشی کی

۔۔۔



مگر اسوہ تو کہیں اور ہی کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

اسوہ۔۔۔ زوئی نے اسکو ہلایا۔۔۔

ہاں۔۔۔

چلو اترو۔۔۔ زوئی نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔۔ اور اتر گئی۔۔۔

واہ۔۔۔ اتنی بڑی تبدیلی۔۔۔ شہری کی نظر اسوہ اور زوئی پر پڑی تو اسنے حنان سے کہہ دیا۔۔۔ جو اسکے استقبال کے لئے کھڑا تھا۔۔۔

وہ واقعی عبا میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

اسوہ گاڑی سے اتر کر آگے کی جانب بڑھ ہی رہی تھی کہ عبا یا اتنا بڑا تھا کہ اسکا پاؤں اس میں پھنس گیا۔۔۔ یہ تو شکر کے زوئی نے اسکو تھام لیا ورنہ تو سب کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی۔۔۔

لیکن کوئی دیکھے نادیکھے حنان تو دیکھے گا۔۔۔ اور واقعی اسنے دیکھ لیا تھا۔۔۔ اور اسکی ہنسی چھوٹ گئی جس پر بروقت اسنے قابو پا لیا تھا۔۔۔

اہم اہم۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔۔۔

وہ حنان کے پاس سے گزر رہی تھی کہ حنان نے گلہ کھنگارتے ہوئے سلام کیا۔۔۔

ایک تو اسوہ کوش غصہ چڑا ہوا تھا کیوں کہ آج وہ اسکی وجہ سے گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔ اسنے بھی آنکھیں پھیرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ اور آگے چل دی۔۔۔

اور ہنی اسکو دیکھتے ہی رہ گیا۔۔۔

\* \* \*

معید کی نظر اس پر پڑتے ہی اسکی نظر اس پر ٹھہر سی گئی۔۔۔

عبایا میں ملبوٹ خود کو مکمل چھپائے وہ شہزادی لگ رہی تھی۔۔۔ معید نے نظروں کا زاویا بدلا۔۔۔  
لیکن نظر تھی کہ بار بار اسی کی جانب اٹھ رہی تھی لاکھ کوشش کرنے کے باوجود بھی۔۔۔  
اب وہ کسی اور کی امانت ہے۔۔۔ دماغ بربر ملامت رہا تھا۔۔۔ مگر دل بغاوت کرنے اور تلا ہوا تھا۔۔۔  
امی نے اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ لی تھی۔۔۔  
معید اور امی میں ایک کرسی کا فاصلہ تھا۔۔۔  
وہ شگفتہ جی سے ملنے انکے پاس آرہی تھی۔۔۔ معید کو لگا اسکی سانسیں اکھڑ جائیں گی۔۔۔ بامشکل وہ آنکھوں کو قابو  
میں لئے وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔  
تھوڑے ہی فاصلے پر جا کر اپنے پیچھے اسکو آواز محسوس ہوئی۔۔۔  
زوئی جو شگفتہ جی سے مل کر جارہی تھی کہ اسکو کوئی چیز گرنے کی آواز آئی۔۔۔  
اسنے نیچے دیکھا۔۔۔ وہ چابیاں تھی جو معید کی گود سے گری تھیں۔۔۔ اور اسکو پتا بھی نہیں چلا۔۔۔  
وہ چابیاں اٹھاتی اسکو تھوڑے سے فاصلے پر آواز دینے لگی۔۔۔  
سنیں۔۔۔  
شاید اسنے سنا نہیں تھا۔۔۔  
وہ تھوڑا نزدیق گئی۔۔۔  
معید۔۔۔

اور بس اسی جگہ معید کے قدم رک گئے۔۔۔  
اور اسکے کانوں میں آواز گونجنے لگی۔۔۔ وہ رکھڑو مگر مڑ کے دیکھا نہیں۔۔۔  
سنیں۔۔۔ یہ آپکی چابیاں گر گئی تھیں۔۔۔ زوئی نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

ضبط سے معید کی آنکھیں لال ہو گئیں۔۔۔

وہ مڑا۔۔۔ مگر آنکھیں اوپر نہیں کی۔۔۔

زونی کوش بڑا عجیب لگا۔ کہاں وہ اسے ہمیشہ تاڑتا رہتا تھا اور کہاں اب اتنی فرماں برداری۔۔۔

معید نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔ اور زوہانے اسکو چابیاں پکڑا دیں۔۔۔ دور سے ہی زوہا کوش اسکے ہاتھ میں سے تپش محسوس ہوئی۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟ اچانک زوہا کے منہ سے نکلا۔۔۔

اب اسکا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔ دل میں ایک ٹیس اٹھی۔۔۔ اسنے نظریں اوپر کی۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہا ہو۔۔۔ کیا ایسا ٹوٹا شخص ٹھیک ہو سکتا ہے۔۔۔

زوہا ایک منٹ کے لئے ڈر گئی۔۔۔ کیا کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں۔۔۔

غصہ۔۔۔ رنجش۔۔۔ دکھ۔۔۔ ملال۔۔۔ شکوہ۔۔۔ اور پیار۔۔۔

وہ رکنا نہیں چلا گیا۔۔۔ اور زوہا گم سم س وہاں کھڑی اسکی پشت کوش گھورنے لگی۔۔۔

اچانک بادل کڑکے۔۔۔ اور ان بادلوں کی کڑک سے وہ بیدار ہوئی۔۔۔ اور چلی گئی۔۔۔

\* \* \*

وہ غصے میں گاڑی کو بھگا رہا تھا۔۔۔ رات ہونے کی وجہ سے سڑک سنسان تھی۔۔۔ اور اب تو ہلکی ہلکی بوند اباندی بھی شروع ہو گئی تھی۔۔۔

اسنے گاڑی کو بریک لگائے۔۔۔ اسکا دم گھٹنے لگا۔۔۔ وہ جلدی سے باہر نکلا اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔۔۔ تھک ہار

کر وہ سڑک کے کنارے بیٹھ گیا۔۔۔ منہ گھٹنوں میں چھپائے۔۔۔ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے وہ رونے لگا۔۔۔

بار بار اسکا چہرہ آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا۔۔۔

کاش۔۔ کاش کے میں اس سے ناملا ہوتا۔۔

اگر ملا بھی تو کاش وہ ایسی نازک پری نا ہوتی۔۔ اور اگر ہوئی بھی تو کاش وہ میرے دل کو نا بھاتی۔۔ اور اگر بھائی بھی تو کاش اسے میرا بنا دیتے۔۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ کر کہے جا رہا تھا۔۔۔  
لیکن یہ کاش ہی تو ہے۔۔ جس پر کسی کا بس نہیں چلتا اور یہ کاش کاش ہی رہ کر عمر بھر کا پچھتاوا دے جاتا ہے۔۔۔  
کون کہتا ہے مرد کو درد نہیں ہوتا

میں نے دیکھا ہے جو ان مرد کو روتے ہوئے

\*\*\*

آنٹی معید کہاں گیا۔۔۔؟؟ حنان نے اسکی امی سے پوچھا۔۔

بیٹا اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی نا تو وہ چلا گیا۔۔۔

چلا گیا۔۔۔۔۔ پر ایسے کیسے۔۔ مجھ سے تو اسنے کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے چلا گیا۔۔

یا اللہ میرے بچے کی حفاظت کرنا۔۔۔ وہ معید کے لئے پریشان ہو رہی تھیں۔۔۔

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔۔۔ سارہ نے اسے کچن میں بلا کر چائے کا ٹرے پکڑا دیا کہ باہر سب کو سرو کرے

۔۔

اسنے چائے لا کر ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔ اور جانے ہی لگی تھی کہ حنان نے کہا۔۔۔ ایک کپ چائے مجھے بنا دینا۔۔۔ یہ

کہتے ہی وہ پھر سے شہری سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔۔۔

لیکن اسوہ یہاں وہاں سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر۔۔ حنان کی بات ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال

کر آگے بڑھی ہی تھی کہ اسکو سارہ نے روک دیا۔۔

اسوہ ہنی کو ذرا چائے بنا دینا۔۔۔



حنان بات تو شہری سے کر رہا تھا مگر دھیان سارا اسوہ کی جانب تھا۔۔۔  
ام۔۔۔ جی۔۔۔ وہ بجھے دل کے ساتھ نیچے بیٹھتے ہوئے اس کے لئے چائے بنانے لگی۔۔۔۔  
آ۔۔۔ چینی کتنی لیس گے آپ۔۔۔۔ اسنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
حنان تو پہلے واقعی حیران رہ گیا۔۔۔ مگر اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔  
آ۔۔۔ دو چچ۔۔۔۔

اسنے دو کے بجائے تین ڈال دیے۔۔۔  
ارے بھابی۔۔۔ اسنے تو دو کہے تھے۔۔۔ شہری نے پیچ میں ٹانگ اڑائی۔۔۔۔  
ایک میری طرف سے۔۔۔۔ اسنے بھی بڑے پیار سے جواب دیا۔۔۔۔  
شہری نے ہنسی دبائی۔۔۔۔  
اہم۔۔۔ اہم۔۔۔ اسوہ نے اسکو چائے پکڑاتے ہوئے اسکی طرف جھک کر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگی  
۔۔۔۔

یہ پہلی اور آخری بار چائے بنا کر دے رہی ہوں آئندہ کسی چیز کی امید مت رکھنا۔۔۔  
یہ کہتے ہی وہ تو چلی گئی۔۔۔ مگر جو شہری نے اسکا مذاک بنایا۔۔۔ تو بہ ہے۔۔۔۔  
وہ گھر کی پچھلی جانب لان میں کھڑا شہری پر مکتے برسا رہا تھا جو اسکا مذاک بنا رہا تھا۔۔۔ اور ساتھ میں ہلکی ہلکی پڑتی  
پھنوار سے لطف بھی اٹھا رہا تھا۔۔۔

اسنے موبائل نکالا اور سارہ کو میسج کرنے لگا۔۔۔ جسکے جواب میں سارہ نے اوکے لکھ دیا۔۔۔  
آؤ چلو اسوہ۔۔۔ گھر دکھاؤں تمہیں۔۔۔ سارہ نے اسوہ سے کہا۔۔۔ جو باتوں میں مصروف تھی۔۔۔  
جی۔۔۔ یہ کہتے ہی اسنے اپنے ساتھ زوئی کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔

وہ اسے گھماتی سیدھا لان کی جانب لے کر آرہی تھی کہ سارہ نے روک دیا۔۔۔۔

آ۔۔ اسوہ تم ایک کام کرو۔۔ یہ گلاس پکڑو۔۔ یہ یہاں سے سیدھا جا کر لان ہے۔۔ وہاں ہنی ہوگا۔۔ اسے یہ پکڑا دینا۔۔ مجھے کچھ کام یاد آیا ہے۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔

اس بات پر تو اسوہ کو تپ چڑھ گئی۔۔۔۔

اچھا زوئی یہ تم پکڑو۔۔ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔۔ اسوہ زوئی کی جانب مڑی ہی تھی کہ سارہ نے کہا۔۔ آ نہیں۔۔ یہ میرے ساتھ جائے گی۔۔ اصل میں مجھے اوپر سے کچھ سامان اٹھانا ہے تو میں اکیلے کیسے جاؤں۔۔۔۔ اچھا۔۔ وہ دانتوں کو چبا کر کہنے لگی۔۔۔۔

ہاں تم جاؤ جاؤ۔۔۔۔

وہ چل دی۔۔۔۔

ہنی۔۔۔۔ شکل دیکھی ہے۔۔ لگتا تو بالکل بھی نہیں ہنی جیسا۔۔ گدھا۔۔ ساتھ میں بڑبڑا بھی رہی تھی۔۔۔۔ آ۔۔ دیکھ بھابی آرہی ہیں۔۔۔۔ شہری نے اسکی توجہ اسوہ کی جانب دلائی جو ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے۔۔۔۔ لال ہوتے چہرے کے ساتھ آرہی تھی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔ زوئی نے سارہ سے کہا۔۔ جو چھپ کر حنان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

رکو چلتے ہیں۔۔۔۔ اسنے زوئی کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔۔۔۔

حنان نے پشت اسوہ کی جانب کر لی۔۔۔۔

اہم۔۔۔۔ اہم۔۔۔۔ آجی سنتے ہیں۔۔۔۔ اسوہ نے گلہ کھنگارتے ہوئے حنان کو پکارا۔۔۔۔

کس دل سے پکارا تھا وہ تو اسوہ ہی جانتی تھی۔۔۔۔

جی فرمائیے۔۔۔ حنان بھی ہاتھ پیچھے کی طرف باندھے۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ۔۔۔ آنکھوں میں شرارت لئے کھڑا تھا۔۔۔۔

اسوہ نے غصے میں پانی کا گلاس اس کے منہ پر پھینکا۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔ ادھر سارہ اور زوئی کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا۔۔۔۔۔

آہ جی سنتے ہیں۔۔۔۔ اس نے حنان کے قریب جا کر اسے پکارا۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ سنتا بھی ہوں اور ماشاء اللہ بول بھی لیتا ہوں۔۔۔۔ اسنے مڑتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

چلیں یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔ آپ نے پانی پینا تھا نا۔۔۔۔ اسنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ الرٹ تو پہلے سے ہی تھا۔۔۔۔ اب صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔

تو یہ لو۔۔۔۔۔ جتنا چاہے پانی پی لو۔۔۔۔ یہ کہتے ہی اسنے پانی کا گلاس حنان کے منہ پر پھینک دیا۔۔۔۔۔

بروقت حنان نیچے جھک گیا اور پانی حنان کے بجائے شہری کے منہ پے جا لگا۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔ سارہ اور زوئی کا منہ بھی کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ منہ کھولے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر دیا آپ نے بھابی۔۔۔۔۔ وہ چیخ پڑا۔۔۔۔۔ کیوں کہ ٹھنڈی ہوا لگنے سے وہ کپکپا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے کیا۔۔۔۔۔ تو کس نے کہا تھا کہ سامنے آ جاؤ۔۔۔۔۔ اسوہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔ اور ایک

نظر ہنستے ہوئے حنان پر ڈالتی چلی گئی۔۔۔۔۔

شہری نے حنان کو دیکھا اور حنان نے شہری کو دیکھ کر کندھے اچکائے جیسے کہنا چاہ رہا ہو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

سالے۔۔۔۔۔ تیری وجہ سے تیری بیوی مجھ پر تشدد کر کے گئی ہے۔۔۔۔ اور تو ہنس رہا ہے۔۔۔۔۔

ہاں تو اور کیا کرو۔۔۔۔۔ اب اسے جا کر ڈانٹ تو نہیں سکتا نا میں۔۔۔۔ اسنے بھی ہنسی چھپاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔۔

پتا ہے کتنا جور و کاغلام ہے تو۔۔۔۔ وہ غصے میں یہ کہتا چلتا بنا۔۔۔

\* \* \*

آئیں۔۔۔ میں آپکو گھر دکھاتا ہوں۔۔۔ ماہا اسکے ہاتھ سے پکڑ کر گھر دکھانے میں مصروف تھا۔۔۔  
یہ کمر اکس کا ہے،۔۔۔؟؟ اسنے پوچھا۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ تو ہنی کا روم ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ چلو دیکھتے ہیں۔۔۔ اسنے اچھا کو کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔

واؤ۔۔۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکے منہ سے اچانک نکلا،۔۔۔ اتنا بڑا کمر۔۔۔

وہ بالکونی کے قریب گئی۔۔۔ جہاں سے سارا لان نظر آتا تھا۔۔۔

ہائے اللہ جی۔۔۔۔۔ کتنا مزہ ہے نا یہاں پر۔۔۔ وہ خوش ہوتے ہوئے نیچے جھانکنے لگی۔۔۔

ٹھا۔۔۔۔۔ پیچھے سے ہنی نے آکر اسے شانوں سے تھام کر جھٹکا دیا۔۔۔

آ۔۔۔۔۔ وہ ڈر کے مارے اچھل پڑی۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ ڈر گئی نا تم۔۔۔۔۔ ویسے کمال کی بات ہے نادو سروں کو ڈرانے والی خود بھی ڈرتی ہے۔۔۔۔۔ اسنے ہنستے

ہوئے اسکا مذاک اڑانا چاہا۔۔۔

میں۔۔۔۔۔ ڈروں گی۔۔۔۔۔ اور وہ بھی تم سے۔۔۔۔۔ ہم م۔۔۔۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔ وہ طنزیہ انداز میں کہتی وہاں

سے جانے ہی لگی تھی کہ حنان نے ایک جھٹکے سے اسکی کلائی پکڑ کر اسوہ کی پشت سے موڑ دی۔۔۔ اور کان میں کہنے لگا

۔۔۔۔۔

کیوں نہیں ہو سکتا ایسا۔۔۔۔۔ میں تمہارا شوہر ہوں۔۔۔۔۔ اور تم ڈرو گی مجھ سے۔۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ اسے درد ہونے لگا۔۔۔



کیوں چھوڑوں۔۔۔؟؟ تم نے جو باہر حال کیا۔۔ اسکا کیا۔۔ وہ تو شکر ہے کہ میں ہٹ گیا۔۔۔

میں نے کہا چھوڑو مجھے۔۔۔ اب وہ غرائی تھی۔۔۔

پہلے سوری بولو۔۔۔

نہیں بولوں گی۔۔۔ چھوڑو۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ پھر میں بھی نہیں چھوڑتا۔۔ اسنے بھی شانے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔ سوری۔۔ اب چھوڑو۔۔ میرا بازو دکھ رہا ہے۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔

نہیں۔۔۔ ایسے نہیں۔۔۔ اب ہنی کو مستی سو جھی۔۔۔

سوری بول تو دیا نا۔۔۔ اسنے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے پیار سے کہو۔۔۔ کہ حنان پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں۔۔۔ ہنی نے آنکھوں میں شرارت لئے کہا۔۔۔

کیا میں پاگل دکھتی ہوں۔۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں بھی یہی ہوں۔۔۔ اور تم بھی۔۔۔

دیکھو اتنا کرو جتنا سہنے کی ہمت ہو۔۔۔ ورنہ اگلی بار میں بھی گن کے بدلے لوں گی میں بتا رہی ہوں۔۔۔ اسوہ نے

اسے وارن کیا۔۔۔

او۔۔۔ واؤ۔۔۔ میرے قبضے میں ہوتے ہوئے بھی تم مجھے ہی دھمکی دے رہی ہو۔۔۔ ماننا پڑے گا تمہاری ہمت کو

۔۔۔ حنان نے داد دی۔۔۔

قبضے میں جانور ہوتے ہیں انسان نہیں۔۔۔ اور میں انسان ہوں کوئی جانور نہیں یہ کہتے ہی اسوہ نے زور سے اپنا پاؤں

۔۔۔ حنان کے پاؤں پر مارا۔۔۔

انٹر سٹنگ۔۔۔ ایک اور کوشش۔۔۔ کرو کرو شاباش۔۔۔ ہنی نے اس پر طنز کیا۔۔۔

اللہ کیا مصیبت ہے۔۔۔ اتنا ڈھیٹھ انسان۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔ ضبط سے اسکی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔۔۔  
کیا کہا۔۔۔۔۔ ہنی نے اسے تنگ کرنا چاہا۔۔۔۔۔  
وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ماہاندر آگیا۔۔۔۔۔  
حنان نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔  
وہ اپنی کلائی مسلنے لگی۔۔۔۔۔

ممائی۔۔۔ آپکو باہر بلارہے ہیں۔۔۔۔۔ ماہانے اس سے کہا۔۔۔۔۔  
وہ حنان کی طرف دیکھتے ہوئے منہ پے ہاتھ پھیرتی چلی گئی۔۔۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہو۔۔۔۔۔ ملو تم اب مجھے بچو۔۔۔۔۔  
اور وہ مسکراتا ہوا ماہا کی جانب گھوما۔۔۔۔۔  
کس نے کہا کہ یہ تمہاری ممائی ہے۔۔۔؟؟  
ممائی۔۔۔۔۔  
اچھا چلو۔۔۔۔۔ وہ اسے لیتا چلا گیا۔۔۔۔۔

\* \* \*

قسم خدا کی چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔۔ وہ اپنے گھر پہنچتے ہی بڑبڑانے لگی۔۔۔۔۔  
یہ تم نے کیا آتے وقت سڑی سی شکل بنائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ زوئی نے پوچھا۔۔۔۔۔  
مگر وہ چپ رہی۔۔۔۔۔ اب بتاتی بھی تو کیا۔۔۔۔۔  
بجو کھولیں تو دیکھیں تو اس میں کیا ہے۔۔۔۔۔ اجوانے تحفے کی جانب اشارہ کیا جو آتے وقت شائلہ بیگم نے اسے  
پکڑا یا تھا یہ کہہ کر کہ وہ پہلی بار انکے گھر آئی ہے۔۔۔۔۔  
میری ساس نے دیا ہے تمہیں کیا جلدی پڑی ہے کھولنے کی۔۔۔۔۔ وہ بھی پھٹ پڑی۔۔۔۔۔

تم جاؤ ابھی۔۔ اس کے سر پر شیطان سوار ہے۔۔ کل کھول لیں گے ٹھیک ہے۔۔ زوئی نے پیار سے اسے سمجھایا  
۔۔ اور وہ مسکراتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

\* \* \*

وہ کمرے میں گھپ اندھیرا کیے کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔۔

وہ تو شاید جانتی بھی نہیں کہ میرے دل میں اس کے لئے کیا ہے۔۔ اگر جان بھی گئی تو کیا فرق پڑتا ہے وہ تو کسی اور کی  
امانت ہے اس کے ہاتھوں میں تو اب کسی اور کے نام کی مہندی بھی لگ چکی ہے۔۔ مجھے اسے بھولنا ہو گا۔۔ بھولنا ہو گا  
۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کی۔۔ اور آنسو نکل کر رخسار پر بہہ گیا۔۔

معید۔۔۔ امی نے کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے پکارا۔۔

جی امی۔۔ اس نے خود کو سمجھالتے ہوئے جواب دیا۔۔

یہ اتنا اندھیرا کیوں کر رکھا ہے۔۔ اور ابھی تک جاگ رہے ہو۔۔ انہوں نے بتی جلاتے ہوئے کہا۔۔

نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

بیٹا تم نے اپنی کیا حالت کر لی ہے۔۔ تم تو ایسے نہیں تھے۔۔ آخر ہوا کیا ہے مجھے بھی نہیں بتاؤ گے۔؟؟۔۔ امی نے

پریشان ہوتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

لیکن وہ جواباً کچھ نہیں بولا۔۔ بس خالی خالی نظروں سے ماں کو دیکھنے لگا۔۔

میں ماں ہوں تمہاری۔۔ بیٹے کو کوئی تکلیف ہو۔۔ تو ماں کیسے سکھ سے رہ سکتی ہے۔۔۔ اور ایک لڑکی کی خاطر تم

اپنی ماں کو تکلیف دے رہے ہو۔۔۔

اس نے ماں کی گود میں سر رکھ دیا۔۔

امی میں خود نہیں جانتا مجھے کیا ہو گیا ہے۔۔ میں نکلنا چاہتا ہوں اس دلدل سے۔۔ بھولنا چاہتا ہوں اسکو۔۔ پر میں ہر بار ناکام ہو جاتا ہوں۔۔۔

میری جان یہ محبت کا کھیل ہی ایسا نرالا ہے۔۔ یہ ایک ایسا مرض ہے۔۔ جس سے دور رہنا ہی بہتر ہے۔۔ اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہو جائے تو واپسی ممکن نہیں۔۔۔

امی میں کیا کروں۔۔ میں اس مرض میں جان بوجھ کر مبتلا نہیں ہوا۔۔ یہ تو ایسی چیز ہے جو خود باخود ہو جاتی ہے۔۔۔

جانتی ہوں بیٹا۔۔ لیکن میں تمہیں اس حالت میں نہیں دیکھ سکتی۔۔ مجھے میرا پہلے والا ہنستا مسکراتا معید چاہئے۔۔ امی نے اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا۔۔

امی میں خود بھی ایسا چاہتا ہوں۔۔ مگر میں یہاں سے کہیں دور جانا چاہتا ہوں۔۔ میرا دم گھٹتا ہے یہاں۔۔۔ ہم۔۔ یہی بہتر ہے۔ تم تھوڑے دنوں کے لئے چلے جاؤ۔۔ کہیں باہر۔۔ تمہارا دل بھی بہل جائے گا۔۔ اور طبیعت میں بھی سدھار آئے گا۔۔۔

کاش یہ دل بہل جائے۔ اسنے سوچا۔۔۔

چلو اب خود کو نانا تھکاؤ۔ اور تھوڑا نارمل ہو جاؤ۔ اگر تمہاری بھابی کو پتا چل گیا تو وہ کیا سوچیں گی۔۔ انکے سامنے اس حال میں مت جانا۔۔ ٹھیک ہے۔۔ چلو اب سو جاؤ۔۔۔

امی اسے کسی بچے کی طرح سمجھا رہی تھیں۔۔

اور اسنے لمبی سانس لیٹے ہوئے آنکھیں بند کر لی۔۔۔

\* \* \*

اسکو کیا ہوا تھا۔ اسکی آنکھیں اتنی سرخ۔۔ اور اس حالت میں۔۔۔۔



وہ بیڈ پے سوتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

خیر مجھے کیا۔۔۔ میرا فوجی تو میرے پاس ہے نا۔۔۔ یہی کافی ہے۔۔۔ اسنے تکیے کے نیچے سے فارس کا خاکی وردی میں ہنستا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آیا۔۔۔

کتنی یاد کرتی ہوں میں تمہیں۔۔۔ کس تم یاد نہیں کرتے۔۔۔ بہت بے وفا ہوتے ہو تم فوجی لوگ۔۔۔ وہ اس سے شکوہ کر بیٹھی تھی۔۔۔

خیر اپنا خیال رکھنا۔۔۔ اور اب مجھے سونے دو۔۔۔ کیوں کہ میرے تو خوابوں میں بھی تم آتے ہو۔۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے تصویر رکھ دی۔۔۔ اور خوابوں کی دنیا میں جالسی۔۔۔

\* \* \*

آرام سے زوہا۔۔۔ گر جاؤ گی۔۔۔

تو تم ہونا مجھے سمجھانے کے لئے۔۔۔

ویسے یہ جگہ کتنی پیاری ہے نا۔۔۔ میں نے ایسا صرف خوابوں میں دیکھا ہے۔۔۔

تو میں تمہارے خوابوں کو سچ کر دکھاؤں گا۔۔۔ اسنے بھی زوہا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے۔۔۔

نہیں۔۔۔ میری محبت تو لا محدود ہے۔۔۔ جتنا تمہیں دیکھوں۔۔۔ اس میں اضافہ ہو گا مگر کمی نہیں۔۔۔

مجھے کبھی چھوڑ کر چلے تو نہیں جاؤ گے نا۔۔۔؟؟ زوہا کو ایک اور فکر لاحق ہوئی۔۔۔

پگلی۔۔۔ سانس لینا بھی کوئی بھولتا ہے کیا۔۔۔ فارس نے اسکے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ اس جنگل میں تم مجھے ڈھونڈ کے دکھاؤ۔۔۔ پھر مانوں گی تمہاری محبت کو۔۔۔ زوئی نے کمر پر ہاتھ

رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ چلو پھر۔۔۔ زوئی نے اسکی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اسے گھومایا۔۔۔ اور خود دور ہو گئی۔۔۔  
کہاں ہو۔۔۔ زوہا۔۔۔

میں یہاں ہوں۔۔۔ وہ تالی بجا کر پھر کسی درخت کی آڑ میں چھپ جاتی۔۔۔  
مجھے تو نظر نہیں آرہی۔۔۔ اسنے بھی شرارت سے کہا۔۔۔

کیسے نظر آؤں گی۔۔۔ تمہاری آنکھوں پر تو پٹی بندھی ہے۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ دوسری جگہ پر جا رہی تھی کہ فارس نے  
اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اوپر کی طرف اٹھایا۔۔۔  
وہ کھکھلانے لگی۔۔۔

یہ چیٹنگ ہے۔۔۔ اسنے نیچے آتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسی چیٹنگ۔۔۔ تم نے کہا تھا ڈھونڈ کر دکھاؤ۔۔۔ میں نے ڈھونڈ لیا۔۔۔ فارس نے پٹی اتارتے ہوئے اسے  
شانوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ چلنے لگا۔۔۔

اچھا اب تمہاری باری۔۔۔ اسنے زوئی کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔۔۔  
میں تو تمہیں ایسے ڈھونڈ لوں گی۔۔۔ زوئی نے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔۔  
چلو دیکھتے ہیں۔۔۔ فارس نے کہتے ہی اسے گھمایا۔۔۔ اور خود چلا گیا۔۔۔

فارس کہاں ہو۔۔۔؟؟

فارس۔۔۔

دیکھو اتنا تنگ ناکرو۔۔۔ تھوڑا سنٹ تو دو۔۔۔ زوئی جھنجھلا گئی۔۔۔

فارس۔۔۔

آہ۔۔۔ اسکا پاؤں پھسلا۔۔۔ وہ منہ کے بل گرتی مگر کسی مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام لیا۔۔۔

فارس۔۔۔ اسکے منہ سے نکلا۔۔۔

میں نے کہا تھا نا کہ میں تمہیں ڈھونڈ۔۔۔ اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔ کیوں کہ فارس کے بدلے سامنے معید کھڑا تھا مسکراتا ہوا۔۔۔

آپ۔۔۔ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔

فارس۔۔۔۔

فارس کہاں ہے۔۔۔؟؟ اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

فارس۔۔۔ فارس کہاں ہو۔۔۔؟؟ وہ پاگلوں کی طرح اسے تلاش کرنے لگی۔۔۔

اچانک اسکی آنکھ کھلی۔۔۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ وہ لمبے لمبے سانس لینے لگی۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔ میرے اللہ۔۔۔ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔

دور سے آذان کی آواز آرہی تھی۔۔۔

اسنے وقت دیکھا۔۔۔ وہ فجر کا وقت تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھی۔۔۔ وضو کر کے نماز پڑھنے لگی۔۔۔

\* \* \*

ارے فوجی۔۔۔ کیا بات ہے یار۔۔۔ اکیلے اکیلے مسکرا رہے ہو۔۔۔

نہیں تو تمہارے ساتھ بیٹھ کر مسکراؤں۔۔۔ لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ اسنے بھی جواب میں کہا۔۔۔

ہائے۔۔۔ مجھے تو میرے گھر کی بہت یاد آئی ہے۔۔۔ تمہیں نہیں آئی۔۔۔ ساتھ والے نے اس سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ میں انھیں کبھی بھولوں گا تو یاد کروں گا نا۔۔۔ اسنے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

پکے عاشق ہو یا رتم تو۔۔۔

ایسا ویسا۔۔۔۔ یہ کہتے ہی اسکے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

اچانک باڈر کے اس پار سے فائر ہوا۔۔۔

وہ سب الرٹ ہو گئے۔۔۔

اور لگاتار فائر ہوتے رہے۔۔۔۔

رات میں حملہ۔۔۔۔ آج تو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اسنے بھی اپنی بندوق کاناک چڑھا لیا۔۔۔۔

یہ سب بھی جوابی حملہ کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

انہوں نے اتنی چالاکی سے وار کیا کہ انھیں سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔ دور سے اسکے ایک ساتھی کی آواز گونجی۔۔۔ گولی سیدھا اسکے پاؤں میں آ گئی تھی۔۔۔ یہ وہی تھا جسکو

گھر کی یاد نے ستایا تھا۔۔۔

وہ دوسری جانب فائر کرتا ہوا اسکے پاس جانے لگا۔۔۔

فارس یہاں مت جاؤ خطرہ ہے۔۔۔ اسے اپنے پیچھے آواز سنائی دی۔۔۔

مگر اسے تو اپنے یار کی جان بچانا تھی۔۔۔ وہ جسکے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔۔۔

اٹھو ہمت پیدا کرو۔۔۔ فارس نے اسے اپنے سہارے سے اٹھایا۔۔۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا چل رہا تھا۔۔۔

تمہیں اس طرف نہیں آنا چاہئے تھا۔۔۔ اسنے اٹکتے اٹکتے فارس سے کہا۔۔۔

یار ہمت رکھو۔۔۔ میری چھوڑو۔ تمہیں تو اپنے گھر بھی جانا ہے۔۔۔

اور تمہیں۔۔۔ وہ حیرانگی سے فارس کو تنکے لگا۔۔۔۔

مجھے۔۔۔ اسکا یہ کہنا تھا کہ فائر آتا ہوا فارس کی بازو میں لگا۔۔۔



اسنے اپنے ساتھی کو دھکا دے کر محفوظ جگہ پر پھینک دیا۔۔۔  
اور خود اللہ ہوا کبر کی صدا لگاتا ہوا جو ابی حملہ کرنے لگا۔۔۔ اگلی فائر سیدھا اسکی چھاتی میں پیوست ہو گئی۔۔۔  
ایک کراہ اسکے منہ سے نکلی۔۔۔  
فارس۔۔۔ جانی پہچانی سی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔۔  
ایک اور فائر اسکے دل کے دائیں جانب پیوست ہوئی۔۔۔  
سب کے ہنستے ہوئے چہرے اسکے نظروں کے سامنے گھوم گئے۔۔۔  
جلدی آنا۔۔۔ تمہاری رخصتی بھی کرنی ہے۔۔۔ اسوہ کی شرارت۔۔۔  
اللہ کی امان میں رہو۔۔۔ امی ابو کی دعائیں۔۔۔  
وہ زمین پر اوندھے منہ گر گیا۔۔۔  
میں تمہارا انتظار کروں گی۔۔۔ تم واپس آؤ گے نا۔۔۔ آخر میں زوہا تھی۔۔۔ اسکی جان جس میں بستی تھی۔۔۔ آنکھوں  
میں امید لئے۔۔۔  
اسنے کلمہ پڑھ کر مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لی۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔۔۔  
اویارو میرا یار نارہا  
میرا یار نارہا

\* \* \*

وہ فجر کی نماز پڑھ کر اسکی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگی۔۔۔  
میرے اللہ۔۔۔ میرے فارس کو اپنی امان میں رکھنا۔۔۔ میری عمر بھی اسے لگ جائے۔۔۔  
اور باہر صحن میں کھڑی۔۔۔ ٹھنڈی ہوا میں پر سکون ہونے کے لئے۔۔۔

کیا ہوا زوہا۔۔ اتنی جلدی اٹھ آئی۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔ امی نے پوچھا۔۔

جی امی بس بیچینی سی سو رہی ہے۔۔۔

اللہ خیر کرے گا۔۔۔ جاؤ قرآن پاک کھولو۔۔ اور اسکو پڑھو۔۔۔ تمہیں سکون ملے گا۔۔۔ امی نے حل نکالا۔۔۔

جی امی۔۔۔ وہ کہتی چل دی۔۔۔؟؟

\* \* \*

امی۔۔۔ ی۔۔۔۔۔ کچن سے اسکی چیخ نمودار ہوئی۔۔۔۔

یا اللہ کیا ہو گیا۔۔۔ امی تسبیح ہاتھ میں لے کے کچن کی طرف بھاگی۔۔۔

یہ کیا کر دیا۔۔۔ اسوہ اپنا پیر پکڑے نیچے بیٹھی سو سو کر رہی تھی۔۔۔

صبح صبح کانچ توڑ دیا۔۔۔ مجال ہے جو یہ لڑکی بسم اللہ کہہ کر کسی کام کو ہاتھ بھی لگائے تو۔۔۔ ایک تو پہلے سے دل گھبرا

رہا ہے۔۔۔ امی گلاس سمیٹتی بڑبڑائے جارہی تھیں۔۔۔۔

پہلے گلاس کا افسوس کریں گی۔۔۔ یہ نہیں دیکھیں گی کہ بیٹی کو چوٹ لگی ہے خون بہہ رہا ہے۔۔۔

چلو اٹھو۔۔۔ زبان چلانے میں تو ماہر ہو۔۔۔

وہ اسے لیتیں باہر آ گئیں۔۔۔۔

باہر سے فقیر کی آواز آنے لگی۔۔

ایک منٹ۔۔۔ وہ پیسے اٹھاتی اسوہ کے سر پر وارتی ہوئی چلی گئیں۔۔۔

کہاں گئیں تھیں۔۔۔؟ انکے واپس آتے ہی اسوہ نے پوچھا۔۔۔

صدقہ دینے۔۔۔ صبح صبح صدقہ دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں۔۔

اچھا۔۔۔

\*\*\*

اسوہ بہت اچھی لڑکی ہے۔۔ اسکا خیال رکھنا۔۔  
وہ سارہ کو ایئر پورٹ چھوڑے واپسی پر آفس کی جانب روانہ تھا جب سارہ کی آواز کانوں میں گونجی۔۔  
ویسے ماننا پڑے گا۔۔ تمہیں تو چن چن کر ٹکڑے دینے والی بیوی ملی ہے۔۔ یہ تو بہت اچھی بات ہوئی۔۔  
وہ اسکی بات پر مسکرا دیا۔۔

\*\*\*

میرے لاکھ منا کرنے کے باوجود بھی چلی گئی کالج۔۔ نہیں مانی میری بات۔۔ امی بھابی سے کہنے لگیں۔۔  
آپ فکرنا کریں ٹھیک سے آجائے گی وہ۔۔ اور اکیلی کہاں ہے وہ زوئی ہے نا اسکے ساتھ۔۔ بھابی نے انھیں تسلی  
دی۔۔

\*\*\*

اسکے جانے میں ابھی وقت تھا۔۔  
معیہ یہ میں نے پیک کر دیئے ہیں دیکھو اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو بتا دو۔۔ آپ نے کہا۔۔  
بس بھابی اتنا کافی ہے۔۔ آپ اتنا دھیان رکھتی ہیں میرا۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔  
وہ خود کو بدلنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ یہ دیکھ کر امی بھی خوش ہوئیں۔۔  
اور اسکی خوشیوں کی دعائیں مانگنے لگیں۔۔  
اتنے میں اسکا موبائل بجا۔۔  
جی بھائی۔۔ دوسری جانب معیز تھا۔۔  
کیا۔۔؟؟ کیسے۔۔ اسکے پاس الفاظ نہ تھے پوچھنے کے لئے۔۔

یار کیا ہو گیا ہے۔۔۔ کب سے میں بولے جا رہی ہوں۔۔۔ اور تم خاموش ہو۔۔۔ دیکھو اب تو گھر بھی پہنچ گیا۔۔۔ وہ دیکھو گلی۔۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔۔۔

تو بھی مسکراؤ۔۔۔ مسکراہٹ پیسوں میں نہیں آتی۔۔۔ بگلی۔۔۔  
اچھا۔۔۔۔۔ زوئی بھی اسکی پاگل باتوں پر مسکرا دی۔۔۔  
یہ اتنا رش کیوں ہے یہاں۔۔۔ اسنے دور سے دیکھ کر کہا۔۔۔  
ایمبولینس۔۔۔۔۔ زوئی کے منہ سے نکلا۔۔۔



لگتا ہے ماسی شکوراں اللہ کو پیاری ہو گئیں۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔

نہیں۔۔۔ زوئی کا دل گھبرانے لگا۔۔۔

وہ تیزی سے گھر کی طرف بھاگی۔۔۔

ارے زوئی۔۔۔ وہ بھی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔

تیز بھاگنے سے اسوہ کے پیر کی پٹی اتر گئی۔ اور خون بہنے لگا۔۔۔

دروازے پر جا کر زوئی کے قدم تھم گئے۔۔۔

کیا ہوا زوئی۔۔۔ ایسے کی۔۔۔۔۔ اسوہ کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔

گھر میں صفے ماتم بچھا ہوا تھا۔۔۔ ہارون بھائی۔۔۔ معید اور حنان وغیرہ سب باہر کھڑے تھے۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح کہنے لگی۔۔۔ اسے تو اپنے زخم کی بھی پروا ناہوئی۔۔۔

زوئی کو تو چپ لگ گئی۔۔۔ وہ کچھ بولنے کے قابل ہی ناہوئی۔۔۔

باجی آپکا بھائی مر گیا ہے۔۔۔ پو نے اسکو کہا۔۔۔

شرم نہیں آتی تمہیں کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ مرو تم۔۔۔ اسوہ نے کھینچ کے اسکو تھپڑ لگائی۔۔۔ وہ بیچارہ زمین پر گر

گیا۔۔۔

حنان کی نظر اسکے پاؤں کی جانب گئی۔۔۔ وہ اسکے پاس آیا۔۔۔

اسوہ۔۔۔

یہ سب کیا ہے۔۔۔ وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔۔۔ وہ حنان کو پیچھے دھکیلتی اندر کی جانب چلی گئی۔۔۔

اسنے اندر قدم رکھے۔۔۔

آس پاس سب رو رو کر نڈھال تھے۔۔۔ امی بیہوش ہو رہی تھیں بار بار۔۔۔

اور بیچ میں وہ تھا خاکی وردی زیب تن کیے پرچم میں لپٹا ہوا۔۔۔ تابوت میں ابدی نیند سوئے ہوئے۔۔۔  
زونی دروازے پر گر گئی۔۔۔

زونی سمجھا لو خود کو۔۔۔ ہانیہ بھابی نے اسے تھام لیا۔۔۔

بھابی۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔ وہ اپنے حواس میں نہیں تھی۔۔۔

چلو اندر چلو میرا بچا۔۔۔ بھابی نے اسکو سہارے سے اٹھایا۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیسے اندر جاؤں گی۔۔۔ میں اسکو اس حال میں کیسے دیکھوں۔۔۔ وہ تو ناراض ہو جائے گا نا

۔۔۔ میں نہیں دیکھ ہے اسکو۔۔۔ زونی کی پاگلوں کی طرح کہے جا رہی تھی۔۔۔

زوہا۔۔۔ ہوش میں آؤ۔۔۔ تم خود کو نہیں سمجھا لو گی تو اسوہ کو کون سمجھا لے گا۔۔۔ ہوش میں آؤ۔۔۔ بھابی نے

اسکو شانوں سے پکڑ کر ہلانا شروع کیا۔۔۔

فارس۔۔۔۔۔

اسکو کیا ہوا۔۔۔ یہ ایسے کیوں سو رہا ہے۔۔۔ اور آپ کو گ کیوں رو رہے ہیں۔۔۔ وہ تابوت کے پاس جاتے ہوئے

پوچھنے لگی۔۔۔

وہ تابوت سے چپک کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور اس کے چہرے کو تنکنے لگی۔۔۔ جہاں بے حد سکون چھایا ہوا تھا۔۔۔ چہرے پر

مسکراہٹ۔۔۔

فارو۔۔۔ کتنے اچھے لگتے ہونا تم ایسے مسکراتے ہوئے۔۔۔ وہ تابوت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔ مگر آنکھ

سے ایک آنسو نہیں ٹپکا۔۔۔

اسوہ۔۔۔ بھابی نے اسے پکڑا۔۔۔

کیا ہوا بھابی۔۔۔ آپ دیکھ نہیں رہی۔۔۔ فارس سو رہا ہے۔۔۔ اور آپ لوگ رورو کر اتنا شور مچا رہے ہیں۔۔۔ چپ ہو جائیں۔۔۔

میں نے کہا چپ ہو جائیں۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔

\* \* \*

دیکھو نا فارس۔۔۔ زوئی آئی ہے۔۔۔ میرے کہنے پر نہیں تو اس کے کہنے پر اٹھ جاؤ۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح اس سے باتیں کئے جارہی تھی۔۔۔ زوئی جو اسکے چہرے کو تک رہی تھی۔۔۔ اسوہ کے کندھے سے پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا۔۔۔

اسوہ چلو۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔ جب تک میں اسے اٹھانالوں۔۔۔ ہاں۔۔۔ تم۔۔۔ تم ایسا کرو پانی لے آؤ۔۔۔ اسے پانی سے اٹھاتے ہیں۔۔۔ تمہیں یاد ہے۔۔۔ رمضان میں جب یہ سحری کے وقت نہیں اٹھتا تھا۔۔۔ تو ہم کیسے ٹھنڈا پانی اسکے منہ پر پھینکتے تھے اور یہ ایسے چلاتا تھا۔۔۔

نوری۔۔۔ تمہیں میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ ہا ہا ہا، یاد ہے نا۔۔۔ وہ ہنستے ہنستے رو دی۔۔۔

یاد ہے نا تو کیوں نہیں اٹھتے۔۔۔ کیوں نہیں اٹھتے۔۔۔ وہ زار و قطار رونے لگی۔۔۔

اسکی حالت دیکھ کر سب کو اور رونا آگیا۔۔۔

زوئی سے یہ برداشت نہیں ہوا۔۔۔ وہ روتی ہوئی اندر کی جانب بھاگی۔۔۔

لیکن اسکو دروازے کے پیچھے سیسکیوں کی آواز آئی۔۔۔ اسکے قدم تھم گئے۔۔۔

اسنے دیکھا۔۔۔ دروازے کے پیچھے اجوا گھٹنوں میں سر چھپائے رو رہی تھی۔۔۔

اسنے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔ اجوا۔۔۔

بھابھی۔۔۔۔۔فا۔۔۔رس بھا۔۔ئی۔۔وہ روتے ہوئے ہیچکیوں میں بتا رہی تھی۔۔

زویٰ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اسے اپنے سینے سے لگالیا۔۔

نہیں میری جان روتے نہیں۔۔۔

فارس بھائی کہتے تھے کہ میں نہیں روؤں۔۔ اگر میں روتی تھی تو وہ چپ کر دیتے۔۔ لیکن اب کون چپ کرائے گا

۔۔۔ وہ روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔

اسکے اس طرح کہنے سے زوئی بھی رو پڑی۔۔۔

یا اللہ تو نے یہ کیا کیا۔۔۔ کیوں چھینا فارس کو،۔۔۔ وہ تو اتنے لوگوں کا سہارا تھا۔۔۔ وہ پھر سے رونے لگی۔۔۔

\*\*\*

آسمان پر کالے بادل چھا گئے اور مینہ برسانے کو تیار تھے۔۔ موسم کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے۔۔ اسے تدفین کرنے

کافیصلہ کیا گیا۔۔ وہ جو سب کی آنکھ کا تارہ تھا۔۔ سب کی جان بستی تھی اس میں۔۔۔

اسوہ نے تو جیسے قسم کھائی تھی یہاں سے ناٹنے کی۔۔۔

ہارون بھائی نے ہانیہ بھابی کو اشارہ کیا کہ سب خواتین ایک سائیڈ پر ہو جائیں۔۔

اسوہ میری جان۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔ بھابی نے اسے اٹھانا چاہا۔۔۔

کہاں۔۔۔؟؟

اندر چلو۔۔ میری جان۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں اندر چلی جاؤں گی تو فارس چلا جائے گا۔۔۔ وہ بچوں کی طرح کہنے لگی۔۔۔

اسوہ وہ یہاں تھک گیا ہے نا۔۔ اب اسے جانا ہو گا،۔۔۔ بھابی نے سمجھنا چاہا۔۔۔



کیوں۔۔۔ کیوں جانا ہو گا اسے۔۔۔ ابھی تو وہ آیا تھا۔۔۔ اور ابھی چلا جائے گا۔۔۔ ایسے کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ نا اس نے ہمیں گھمایا اور نا مجھے تنگ کیا۔۔۔

زونی منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔ سسکی دبائے اندر کی جانب جانے لگی۔۔۔ جب سوہانے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔  
زونی تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔ جاؤ وہ تمہاری بات مانے گی۔۔۔ اسکو سمجھا لو۔۔۔  
باجی۔۔۔ میں اسکو سمجھا لوں۔۔۔ تو مجھے کون سمجھالے گا۔۔۔

حوصلہ رکھو میری جان۔۔۔ چلو۔۔۔

اسوہ چلو میرے ساتھ۔۔۔ بھابی نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ جانے کے لئے کہا۔۔۔  
نہیں جاؤں گی میں۔۔۔ آپ لوگ سب دشمن ہیں۔۔۔ کیوں دور کرنا چاہتے ہیں میرے بھائی کو مجھ سے۔۔۔۔۔ وہ روتے روتے چیخ پڑی۔۔۔

اسکی یہ حالت دیکھ کر حنان کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔ وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

بادل گرے۔۔۔ اور ہلکی ہلکی بوند باندی ہونے لگی۔۔۔

نور چلو میرے ساتھ۔۔۔ مجھے تم سے بات کرنی ہے چلو۔۔۔ زونی نے اسکے ہاتھ سے پکڑا۔۔۔

وہ تھوڑا دور ہوئی۔۔۔

وہ فارس کو اٹھانے لگے۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ۔۔۔ نہیں اٹھائیں۔۔۔ وہ آگے جاتی اس سے پہلے سب نے مل کر اسے پکڑا۔۔۔

امی۔۔۔ امی۔۔۔ آپ تو روکیں نا۔۔۔ دیکھیں آپکے بیٹے کو لے جا رہے ہیں آپ سے دور ہمیشہ کے لئے۔۔۔ کچھ تو

کریں۔۔۔ وہ روتے روتے نیچے بیٹھ گئی۔۔۔ اسکی ٹانگیں شل ہو رہی تھیں۔۔۔

زوئی زوئی۔۔ میں نے تو جاتے وقت اسے کہا تھا کہ تم جلدی آنا زوئی کی رخصتی تمہارے ساتھ کرنی ہے۔۔ مگر یہ تو غلط سمجھ بیٹھا۔۔ اس نے تو اپنی رخصتی کروالی۔۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ آخری بار دیکھنے دو مجھے۔۔۔ وہ پھر سے اٹھ کر جانے لگی۔۔

مگر اسے جانے نہیں دیا۔۔۔ فارس کو وہ لے جا چکے تھے۔۔۔ وہ جا چکا تھا۔۔ ہمیشہ کے لئے۔۔ مگر اپنی یادیں اس گھر میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اس گھر کی دیواریں جو کبھی ان دونوں کی شرارتوں سے ہنستی تھی۔۔ آج وہ بھی چیخ چیخ کے رو رہی تھیں۔۔ آسمان پر اڑتے ہوئے پرندے۔۔ جوانکی خوشیوں کی دعائیں مانگتے تھے۔۔ آج وہ بھی رو کر اسے رخصت کر رہے تھے۔۔ آسمان جوانکی شرارتوں سے مسکراتا تھا۔۔ آج وہ بھی بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔۔۔ بارش تیز ہونے لگی۔۔ سب اندر جانے لگے۔۔

فارس۔۔۔ کیوں چلے گئے۔۔۔ کیوں لے گئے اسکو۔۔۔ اب مجھے تنگ کون کرے گا۔۔۔ کیوں لے گئے۔۔۔ وہ روتے روتے پھر سے نیچے گر پڑی۔۔۔ اور بارش میں بھینکنے لگی۔۔۔

کیوں لے گئے۔۔۔ زوئی نے اسکو اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ اور اس نے بڑبڑاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

\*\*\*

وہ کسی کام سے باہر صحن میں جا رہی تھی کہ معید کی بات سن کر اس کے قدم وہیں تھم گئے۔۔۔ نہیں امی۔۔۔ مجھے جانا ہے۔۔۔ میں اسکو اس حال میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ بیٹا تم خود کو کیوں قصور وار ٹھہرا رہے ہو۔۔۔ ہر کام میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے۔۔۔

نہیں امی۔۔۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ ہاں میں مانتا ہوں۔۔۔ میں نے اسے پانے کی دعائیں کی تھیں۔۔۔ لیکن میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسکی خوشیاں اس سے دور ہو جائیں۔۔۔ اسکا سہاگ اجرٹ جائے۔۔۔  
زونی لڑکھڑائی۔۔۔ یا اللہ۔۔۔

میں اسکی خوشیوں کا قاتل ہوں۔۔۔ اسکی خوشیوں کو میری نظر لگی ہے۔۔۔ میں گنہگار ہوں اسکا۔۔۔  
یہ یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ وہ حیران سی آنکھوں میں آنسو لئے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔  
معید کی بات سنتے ہی وہ منہ پے ہاتھ رکھتے کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔۔  
یا اللہ۔۔۔۔۔ یہ یہ۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح کہتے ہوئے  
دروازے سے ٹیک لگاتے نیچے بیٹھتی گئی۔۔۔۔

امی میں اس سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ اسکی خوشیوں کا قاتل ہوں میں۔۔۔ اسکی خوشیوں کو میری نظر لگ گئی  
۔۔۔ اسکا سہاگ اجرٹ گیا۔۔۔  
یہ آوازیں اسکے کانوں میں گونج رہی تھیں۔۔۔  
تم مجھے چھوڑ تو نہیں دو گے نا۔۔۔  
سانس لینا نا چھوڑ دوں۔۔۔

میں واپس آؤں گا تم میرا انتظار کرنا۔۔۔ میں آؤں گا تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنا بنا کر جاؤں گا۔۔۔  
فارس کی آوازیں اسکے کانوں میں گونجنے لگی۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح اپنے بال نوچتے ہوئے زار و قطار رونے لگی۔۔۔  
بس کر دو۔۔۔۔۔ بس کر دو۔۔۔۔۔

\* \* \*

وہ کرسی پر بیٹھے ہاتھ باندھے نیچے دیکھتے ہوئے آنسو بہانے میں مصروف تھے۔۔۔۔

ارے بھائی جان آپ تو دولہا بن گئے۔۔ اب ہماری بھی حسرت پوری کر دیں۔۔ وہ ہنستا ہوا سامنے تھا۔۔۔  
عارش۔۔۔ بھابی نے ان کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پکارا۔۔۔  
حوصلہ رکھیں۔۔۔ آپ اگر ہمت ہار بیٹھیں گے تو چچا کو کون سمجھالے گا۔۔ انکی طبیعت بھی تو ٹھیک نہیں۔۔  
کیسے سمجھالوں۔۔ اب مجھ میں اور ہمت نہیں۔۔ ان ہاتھوں سے اسے مٹی کے حوالے کر آیا ہوں۔۔۔ وہ روتے  
ہوئے ہاتوں کو تک رہے تھے۔۔۔

وہ بھائی نہیں بیٹا تھا میرا۔۔ جو میری ڈانٹ کو بھی ہنسی میں اڑا دیتا۔۔۔۔  
جانتی ہوں۔۔۔ یہ زخم اتنا گہرا ہے ہم چاہ کر بھی اسے نہیں مٹا سکتے۔۔۔ بھابی کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔

\* \* \*

نوری۔۔۔۔ کیوں خود کو اتنا تھکا رہی ہو۔۔۔۔ رورو کر۔۔  
یار میں بہت خوش ہوں۔۔ شہادت کا رتبہ پا کر۔۔۔ میرے لئے مشکل پیدا نا کرو۔۔  
تم سب لوگ رورہے ہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ میں آگے کی منزل کیسے طے کروں گا۔۔۔  
تم سمجھدار ہو تمہیں سب کو سمجھانا ہو گا۔۔۔ لیکن تم تو خود یہاں رونے میں مصروف ہو۔۔۔  
میں گیا نہیں۔۔ میں یہی آس پاس ہوں تمہارے۔۔۔ اور یہ کہتا وہ چلا گیا۔۔۔  
فارس۔۔۔ وہ جھٹکا کھا کر اٹھی۔۔۔

فارس۔۔۔۔ اسنے آس پاس دیکھا۔۔ اسکی خوشبو موجود تھی۔۔۔  
رات کے پچھلے پہر اسے خواب آیا۔۔۔  
اسکا گلہ خشک ہونے لگا۔۔ پانی۔۔۔ آس پاس پانی بھی موجود نہیں۔۔  
وہ اٹھی کچن میں جانے کے لئے۔۔۔



اسکو فارس کے کمرے کی بتی جلی دکھی۔۔۔ دروازہ بھی آدھا کھلا تھا۔۔

وہ بامشکل ہی اندر قدم رکھ پائی۔۔۔ دیکھا امی اسکی شرٹ ہاتھوں میں لئے رو رہی تھیں۔۔۔

امی۔۔۔ وہ انکے پاس گئی۔۔۔ اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔۔۔

میرا فارس۔۔۔۔۔ میرے جگر کا ٹکڑا۔۔۔ میں کیسے رہوں گی اسکے بنا۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔۔

امی سمجھا لیں خود کو۔۔۔ وہ بھی ساتھ رو پڑی۔۔

کیسے سمجھا لوں۔۔۔۔۔ بچپن میں جب وہ ایک پل کے لئے مجھ سے دور ہوتا تو میرا کلیجہ پھٹ جاتا۔۔۔ پاگلوں کی

طرح یہاں وہاں اسے ڈھونڈتی پھرتی۔۔۔

لیکن اب تو وہ ہمیشہ کے لئے دور ہو گیا مجھ سے۔۔۔ اب تو میں جیتے جی مر جاؤں گی۔۔۔ اسوہ۔۔۔ اب میں کیا

کروں گی۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے سر پٹنے لگیں۔۔۔

امی۔۔۔ امی۔۔۔۔۔ بس اتنا نہیں روتے۔۔۔ ہم اتنا روئیں گے تو اسکے لئے مشکل ہوگی۔۔۔ اسکو پیچینی ہوگی۔۔۔ اور

آپ تو ایسا نہیں چاہیں گی ناکہ اسکے لئے کوئی مشکل ہو۔۔۔ وہ انھیں سمجھانے لگی۔۔۔

آپ کے بیٹے نے شہادت کا رتبہ پایا ہے۔۔۔۔۔ جو کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔۔۔ آپ اسکے لئے دعا کریں

۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ اسنے اپنے آنکھیں رگڑی۔۔۔ اسکے بعد ماں کے آنسوؤں پونچھے۔۔۔۔

چلیں اٹھیں اب۔۔۔ سو جائیں۔۔۔ اسنے انھیں سر پر پیار کیا اور اٹھانے لگی۔۔

ایک نظر کمرے میں ڈالتی وہ جانے لگی۔۔۔ کہ اسکو فارس کا عکس دکھا۔۔۔ جو کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔ وہ بھی مسکرا کے

چل دی۔۔۔۔

\* \* \*

فیکٹری کے کچھ کاغذات تھے جو فیکٹری پہنچانا تھے۔۔۔ حنان نے اسکی ذمہ داری شہری کو دے دی۔۔ اور خود اسوہ کے گھر کی جانب چل دیا۔۔۔

وہ کاغذ لئے مینیجر کے پاس جا رہا تھا کہ اسکو ازکا نظر آئی۔۔ جو کام کرتی ہوئی کسی عورت کی بات پر ہلکا سا مسکائی۔۔۔  
اے۔۔۔ تو یہ مسکراتی بھی ہیں۔۔۔ وہ یہ سوچتا ہوا اسکی جانب چل دیا۔۔۔

تم۔۔۔ تم میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں بھی پہنچ گئے۔۔۔ ازکا کی نظر شہری پر پڑتے ہی وہ اس پر پھٹ پڑی۔۔۔  
واہ۔۔۔ کتنی تو خوش فہمی ہے نا تمہیں۔۔۔ کہ میں تمہارا پیچھا کر رہا ہوں۔۔۔ شہری نے بھی طنزیہ کہا۔۔۔

ایسی واہیات خوش فہمی میں نہیں پالتی۔۔۔ سمجھے۔۔۔ اسنے اپنی شہادت کی انگلی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
تمیز سے بات کرو۔۔۔ میں اس فیکٹری کا مالک ہوں۔۔۔ سمجھی۔۔۔ اسنے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔

او۔۔۔ واؤ۔۔۔ تم اور اس کے مالک۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ سو funny۔۔۔ وہ طنزیہ انداز میں ہنس کے چل دی۔۔۔  
شہری کو لگا جیسے اسنے اسکا مذاک اڑایا ہو۔۔۔۔

وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔۔

او۔۔۔ تو تم چڑیل ہنستی بھی ہو۔۔۔ وہ اسے تپانے لگا۔۔۔

زیادہ فرینک ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ ورنہ ایسا حال کروں گی کہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گے  
۔۔۔ وہ اسے وارن کرتی آگے بڑھی۔۔۔

اور وہ ڈر کے وہیں کھڑا ہو گیا۔۔۔ کہ کہیں سیج میں منہ نا توڑ دے۔۔۔

\* \* \*

ایک قیامت گزری تھی اس گھر پر۔۔ وہ گھر نہیں بلکہ پورا محلہ سنسان تھا۔۔ وہ بچہ جو سب کی ناک میں دم کئے ہوئے تھا آج سب کو چھوڑ کر منومٹی تلے جاسویا۔۔ وہ کتے جنکو وہ پتھر مار کر چھیڑتا تھا۔۔ وہ آج بھی اسکی راہ تکتے ہیں۔۔ کہ کہیں سے وہ واپس آجائے۔۔۔

اسے گئے ہوئے ہفتہ گزر گیا۔۔ مگر اس گھر کی رونقیں واپس نہیں آئیں۔۔ وہ گھر جہاں ہمیشہ ہنسی گو نجی۔۔ وہاں اب اداسی کا راج تھا۔۔ ہر طرف سناٹا چھایا تھا۔۔ جسے دیکھو چھپ چھپ کر کونے میں آنسو بہاتا۔۔ وہ تو جا چکا تھا سب کو روگ دے کے۔۔ منومٹی تلے جاسویا تھا۔۔ مگر سب کے دل میں اپنی یادیں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

ابو بھی بہت اداس تھے۔۔ اب تو نا کوئی کسی سے بات کرتا اور نا کچھ کھاتا۔۔ سب اپنے اپنے کمروں میں بند ہو کر رہ گئے۔۔۔

ابو آپ پریشان نا ہوں۔۔ جب تک آپکی دعائیں میرے ساتھ ہیں مجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔ اور اگر کچھ ہوا بھی تو پیٹھ پیچھے بزدلوں کی طرح بھاگوں گا نہیں بلکہ چھاتی پے گولی کھا کہ آپکا سر فخر سے اونچا کروں گا۔۔۔

ابو کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔ وہ فارس کی وردی میں ملبوٹ تصویر سینے سے لگائے وہ باتیں یاد کرنے لگے۔۔۔

سب لے گیا وہ آنکھ کا پانی۔۔

ہر آنسو اب یاد وہ آئے۔۔

وہ مجھ میں سیدھا چلتا تھا۔۔

اب چلتا ہوں کمر جھکائے۔۔

کیا پوچھتے ہو حال میرا۔۔

اس باپ کا چین قرار نا رہا۔۔

اویارو۔۔ میرا یار نا رہا۔۔

میرایارنارہا۔۔میرایارنارہا۔۔

وہ آنکھیں بند کئے۔۔اسکا ماضی یاد کرنے لگے۔۔اسکی شرارتیں۔۔

جس مٹی کے ساتھ وہ کھیلا۔۔

اس مٹی کو دے آیا ہوں۔۔

قرض چکا کہ خون سے اپنے۔۔

سارے خواب بچا لیا وہ۔۔

کیا پوچھتے ہو حال میرا۔۔

اس باپ کا چین قرارنارہا۔۔

اویارو۔۔میرایارنارہا۔۔

میرایارنارہا۔۔میرایارنارہا۔۔

وہ آپنی کی شادی کا دن جب اسے سیلوٹ کرتے ہوئے انھیں سلام کیا تھا۔۔اور سب پوچھنے لگے تھے ابو سے کہ یہ

فارس ہے۔۔اور ابو نے فخر سے کہا تھا۔۔ہاں یہ میرا بیٹا ہے فارس سلیمان۔۔

جن کے ایسے بیٹے ہوں وہ۔۔

کر کے سراونچا چلتے ہیں۔۔

پھول ضروری تھے کچھ چھانے۔۔

تب جا کر گلشن کھلتے ہیں۔۔

کیا پوچھتے ہو حال میرا۔۔

اس باپ کا چین قرارنارہا۔۔



اویارو۔۔ میرایارنارہا۔۔

میرایارنارہا۔۔ میرایارنارہا۔۔

وہ بلکل کھوئے ہوئے تھے اسکی یاد میں۔۔ دروازے کے کھلنے سے انکی آنکھ کھلی۔۔۔

ابو کھانا کھالیں۔۔ پھر دوائی بھی لینی ہے آپ نے۔۔ اسوہ کھانا لے آئی تھی انکے لئے۔۔

میرادل نہیں چاہ رہا۔۔ ابونے آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

کھائیں گے تو دل کرے گانا۔۔ وہ انکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔ اور انکے ہاتھ سے تصویر لے لی۔۔۔

کتنا اچھا لگ رہا ہے نافر اس وردی میں۔۔ اسکا ہنستا ہوا چہرہ۔۔۔ وہ تصویر پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔ آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ لیکن وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

چلیں کھانا کھائیں۔۔ وہ اپنے ہاتھ سے نوالہ بنانے لگی۔۔۔

بڑھاپے میں۔۔ وہ اس حالت میں مجھے چھوڑ گیا۔۔ بیٹے تو ماں باپ کا سہارا ہوتے ہیں۔۔ اور اس حالت میں بھی وہ

چھوڑ گیا۔۔ ابوزمین کو تکتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔

اسوہ کا ہاتھ وہیں ساکن ہو گیا۔۔ آنکھوں سے آنسو چھلکنے کو تھے۔۔

میں ہوں نا آپ کے ساتھ۔۔ آپ مجھے اپنا بیٹا نہیں مانتے۔۔ میں بنوں گی آپکا سہارا۔۔ انکے ہاتھ پے ہاتھ رکھ

دیا۔۔

ابواللہ پاک کہتا ہے یقین رکھو مجھ پر۔۔ میں دوسرا دروازہ کھولے بغیر پہلا دروازہ بند نہیں کرتا۔۔۔ ہر کام میں

اسکی مصلحت ہوتی ہے۔۔ روتے ہوئے اسکی ہچکی بندھ گئی۔۔

ہاں میرے بیٹے۔۔ ابونے بھی روتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

\*\*\*

نہیں لنگھدا وقت وچھوڑے دا

بن یار گزارا کون کرے

اک دل ہووے تے لنگھ جاوے

ساری عمر گزارا کون کرے

وہ اپنے کمرے میں بند ہو کر رہ گئی۔۔۔ وہ فلحال کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اب بھی وہ کمرے میں گھپ اندھیرا کئے۔۔۔ اس کے ساتھ گزارا ہوا ایک ایک لمحہ یاد کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ اس کی یاد میں بھی ایک سکون تھا۔۔۔

لوگ جلتے ہیں۔۔۔ یہ تو ہمارے پیار کے دشمن ہیں۔۔۔ فارس نے اسوہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے تپانے کے لئے۔۔۔

امی دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔ ابھی رخصتی ہوئی نہیں ابھی سے جو رو کا غلام بن رہا ہے۔۔۔ دیکھا۔۔۔ کہا تھا نائیں نے کہ یہ جلتی ہے۔۔۔ میرا تو سمجھ میں آتا ہے کہ میں اس کا بھائی ہوں اس لئے جلتی ہے۔۔۔ لیکن تم زوہا۔۔۔ تم تو اس کی دوست پلس کزن پلس بھابی ہو۔۔۔ چہ۔۔۔ اس نے افسوس سے سر ہلایا۔۔۔ فارو کے بچے یہ دیکھ رہے ہو 7 نمبر جوتی کا ہے۔۔۔ ایسے پھینکوں گی یاد کرو گے۔۔۔ کیوں خام خاغلط فہمی پال رہے ہو۔۔۔ اسوہ نے اسکو جوتی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم م۔۔۔ میں تمہاری جوتی سے نہیں ڈرتا۔۔۔ ایک چھپکلی کا بچہ ہی تمہارے۔۔۔ لئے کافی ہے۔۔۔ تمہاری جان نکالنے کے لئے وہ بھی نکلی والی۔۔۔

وہ سب ان دونوں کی لڑائی سے لطف اٹھا رہے تھے۔۔۔

اچھا ابھی جوتی پڑتی ہے تمہیں۔۔۔ اسوہ جھکی ہی تھی جوتی اٹھانے کے لئے کہ فارس نے اجوا کو اشارہ کیا۔۔۔

فارس بھائی۔۔۔ یہ لیس چھپکلی۔۔۔

آہ۔۔۔ کہاں ہے چھپکلی۔۔۔ وہ چیخ لگا کہ بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

اور سب نے پیچھے قہقہہ لگا دیا۔۔۔

وہ روتے ہوئے بھی مسکرائی۔۔۔

زوبا۔۔۔ امی نے اسکے کمرے میں آتے ہوئے آواز لگائی۔۔۔

اسنے جلدی سے اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔

بیٹا ابھی تک جاگ رہی ہو۔۔۔

امی نیند نہیں آرہی۔۔۔ اسنے انکی گود میں سر رکھ دیا۔۔۔

آنکھیں بند کرو گی تو نیند بھی آئے گی نا۔۔۔ انہوں نے بھی اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

امی آنکھیں بند کرتی ہوں تو وہ نظر آتا ہے۔۔۔ ہر طرف بس اسکا مسکراتا چہرہ۔۔۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی

۔۔۔

امی ایسے لگتا ہے۔۔۔ جیسے جیسے وہ میرے آس پاس ہو۔۔۔ مجھے محسوس ہوتا ہے اسکا عکس۔۔۔ اسکی ہچکی بندھ گئی

۔۔۔

نامیری بچی۔۔۔ بس۔۔۔ یہ تو تمہاری تقدیر میں لکھا تھا۔۔۔ صبر سے کام لو۔۔۔ ساتھ میں وہ بھی رونے لگیں۔۔۔

پریشان نا ہو۔۔۔ وہ ہے نا۔۔۔ امی نے آسمان کی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ آپ سے اس وقت تک کچھ نہیں چھینتا جب تک آپکو اس سے بہتر عطا نا کرے۔۔۔

لیکن امی میں ہی کیوں۔۔۔ میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا اسنے میری تقدیر میں ہی کیوں ایسا لکھا تھا۔ وہ شکایت کئے

لگی۔۔۔۔

پاگل مت بنو۔۔۔ کبھی اپنی تقدیر پر شکایت ناکرو۔۔ بیٹا تم ابھی اتنی سمجھدار نہیں ہوئی کہ رب کے فیصلے سمجھ سکو  
۔۔۔ ہر کام میں اسکی مصلحت ہوتی ہے۔۔ امی نے سمجھانا چاہا۔۔۔  
لیکن یہ دل نہیں مانتا۔۔۔ اس کو سکون چاہئے۔۔ جو کہ مجھے نہیں مل رہا۔۔  
جب اللہ کی کلام یہاں موجود ہے تو تم کیوں کہیں اور سکون تلاش کر رہی ہو۔۔ نماز پڑھو۔۔ قرآن پاک پڑھو  
۔۔ اور اسکے لئے دعا کرو کہ اسکے لئے آخرت میں آسانی ہو۔۔ یوں رونے سے کچھ حاصل نا ہوگا۔۔ امی نے اسکے  
آنسو صاف کئے۔۔۔

چلی اٹھو۔۔۔ عشاء کی اذان مل رہی ہے۔۔ وہ رب بلارہا ہے۔۔ چلو میرا بچہ۔۔ وہ اسے اٹھاتی چل دی۔۔۔

\* \* \*

.. Sister without brother

Like a Bird without wings..

وہ سلیمان صاحب سے مل کر جارہا تھا اسکی نظر اسوہ پر پڑی جو صحن میں بیٹھی زمین کو گھورے جارہی تھی۔۔۔  
وہ اسکے پاس چلتا ہوا اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔  
کیسی ہو۔۔۔؟؟

مگر کوئی جواب نہیں ملا۔۔۔ وہ اب بھی بناپلک جھپکے زمین کو ہی گھورے جارہی تھی۔۔۔

اسوہ۔۔۔ اسنے اسے ہلایا۔۔۔

ہم م۔۔۔۔ وہ چونکی۔۔۔۔

کہاں کھوئی ہوئی ہو۔۔۔۔؟؟



میں کہاں کھو سکتی ہوں۔۔۔ بس یہ سوچ رہی تھی کہ ایک پل میں سب کچھ برباد ہو گیا۔۔۔ کسی بے نہیں سوچا تھا کہ اتنا بڑا سانحہ ہو جائے گا۔۔۔ وہ نیچے دیکھتے ہوئے کہے جا رہی تھی۔۔۔ آنسو چہرہ بھگو گئے۔۔۔ وہ حنان کو بدلی بدلی لگی۔۔۔ یہ وہ اسوہ نہیں۔۔۔ جسکو یہ جانتا تھا۔۔۔ وہ تو شوخ چنچل۔۔۔ ہر وقت بنا بات پر لڑنے والی۔۔۔ وہ اسوہ تو کہیں کھو گئی تھی۔۔۔ اب وہ بجھی بجھی سی رہتی۔۔۔ آپکو پتا ہے۔۔۔ بچپن میں جب گلی میں کھیلتے وقت مجھے چوٹ لگتی تو مجھ سے پہلے وہ رونے لگتا۔۔۔ ایک مرتبہ کیا ہوا۔۔۔ میری کسی سے لڑائی ہو گئی۔۔۔ اور میں روتی ہوئی گھر پہنچی۔۔۔ اور جب فارس کو پتا چلا تو اسنے جا کر اسکا سر پھاڑ دیا۔۔۔ حالانکہ غلطی دونوں کی تھی۔۔۔۔۔ اب میں کیا کروں گی۔۔۔ کس سے فریاد کروں گی۔۔۔ کون مجھے بچائے گا۔۔۔ وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ جھولہ جس کر لیے ہم لڑتے تھے۔۔۔ اور گر پڑتے تھے۔۔۔ یہ یہ دیواریں جو ہمیں دیکھ کر ہمارے ساتھ خوش ہوتی تھیں۔۔۔ اب یہ مجھے اکیلے اداس دیکھ کر مجھ پر ہنستی ہیں حنان۔۔۔ میرا مذاک اڑاتی ہیں۔۔۔ کہ اسوہ دیکھ لیا انجام ہر وقت قمقے لگانے کا۔۔۔ اب ساری عمر روؤ۔۔۔ اداس رہو۔۔۔ وہ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی گئی۔۔۔ اسوہ سمجھا لو خود کو۔۔۔ ہوش میں آؤ میری جان۔۔۔ ہنی نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔ اب میں کیا کروں گی۔۔۔ وہ اسکے سینے میں سر چھپا کے رو دی۔۔۔

امی یہ کیا کر دیا آپ نے۔۔۔ اسنے انڈے کی طرف نظر ڈالتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔۔۔ کیوں بیٹا۔۔۔ کیا کیا میں نے۔۔۔ انڈا ہی تو تلا ہے تمہارے لئے۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔۔

## خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- [aatish2kx@gmail.com](mailto:aatish2kx@gmail.com)

Facebook ID :- [www.facebook.com/aatish2k11](https://www.facebook.com/aatish2k11)

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

امی آپ نے اسکو بہت پکایا ہے۔۔۔ یہ ایسے نہیں بنتا۔۔۔ اگر میں اسکو کھاؤں گا تو میری صحت خراب ہو جائے گی۔۔۔ اور مجھے واپس فوج میں گھسنے نہیں دیں گے۔۔۔ اسنے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ بیٹھیں میں آپکو دکھاتا ہوں کہ انڈا کیسے بنتا ہے۔۔۔ اسنے امی کو ایک طرف بیٹھاتے ہوئے خود انڈا تلنے لگا۔۔۔

واہ بھائی۔۔۔ کیا کہنے۔۔۔ یہ جنکوماں نے چلنا۔۔۔ بولنا سکھایا تھا۔۔۔ اب وہ ماں کو انڈا بنانا سکھائیں گے۔۔۔ اسوہ نے طنز کیا۔۔۔

تم اپنے غلط اندازے نالگاؤ۔۔۔ ورنہ بندوق سے اڑادوں گا۔۔۔ اسنے تیش میں آتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ہاں۔۔۔ میں تو بھول گئی تھی کہ اب ہمارے فارس صاحب فوج میں ہیں۔۔۔ وہ تو ہر کسی کو بندوق سے اڑانے کی دھمکی دیں گے نا۔۔۔

ہا۔۔۔ تم یہ انڈا کھاؤ گے۔۔۔؟ امی نے اسکو انڈا پلیٹ میں اتارتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔ اسنے بھی خوشی سے کہا۔۔۔

نانمک نامریج۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔ سیدھا سیدھا کہتے کہ مجھے کچا انڈا کھلاؤ۔۔۔ کیا ہم نہیں دیتے۔۔۔ جو اتنی محنت کی۔۔۔ اسوہ نے حیرت سے کہا۔۔۔ اسکو ابکائی آنے لگی۔۔۔

رکو تمہارے لئے بھی بنا دیتا ہوں بڑا ٹیسٹی ہوتا ہے۔۔۔ اسنے آنکھ دبا کر اسوہ سے کہا۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ یہ تم ہی کھاؤ۔۔۔ وہ منہ پر کپڑا رکھتی بھاگ گئی۔۔۔

اور پیچھے سے اسکا تہقہ بلند ہوا۔۔۔

آہ۔۔۔ انکا ہاتھ جل گیا۔۔۔



امی۔۔۔ کیا کرتی ہیں آپ۔۔۔ کس نے کہا تھا کچن میں آنے کے لئے۔۔۔ اب ہاتھ جلا بیٹھیں۔۔۔ اسوہ نے جلدی اے انکا ہاتھ پکڑ کر اسے پھونکے مارنے لگی۔۔۔ اور وہ ہاتھ کو دیکھتے ہوئے روئے جارہی تھیں۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ اسوہ نے انکی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔ درد تو کسی اور بات کا تھا۔۔۔

چلیں میں ٹیوب لگا دوں۔۔۔ وہ انکو لیتی باہر کی جانب چل دی۔۔۔ آئندہ آپ نے کچن میں ایک قدم بھی نہیں رکھنا۔۔۔ بس آرام سے بیٹھی رہیں۔۔۔ جو چیز چاہئے مجھے آواز لگا دیں۔۔۔ وہ انکے زخم پر مرہم لگانے کے ساتھ ساتھ ہدایت بھی کر رہی تھی۔۔۔ اور وہ اپنی بیٹی کو حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔ وہ جو بدلی بدلی سی تھی۔۔۔ کوئی گر پڑتا تو اسے کسی کی فکر نہ ہوتی۔۔۔ اور آج پورے گھر کو سمجھالے ہوئے تھی۔۔۔ سب کا خیال رکھنا اسنے اپنی ذمہ داری سمجھ لی تھی۔۔۔ ایک سانحہ نے اسکو بدل دیا۔۔۔ اس گھر کی جڑیں تک ہلا دی۔۔۔

\* \* \*

مطلب اسکول آئے ہی نہیں۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے میں نے خود چھوڑا تھا انھیں۔۔۔ وہ چوکیدار سے کہنے لگی۔۔۔

میڈم اگر وہ یہاں آئے ہوتے تو آپ کو نظر تو آتے نا۔۔۔ وہ پریشان سی سوچتے ہوئے جانے لگی۔۔۔ پھر کہاں جاسکتے ہیں۔۔۔ اسکے ذہن نے کام کرنا شروع کیا۔۔۔ وہ۔۔۔ کیا نام تھا اسکا۔۔۔ شٹ۔۔۔ مجھے نام ہی نہیں پتا۔۔۔



ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ وہ جلدی سے بایک پر بیٹھی فیکٹری کی جانب چل دی۔۔۔

\*\*\*

امی کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔ وہ انکے پاس آتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ تم بتاؤ۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔؟؟

جی ٹھیک ہوں۔۔۔ اسنے آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

بھابی کہاں ہیں۔۔۔؟؟

سارا دن تو یہاں سے وہاں بیچاری پھرتی رہتی ہے۔۔۔ ابھی اتنی مشکل سے اسکو کمرے میں آرام کرنے کے لئے بھیجا ہے۔۔۔

مریم آپ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ ڈاکٹر کے پاس گئیں۔۔۔ جس سے پتا چلا وہ امید سے ہیں۔۔۔ ایک طرف خوشی کی بات بھی تھی اور دوسری طرف غم بھی تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔ آپ سلیمان انکل کی طرف گئیں مٹھائی لے کر۔۔۔؟؟ وہ انسے پوچھ رہا تھا۔۔۔

مجھے مناسب نہیں لگ رہا۔۔۔ مٹھائی لے کر انکی طرف جاؤں۔۔۔ بس فون پر اطلاع کر دی ہے۔۔۔ امی نے جواب دیا۔۔۔

یہ آپ نے ٹھیک کیا۔۔۔

تم کب جا رہے ہو۔۔۔؟؟

شاید نا جاؤں۔۔۔ اور شاید چلا بھی جاؤں۔۔۔ اسنے نیچے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

بیٹا میں چاہ رہی تھی کہ میں تمہارے رشتے کی بات کر آؤں زوہا کے لئے۔۔۔ انہوں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

امی۔۔۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔ ابھی کچھ ہی تو مہینے ہوئے ہیں۔ اتنا بڑا سانحہ ہوا انکے ساتھ اور آپ۔۔۔ اسنے افسوس کے ساتھ سر جھٹکا۔۔۔

معید میں بھی تو تمہاری خوشی چاہتی ہوں۔۔۔ اس بچی کے ساتھ جو ہوا اس میں ہمارا قصور نہیں۔۔۔ وہ اسکی قسمت میں لکھا تھا۔۔۔ اور ایک نا ایک دن تو اسے رخصت کریں گے نا وہ لوگ۔۔۔ تو میرے بیٹے میں کیا برائی ہے۔۔۔ بس امی۔۔۔ اگر مجھ میں برائی نہیں تو برائی اس میں بھی نہیں۔۔۔ ہاں میری چاہت ہے۔ محبت ہے وہ لیکن میری ضد نہیں۔ اسے اس ڈپریشن سے باہر تو آنے دیں۔۔۔

پر بیٹا۔۔۔

بس امی مجھے اور کچھ نہیں سننا۔۔۔ وہ یہ کہتا جا ہی رہا تھا کہ سامنے سے مریم بھابی کھڑی تھیں جو۔۔۔ انکے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سب کچھ سن چکی ہیں۔۔۔

بھابی۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

ارے مریم بیٹا۔۔۔ تم یہاں کیوں آ گئی۔۔۔ اگر کسی چیز کی ضرورت تھی تو مجھے کہہ دیا ہوتا۔۔۔ انھوں نے اسے ہاتھ سے لے کر اپنے ساتھ بیٹھا دیا۔۔۔

اور معید ایک نظر ان پر ڈالتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ دیا۔۔۔

کمرے میں لیٹے لیٹے بور ہو گئی تھی۔۔۔ تو سوچا تھوڑا نیچے کا چکر لگا آؤں۔۔۔ انہوں نے بہت آہستگی سے کہا۔۔۔

اچھا کیا۔۔۔

معاف کرنا بیٹا۔۔۔ مجھے پتا نہیں تھا تم اتنا برا مان جاؤ گی ورنہ میں یہ بات کبھی نا کرتی۔۔۔ امی نے صاف صاف بات کہہ دی۔۔۔

کیسی بات۔۔۔؟؟ بھابی نے انجان بن کر پوچھا۔۔۔

یہی۔۔ زوہا کے رشتے کی بات۔۔۔  
بھابی چپ ہو گئیں۔۔

بیٹا تم میری بہو نہیں میری بیٹی ہو۔۔۔ اس گھر کی مالکن ہو تم۔۔۔ میرے بعد تم نے اس گھر کو سمجھالنا ہے  
۔۔۔ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔ کل کس نے دیکھا ہے آخر۔۔۔ ایک نا ایک دن تو ہر کسی نے جانا ہے نا  
لوٹ کر۔۔۔ وہ سانس لینے کے لئے رکی۔۔۔

میری بڑی خواہش ہے کہ اپنے بچوں کی خوشی دیکھ کر جاؤں۔۔۔ اس لئے تم سے یہ بات کہہ رہی ہوں۔۔۔ انہوں  
نے مریم کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

میں زوہا کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں۔۔۔ اس بات پر آپ کی آنسو نکل آئے۔۔۔  
مجھے معاف کرنا بیٹا۔۔۔ لیکن ایک نا ایک دن تو اس بچی کو پہنانا ہے نا۔۔۔ معید تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے۔۔۔ دیکھا  
بھلا ہے۔۔۔

لیکن آنٹی۔۔۔ مجھے نہیں لگتا وہ ابھی مانے گی۔۔۔

بیٹا مجھے بھی ابھی شادی نہیں چاہئے۔۔۔ بس رشتہ ڈالنا چاہتی ہوں۔۔۔ تاکہ وہ کسی اور کے ہاتھوں نا اسے سوئپ دیں  
۔۔۔

تم بات کرو گی نا۔۔۔۔

وہ بس ہاں میں سر ہلا سکیں۔۔۔

خوش رہو۔۔۔ انہوں نے اسکے سر پر پیار کرتے ہوئے انھیں دعا دی۔۔۔

\* \* \*

شہری کا نام اور اسکے آفس کا پتا اسے فیکٹری سے مل گیا تھا۔۔۔ وہ جلدی سے بانیٹ پارک کرتی آفس کے اندر چلی گئی۔۔۔

وہ جو ابھی ابھی میٹنگ سے فارغ ہو کر نکلا تھا۔۔۔ سامنے سے بھاگتی ہوئی ازکا کو دیکھ کر اسکے ہوش اوڑ گئے۔۔۔ چل بے شہری اب تو۔۔۔ وہ جاگتے میں بھی نظر آرہی ہے۔۔۔ وہ سمجھا یہ شاید خواب ہے۔۔۔ مگر ازکا کا تھپڑ اسے حال میں لایا۔۔۔

کہاں ہے میرے بچے۔۔۔ کہاں چھپا رکھا ہے تم نے انھیں۔۔۔ وہ اسکا لریکٹر کر کہنے لگی۔۔۔ آفس میں کام کرتے امپلوئے۔۔۔ جو جہاں تھا وہ وہیں کا وہیں شہری کی بے عزتی ہوتے دیکھ کر ہکا بکارہ گئے۔۔۔ اور وہ بھی ایک لڑکی سے۔۔۔

اسنے آس پاس سب کو اپنی جانب متوجہ پایا۔۔۔ اور غصے میں اسکی کلائی پکڑتا اپنے کین کی طرف چل دیا۔۔۔ اور اسے دیوار سے لگا دیا۔۔۔

تم سمجھتی کی ہوا اپنے آپ کو ہاں۔۔۔ یہ میرا آفس ہے۔۔۔ تمہارا گھر نہیں۔۔۔

ازکا بھی اسکی ہمت دیکھ کر حیران ہو گئی۔۔۔ یہ وہ ڈرا ہوا شہری تو نہیں تھا۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ اور یہ بتاؤ کہ کہاں چھپا رکھا ہے گڈو چھوٹو اور منو کو۔۔۔ وہ اپنی کیفیت پر قابو پاتے ہوئے بولی

۔۔۔

میں تمہیں اتنا فارغ نظر آتا ہوں۔۔۔ جو تمہارے بچے سمجھتا پھروں گا۔۔۔ وہ اس سے دور ہٹتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

جھوٹ مت بولو۔۔۔ اسنے آواز اونچی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آواز۔۔۔ نیچی۔۔۔ یہ میرا آفس ہے۔۔۔ تمہارا سوکا لڈ محلہ نہیں۔۔۔ وہ واپس اسی پوزیشن میں آگیا۔۔۔



مجھے نہیں پتا کہ تمہارے بچے کہاں ہیں۔۔

ازکا کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔ ایک تو اسے بچوں کی پریشانی اور دوسری شہری کا اسے سو کا لڈ کہنا۔۔  
وہ جلدی سے خود کو نارمل کرنے لگی۔۔ میرے بچوں کو کچھ بھی ہوا نا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی  
۔۔ وہ اسے پیچھے کی طرف دھکیلتی بھاگتی ہوئی چلی گئی۔۔

شہری نے بھی اسکی آنکھوں میں نمی دیکھ لی تھی۔۔ جو اسے کافی برا لگا تھا۔۔  
شٹ۔۔ وہ یہ کہتا اسکے پیچھے چل دیا۔۔۔

\* \* \*

وہ گھر پہنچی۔۔ مگر یہاں بھی تالا لگا ہوا تھا۔۔ وہ غصے میں دروازے کو ٹھوکر مارتی وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔  
بعض اوقات آپکی ایسی حالت ہوتی ہے کہ آپ رونا چاہو تو بھی نہیں رو سکتے۔۔ اور کسی کو کچھ بتانا چاہو تو بھی نہیں  
بتا سکتے۔۔ کیوں کہ رونے کے لئے کندھا چاہئے۔۔ کیوں کہ رونے کے لئے کندھا۔۔ اور بات کرنے کے لئے  
سہارا چاہئے ہوتا ہے جو کہ دونوں اسکے پاس نہیں تھے۔۔  
شہری اسکو اس حالت میں دیکھ کر اسکے ساتھ پتھر پر بیٹھ گیا۔۔  
سوری اذکا۔۔

شٹ اپ۔۔ وہ آگے بولتا کہ اذکا نے اسے چپ کرادیا۔۔  
کیوں آئے ہو میرے پیچھے۔۔ یہ دیکھنے کہ میں کس حال میں ہوں۔۔ تو دیکھو۔۔ بہت بے بس ہوں میں۔۔ جشن  
مناؤ۔۔ وہ چیخی۔۔

شہری نے اسکو اس حالت میں پہلی بار دیکھا۔۔ روتے ہوئے چیختے ہوئے۔۔ ورنہ تو وہ ہمیشہ۔۔ خود کو مضبوط دکھاتی  
تھی۔۔

اصل میں ناجیسا ہم دیکھتے ہے ویسا ہوتا نہیں۔۔ باہر سے مضبوط دکھنے تھا انسان۔۔ حقیقت میں اندر سے بہت ٹوٹا ہوتا ہے۔۔۔

اچانک اسکا موبائل بجا۔۔۔ اسنے جلدی سے اٹھا کر کان سے لگایا۔۔۔  
ہیلو۔۔۔

اپنے بچوں کو ڈھونڈ کر بہت تھک گئی ہوگی نا تم۔۔ دوسری طرف سے مردانہ آواز تھی۔۔ اسے پہچاننے میں بالکل بھی دیر نا لگی۔۔۔

شیرا۔۔۔ اسنے حیرت کے عالم میں کہا۔۔۔  
اور شہری بغور اسکے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔۔

ہا ہا ہا۔۔ کافی ہوشیار ہو تم۔۔۔  
دیکھو میرے بچوں کو کچھ مت کرنا۔۔۔  
اگر اپنے بچو کو سلامت دیکھنا چاہتی ہو تو پانچ منٹ میں یہاں پہنچو۔۔ یہ کہتے ہی اسنے فون بند کر دیا۔۔۔  
ہیلو۔۔ شیرا۔۔ ہیلو۔۔۔

وہ جلدی سے فون رکھتی اپنی بانیک کی جانب بڑھنے لگی جب شہری نے کہا۔۔  
رکو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں مجھے کسی کی مدد کی کسی کے سہارے کی۔۔ اور نا ہی کسی کی ہمدردی کی۔۔ وہ یہ کہتی چلتی بنی  
۔۔ اور وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

\* \* \*

کیا سمجھتے ہیں آپ لوگ میں مجھے۔۔۔ ہاں۔۔۔ جسے دیکھو بس۔۔۔ زوئی یہ نا کرو وہ کرو۔۔۔ باہر جاؤ۔۔۔ گھومو۔۔۔ پھرو۔۔۔ اکیلے نہیں بیٹھو۔۔۔ کیا ہاں کیا۔۔۔

میں کوئی چھوٹی بچی ہوں۔۔۔ جسکو آپ لوگ ہاتھ میں کھلونادے کر بہلا دیں گے۔۔۔  
نہیں امی میں انسان ہوں۔۔۔ انسان۔۔۔ مجھے نہیں ضرورت کسی کی۔۔۔ مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔ چھوڑ دیں  
مجھے اپنے حال پر۔۔۔

وہ یہ کہتی چلی گئی۔۔۔

لیکن وہاں چچی اسے افسوس سے جاتا ہوا دیکھتی رہیں۔۔۔

ایسی تو نا تھی میری بیٹی۔۔۔ کتنا بدل گئی ہے وہ۔۔۔ وہ آنکھ میں آئی نمی صاف کرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔۔

خالہ۔۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ اب بس اسے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔۔۔ ہانیہ بھابی نے انھیں  
سمجھالا۔۔۔

\*\*\*

آپ کو کیا لگتا ہے چچی جان مان جائیں گی۔۔۔؟؟ آپ نے امی سے کہا۔۔۔

مجھے کیا پتا بیٹا۔۔۔ اگر ایسا ہو جائے تو زوہا کا بھلا ہو جائے گا۔۔۔ اب ساری زندگی وہ بچی گھر میں تو نہیں بیٹھ سکتی نا۔۔۔  
مجھے لگتا ہے چچی جان کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔۔۔ ہاں پر زوہا کی طرف سے مجھے اندیشہ ہے کہ اسکو اعتراض  
ہو گا۔۔۔

اسوہ سے کہیں کہ وہ سمجھائے زوہا کو۔۔۔ آپ نے کہا۔۔۔

نہیں آپ۔۔۔ میں اسکا سامنہ نہیں کر سکتی۔۔۔ ڈر لگتا ہے مجھے۔۔۔ اسوہ چائے لاتے ہوئے بولی۔۔۔

کیوں ڈر کس بات کا۔۔ اس کے ساتھ جو ہوا۔۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔۔ یہ تو شاید اس کے نصیب میں لکھا تھا۔۔۔

چچی بتا رہی تھیں۔۔ کہ وہ کسی کی بات نہیں سنتی بہت ضدی ہو گئی ہے۔۔۔ اسوہ نے کہا۔۔۔  
ہاں۔۔۔ صدمہ بھی تو بڑا ہے نا۔۔ میں بات کرتی ہوں تمہاری چچی سے۔۔ امی نے کہا۔۔  
اچھا تم بتاؤ۔۔ طبیعت کیسی ہے۔۔ ڈاکٹر نے کیا کہا۔۔ امی آپ کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

\* \* \*

ابے تو تلے چھوڑ مجھے۔۔۔ ورنہ تیری شلوار گیلی کر دوں گا۔۔۔ چھوٹو چیخ پڑا۔۔  
ایسے کیسے ٹھوڑ دوں۔۔۔ تو تلے نے جواب دیا۔۔  
اتنے میں اذکا وہاں نمودار ہوئی۔۔۔  
مما۔۔۔ منو نے اسے پکارا۔۔۔  
منو۔۔۔ اذکا ان تینوں کو ایک جگہ بندھے دیکھ کر حیران ہوئی اور پاس جانے لگی کہ تو تلائچ میں آگیا۔۔۔  
پرے ہٹ۔۔۔ وہ اسے دھکا دیتی آگے بڑھی کہ سب نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر باندھ دیا۔۔  
چھوڑ مجھے۔۔۔ یہ تم لوگ اچھا نہیں کر رہے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔ اور وہ چیختی رہی۔۔  
کہاں ہے تمہارا باس۔۔ بلا اسکو۔۔ ڈر کے کس کو نے میں چھپ بیٹھا ہے۔۔ ہمت ہے تو نکل باہر۔۔۔  
ڈیاڈہ ڈبان مٹ چلاؤ۔۔ ٹم ابھی ہماڑے بٹسنے میں ہو۔۔۔  
پہلے بولنا تو سیکھ۔۔ آیا بڑا۔۔ بٹسنے میں۔۔ اذکا نے اسکی نقل اتاری۔۔  
مما۔۔ میں تھک گیا ہوں۔۔ بھوک بھی لگی ہے۔۔ منو نے روتے ہوئے احتجاج کیا۔۔۔  
تو تلے کھول مجھے۔۔۔ وہ چیخی۔۔۔



اتنے میں شہری نمودار ہوا۔۔

اذکا کے ساتھ۔۔ گڈو۔۔ منو اور چھوٹو بھی حیران تھے۔۔۔

ہے کون ہے اے بے ٹو۔۔۔؟؟

اسکے ہاتھ میں بندوق دیکھ کر شہری کی ہوا ٹائیٹ ہو گئی۔۔۔

وہ میں۔۔ میں تو ادھر سے گزر رہا تھا۔۔ تو سوچا آپ کا حال پوچھ لوں۔۔۔

ٹھیک ہیں آپ۔۔ میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ اچھا میں چلتا ہوں۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ جانے لگا کہ چھوٹو بول پڑا۔۔

ابے شہری مجھے بچالے۔۔ میں تیرا دوست ہوں نا۔۔۔ اسنے روتی شکل بنا کر کہا۔۔۔

واٹ لگ گئی تیری تو۔۔۔ شہری نے دل ہی دل میں کلمہ پڑھ لیا۔۔۔

ہے۔۔ پڑو اسے۔۔۔ تو تلے نے حکم دیا۔۔

بھائی مجھے کیوں پکڑ رہے ہو۔۔ میں نہیں جانتا انہیں کہ یہ کون ہیں۔۔ امی۔۔ بچاؤ۔۔۔ شہری چلاتا ہوا کہنے لگا۔۔۔

\*\*\*

زوہامیری بیٹی نہیں بلکہ ثریا کی بھی بیٹی ہے جو فیصلہ کریں گے ہم ساتھ میں کریں گے۔۔۔ چچی نے جواب دیا۔۔

آج کل کے زمانے میں لڑکی کا اکیلا ہونا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔۔ وہ اکیلے زندگی کا سفر طے نہیں کر سکتی جب تک کوئی

ہمسفر نا ہو۔۔ وہ پرانا زمانہ تھا۔۔ جب لڑکی بیوہ ہو جاتی تو اسے گھر بٹھا لیتے۔۔۔ مجھے امید ہے کہ آپ فیصلہ میرے

حق میں کریں گی۔۔ معید کی امی نے کہا۔۔

جی میں کوشش کروں گی۔۔۔۔ چچی نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

آپ یقین کرے میں آپ کی بیٹی کو اپنی بیٹی بنا کر رکھوں گی۔۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔۔۔ یہ میرا آپ سے وعدہ

ہے۔۔ انہوں نے چچی جان کے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کر انہیں مطمئن کرنا چاہا۔۔۔

جی۔۔۔ چچی کسی سوچ میں پڑ گئیں۔۔۔

\* \* \*

باہر ڈاڑی تیری ٹھری ہے۔۔۔ تو تلے نے اس سے پوچھا۔۔۔

وہ اسکے الفاظوں پر غور کرنے لگا۔۔۔ جب سمجھ نہیں آئی۔۔۔ تو سر کو دائیں بائیں حرکت دیتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔  
معاف کیجئے گا میرا دماغ تھوڑا خراب ہو گیا ہے۔۔۔ آپ بول کچھ رہے ہیں۔۔۔ اور مجھے سنائی کچھ دے رہا ہے۔۔۔ ذرا  
پھر سے بولیں۔۔۔

میں نے ٹہا باہر ڈاڑی ٹیری ٹھری ہے۔۔۔ اب کی بار تو تلاتیش میں آگیا۔۔۔  
مگر شہری پھر بھی حیران ہوا۔۔۔ وہ پھر سے یہ عمل دوہرا رہا تھا کہ اذکا بولی۔۔۔  
یہ تو تلا ہے۔۔۔ اور پوچھ رہا ہے کہ باہر گاڑی تمہاری کھڑی ہے۔۔۔

اسکی بات پر شہری کا قہقہہ گونجا۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ سیر یسلی۔۔۔ ذرا پھر سے بولنا۔۔۔ بڑے اچھے لگ رہے ہو تو تلا بولتے ہوئے۔۔۔  
آج تو یہ مرادے گا۔۔۔ گڈو نے سر پیٹنا چاہا۔۔۔

تو تلے کے نتھنے پھول گئے۔۔۔

شہری نے خود پر اسکی خونخوار نظریں محسوس کر لی تھیں۔۔۔  
جلدی سے اسکی ہنسی کو برا بیک لگے۔۔۔

اتنے میں شیر ابھی آگیا۔۔۔

ارے واہ۔۔۔ یہاں پر تو ٹیم آئی ہوئی ہے۔۔۔

اب یہ کون ہے۔۔۔؟؟ شہری نے جھکتے ہوئے اذکا کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

اور وہ اسے گھورنے لگی۔۔۔

دیکھ شیرا۔۔۔ میں بتا رہی ہوں تو ہمیں چھوڑو نہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ اذکانے اسے وارن کیا۔۔۔

ارے واہ دھمکی۔۔۔ شیرا کمینگی اے ہنسا۔۔۔

اولورانی۔۔۔ وہ اسکے پاس آکر اسکے گال کو چھونے لگا۔ اس سے پہلے۔۔۔ گڈونے اسے لات مار کر پیچھے ہٹا دیا۔۔۔

خبردار جو اپنے غلیظ ہاتھوں سے اسے چھوا بھی تو۔۔۔

کیا چاہتا ہے تو۔۔۔؟ اذکانے صاف صاف پوچھا۔۔۔

اب آئی نالائن پر۔۔۔

اپنا گھر میرے حوالے کر دے۔۔۔ میں تجھے چھوڑ دوں گا۔۔۔

ناممکن۔۔۔۔۔ اذکانے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

شہری غور سے انکی ڈیلنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔ تو میرے پاس آجاؤ۔۔۔ وہ اسکے پاس جاتے ہوئے بولا۔۔۔

اسکا یہ کہنے تھا۔۔۔ کہ اذکا کا زوردار تمانچہ اسکے منہ پر پڑا۔۔۔

اسے دیکھ کر شہری کو اپنا گال دکھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اسنے ایک منٹ زائع کیے بغیر۔۔۔ اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر۔۔۔ اسے پیٹ میں لات ماری۔۔۔ جس سے وہ چیختے

ہوئے گر پڑا۔۔۔

شہری کا منہ کھل گیا۔۔۔

اذکانے پاکٹ سے چھرا نکال کر گڈو کی رسی توڑی۔۔۔ تب تک تو تلے نے اس پر وار کرنا چاہا۔۔۔

مگر اذکانے چھرا اسکے سامنے کیا۔۔۔

وہ ڈر کر پیچھے ہوا۔۔۔

گڈونے سب کے ہاتھ کھول دیے۔۔۔ سوائے شہری کے۔۔۔

میرے بھی ہاتھ کھول دو۔۔۔ میں تمہارا دوست ہوں۔۔۔۔۔ اسنے روتی شکل بنا کر کہا۔۔۔

میں تو کسی شہری کو نہیں جانتا۔۔۔ وہ بھی شانے اچکا تا چل پڑا۔۔۔۔

دوسرے نے اذکا کے ہاتھ کولات مار کر اسکا چاکو گرا دیا۔۔۔

دور سے ہی وہ کھڑا ہو کر دانت نکال رہا تھا۔۔۔

ابے تیری تو۔۔۔ وہ اسکے پیچھے لپکی۔۔۔

چھوٹونے شہری کے ہاتھ بھی کھول دیے۔۔۔

اب وہ اور منو تو تلے کے اوپر بیٹھے۔۔۔ تھپڑوں کی برسات کر رہے تھے۔۔۔ گڈو شیراکے ساتھ لگا ہوا تھا۔۔۔

اور شہری دائیں بائیں۔۔۔ انھیں حیرت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایک بندہ اذکا کے سر پر وار کرتا۔۔۔ اس سے پہلے وہ جھکی۔۔۔ اور نشانہ سیدھا شہری کے سر پر جا لگا۔۔۔

امی۔۔۔ وہ یہ کہتا لڑکتا ہوا نیچے گر گیا۔۔۔

شٹ۔۔۔۔۔ وہ شہری کی جانب گھومی۔۔۔

اٹھو۔۔۔ ہوش کرو۔۔۔ وہ اسے تھپتھپا رہی تھی۔۔۔ مگر وہ بیہوش ہو چکا تھا۔۔۔

اتنے میں فائرنگ کی آواز آئی۔۔۔

بس س۔۔۔ بہت ہو گیا۔۔۔ شیراکے ہاتھ میں پسل تھی۔۔۔ جسکو دیکھ کر اذکا کے ہوش اڑ گئے۔۔۔۔

آہ۔۔۔ آہ۔۔۔ آرام سے۔۔۔ وہ چیخا۔۔۔

جب پتا تھا کہ تم ڈرپوک ہو تو میرے پیچھے کیوں آئے۔۔۔؟؟ وہ بھی اس پر پھٹ پڑی۔۔۔



وہ شہری کو سر پر لگنے والی چوٹ پر مرہم لگا رہی تھی۔۔۔

واہ۔۔ کیا کہنے۔۔ ایک تو میں نے تم لوگوں کی مدد کی۔۔ تم مجھے شکریہ کہنے کے بجائے۔۔ مجھ پر ہی چلا رہی ہو۔۔۔۔۔ اسنے بھی طنز کیا۔۔۔

ہم م۔۔۔۔۔ مدد۔۔۔؟ مدد کرنے کے بجائے الٹا تم مجھ پر بوجھ بن گئے۔۔۔ خود کی جان تو عذاب میں ڈالی ساتھ میں ہم تینوں کی بھی۔۔۔۔۔ وہ اسکے زخم کو غصے میں زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔ وہ چیخا۔۔۔

اگر میری وجہ سے پولیس وقت پر نا آتی تو اب تک تم لوگ وہاں بندھے ہوتے۔۔۔۔۔ شہری نے کہا۔۔۔۔۔ ہم م۔۔۔ مہربانی تمہاری۔۔۔ جو تم نے پولیس کو بلا کر ہم پر احسان کیا۔۔۔۔۔ اذکا طنز میں اسکے آگے ہاتھ باندھتے ہوئے بولی۔۔۔

اب مہربانی کر کے یہاں سے تشریف بھی لے جاؤ۔۔۔ جب تک منہ اٹھا کر یہاں چلے آتے ہو۔۔۔ تمہارا گھر بار نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟

ہے گھر بار۔۔۔ اور جب بھی میں یہاں منہ اٹھا کر آتا ہوں۔۔۔ تمہاری مدد کرنے ہی آتا ہوں۔۔۔ سمجھی۔۔۔ اس نے بھی چھاتی چوڑی کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ان دونوں کے بحث سے گڈو۔۔۔ چھوٹو اور منونے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لی۔۔۔

چلو۔۔۔ بہت بہت شکریہ آپکا۔۔۔ آپ نے مجھ غریب پر احسان کیا۔۔۔ اور جتنا بھی دیا۔۔۔ وہ رہا راستہ یہاں سے باہر جانے کا۔۔۔۔۔ اسنے انگلی کے اشارے سے اسے دروازہ دکھانا چاہا۔۔۔۔۔

میں اکیلا کیوں جاؤں۔۔۔ تم نہیں چلو گی ساتھ۔۔۔؟؟ اسنے پوچھ لیا۔۔۔

کیوں اب اس احسان کے بدلے گھر بھی میں تمہیں پہنچاؤں۔۔۔۔۔؟؟ اسنے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

بس میری ماں۔۔۔ بس کر دو طنز کے تیر مارنا۔۔۔ اسنے اسکے سامنے بیزاری سے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔  
پولیس والوں نے کیا کہا تھا۔۔۔ وہ ٹھیک سے نہیں سنا تھا۔۔۔ کہ یہاں سے فحال چلے جائیں۔۔۔ آپ لوگوں کو خطرہ ہے  
۔۔۔

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ جو ہو گا میں دیکھ لوں گی۔۔۔ اسنے بھی ٹالنا چاہا۔۔۔  
یار کس مٹی کی بنی ہو تم۔۔۔ اپنے ساتھ ساتھ ان بچوں کی زندگی بھی تم خطرے میں ڈال رہی ہو۔۔۔  
یہ میرا مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔۔۔ اسنے بھی آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔  
اچھا یہ تمہارا مسئلہ ہے۔۔۔ آج جو کچھ تماشا ہوا کیا تم اس سے واقف نہیں ہو۔۔۔ تمہاری غیر موجودگی میں انہوں  
نے بچو کو اسکول سے اٹھالیا۔۔۔ تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔  
دیکھو ذرا ان بچوں کی طرف۔۔۔ صبح سے غریبوں نے قید میں آکر کچھ ناکھایا ناپیا۔۔۔ کیا حالت ہو گئی انکی  
۔۔۔ اسنے بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔  
مگر میں جاؤں گی کہاں۔۔۔؟  
یہ میرا مسئلہ ہے۔۔۔ میں باہر ویٹ کرتا ہوں۔۔۔ پانچ منٹ میں تم لوگ پہنچو۔۔۔ وہ یہ کہتا چل دیا۔۔۔ اور وہ  
کسی سوچ میں ڈوب گئی۔۔۔

\*\*\*

امی میں کالج جا رہی ہوں۔۔۔ آپکو پہلے سے ہدایت کر رہی ہوں کہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائیے گا۔۔۔ دوپہر کا کھانا  
میں نے بنا دیا ہے۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ اب میں چلتی ہوں۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔  
وہ انکے سر پر پیار کرتی چل دی۔۔۔  
اللہ تمہیں اپنی امان میں رکھے میری بچی۔۔۔ امی نے پیچھے سے اسکو دعا دی۔۔۔

اتنے دنوں بعد وہ کالج اکیلے جا رہی تھی۔۔۔ زوئی سے اگر کچھ کہتی تو وہ اٹے جواب دینے لگتی۔۔۔ جسکی وجہ سے دکھ اسے ہوتا۔۔۔ اس لئے وہ اکیلے ہی چل پڑی۔۔۔۔

\* \* \*

آج اسکا ارادہ تھا سلیمان صاحب کی طرف جانے کا۔۔۔ اتنے دنوں سے ان سے ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اور دوسرا سوہ کی یاد بھی ستارہ ہی تھی۔۔۔ جب وہ وہاں پہنچا۔۔۔ تو پتا چلا کہ سوہ کالج گئی ہے۔۔۔ اور وہ بھی اکیلی۔۔۔ اسے غصہ آگیا۔۔۔۔

ایک تو اسکی حالت ٹھیک نہیں ار اوپر سے کالج چلی گئی وہ بھی اکیلے۔۔۔ اور حالات بھی تو ٹھیک نہیں۔۔۔۔ چلو۔۔۔ چھٹی میں واپسی پر اسے پک کر لوں گا۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ آفس کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

\* \* \*

میں نے ان سے بات کر لی ہے۔۔۔ اب شاید لگتا ہے وہ کوئی مثبت جواب ہی دیں گے۔۔۔۔ امی آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔۔۔ اتنی جلدی مچا کر۔۔۔ اسنے کرسی کی پیشیت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تم تو چپ کرو۔۔۔ ویسے اسکی یاد میں مجنوبہ بنے پھرتے ہو۔۔۔ اور اب نخرے نہیں ختم ہوتے تمہارے۔۔۔۔ امی نے ڈانٹ پلا دی۔۔۔

وہ ہے ہی ایسی۔۔۔ کہ سب کو اپنا دیوانہ بنانے والی۔۔۔ وہ خود سے مخاطب تھا۔۔۔ آسمان پر دیکھتے دیکھتے وہ پھر سے اسکی یاد میں کھونے لگا۔۔۔۔

\* \* \*

یہ راجو کے ساتھ موٹر سائیکل پر۔۔۔۔ سوہ کی نظر نادیر پر پڑی۔۔۔ جو کالج سے واپسی پر اسکے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار تھی۔۔۔۔

ہنی جو اسکے انتظار میں کالج کے باہر گاڑی لئے کھڑا تھا۔۔۔ ادھر ادھر نظر دوڑانے پر اسوہ پر اسکی نظر پڑی۔۔۔

اسنے اسے پکارا۔۔۔

مگر اسوہ کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔۔

ناچار اسے گاڑی سے اتر کر جانا پڑا۔۔ اور جب تک وہ اسوہ تک پہنچتا تب تک اسوہ رکشہ میں بیٹھ کر جا چکی تھی۔۔۔

شٹ۔۔۔ وہ جلدی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔

یہ اس طرف کہاں جا رہی ہے۔۔۔۔۔ اس نے غور کیا۔۔۔ وہ جہاں جا رہی تھی اسکے گھر کا راستہ نہیں تھا۔۔۔ بھائی ذرا جلدی چلاؤ۔۔۔۔۔

یہ شہر سے باہر کا راستہ ہے۔۔۔ پر یہ یہاں کیوں جا رہی ہے۔۔۔؟ ہنی نے بھی اسوہ کا پیچھا کرنا شروع کیا تھا رکشے کا نمبر اس نے ذہن میں بٹھالیا تھا۔۔۔ اور وہ اس کے رکشے کو آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔  
موڑ آیا۔۔۔ وہ رک گیا۔۔۔ رکشہ غائب تھا۔۔۔ اور راستے دو۔۔۔ اب وہ پریشان ہوا۔۔۔ غصہ بھی سر پر سوار تھا

وہ شہر سے تھوڑے ہی فاصلے پر ایک پرانا گھر بنا ہوا تھا۔۔۔ وہاں انہوں نے اپنی موٹر سائیکل روک دی۔۔۔  
اسوہ نے ان سے تھوڑے فاصلے پر رکشہ رکوا یا۔۔۔ رکشہ وہاں سی چلا گیا اور خود چھپ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔  
چلو اندر۔۔۔ راجو اسے لیتا گھر کے اندر داخل ہوا۔۔۔

اسوہ اسی موقعے کی تلاش میں تھی۔۔۔ وہ جلدی سے اس گھر کی جانب دوڑی۔۔۔



وہ آرام سے دروازہ کھولتی اندر جانے لگی۔۔ چھوٹا سا گھر جس میں ایک ہی کمرہ تھا۔۔ اس کمرے میں انکی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔ وہ چھپ کر کھڑکی کے پاس گئی۔۔ انکی باتیں سننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ کہاں ہے قاضی۔۔۔ جلدی بلاؤ مجھے واپس بھی جانا ہے۔۔

ارے آجائے گا قاضی بھی۔۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ جو کام کہا تھا وہ کیا۔۔؟؟ راجو نے اس سی پوچھا۔۔ ہاں اماں کے سونے کے کنگن ہیں۔۔ اور کچھ پیسے بھی ہیں۔۔۔ نادیہ نے جواب دیا۔۔۔ اچھالاؤ دکھاؤ مجھے۔۔۔ راجو نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

وہ اسے شک کی نظروں سی دیکھنے لگی۔۔

ارے ڈارلنگ۔۔ دیکھو ناکہ تمہارے اور میرے پیسوں کو ملا کر کتنے بنتے ہیں۔۔ اگر ضرورت پڑی تو باقی کسی سی مدد لوں گا نا۔۔۔ اسنے اسے ورغلانہ چاہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ یہ لو۔۔۔ اسنے ہاتھ میں اسے پکڑا دیئے۔۔۔

وہ ہاتھ میں پکڑے مسکرا رہے تھا۔۔۔

اسوہ بغور انکا منصوبہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسے شک ہونے لگا۔۔۔ وہ جلدی سے کچھ سوچنے لگی۔۔۔

وہ گاڑی کے پاس کھڑا سوچنے میں مصروف تھا کہ اسوہ آخر گئی کہاں۔۔ اور گئی بھی تو کیوں۔۔۔ اچانک اسکی نظر

اس رکشے پر پڑی جس میں اسوہ بیٹھی تھی۔۔ لیکن اب اسوہ نہیں تھی۔۔۔

اب اسکو اسوہ کی فکر ستانے لگی۔۔۔ اسنے ہاتھ سی رکشے کو رکنے کا اشارہ کیا۔۔

بھائی صاحب آپکے رکشے میں ابھی سواری تھی وہ کہاں گئی۔۔۔ ایک لڑکی عبائے میں ملبوٹ تھی۔۔۔ اسنے اسوہ کا

حلیہ بتایا۔۔۔

اس رکشے والے نے اسے اس گھر کا اتا پتا بتا دیا۔۔

وہ ایک منٹ زائے کئے بغیر۔۔۔ اسکا شکریہ ادا کرتا ہوا گاڑی کی جانب بھاگا۔۔۔  
کمرے میں اب راجو کے علاوہ دو اور لڑکے بھی موجود تھے۔۔۔ یہ راجو کے چرسے دوست تھے۔۔۔  
راجو یہ کون ہیں۔۔۔ اور تم نے ابھی تک قاضی کو نہیں بلایا۔۔۔ نادیہ ڈر گئی۔۔۔  
ارے جان من۔۔۔ قاضی بھی آجائے گا پہلے ہمیں تو مزے کرنے دو۔۔۔ اسکا ایک دوست کمینگی سی بولا۔۔۔  
یہ کیا بکواس کر رہا ہے۔۔۔ اور تم سن کر ہنس رہے ہو۔۔۔؟ نادیہ نے راجو کو ملامت کی۔۔۔  
اسوہ پریشان سی یہ تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور اللہ سی اسکی عزت محفوظ ہونے کی دعائیں بھی کر رہی تھی۔۔۔  
ارے یہ تو ایسے ہی مذاک کر رہا ہے۔۔۔ راجو اسکے پاس آتے ہوئے بولا۔۔۔ آنکھوں میں وحشت۔۔۔۔۔ درندگی  
۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے۔۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔  
ارے ایسے کیسے۔۔۔ جو کام کرنے آئے ہیں وہ تو کرنے دو۔۔۔  
اسکی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ نمی بھی آگئی۔۔۔  
تم نے مجھے دھوکہ دیا۔۔۔ دھوکے باز انسان۔۔۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ وہ اسکا کالر پکڑتے ہوئے چیخنے  
لگی۔۔۔  
میں نے دھوکہ دیا ہے۔۔۔ ارے تم خود کونسا پاک باز ہو۔۔۔ اتنی پارسا ہوتی نا تو میرے ایک بار کہنے پر میری محبوبہ  
نابنتی۔۔۔

وہ اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے چیخا۔۔۔  
اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔

خدا کے لئے چھوڑ دو مجھے۔۔۔ جانے دو مجھے۔۔۔ اسے کوئی راہ نادکھائی دی تو وہ انکے سامنے ہاتھ باندھے گڑ گڑانے لگی۔۔۔

کیوں بہت شوق تھا نا تمہیں نکاح کرنے کا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ اسکے پاس جاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔  
یا اللہ میری مدد فرما۔۔۔ وہ دل میں ورد کرنے لگی۔۔۔

اسوہ کا ضبط اب جواب دے گیا۔۔۔ اسنے ایک پتھر اٹھا کر کمرے کے دروازے پر دے مارا۔۔۔  
جس سی وہ سب چوکنہ ہو گئے۔۔۔ اب تم لوگوں نے دروازے کو بند نہیں کیا تھا کیا۔۔۔؟؟ راجو نے انسے پوچھا  
۔۔۔

نہیں یار کیا تھا۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ دونوں باہر تاک جھانک کرنے چلے گئے۔۔۔ اور ایک کو اندر اسکی رکھوالی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔۔۔

اسوہ کو یہ موقع گنونا نہیں تھا۔۔۔ وہ بڑی ہوشیاری سے اینٹ اٹھاتی کمرے کی جانب چل دی۔۔۔ اس لڑکے کی اسوہ کی جانب پشت تھی۔۔۔ یہ بھی اچھا تھا۔۔۔

وہ ہولے سے چلتی۔۔۔ یہ اسکے ارپر اینٹ جاماری۔۔۔ وہ کراہ کر نیچے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔

نادیہ کی اسوہ پر نظر پڑی۔۔۔ وہ حیران ہوئی۔۔۔ اسوہ تم یہاں۔۔۔

ابھی وقت نہیں چلو یہاں سے۔۔۔ وہ اسکا ہاتھ پکڑتی باہر کی جانب لپکی۔۔۔ جیسے ہی انہوں نے کمرے سے باہر قدم رکھے۔۔۔ ان دونوں نے انکار استہ روک دیا۔۔۔

ارے واہ۔۔۔ ایک کے ساتھ ایک فری۔۔۔ راجو نے کہا۔۔۔

جانے دو ہمیں۔۔۔۔۔ اسوہ نے تاثرات سنجیدہ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ اندر سے بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔ مگر کسی کو پتا نہیں لگنے دیا۔۔۔

ایسے کیسے۔۔۔ جانے دیں۔۔۔ وہ دونوں انکی جانب بڑھے۔۔۔۔  
انہوں نے شور مچانا شروع کیا۔۔۔

ہنی جو اسے ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا تھا۔۔۔ شور کی آواز سن کر وہ اس گھر کی جانب بڑھا۔۔۔  
منہ بند رکھو اپنا۔۔۔ وہ اسوہ کے قریب جاتے ہوئے اسے ہاتھ لگاتا اس سے پہلے۔۔۔ حنان نے اسکا بازو پکڑ لیا  
۔۔۔

بے غیرت۔۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ اور یہ اسکا بازو توڑ دیا۔۔۔  
حنان۔۔۔ اسوہ اسے یہاں دیکھ کر حیران تھی۔۔۔ آنسو خود بخود بہنے لگے۔۔۔  
تم لوگوں کو تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔ جیل کی ہو اتو کھلانی پڑے گی۔۔۔ وہ انھیں لاتیں مارتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔  
جب دیکھا کہ وہ ہوش کھورہے ہیں۔۔۔ وہ اسوہ کی جانب گھوما۔۔۔ جو سہمی کھڑی تھی۔۔۔  
چہرہ اب بھی غصے سے لال تھا۔۔۔  
تم پاگل ہو۔۔۔ عقل نہیں تمہیں۔۔۔ یہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔ ہنی نے اسے شانوں سے پکڑ کر ہلایا مگر وہ اب بھی  
خوفزدہ تھی۔۔۔

اسنے اسوہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا۔۔۔  
مجھے یہاں سے لے جائیں۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ وہ اسکے سینے میں منہ چھپائے روتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔  
تم جانتی ہو۔۔۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا۔۔۔ تو میرا کیا ہوتا۔۔۔ وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا۔۔۔  
اور ہاتھ سے پکڑ کر لے جانے لگا کہ اسوہ نے روکا۔۔۔  
اسے بھی ساتھ لے جانا ہے۔۔۔ اسوہ نے نادیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جو شر مندہ سی سر جھکائے سو سو  
کرنے میں مصروف تھی۔۔۔



اماں جی میڈی شادی کرونا میں کنوارہ مر۔۔۔ وہ صوفے پر آڑا تر چھا پڑا۔۔۔ ماں کی طرف دیکھ کر گنگنائے جا رہا تھا۔۔۔

امی آپ سن رہی ہیں۔۔۔ جب ماں نے کوئی جواب نادیا تو اسنے زچ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔  
یار ابو آپ ہی سمجھائیں نا امی کو۔۔۔ یار میرے دوستوں کے بچے ہونے والے ہیں اور میں ابھی تک کنوارہ ہوں۔۔۔ سب مذاک اڑاتے ہیں میرا۔۔۔

کس بل بوتے پر شادی کروں تمہاری۔۔۔ وہ جو تمہارے دوست ہیں نا انہوں نے پورا گھر سمجھالا ہے۔۔۔ کاروبار سمجھالا ہے۔۔۔ امی نے کہا۔۔۔  
تو میں بھی تو جاتا ہوں نا آفس۔۔۔ کام کرتا ہوں۔۔۔

ہاں دیکھا ہے میں نے اور سنا بھی ہے۔۔۔ ادھر سے ادھر دانت نکالتے پھرتے ہو۔۔۔ بڑے ہو گئے پر ابھی تک بچوں والی حرکتیں نہیں کئیں۔۔۔

آپ میری بے عزتی کر رہی ہیں۔۔۔ اسنے شکل بناتے ہوئے کہا۔۔۔  
شکر ہے تمہیں سمجھ تو آئی کہ میں تمہاری بے عزتی کر رہی ہوں۔۔۔ امی نے بھی طنز کیا۔۔۔  
یار ابو آپ کی بیوی میری دشمن ہے۔۔۔ کچھ سمجھائیں نا انہیں۔۔۔ اب اسنے ابو سے فریاد کی۔۔۔  
سہی تو کہہ رہی ہے تمہاری ماں۔۔۔ ابو نے بھی امی کی سائیڈ لی۔۔۔

لیں۔۔۔ بدل لی نا پارٹی۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔  
اچھا یہ سنو۔۔۔ سرونٹ کو ارٹریں کیسکو ٹھہرایا ہے تم نے۔۔۔ امی کو کچھ یاد آنے پر گویا ہوئیں۔۔۔  
اور یہ دوست کوئی لڑکی ہے۔۔۔ امی نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آپ شک کر رہی ہیں نا۔۔۔ کریں میں برا نہیں مانوں گا۔۔۔ وہ ایک آنکھ دباتا ہوا مسکراتا ہوا باہر چل دیا۔۔۔  
اگر ایسا کچھ ہونا تو میں بتا رہی ہوں حشر کر دوں گی تمہارا۔۔۔ پیچھے سے امی نے آواز لگائی۔۔۔

\* \* \*

جب سے اسنے گھر والوں سے سنا تھا کہ اسکا رشتہ معید کے ساتھ ہونے جا رہا ہے۔۔۔ وہ تیش میں آگئی۔۔۔  
میں نہیں ہونے دوں گی ایسا۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔ اسنے ہاتھ میں پازیب تھا۔۔۔ جو فارس نے نکاح پر اسے تحفے میں دیا  
تھا۔۔۔ یہ کہہ کر کہ یہ ہمیشہ پہنے رکھنا۔۔۔ اور جب میری یاد آئے تو اسے دیکھ لینا۔۔۔ اس سے باتیں کرنا۔۔۔ ایسے  
سمجھنا فارس نے سن لی تمہاری باتیں۔۔۔  
اب وہ اس ڈر سے نہیں پہنتی تھی ہمیشہ ہاتھ میں لئے پھرتی تھی کہ کہیں گم نا ہو جائے۔۔۔  
دیکھو فارس۔۔۔ میں نہیں ہونے دوں گی ایسا۔۔۔ اس شخص کو منہ توڑ جواب دوں گی میں۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ جانے کی  
تیاری کرنے لگی۔۔۔ اسے جانا تھا۔۔۔ کچھ باتیں کلئیر کرنے۔۔۔

\* \* \*

پھوپھو بس کر دیں۔۔۔ جو ان بیٹی پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے اگر اس پر نظر رکھی ہوتی نا تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا۔۔۔  
وہ سب صبح سے پریشان تھے کہ لڑکی غائب ہے۔۔۔ اب جب ملی تھی تو پھوپھو اس کو بد دعائیں دینے کے ساتھ ساتھ  
مار بھی رہی تھیں۔۔۔

یاد کریں وہ دن۔۔۔ جب آپ نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی تھی۔۔۔ میرے گھر والوں کو میرے خلاف بھڑکایا  
تھا۔۔۔ جب آپ کو پتا تھا کہ یہ دنیا مکافات عمل ہے تو آپ یہ کیوں بھول گئیں۔۔۔ کہ آج جو آپ کر رہی ہیں کل کو  
آپ کی بیٹی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

میں آپکو اور نثر مندہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ کیوں کہ آپ لوگوں کہ جھکے ہوئے سر دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے کہ آپکو اپنی غلطی کا احساس ہے۔۔۔

مجھے معاف کر دے بیٹا۔۔۔ پھوپھو اس سے معافی مانگنے لگیں۔۔۔

اس کمبخت کو تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔ تو پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو آج یہ دن نادیکھنا پڑتا۔۔۔

بس پھوپھو۔۔۔ اسکو ملامت کرنے کے بجائے آپ اپنے گریبان میں کیوں نہیں جھانکتی۔۔۔ آپ نے کیا کیا اسکے لئے۔۔۔ ایک اچھی تربیت بھی نا کر سکیں اسکی۔۔۔ اسنے دکھ کے ساتھ کہا۔۔۔

خیر آپ پریشان نا ہوں اگر آپ کو یہ فکر کھائے جارہی ہے کہ میں سب کو پتا دوں گی تو میں ایسا نہیں کروں گی کسی سے کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔ کیوں کہ اگر میں نے ایسا کر دیا تو آپ میں اور مجھ میں کیا فرق رہ جائے گا۔۔۔

چلتی ہوں میں اللہ حافظ آنکھوں میں آتی نمی کو صاف کرتے ہوئے۔۔۔ یہ کہہ کر وہ باہر کی جانب چل دی جہاں ہنی اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

حنان دروازے پر کھڑا اسکی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔ اور جب وہ باہر آئی تو ہنی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے داد دی۔۔۔

جس پر وہ ٹھیک سے مسکرا بھی نا سکی۔۔۔ اور حنان کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

\*\*\*

مغرب ہو چلی تھی۔۔۔ اور وہ اس وقت گھر میں کسی کو بتائے بغیر اسکے دروازے کے باہر کھڑی تھی۔۔۔ اسنے بیل بجائی۔۔۔

آ رہا ہوں۔۔۔ وہ گھر میں اکیلا تھا۔۔۔ بھابی میکے گئی تھیں امی محلے میں شادی پر شاید امی آئی ہوں۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اس نے دوسری بار بیل بجنے پر دروازہ چھوٹا دروازہ کھول دیا۔۔۔

سامنے جس ہستی پر اسکی نظر پڑی۔۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے سامنے ہوگی۔۔۔  
آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ۔۔ رنگ زرد ہو رہا تھا۔۔ آنکھوں کے نیچے ہلکے۔۔ وہ پہلے والی زوہا کو اس میں  
تلاش کر رہا تھا۔۔ مگر وہ تو کہیں تھی ہے نہیں۔۔ وہ تو فارس کے جاتے ہی کہیں کھو گئی تھی۔۔ اس کو دیکھتے ہی اس کے  
منہ سے اچانک نکلا۔۔

آپ۔۔۔ اس وقت یہاں۔۔۔؟؟

جی۔۔۔ میں۔۔۔ آپ سے بات کرنی تھی۔۔۔ لہجے میں کڑواہٹ تھی۔۔۔

آئیں اندر آئیں۔۔۔ اس نے اسے راستہ دیا۔۔۔

جی نہیں جو بھی بات ہوگی یہاں ہوگی۔۔۔

پلزاندر آجائیں۔۔۔ باہر لوگ ہیں۔۔۔

مجھے کسی کی فکر نہیں۔۔۔ آخر لوگ بھی تو دیکھیں کہ کیا حقیقت ہے آپ کی۔۔۔ آج وہ زہر پر زہر اگل رہی تھی۔۔۔

معید کو اچھا نہیں لگا۔۔۔ اس نے زوہا کے بازو سے پکڑ کر اسے گھر کے اندر لا کر گیٹ بند کر دیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔ اپنے غلیظ ہاتھ مت لگائیں مجھے۔۔۔ گھن آتی ہے مجھے آپ سے۔۔۔ نفرت ہے مجھے آپ سے

۔۔۔ وہ دور ہوتے ہوئے چیخنے لگی۔۔۔

چیخو مت۔۔۔ معید کی آواز بھی بلند ہوئی۔۔۔

چیخوں گی میں چیخوں گی اور بار بار چیخوں گی۔۔۔ تاکہ دنیا کو بھی تو پتا چلے کہ آپ کتنی گھٹیا ہیں۔۔۔ وہ روتے ہوئے چیخ

پڑی۔۔۔

اچھا کیا کیا ہے میں نے۔۔۔ بتاؤ کیا کیا ہے۔۔۔؟؟



کیا نہیں کیا آپ نے۔۔۔ سب کچھ برباد کر دیا آپ نے۔۔۔ آپ نے مجھے میری ہی نظروں میں گر ادیا۔۔۔ اسکی بچی بندھ گئی۔۔۔

وہ حیران ہوا۔۔۔

بہت شوق ہے نا آپ کو مجھ سے شادی کرنے کا۔۔۔ نہیں کروں گی آپ سے شادی۔۔۔ زوئی کسی کی نہیں ہو سکتی۔۔۔  
زوئی صرف فارس کی ہے۔۔۔ تھی اور رہے گی۔۔۔ سن لیا۔۔۔  
وہ دم باخود اس جھلی کو دیکھنے لگا۔۔۔

آپ جسکو محبت کہتے ہیں نا وہ محبت نہیں ہو س ہے۔۔۔  
زوئی کی اس بات پر اسکو غصہ آگیا۔۔۔

میری محبت کو تم ہو س کا نام نہیں دے سکتی۔۔۔ میری محبت سچی ہے۔۔۔  
دور رہ کر بات کریں مجھ سے۔۔۔ آپکا کوئی حق نہیں بنتا مجھے ہاتھ لگانے کا۔۔۔

جاننا چاہتے ہیں محبت کیا ہے۔۔۔ یہ ہے محبت۔۔۔ اسنے اپنی ہتھیلی کھولی جس میں وہ پازیب رکھا تھا۔۔۔  
یہ ہے اسکی آخری نشانی۔۔۔ جسکو دیکھ کر میں روز جیتی ہوں،۔۔۔ ورنہ وہ زوئی تو اس دن مر گئی تھی جب اسے بیوہ ہونے کے نوید سنائی گئی تھی۔۔۔

اسکی محبت میری رگوں میں خون کی طرح دوڑتی ہے۔۔۔ میں اسکو لاکھ بھولنا چاہوں۔۔۔ وہ پھر بھی مجھے یاد آتا ہے۔۔۔  
اسکی ایک ایک کہی بات۔۔۔ اسکا لمس۔۔۔ مجھے اسکی یاد کے اور قریب کرتا ہے۔۔۔ وہ چراغ بن کر میرے دل میں جلتا ہے۔۔۔ جو کبھی بجھ نہیں سکتا۔۔۔  
معید کا دم گھٹنے لگا۔۔۔ یہ کیسا انکشاف تھا۔۔۔

زوہا کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔۔ وہ فارس کی کب کا بن چکی ہے۔۔ اور اگر کسی نے مجھ پر کوئی دباؤ ڈالا تو میں وہ کر جاؤں گی جو ہر لڑکی۔۔ ہر راستہ بند ہو جانے پر کرتی ہے۔۔۔  
مر جاؤں گی میں۔۔ مگر اسکو نہیں چھوڑوں گی۔۔ اور ناکسی اور کی بنوں گی۔۔ سمجھے آپ۔۔۔۔ یہ کہتے ہی وہ رکی نہیں۔۔۔ چل دی۔۔۔

اور وہ اپنا سر پکڑ کر وہیں بیٹھتا گیا۔۔ جیت کر ہارنے والے کو بازی گر کہتے ہیں۔۔ لیکن یہاں اپنی محبت میں جیت کر ہارنے والے کو ناکام عاشق کہتے ہیں۔۔۔  
زندگی نے پھر سے اسے وہی لا کر کھڑا کیا تھا۔۔ اس موڑ پر۔۔ جہاں ہر کوئی ناکام ہو جاتا ہے۔۔۔ ایک لڑکی نے اسے ایسا دیوانہ بنایا تھا۔۔ ناوہ جی سکتا تھا اور نامر سکتا تھا۔۔۔

\*\*\*

وہ باہر کھڑی چاند کو تک رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی اس نے مڑ کر دیکھا۔۔ شہری کھڑا دانت نکال رہا تھا۔۔۔  
ہیلو۔۔۔۔

وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔  
بڑی بات ہے تم مجھے دیکھ کر غصہ نہیں کر رہی۔۔۔۔  
ہم م۔۔۔ اسنے لمبی سانس کھینچی۔۔ اور گویا ہوئی۔۔

تم نے کبھی کتے کی دم دیکھی ہے ہمیشہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہتی ہے۔۔ بلکل اسی مانند ہو تم بھی۔۔۔۔ وہ اس پر طنز کرتی واپس چاند کو تنکے لگی۔۔۔۔  
اسنے اذکا کو دیکھا۔۔ پھر چاند کو دیکھا۔۔۔

پھر ذرا قریب ہو کر چاند کو دیکھنے لگا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔؟؟ وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔۔۔۔

دیکھ رہا ہوں کہ اس چاند میں ایسا کیا ہے جو تم بنا پلک جھپکے اسکو دیکھے جا رہی ہو۔۔۔ بلا آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔۔  
میں دیکھ رہی ہوں کہ اتنے بڑے آسمان میں ستاروں کے بیچ یہ اکیلا۔۔۔ اسکو ڈر نہیں لگتا۔۔۔

نہیں۔۔۔ کیوں کہ اللہ رزسکو بھروسہ ہے جو اس کل کائنات کا مالک ہے۔۔۔ جس نے اسکو پیدا کیا۔۔ اسکو پتا ہے  
کہ اسکا مقررہ وقت یہی ہے۔۔ اگر یہ اپنے مقررہ وقت پر ناکلا تو یہ دنیا نیست و نابود ہو جائے گی۔۔۔ شہری نے اسکو  
جواب دیا۔۔۔

تو انسان کیوں اللہ پر بھروسہ کرنے کے باوجود بھی اکیلا رہ جاتا ہے۔۔۔؟؟  
نہیں انسان اکیلا نہیں ہوتا۔۔۔ وہ رب ہمیشہ اسکے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔ بس کچھ آزمائشیں ہوتی ہیں جو انسان کو اکیلا  
کر دیتی ہیں۔۔۔

وہ اسکے چہرے کو تکتے لگا۔۔۔  
تم کیوں اکیلی ہو۔۔۔ مطلب تمہاری فیملی۔۔۔ ماں باپ۔۔۔؟؟ شہری نے پوچھا۔۔۔  
کوئی نہیں ہے۔۔۔ سب مر گئے۔۔۔ اسکی آواز بھاری ہو گئی۔۔۔  
کیا مطلب۔۔۔؟؟

آٹھ سال کی تھی میں جب میری ماں ایک دن بیہوش ہو کر گر پڑی۔۔۔ ڈاکٹر سے پتا چلا انھیں بلڈ کینسر ہے لاسٹ  
سٹیج۔۔۔۔

وہ سیدھا بستر پر آ گئیں۔۔۔

باپ کا پتا نہیں۔۔۔ جب سے پیدا ہوئی دو تین بار ہی انھیں دیکھ سکی۔۔۔ ماں سے پوچھتی تھی تو وہ کہتی تھیں کہ وہ شہر سے دور باہر پیسے کمانے جاتے ہیں۔۔۔ وہ فارغ نہیں ہوتے۔۔۔ یہ کہہ کر وہ بہلاتی تھیں۔۔۔

امی کا آخری وقت آگیا۔۔۔ وہ ابو کو فون کرتی رہیں مگر انہوں نے کوئی فون نہیں کیا۔۔۔ سب لوگ طرح طرح کی باتیں کرنے لگے۔۔۔ مگر امی پھر بھی اللہ پر توکل کئے ہوئے تھیں۔۔۔ انکا انتظار کرنے لگی۔۔۔ اور ساری عمر انکا انتظار کرتے کرتے انہوں نے اپنی زندگی قربان کر دی۔۔۔

یہ کہتے ہی اسکی آواز رندھ گئی۔۔۔ آنسو چہرہ بھگو گئے۔۔۔  
انھیں گزرے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا مگر وہ نہیں آئے۔۔۔ شروع میں تو محلے والوں نے میرا خیال رکھا۔۔۔ مگر بعد میں انہوں نے بھی چھوڑ دیا۔۔۔ میں اتنے بڑے گھر میں بھوک پیاسی پڑی رہی اور جب بھوک برداشت نا ہوئی تو نکل گئی۔۔۔ کھانے کی تلاش میں۔۔۔ ادھر ادھر پھرنے لگی۔۔۔ کسی نے کچھ کھانے کے لیے دیا اور کسی نے دھتکار دیا۔۔۔ میں واپس گھر جانے لگی مگر میں راستہ بھٹک گئی۔۔۔ تھک ہار کر سڑک کے کنارے گھٹنوں میں منہ چھپائے رونے لگی۔۔۔ تب ایک خاتون نے مجھے بیٹی کہہ کر پکارا۔۔۔ عرصہ ہوا تھا یہ لفظ سنے ہوئے۔۔۔  
وہ اپنی مثال سے اپنے آنسو صاف کرنے لگی تھی۔۔۔  
پھر۔۔۔؟؟ شہری نے پوچھا۔۔۔

بس پھر کیا تھا۔۔۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئیں اپنے گھر۔۔۔ انکے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔ اور کوئی اولاد نا تھی۔۔۔ تب سے انہوں نے مجھے اپنی بیٹی بنا لیا۔۔۔

اور یہ تمہارے بچے۔۔۔؟؟

انکی کہانی بھی مجھ سے مختلف نہیں۔۔۔ انکے ساتھ بھی وہی ہوا جو میرے ساتھ ہوا۔۔۔



چھوٹو پانچ ماہ کا تھا جب اسے کوئی ہماری چوکھٹ پر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ تب سے اسے میں نے پالا ہے۔۔۔ اور گڈو اور منوبھائی ہیں۔۔۔ ایک دن سڑک پر گڈو اپنی گود میں روتے ایک سال کے بچے کو لئے پھر رہا تھا۔۔۔ تبھی سے وہ بھی ہمارے پاس ہے۔۔۔

میرا ماضی ایک بھیانک ناک خواب کی طرح میرے سامنے آ جاتا ہے۔۔۔ جسکو میں دہرانا نہیں چاہتی۔۔۔ آج دل بھرا ہوا تھا تو سوچا تمہیں بتا دوں۔۔۔ تم کوئی غلط رائے نالو میرے بارے میں۔۔۔ اچھا کیا جو بتا دیا۔۔۔ بعض اوقات دل کا درد کم کرنے کے لئے دل کا بوجھ ہلکا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ ورنہ ہمارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔۔۔ شہری نے بھی اسے جواب دیا۔۔۔۔۔

اور وہ مسکرا اٹھی۔۔۔۔۔  
ویسے مجھے اپنی عقل پر حیرانی ہو رہی ہے۔۔۔ میں اتنی اچھی باتیں نہیں کرتا۔۔۔ پتا نہیں آج کیسے خود بخود آگئیں۔۔۔۔۔

اسکی اس بات پر دونوں نے قہقہہ لگایا۔۔۔ ان دونوں کو دیکھ کر چاند بھی کھکھلا اٹھا۔۔۔۔۔

\*\*\*

ایک ہفتے بعد سوہا بھابی کو بیٹا پیدا ہوا تھا۔۔۔ جسکا نام سب نے مل کر فارس رکھا تھا۔۔۔  
ایک فارس گیا تو دوسرا آگیا۔۔۔۔۔

اس گھر کی خوشیاں آہستہ آہستہ واپس آرہی تھیں۔۔۔۔۔ سب اس خوشی کے موقع پر موجود تھے۔۔۔ صرف تھی تو وہ نہیں تھی۔۔۔ جسکا محبوب یار واپس آگیا تھا۔۔۔ وہ شاید اس گھر سے بھی روٹھی تھی۔۔۔ فارس کے جانے کے بعد اسنے ایک بار بھی اس گھر میں قدم نہیں رکھا۔۔۔ کیوں کہ اس گھر میں فارس کی خوشبو تھی۔۔۔ وہ سب یادیں۔۔۔ جنکو یاد کر کے وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اس پگلی نے فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ وہ اپنی باقی کی تمام عمر اسکی یادوں کے

ساتھ بسر کرے گی۔۔۔ اسنے کسی ہمسفر کی ضرورت نہیں۔۔۔ وہ پازیب ہاتھ میں لئے گھنٹوں اس سے باتیں کرتی  
۔۔۔

معید جو اسکے عشق میں گرفتار ہو کر اسے پانا سکا جو کسی اور کی تھی۔۔۔ اسکا دم گھٹتا تھا اس شہر میں۔۔۔ اسکی یادیں  
ستاتی تھیں اسے۔۔۔ اسکا چہرہ بار بار سامنے آ جاتا۔۔۔ وہ اس شہر سے راہ فرار اختیار کر چکا تھا۔۔۔ تاکہ اسکو بھول  
سکے۔۔۔ مگر اسکو کیا پتا تھا کہ محبت سے دور بھاگنے سے محبت کم نہیں بلکہ اور بڑھتی ہے۔۔۔۔

\* \* \*

وہ فارس کو گود میں لئے۔۔۔ اسکو لوری سناتی ہوئی باہر لے آئی۔۔۔ آج وہ پھر سے بہن بھی بنی تھی اور پھوپھو بھی  
۔۔۔ وہ خوش تھی مگر غم تھا تو صرف زوئی کا۔۔۔ اسکے بارے میں سوچ کر اسکا کلیجہ پھٹنے لگتا۔۔۔ وقت کے ساتھ  
ساتھ اسکا زخم بھر جائے گا۔۔۔ اسے تھوڑا وقت چاہئے تھا۔۔۔ یہ سوچ کر وہ اسکے لئے دعائیں مانگنے لگتی۔۔۔۔  
اسے سوچو سے باہر فارس کی روتی ہوئی آواز لے آئی۔۔۔

ارے کیا ہوا پھوپھو کی جان کو۔۔۔۔ وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولی۔۔۔

پھوپھو کی جان تو بھتیجا لے گیا۔۔۔ اب پھوپھا کیا کرے۔۔۔ اچانک حنان کی آواز اسوہ کے کانوں میں پڑی۔۔۔  
پھوپھا اپنا دماغ کام میں چلائے۔۔۔۔

جب سے پھوپھو سے نکاح ہوا ہے تب سے یہ دل کام میں نہیں لگتا۔۔۔۔

اچھا تو پھوپھا سے کہو کہ کسی ڈاکٹر کو دکھائے۔۔۔ وہ چلتے چلتے فارس کو ہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا۔۔۔ پھوپھا کے مرض کی دو امیرے پاس نہیں۔۔۔ اس مرض کا علاج صرف پھوپھی ہیں۔۔۔۔ وہ بھی  
اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

پھوپھا سے کہو کہ زیادہ فری نا ہوں۔۔۔ اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

میں زیادہ فری ہو رہا ہوں۔۔۔؟؟ حنان کو حیرت ہوئی۔۔۔

اور نہیں تو میں ہو رہی ہوں۔۔۔؟؟ وہ بھی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اپنے پھوپھا سے کہو کہ جا کر اپنی فیانسی کے ساتھ فری ہوں۔۔۔ جن کے ساتھ ڈیٹ پے جایا کرتے تھے۔۔۔ وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔۔۔

میری تو فیانسی بھی پھوپھو ہے اور گرل فرینڈ بھی۔۔۔

اویں ہی۔۔ ڈراڑ ہیں بس۔۔۔ وہ یہ کہتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

نہیں سچی میں۔۔ بات تو سنو۔۔ وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔۔

\*\*\*\*\*

**The End**

بقیہ اگلے سیزن میں